زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبدالرحمن بن عبدالسلام ○ علامہ محمد منشا تابش قصوری

ترجمہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام

الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خلیفہ محترم عبد اللہ طاہری

ناشر:۔ شبیر برادرز اردو بازار لاہور (پاکستان)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)
مصنف	علامہ عبدالرحمٰن الشافعی الصفوری (رحمہ اللہ تعالیٰ)
مترجم	علامہ محمد منشا تابش الحنفی القصوری مدظلہ
مصحح	مولانا پیر سید ولایت حسین شاہ چشتی گولڑوی مرید کے
	مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی مجددی شرق پوری
	(نوشہرہ ورکاں) گوجرانوالہ
ناظر	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ
	داتا نگر بادامی باغ لاہور
اشاعت اول	محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / مئی ۱۹۹۸ء
ناشر	شبیر برادرز - اردو بازار لاہور (پاکستان)

قیمت : ۱۶۵/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز، اردو بازار لاہور (پاکستان)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد مر خدائے پاک را

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منّہٖ و کرمہٖ، زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم مکمل ہوا، پہلی جلد کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ایک سال کی قلیل سی مدت میں اس کے دو ایڈیشن مارکیٹ میں آ چکے ہیں۔ پاک و ہند سے اہل علم و قلم نے میری اس کاوش کو بنظر محبت دیکھا اور اپنے رشحات قلبی سے نوازا، ہالینڈ سے مبلغ اسلام حضرت علامہ الحاج بدرالقادری مدظلہ، کی بڑی روح پرور تحریر پہلی جلد کے دوسرے ایڈیشن کی زینت بن چکی ہے، بھارت سے علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب مدظلہ، جو پاک و ہند کے علمی حلقوں میں خوب جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اپنے مکتوب گرامی کے ذریعہ یوں مژدہ بشارت سنایا کہ آپ کا یہ ترجمہ المجمع المصباحی محمد آباد، مبارک پور، اعظم گڑھ سے شائع کیا جارہا ہے، الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور کے ناظم تعلیمات علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ نے بھی نہایت خوشی کا اظہار فرمایا، جبکہ پاکستان میں کثیر، علماء، خطباء، واعظین نے ہدیہ تبریک کے کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے اساتذۂ کرام اور طلباء نے بے حد سراہا، ناشرین نے بھی خوب داد دی۔ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی بانی مکتبہ نبویہ اور مولانا صوفی محفوظ احمد صاحب قادری رضوی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ نیز محترم المقام جناب پروفیسر بشیر احمد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صاحب صدیقی نقشبندی مجددی سابق صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور، شیخ المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرق پوری مدظلہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرق پور شریف، بدر اشرفیت حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان، بانی اشرفی ٹاؤن لاہور، مدیر اعلیٰ ماہنامہ آستانہ کراچی نے اس سلسلہ میں اپنی خصوصی دعاؤں سے شاد کام کیا، برادر گرامی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ نے اپنی منظوم تقریظ سے میری خوب عزت افزائی فرمائی۔

زینت المحافل جلد دوم میں مضامین کو بڑی شان سے اجاگر کیا گیا ہے، قارئین فہرست پر نگاہ ڈالتے ہی محسوس کریں گے کہ یہ نادر تحائف اسی کتاب کا خاصہ ہے۔ "نشان منزل" حصہ اول میں ترجمہ کے بارے بالوضاحت رقم کر چکا ہوں کہ میں نے ترجمانی کی ہے، لفظی ترجمہ سے عبارت میں حسن پیدا کرنا کارے دارد، اردو زبان و ادب کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری تھا اور جہاں تک آداب کا تعلق ہے اس اہم معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ ؎

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

یوں بھی ؎

ذرا بے ادبی محبوباں دی گھ نہ چھوڑے گھر دا
اوہ بے ادب کمینہ، پاپی، کافر ہو کر مردا

جہاں تک میرے بس میں تھا ادب و احترام کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا ہے پھر بھی اگر کہیں جراثیم قارئین کرام کو نظر آئیں آگاہ فرمائیں، تاکہ اس پر محبت کا سپرے کرکے انہیں ختم کیا جائے، پہلی جلد کی طرح دوسری جلد میں بھی بعض ابواب کی تلخیص کو اپنایا ہے، نیز دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر بعض نکات و کلمات کو اپنی طرف سے شامل کرکے کتاب کے وزن و قار میں اضافہ کیا ہے۔ بطور حاشیہ سمجھا جائے اگرچہ مروجہ طریقہ کے مطابق الگ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاشیہ کی صورت نہیں دی گئی البتہ پہچان کے لئے میرے دستخط موجود ہیں۔

احتیاط کیجئے: خطباء و واعظین سے گزارش ہے کہ زینت المحافل کے واقعات و حکایات اور نکات وغیرہ سے استفادہ کریں تو اسی کا حوالہ دیں، محض نزہت المجالس کے حوالے پر اکتفا نہ کریں، کیونکہ یہ امانت و دیانت کا تقاضا ہے، بصورت دیگر اصل کی طرف رجوع کریں۔

آخر میں محترم جناب ملک شبیر احمد صاحب بانی ادارہ شبیر برادرز لاہور کا ممنون ہوں، جن کی تحریک پر یہ ترجمہ شروع ہوا اور انہوں نے شائع کرنے میں جمالیات کا حق ادا کردیا، اپنی بیسیوں خوبصورت اشاعت کردہ کتب کی طرح زینت المحافل کو پرکشش بنانے کی سعی بلیغ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں اشاعت کتب دینیہ میں مزید کامیابیوں سے نوازے اور ناچیز کی قلمی خدمات کو شرف قبول عطا فرماتے ہوئے بہت عمدہ لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تابش قصوری

ذوالحجہ المبارکہ ۱۸ھ اپریل ۱۹۹۸ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گنج معرفت کتاب معتبر

منظوم تقریظ

۱۹۹۸ء

از شاعر حقانی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ

پنوانہ (سیالکوٹ)

پسندیدہ عالم بحر علم تالیف گرامی

۱۴۱۸ھ

"آئینہ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس

۱۹۹۸ء

محترم علامہ امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری

۱۹۹۸ء

"برادر گرامی پاک نہاد مولانا تابش قصوری"

۱۹۹۸ء

☆

عبد رحماں تھے صفوری شافعی شیخ جلیل
مفتی دوراں، فقیہ عصر اور مرد عقیل

ان کی تالیف گرامی شہرۂ آفاق ہے
ہے مجالس کیلئے نزہت فزا بے قال و قیل

خامہ تابش نے بخشا جو نیا خلعت اسے
بالیقیں ہے انکے علم و فضل کی روشن دلیل

ہے شگفتہ اور رواں یہ فاضلانہ ترجمہ
ہے عبارت میں روانی مثل موج سلسبیل

ہے محافل کیلئے زینت کا ساماں یہ کتاب
حضرت تابش قصوری کی جو ہے سعی جمیل

ہاتف غیبی پکارا بر ملا کہہ دو قمر
اس کی تاریخ اشاعت "ارمغان بے عدیل

مورخہ

۷/ذی الحج ۱۴۱۸ھ

۵/اپریل ۱۹۹۸ء

۱۴۱۸ھ

"نتیجہ افکار سزاوار عنایت قمر یزدانی"

۱۹۹۸ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس

پر

منظوم تاثرات

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

مرے ہاتھوں میں دیکھو کیا گلستانِ حکایت ہے
یہ ہر مجلس کی نزہت ہے یہ ہر محفل کی زینت ہے

اسے فیض تصوف کی بہار دل نشیں، کہئے
یہ دستور شریعت ہے یہ منشور طریقت ہے

چنا ہے جن گلوں کو عبدِ رحمٰن صفوری نے
عیاں ان کی مہک سے ان کا اخلاص و مروت ہے

وہ اپنے دور کا روشن ترین مینار ایمانی
وہ اپنے عہد کی مضبوط دیوار عزیمت ہے

کیا ہے عام فیضان صفوری کو قصوری نے
یہ منشائے خدا ہے، تابشِ سرکارِ رافت ہے

جنہیں قمر ولایت نور ملت نے قلم بخشا
وہ جن پر حضرت احمد رضا خاں کی عنایت ہے

اسے دیکھو، یہ ہے انمول تحفہ اہل الفت کا
اسے چومو، یہ رنگیں مصحف وعظ و نصیحت ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کہیں ہیں باب رب العالمین کے ذکر وحدت کے

کہیں پہ رحمتہ للعالمین کی یاد رحمت ہے

کہیں صدق و صفا کے گوہر شب تاب ہیں ظاہر

کہیں مہر و وفا کی داستاں کا حرف عظمت ہے

خدا اور اس کے محبوب گرامی کی ثنا کرنا

مجھے پوچھو، یہی تو جان توحید و رسالت ہے

خدایا یہ حسیں کاوش جہاں میں عام ہو جائے

غلام زار کے دل میں یہ ارماں ہے یہ حسرت ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آئینہ

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)

۱۹۹۸ء

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
باب	۳۳	حکایت: عجیب نذر	۴۵
حفظ امانت اور ترک خیانت		وفادار کا ثمرہ	۴۶
تکمیل عہد	۳۳	لطیفہ: آخری خاوند	۴۷
حکایت-انعام ایفائے عہد	۳۴	فائدہ: صاحب نکاح کی نماز	۴۸
حکایت-حضرت عبداللہ بن مبارک سے		مسائل نکاح	۴۹
مجوسی کا عہد	۳۵	فائدہ: سب سے اعلیٰ چیز	۴۹
حکایت:		لطیفہ: فوراً جنت ملے	۵۰
حجاج اور عجیب ضامن	۳۶	تین شخص جن کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۵۰
حکایت:		مسئلہ:	
ایفائے عہد اور ہلاکت سے نجات	۳۷	مرد، عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا	۵۱
علامات منافق	۳۷	موعظت	۵۱
حکایت:		حکایت-عورت کی مکاری	۵۲
دعوت یوسفی اور ایفائے عہد	۳۹	موعظت-خائنہ پر عذاب	۵۲
حکایت:		ستر ہزار فرشتوں کی لعنت	۵۳
حضرت زلیخا کون تھیں؟	۴۰	لطیفہ: بیٹی، زمین بن کر رہنا	۵۳
فائدہ	۴۱	حکایت-چکی چلتی رہی	۵۴
فائدہ-گیارہ عورتوں کی عجیب باتیں	۴۲	حکایت:	

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گستاخان انبیاء کا انجام	۵۵	لطیفہ: صاحب جائیداد اور	
زنا اور کفر	۵۷	کم عمر خاتون	۷۴
قوم لوط کی تباہی	۵۹	عورت سے نکاح کی چار صورتیں	۷۴
لطیفہ شہادت برائے سعادت	۶۰	اولاد نرینہ کے لئے تعویذ	۷۵
موعظت، عبرت ناک واقعہ	۶۱	فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی	۷۵
لواطت کی نحوست	″	حکایت:	
شیطان کا بھاگنا	″	کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟	۷۵
خوشی خنزیر بن جاتا ہے	۶۲	فائدہ: عورتوں کی اقسام	۷۷
سب سے برا فعل	″	حکایت:	۷۹
لواطت کی حد	۶۳	فائدہ: خاوند کی خدمت کا صلہ	۸۱
حکایت:		فائدہ لڑکیاں باعث رحمت ہیں۔	۸۳
غیرت مند کی مکارہ بیوی	۶۴	موعظت:	
حکایت۔ پانچ شیطانی گدھے	۶۵	دو عورتوں کے ساتھ عدل و انصاف	
فائدہ: خیر خواہی کیا ہے۔	۶۶	کا معاملہ	۸۴
فائدہ:	″	عقل مند عورت نے بادشاہ کو	
مکر	۶۷	زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا	۸۵
حکایت۔ خلیفہ وقت کو عار دلانا	۶۷	ایثار اور پردہ پوشی	۸۶
حکایت۔ وفادار کتا	۶۸	بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات	
حکایت۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کتا	۶۹	حکایت۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ	
لطیفہ: سب سے زیادہ صاحب عزت کون؟	۷۰	کے اشعار	۸۸
فائدہ: مسئلہ	۷۱	حکایت۔ حضرت ذوالنون مصری رونے لگے	۸۹
عجیبہ	۷۲	حکایت:	
حکایت۔ مردہ کافر، مسلمان اور		ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں	
مردہ مسلمہ، کافرہ	″	پہنچ پائے۔	۹۰

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکایت-زاہد اور عارف میں فرق	۹۱	باب ۲	
حکایت-مجھے غیر کی نیازمندی سے		باب الزراعت	
بے نیاز کردے	۹۱	حکایت-جو آتے ہیں کام دوسروں کے	۱۱۶
حکایت-اور وہ غش کھاکر گر پڑی	۹۲	حکایت-ایک لقمہ آزادی کا سبب بن گیا	۱۱۸
حکایت-عورت نے خاوند کو غسل دیا	۹۳	فالج سے آرام	۱۱۸
حکایت-تو کب تک سوتا رہے گا؟	۹۴	بارش نہیں ہوگی	۱۱۹
حکایت:		سب سے پہلی صنعت 'گندم اور	
ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے		جو کی حقیقت	۱۱۹
بے خبر کردیا	۹۵	خمیری روٹی کے فائدے	۱۲۰
حکایت: مستجاب الدعوات عورت		زراعت پہلے یا درخت	〃
جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا		انگور کے فائدے	〃
عالم کیا ہوگا	۹۶	علوم کا جوہر	〃
حکایت-ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے	۹۷	انگور کے خواص	۱۲۱
حفظ امانت کی برکت	۱۰۰	شہد اور کھجور	۱۲۲
حکایت-حضرت جابر بن عبداللہ کا		انجیر کے فوائد	۱۲۳
عجیب وغریب خواب	۱۰۱	حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا لباس	۱۲۳
حکایت-صدقہ کی قبولیت کا عجیب نسخہ	۱۰۲	زیتون کے فوائد	۱۲۴
حکایت-چار خائن پرندے	۱۰۴	فوائد بہی دانہ	〃
دارالبقاء کا خریدار	۱۰۵	باب ۳	
اسم اعظم کا طالب اور ایک چوہا	۱۰۶	اسباب خلقت	۱۲۵
حکایت-اونٹنی واپس آگئی	۱۰۷	حکمت قلب	۱۲۶
حکایت-چور طالب علم	۱۰۸	مسلمان بچے کو غیر مسلمہ نے دودھ پلایا	۱۲۸
لطائف عجیبہ	۱۰۹	لڑکی باعث برکت ہے	۱۲۹
'منیٰ' 'عرفات' 'مزدلفہ' کی وجہ تسمیہ	۱۱۲	لڑکا ہوگا یا لڑکی؟	۱۳۰

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکمت ربانی	۱۳۱	حکایت- آگ کے دریا اور آنسو	"
لطائف عجیبہ	۱۳۶	لطیفہ: چار عارف اور شہد کا پیالہ	۱۶۰
فوائد جمیلہ	۱۳۹	تیسرا کہنے لگا	۱۶۱
سر درد اور اس کا علاج	۱۴۰	شربت دیدار	"
کان کے درد کا علاج ۱۴۱	۱۴۱	فرشتے رونے لگے	"
آنکھ کی تکلیف کا علاج	۱۴۱	حکایت:	
حکایت مترجم	۱۴۲	حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی طلب	۱۶۲
حکایت- آنکھیں درست ہوگئیں	۱۴۴	پند و نصائح' بارش نہیں ہوگی	۱۶۴
خوبصورتی کا علاج	۱۴۶	اب انسانیت ختم ہوگی	۱۶۵
بالوں کی لمبائی اور خوبصورتی	۱۴۶	حکایت- دونوں ہاتھ خشک ہوگئے	۱۶۶
داڑھ کا درد ختم	"	تمام پر لعنت؟	۱۶۷
چار چیزوں کو برا نہ سمجھو	۱۴۷	دس شرابی زمین میں دھنس گئے	"
نیند کے وقت منہ سے لعاب کا حکم	۱۴۸	شرابی سے نکاح نہ کرو	"
باب ۴		شرابا "طہورا"	۱۶۸
خوف و خشیتِ خداوندی	۱۵۴	نشہ آور پانی	"
عجیب و غریب جانور	۱۵۵	شرابی سے طلاق کا حکم	۱۶۹
تقویٰ' بصورت حسن و جمال	"	حکایت- حضرت آدم علیہ السلام اور انگور	۱۷۱
وسیلہ' ذریعہ قرب	۱۵۶	حضرت نوح علیہ السلام کا وصفی نام	
فائدہ: غم کفارۂ گناہ	"	عبدالجبار	"
خوف اور غم میں کیا فرق ہے	۱۵۷	سب سے خوفناک بیماری	"
رحمت حق بہانہ می جوید؟	"	پند و نصائح	"
حکایت:		حکایت- غار میں ابلیس کا رونا	۱۷۲
اس کی بخشش کا میں ضامن ہوں	۱۵۸	حکایت- شیطان کا رونا	۱۷۳
حکایت- پلکوں کے بال وسیلہ بخشش ہونگے	۱۵۹	ابلیس نے چار کفر کئے	۱۷۴

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت آدم اور حضرت حوا کے آنسو	۱۷۵	عطائے رسول کریم ﷺ	۱۹۲
بلی اور خدا	۱۷۶	حکایت- ندامت اور صداقت	۱۹۴
حضرت عمر بن عبدالعزیز اور انکی کنیز	"	تیرے باجھوں میرا کوئی ہور ناہیں	۱۹۵
حکایت :		فائدہ : دعائے مستجاب' ہر مشکل آسان	۱۹۶
باپ کی دعا' الٰہی میرے بیٹوں کو موت عطا فرماوے	۱۷۷	لطیفہ : مومن اور کافر کی روحوں کا قرب	۱۹۷
حکایت- گوشت اور انسان	۱۷۸	گناہ کبیرہ	۱۹۸
قنوت نازلہ		موعظت : کتے کی حرکت بلی کی اطلاع؟	۱۹۹
حکایت- قیامت میں ہولناکی کا تصور	۱۷۹	: مبارک کلمات	۲۰۰
تعبیر خواب : خواب میں برف دیکھنا	"	حکایت- یا اللہ اپنے بندوں کے گناہ مجھ پر ڈال دے	۲۰۱
حکایت- لڑکا اور تختی	۱۸۰	حکایت- رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے مٹ جائیگا	۲۰۲
حکایت- شہید عشق حقیقی	۱۸۱	حکایت- بایزید بسطامی اور فاحشہ عورت	"
سب سے بڑا سفارشی	"	لطیفہ بددعا نہ کیجئے	۲۰۵
حکایت- چرواہے کا روزہ	۱۸۲	فائدہ جلیلہ : انوار یوسفی	"
حکایت- حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ	۱۸۳	حکایت- محبت سے سنورتی ہے محبت	۲۰۶
روٹی افضل یا پانی؟	۱۸۵	فائدیہ : توبہ باعث بخشش ہے	۲۰۸
حکایت- ہر لحہ ہر قدم پر امتحان ہے؟	۱۸۶	پانچ چراغ	۲۰۹
حکایت- بلعم بن باعورا اور برصیصا	۱۸۷	مسائل : شیطان کو انسان پر مسلط کرنیکی حکمت	"
نہ چھوڑوں گا کبھی میں احمد مختار کا دامن		شیطان کی پیدائش میں کیا حکمت ہے	۲۱۰
کریم عطا فرما کر واپس نہیں لیتا	۱۸۷	شیطان سے پناہ کیوں مانگی جاتی ہے	۲۱۱
باب ۵		تعوذ و تسمیہ کو اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے	۲۱۲
التوبہ' توبہ کی فضیلت	۱۸۹	نبی کریم ﷺ کے وصال میں حکمت	"
رحمت پر بھروسہ	۱۹۱	انسان سے شیطان کی دشمنی کا سبب	۲۱۴
تقدیر کے بارے معتزلی لاجواب	"	صرف دعوئے محبت سے بخشش	۲۱۵

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
اظہار کرم	۲۱۶
حکایت- حضرت دانیال علیہ السلام اور نمک	۲۱۷
بروں پر رحمت کیوں؟	"
حکایت- الٰہی رحمتہ للعالمین کے	
صدقے بارش عطا فرما	۲۱۸
فرشتے زیارت کرتے ہیں	۲۱۹
میری قبر گھر میں بنانا کہ میری وجہ سے	
مردوں کو تکلیف نہ ہو	۲۱۹
حکایت :	
ایک پرندے کا ریت کے ذروں سے دریا	
پر بند باندھنا	۲۲۱
لطائف : عذاب، ذبح	"
برہان اور معانی	"
نظارۂ کرم	۲۲۲
دل، دنیا اور جنت سے اعلیٰ ہے	۲۲۳
گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا	"
اور پھر وہ از خود دوزخ کی طرف روانہ ہو گا	"
قمیص نے رولایا اور ہنسایا	۲۲۵
کیفیت توبہ	۲۲۶
موت کی اقسام	۲۲۹
حکمت	۲۳۰
سونے، چاندی کی فرمانبرداری	۲۳۱
طب	"

عنوان	صفحہ
جبرائیل اور میکائیل کی گناہ گاروں	
کے بارے گفتگو	۲۳۴
باب ۶	
فضائل عدل و انصاف	۲۳۵
حکایت- حضرت ابو حنیفہ بے ہوش ہو کر	
گر پڑے	۲۳۶
امام اعظم اور سونے کے برتن	"
مسئلہ	"
حکایت	
حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی	
سے معافی طلب کی	"
حکایت- حکومتی افسر نے مچھلی چھین لی	۲۳۷
رحمتہ للعالمین ﷺ اور خشیت الٰہیہ	۲۳۸
حکایت- حضرت امام اعظم اور	
مقروض مجوسی	۲۳۹
حکایت- حضرت ابراہیم بن ادہم	
اور چھوہارے	۲۳۹
حکایت- آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے	۲۴۰
حکایت- مجوسی نے اسلام قبول کر لیا	"
قرض سے نجات کی دعا	۲۴۳
تین قاضیوں کا امتحان	:
قاضی اور کفن چور	۲۴۶
پند و نصائح	۲۴۷
حکایت- حضرت لقمان اور حکومت	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
حکایت قاضی عراق ابو طیب ﷺ	۲۴۸
فوائد جلیلہ :	
شیطان کے تین راستے	۲۵۰
طب و حکمت	
باب ۷	
مذمت ظلم	
حکایت حضرت سلطان	
نورالدین زنگی ﷺ	۲۵۴
سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عمر بن	
عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۲۵۵
عجیب لطیفہ : بندر کی تقسیم	۲۵۶
حکایت :	
حضرت عمر بن عبدالعزیز اور	
حضرت خضر علیہ السلام	۲۵۶
حکایت :	
حضرت عمر بن عبدالعزیز اور	
قیدیوں کا تبادلہ	۲۵۷
حکایت :	
حضرت عزیر علیہ السلام اور بخت نصر	۲۵۹
حکایت - حسین و جمیل لڑکی اور مکڑی	۲۶۱
فوائد جمیلہ بکڑی کی کارروائی	۲۶۲
حکایت - عابد، عورت اور ابلیس	۲۶۳
مخلوق خدا پر رحم کرنا	۲۶۴
سات قدم - سات محل	۲۶۶

عنوان	صفحہ
وظائف	۲۶۷
حکایت - حضرت موسیٰ علیہ السلام	
اور میکائیل	۲۶۸
عابد، گائے اور اس کا بچہ	۲۶۹
حکایت - اور وہ حاکم شہر نہ بن سکا	"
فاسق آدمی اور اندھا کتا	۲۷۴
حکایت - حضرت ابو سلیمان خواص سے	
گدھے کی گفتگو	"
حکایت :	
حضرت نوح علیہ السلام اور درندہ	۲۷۵
لطیفہ عجیبہ :	
حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد	"
حکایت - ایک صوفی اور کتا	۲۷۶
فائدہ : صوفیانہ لباس کی برکت	"
دستار کی برکت	"
تصوف اور خلفائے راشدین	۲۷۷
احترام مشائخ کرام	۲۷۸
موت : پہلی منزل	"
اسناد حدیث بخشش کا باعث	۲۸۱
حکایت - صالح خطیب کے صالح اعمال	۲۸۲
وظیفہ دنیا تیرے قدموں میں	"
حکایت :	
امام قفال اور بڑھاپے میں علوم کا حصول	۲۸۵
لطیفہ : اپنی عمر نہ بتایئے	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
طلب ضرورت اور حیا	۲۸۶
وقار کے درخت اور اخیار کے چشمے	"
فائدہ! احساس ندامت اور فضاء رحمت	۲۸۷
کنگھی اور خضاب	"
لطیفہ:	
حضرت امام حسین اور مدعی غیب دان	۲۹۰
فضیلت عقل	۲۹۱
عطیہ خداوندی	"
عقل کے لوازمات	۲۹۲
کدو شریف	"
بلا تاخیر موت (حکایت)	۲۹۴
طریقہ استخارہ	۲۹۵
چار چیزیں چار مزید کا باعث	"
سچائی کی برکت اور حسد کا انجام	"
فوائد جمیلہ سب سے بڑا عقلمند	۲۹۶
کافر عقل سے کورا ہوتا ہے	"
عقل ہلاکت سے روکتی ہے	"
باب ۸	
فضیلت علم و علماء	۲۹۷
حکایت - شعر بلندی و پستی کا ذریعہ	۳۰۳
حکایت:	
حدیث سے استہزاء کی سزا	۳۰۳
لطیفہ: عین، لام، میم	۳۰۴
بدعمل عالم اور بدکار عورت	"
حکایت - آسمان و زمین سے بھاری چیزیں	۳۰۵
طالب علم کی فضیلت	۳۰۶
استاذ کی خدمت میں حاضری	"
خلفائے رسول کریم ﷺ	۳۰۷
عالم جنت میں افضل ترین ہوگا	"
علمائے کرام اور چنبیلی	۳۱۰
سچائی کی برکت	"
اللہ تعالیٰ کی زیارت	"
فوائد جمیلہ - فرشوں کا مناظرہ زمین	
اچھی یا آسمان	۳۱۲
امت محمدیہ کا اعزاز	۳۱۳
اسمائے گرامی فقہائے مدینہ	۳۱۴
حکایت - اخلاق کی کیفیت	۳۱۵
امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ عنہما	۳۱۶
مسئلہ جاہم کو قید میں رہنے دو	۳۱۷
جیل میں جانیوالے ہمارے چند علماء کرام	"
شام میں قیام	۳۱۸
جامع دمشق میں نماز کی اہمیت	۳۱۹
دمشق اور سات ستارے	۳۲۰
نبی کریم ﷺ اور ہابیل ابن آدم علیہ السلام	۳۲۱
سبز پوش جنتی	۳۲۲
باب ۹	
فضائل سید المرسلین والاخرین	

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فضائل سید الاولین والاخرین ﷺ	۳۲۴	حکایت-ایک دن کا بچہ اور پہچان	
قوت مصطفیٰ ﷺ	۳۲۵	مصطفیٰ ﷺ	۳۴۷
سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی ﷺ	۳۲۷	حکایت-حضرت جابر کے صاحبزادے	
حکایت-اور میں اللہ کا حبیب ہوں	"	زندہ ہوگئے	۳۴۸
فائدہ: مساکین کے ساتھی	"	حکایت-فریادی اونٹ	۳۴۹
حکایت-کلیم اور حبیب میں فرق	۳۲۸	سب سے بڑا معجزہ	"
سب سے زیادہ محبوب	۳۲۹	حکایت-۱۷ برس یا دو سو سال	۳۵۰
حکایت-برکات نام مصطفیٰ ﷺ	۳۳۰	قرآن کریم نئی تورات	۳۵۱
حکایت:		رسالت عامہ	"
احترام نام محمد ﷺ	۳۳۱	ابوجہل مبہوت ہوگیا	"
حکایت:		سعادت عظمیٰ	۳۵۲
چرواہا بھیڑیئے کی شہادت پر		باب ۱۰	
ایمان لے آیا	۳۳۲	میلاد النبی ﷺ	۳۵۵
حکایت:		پیشانی چوم لی	۳۵۶
ہرنی کی رہائی اور بچوں کیساتھ حاضری	۳۳۳	نورانیت مصطفیٰ ﷺ	۳۵۸
حکایت-معجزات مصطفیٰ ﷺ	۳۳۴	سیدنا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں	۳۵۹
حضرت عکرمہ بن ابوجہل	۳۳۷	محلات کسریٰ کے مینار گر پڑے	۳۶۷
حکایت-حضور کو شہید کرنے کیلئے		مسئلہ قیام تعظیمی	۳۶۹
حالت نماز میں حملہ	۳۳۹	بعد از ولادت آپ کی کیفیت	۳۷۰
حکایت-اظہار عظمت کا عجیب طریقہ	۳۴۰	نبی کریم ﷺ کا نسب نامہ	۳۷۳
حکایت-آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا	۳۴۱	انتخاب الٰہی	"
حکایت-اور میرے ساتھ کے		شجرہ مبارکہ	۳۷۴
درواز ے کھل گئے	۳۴۳	عبدالکریم، عبدالجبار	۳۷۵
حکایت-بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا	۳۴۴	رضاعت مصطفیٰ ﷺ	۳۷۶

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ رضی اللہ عنہا	۳۷۷
حلیمہ ساگ کی تلاش میں	"
آپ کے چالیس دشمنوں کا صفایا ہو گیا	۳۷۹
شام پئی بن شام محمد شام نہیں گھر آیا	۳۸۲
فائدہ :شیطان کیلئے اس طرف کوئی راستہ نہیں	۳۸۴
باب ۱۱	
فضائل صلوۃ و سلام	
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام	۳۹۰
محبت اہل بیت کا ثمرہ	۳۹۱
آل مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء	۳۹۲
عجیب و غریب جنتی پھل	۳۹۴
اونٹ کی گواہی	"
اور پھر چہرہ خوبصورت ہو گیا	۳۹۵
السلام اے میم، حا اور میم دال	۳۹۶
چہرہ خوبصورت ہو گیا	"
اور بادشاہ ہلاک ہو گیا	۳۹۸
حاجات بر آئیں گی	۴۰۱
دعا کی قبولیت کا باعث	"
حضور سید عالم ﷺ کا چاند سے باتیں کرنا	"
بلند آواز سے صلوۃ و سلام کا فائدہ	۴۰۳
سب سے بڑا بخیل	۴۰۴
اسے جنت دا تہ نظر نہیں آئیگا	۴۰۵
محبوبیت :.ث	۴۰۶

عنوان	صفحہ
دس فرشتے	۴۰۷
جبرائیل کی تخلیق	"
درود شریف کا بہاریہ	۴۰۸
بال بال دعائے مغفرت کرتا ہے	۴۰۹
پیشاب کی بندش ختم	"
حکایت- جہاز غرق ہونے سے بچ گیا	۴۱۰
بچوں کا رونا بھی ذکر الٰہی ہے	۴۱۱
صلوۃ و سلام مجسمہ انوار و تجلیات	"
اہل محبت کے صلوۃ و سلام خود سنتا ہوں	"
۸۰ سال کے گناہ معاف	۴۱۲
گلاب کا پھول اور درود شریف	"
خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ	"
فائدہ جلیلہ :ترکیب گل قند	۴۱۳
نور محمدی اور چاول	۴۱۴
غم غلط ہو جائیں گے	۴۱۵
حکایت- موئے مبارک کی تعظیم و توقیر	۴۱۶
حضور ﷺ نے منہ چوم لیا	۴۱۷
فائدہ :اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا	"
تعظیم نام محمد ﷺ	۴۱۸
بآواز بلند درود شریف پڑھنے سے جنت مل گئی	"
درود شریف اور فرشتہ	۴۱۹
درود و سلام، خطاؤں پر غالب آگیا	۴۲۰
صبح و شام، صلوۃ والسلام	"
باعث شفاعت ہے	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکایت - میرا حشر بدترین شخصوں کیساتھ ہو	"	دوسری سواری	۴۶۰
روضہ اقدس پر ہرنی کا سلام	۴۲۱	بیت المقدس سے آسمان تک	"
حکایت - چوری کے الزام سے رہائی	۴۲۲	خلعت پر خلعت	"
یہودیوں کی عداوت کا ازالہ	۴۲۳	عجائبات قدرت یا تجلیات معراج	۴۶۵
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مینڈک	۴۲۴	باب ۱۳	
چار عیسائی عالم	۴۲۹	**مناقب امہات المومنین** رضی اللہ عنھن	
باب ۱۲		حضرت ام المومنین سیدہ	
معراج النبی ﷺ	۴۳۱	خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۴۷۱
شب معراج، سورۃ اخلاص کا ثواب	۴۳۲	بحیرا راہب سے پہلی ملاقات	۴۷۲
اوصاف جبرائیل علیہ السلام	۴۴۳	اول کون؟	۴۷۷
زاہد کون	۴۴۷	جبرائیل کی زیارت	۴۷۹
جذامی کی ناعاقبت اندیشی	"	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تمنا	۴۸۱
آٹومیٹک فصل	۴۴۸	ام المومنین حضرت	
طیب اور خبیث	۴۴۹	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۸۴
پتھر سے بیل	۴۵۰	فائدہ	۴۸۹
رضائے خدا، رضائے والدین	۴۵۲	حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بلقیس	۴۹۰
حقوق والدین	۴۵۳	دعوت مصطفیٰ ﷺ	۴۹۲
اوقات لذات	"	خصوصیات حضرت	
ایصال ثواب	"	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۹۳
باپ کی مغفرت	۴۵۴	اور وہ اندھا ہو گیا	۴۹۴
پرکشش آواز، روح پرور خوشبو	۴۵۵	اعتراض اور جواب	"
جہنم کی پکار	"	چشم فراست	۴۹۷
بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ	"	ام المومنین حضرت	
حمد و ثنا اور آنکھیں	۴۵۹	حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا	۴۹۸

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ام المومنین حضرت		حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱۹
ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۴۹۹	مبارک وطن	۵۲۱
اہم واقعہ	۵۰۱	صحابی کون	"
ام المومنین حضرت		محبت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۲۲
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	"	محبت صدیق کا ثمرہ	"
حضرت ام حبیبہ اور ابو سفیان	۵۰۴	افضل ترین	"
ام المومنین حضرت		محبت صدیق کا صلہ	۵۲۳
سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	"	لبیک یا رسول اللہ ﷺ	۵۲۴
ام المومنین حضرت		صدیق اکبر کی جنتی جاگیر	۵۲۵
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۰۷	آفتاب کی زینت نام صدیق	۵۲۶
زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۵۰۸	فرشتے بصورت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
ام المومنین حضرت		محبت صدیق کا ثمرہ	۵۲۷
میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۵۰۹	سوز صدیق و علی از حق طلب	"
ام المومنین حضرت		وادی مقدس	۵۲۸
جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۵۱۰	سورج کو حبیب و صدیق کی زیارت ہے	۵۲۹
پوشیدہ اونٹ کہاں ہیں	۵۱۱	صداقت صدیق کی حفاظت	"
ام المومنین حضرت صفیہ بن		شہادت صدیق، مسلم	۵۳۰
حی بن اخطب رضی اللہ عنہا	۵۱۲	چار صد حوریں اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳۱
چاند گود میں اتر آیا	۵۱۴	امام الانبیاء کی آخری نماز	"
جمعہ المبارک سے محبت	۵۱۵	وضاحت	۵۳۲
حلال کم حرام زیادہ	"	پھولوں سے استقبال	"
چار صاحبزادیاں	۵۱۷	نقاش فطرت کا نقش	۵۳۳
باب ۱۴		خلافت اور ضیافت	۵۳۴
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم		ثمرہ محبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳۵

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ہمارے مال و جاں اولاد سب کچھ		فاروق اعظم نے حضرت علی کو کھجور کھلائی	۵۴۷
آپ پر قربان		" تواضع و انکساری کا مجسمہ	۵۴۸
غیرت صدیقی		" تاثیر قرآنی	۵۴۹
بے حساب ثواب	۵۳۶	بدھ کی دعا' جمعرات قبول	۵۵۲
نوری پرچم پر نام صدیق		" دریائے نیل کے نام فاروق اعظم کا	
دعوت مصطفیٰ ﷺ	۵۳۷	مکتوب گرامی	۵۵۴
کرم بالائے کرم		" اللہ تعالیٰ نے فخر فرمایا	"
سب سے زیادہ بہادر کون؟	۵۳۸	انداز طلب	۵۵۶
مناقب سراج اہل جنت حضرت		قفل جہنم	"
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۵۴۰	اعلان ہجرت مدینہ	۵۵۷
آفتاب جنت		" دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے	"
سونے کا محل	۵۴۱	حرف آخر	۵۵۸
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	۵۴۲	مناقب صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما	۵۵۹
خدا کا سلام		" انتہائی طیب و طاہر	
میدان محشر میں اعلانیہ لایا جانا	۵۴۳	ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ	۵۶۰
اسلام کی شہادت اور نوری اسواری		" کائنات میں سب سے بہتر	۵۶۱
نوری لباس	۵۴۴	جنت اور جہنم کا مناظرہ	۵۶۲
فرشتوں کا جلوس		" نامہ اعمال	۵۶۳
ایمان سے معمور دل		" قیام تعظیمی	"
خدا کی ناراضگی	۵۴۵	خلافت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما	۵۶۴
سند محبت مصطفیٰ ﷺ		" بنیاد خلافت و مسجد نبوی	"
اسلام' عمر اور جشن ملائکہ		" حضرت علی المرتضیٰ اور خلفائے رسول	۵۶۵
حضرت عمر' صدیق اکبر کی ایک نیکی		" الشفیق' الرفیق	۵۶۶
علوم مصطفیٰ' سبحان اللہ	۵۴۶	جنتی سواریاں	

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ
فرشتوں کی مثل	۵۶۷
آفتاب و مہتاب	"
تعلیم محبت شیخین	۵۶۸
شیخین کی محبت کا ثمرہ	"
اعلان علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
درود شریف اور محبت صدیق و	
فاروق کا ثمرہ	۵۶۹
تکمیل دین	۵۷۰
جنت و جہنم کی کنجیاں	"
حضرت عیسیٰ علیہ السلام گنبد خضریٰ	
کے سائے میں	"
مولائے کائنات کے حبیب	۵۷۲
ہمارے امام	"
اور وہ بخشا گیا	۵۷۳
صحابہ کرام کو برا مت کہو	۵۷۴
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکیدی حکم	"
صدیق و فاروق کی نیکیوں کے برابر	
صلوۃ و سلام	"
جنوں کی صدیق و فاروق سے محبت	۵۷۵
غائبانہ اعلان نفرت	۵۷۶
آخر وہ تائب ہو گیا	"
گستاخ گروہ ختم ہو گیا	۵۷۷
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کر دیا	۵۷۸
بغداد شریف تاریخ کے آئینے میں	۵۷۹

عنوان	صفحہ
عجیب اتفاق	"
صدیق و فاروق کے وتر	۵۸
گستاخی کا انجام	۵۸
اسی ہزار فرشتوں کی دعائیں	۵۸
جن کا شیطان کے پاس مقدمہ	۵۸
سب سے افضل ہیں	۵۸
عبرت	۵۸
درندے کے بچے احترام بجالائے	۵۸۴
کتے کو مسلط کر دیا	"
گدھے نے گستاخ کا کام تمام کر دیا	۵۸۵
حضرت خضر علیہ السلام اور ابلیس لعین	"
آگ آگ	۵۸۶
آفتاب کا طلوع	"
بہترین خلیفہ	۵۸۷
اڑھائی سال بعد	۵۸۸
وصال محبوب کا صدقہ	"
عطائے الٰہی	۵۸۹
نماز جنازہ - چار تکبیریں	"
محرم راز نبوت	۵۹۰
دو عورتیں - دو مرد	۵۹۱
شہادت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۹۲
پانچ تاریکیاں	"
تین چاند میرے گھر میں	۵۹۳

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مناقب حضرت سیدنا عثمان		طواف کعبہ سے انکار	"
ذوالنورین رضی اللہ عنہ	"	دوبار جنت خریدی	"
حلیہ مبارکہ	۵۹۴	احترام خاص	۶۰۶
سب سے پہلے مہاجر	۵۹۵	مناقب امیر المومنین حضرت	
وصال حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	"	علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۶۰۸
بکری کے بچے نے شہادت دی	۵۹۶	چودھویں کا چاند	"
دعائے رسول کریم ﷺ	۵۹۷	سب سے پہلے اسلام	"
بہترین انسان	"	مولود کعبہ	۶۰۹
روٹیاں اور گوشت	۵۹۸	مشترکہ درود و سلام	۶۱۰
دعائے رسول اللہ ﷺ	"	غازی، جوان اور بچہ	"
آپ نے معانقہ فرمایا	۵۹۹	عزرائیل علیہ السلام اور قبض ارواح	"
صاحب شفاعت	"	سب سے بڑے جسٹس	۶۱۱
حلوۂ عثمان غنی رضی اللہ عنہ	"	محبت کی موت	"
شہد باعث شفا	"	عظمت اہل فضل	۶۱۲
اللہ تعالیٰ سچا	۶۰۰	حجرو شجر میں محبت علی رضی اللہ عنہ	"
تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا	"	فوائد عجیبہ	"
الحمد للہ علیٰ کل حال	۶۰۱	بشر حافی کے ہاتھ لگانے کی برکت	۶۱۳
اور اس نے اسلام قبول کر لیا	"	عطائے الٰہی	"
شہادت کی خبر	۶۰۲	ایک روٹی بھی نہ ملی	۶۱۴
شب زندہ دار	"	علی سے دلی محبت کا ثمرہ	۶۱۵
فوائد سرکہ	۶۰۳	محب علی محب نبی ہے	"
آپ نے یاد فرمایا	"	روٹی، دودھ اور نجومی	"
نماز جنازہ اور فرشتے	۶۰۴	گناہوں کو جلانا	۶۱۶
رسول کریم کا دست مبارک	۶۰۵	عجیب نیکی	"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دو ہزار سال قبل	۶۱۷	امثال انبیاء	۶۳۲
ایک پرندہ اور سبز بادام	"	چشم و گوش و وزارت پہ لاکھوں سلام	"
علی کی محبت اولاد کا امتحان	۶۱۸	تکبیر، قرات، رکوع، سجدہ	"
علی کی باتیں	"	محبوب، محبوب خدا	۶۳۳
لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار	۶۱۹	تین قسم کے گھوڑے	"
شجر طوبیٰ کا مرکز	"	اسلام، سنت اور خلفائے اربعہ	۶۳۴
جبرائیل و میکائیل کا ایثار سے انکار	"	خدائی تحفہ	"
انگشتری سے حفاظت	۶۲۰	مکرم ترین مخلوق	۶۳۵
شیر نے سانپ مار دیا	"	جنت میں جانے کا ایک منظر	"
روح علی کی عبادت	۶۲۱	ایک ہی نور	۶۳۶
بتایئے جبرائیل کہاں ہیں	"	لواء الحمد پر تحریر	"
حضرت علی اور شہد کی مکھیاں	۶۲۲	اختیار خلفائے راشدین	"
شہد کی مکھیوں نے دشمنان علی رضی اللہ عنہ		دین اسلام کو قائم کرنے والا	۶۳۷
کو ہلاک کر دیا	"	خلفائے اربعہ اور چار جنتی نہریں	۶۳۸
علی، فاروق اعظم کے مزار پر	۶۲۳	میدان حشر میں چار کرسیاں	"
تمہارے لئے صرف ایک درہم	"	متقین کے لئے چار نہریں	۶۳۹
بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی	۶۲۴	جن محب خلفائے اربعہ	"
بداخلاق	۶۲۵	مشاہدہ ذات اور خلفائے کرام	۶۴۱
محبوب تین انسان	"	خلفائے راشدین، ارکان جنت	"
والد کے حقوق	۶۲۶	خلفائے راشدین اور قلوب منافقین	"
مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم	۶۲۹	صدقہ خلفائے راشدین	۶۴۲
خلفائے اربعہ	"	خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ	"
بنیاد اسلام - نبوت کی عزت	۶۳۱	مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم	۶۴۳
کشتی، نوح اور خلفائے اربعہ	"	امت پر سب سے زیادہ مہربانی	۶۴۴

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	پہلی بات	۶۶۱
کون احمد؟ آخری نبی	۶۴۵	فرشتوں کی بارات	۶۶۳
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۴۶	میرا حق مہر شفاعت ہو	۶۶۵
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	"
فرشوں کا مقدمہ	۶۴۷	جنتی لباس	۶۶۷
وباء سے حفاظت کا نسخہ	۶۴۸	اپنا نیاکر تبہ سوالی کو عطا فرمادیا	۶۶۸
اصحاب بدر کی خدمت	۶۴۹	شکم مادر میں باتیں	"
تیس ہزار غلام آزاد	"	حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ اور	
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۵۰	حضرت سیدہ فاطمہ کی گفتگو	"
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	حیض ونفاس سے پاک	۶۶۹
حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۵۱	اولاد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا	۶۷۰
مناقب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۵۳	اونٹنی کی گفتگو اور	
محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	"	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۷۲
امن کی ضمانت	"	وظیفہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۷۳
نجوم رسالت - محبت آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۵۴	مناقب حسن وحسین رضی اللہ عنہما	"
اہل سنت کی سند	"	مرج البحرین	"
باب فاطمہ پر آواز	۶۵۶	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۷۴
پانچ سے پانچ	"	حضرت ام کلثوم اور خوشبو	۶۷۵
جنتی محل اور		ولادت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۶۵۷	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول	۶۷۶
حضرت آدم علیہ السلام اور		کلمات توبہ	"
حضرت حوا رضی اللہ عنہا	۶۶۰	الحسین منی وانا من الحسین	۶۷۷
حوروں کی مثل	"	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۷۹
حسن آدم علیہ السلام	"	.....اور پھل دار درخت بن گیا	۶۸۰

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شہزادی کسریٰ	"	عظمت امت محمدیہ	۷۰۳
شیطان بکثرت ہوں گے	۶۸۱	خدا اور رسول کا خلیفہ	"
امام حسن کو دیکھتے ہی آنسو نکل پڑے	۶۸۲	خدا اور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ پر	۷۰۴
ہینڈ رائٹنگ مقابلہ	"	اعلان محبت	"
فرشتے کی حفاظت	۶۸۳	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	۷۰۵
ایک علوی خاتون	۶۸۴	چھوٹی عمریں، رحمت خداوندی کا مظاہرہ	"
مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون	۶۸۵	عظمت موذن اسلام	۷۰۶
حج کے لئے فرشتہ مقرر کر دیا	"	ایک لمحہ تدبر و تفکر	۷۰۷
اس کا بدلہ میں دوں گا	۶۸۶	خدا مہربان	۷۰۹
دو پھول	"	مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام	۷۱۰
امام حسن و حسین پر مجھے فخر ہے	"	درخت، شاخیں اور پھل	"
نور اور سرور	"	میرے سوا کون رب ہے	۷۱۲
بوسہ موت اور بوسہ رحمت	۶۸۷	فیملی پلاننگ، نمرودی سنت	۷۱۳
سرخ یاقوت کا محل	۶۸۸	میرا رب کون	"
کملی میں چھپالیا	"	شرعی حیلہ	۷۱۵
دعائے مغفرت	۶۸۹	جب نمرود واپس آئے	"
آپ بڑے ہیں	"	خلیل [illegible] نمرود میں	۷۱۶
ایمان کی دولت		طیفہ	۷۱۸
حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش	۶۹۱	آتش نمرود کی گفتگو	۷۱۹
مناقب سید شہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ	۶۹۴	ختنہ سنت خلیلی	۷۲۰
چچا اور رضاعی بھائی	"	شہزادی شام	"
سید الشہداء شیر خدا رضی اللہ عنہ اور		طہارت کا حکم	۷۲۱
رسول کریم ﷺ	۶۹۵	فوائد عجیبہ	۷۲۴
شاتمان صحابہ کرام کا انجام	۶۹۷	فضائل مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام	۷۲۶

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فرعون کی داڑھی، کلیم اللہ کی مٹھی میں	۷۲۹	علم غیب اور ترک گناہ	۷۴۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال	۷۳۳	خضر کی وجہ تسمیہ	"
عصائے کلیمی کی خاصیتیں	۷۳۵	پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۴۹
فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش	"	ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ	۷۵۱
جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام	۷۳۶	یا اللہ، یا رحمٰن کا وظیفہ	۷۵۳
فضائل و مناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۷۳۹	چار چراغ	۷۵۴
یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کئے	"	اہل جنت کی صفیں	۷۵۵
علم اور عقل میں افضل کون	۷۴۰	جنتی زیادہ یا جہنمی	"
انتخاب خداوندی	۷۴۱	گناہ معاف	"
ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۷۴۲	برکات علم	۷۶۰
حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح	"	موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں	۷۶۳
مجھے علم نہیں، معلم کا اعتراف	۷۴۳	جنتی عورتیں اور ان کی عمر	۷۶۵
تین نام میزان میں بھاری	"	آٹھ جنتیں	۷۶۷
بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے ناامیدی	"	جنت میں علماء کی ضرورت	"
وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے	۷۴۴	.....برکات وضو	۷۶۸
حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں	۷۴۵	اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن	۷۶۸
لقب مقدم نام موخر	"	صدیق اکبر کا حسین خواب	۷۷۱
مناقب حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام	۷۴۶	اسم اعظم	"
حضرت زاہدہ، سید نا فاروق اعظم کی کنیز	۷۴۷	منظوم تقریظ و قطعات تاریخ تکمیل از شاعر حقانی علامہ غلام حسین صاحب قمر یزدانی پنوانہ (سیالکوٹ)	

تمت بالخیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نشان منزل

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر علماء و مقررین، خطباء و واعظین میں شمار ہوتے ہیں، جن کے خطابات و بیانات کا عرب و عجم میں شہرہ رہا، آپ علوم و فنون اسلامیہ کے بحر بے کنار تھے، تفاسیر قرآن کریم، احادیث رسول عظیم، آثار صحابہ و بزرگان دین، سیر و تواریخ اولیاء کرام اور فقہ ائمہ اربعہ پر آپ کی گہری نظر تھی، وسیع مطالعہ کے مالک تھے، حکمت، فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے، نزہتہ المجالس میرے ان کلمات پر شاہد و عادل ہے۔:

آپ نے تمام علوم عربیہ عقلیہ و نقلیہ زیادہ تر اپنے والد ماجد حضرت علامہ شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری نزہتہ المجالس میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ نہایت ولولہ انگیز الفاظ اور خوشگوار انداز میں فرماتے ہیں جن سے ان کے والد ماجد کے عظیم المرتبت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے کے ناطے سے اکابر شوافع میں شمار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی اس عدیم المثال تصنیف میں مسائل فقہ شافعیہ کو بڑی قدرومنزلت لائے ہیں۔ پاک و ہند میں مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقلد ہے اس لئے علماء کرام خصوصاً خطباء و واعظین حنفیہ کو مسائل میں احناف و شوافع کے فرق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ راقم السطور سے جہاں تک ہو سکا فقہی اختلاف کی وضاحت کردی اور فقہ حنفیہ کے مطابق مسئلہ کا حل پیش کردیا ہے تاکہ اس ترجمہ سے استفادہ کرنے والے احناف و شوافع کے مسائل کو اپنے ذہن میں راسخ کرسکیں'

"نزہتہ المجالس" بڑی بابرکت تصنیف ہے جسے ہر صدی کے علماء نے حرز جان بنایا' خصوصاً واعظین کے لئے تو یہ نعمت عظمیٰ سے کم نہیں' مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے اہل علم و قلم بطور حوالہ پیش کرتے ہیں' تاہم اہل تحقیق کے نزدیک رطب و یابس سے خالی نہیں البتہ دامن فضائل میں ایسی باتیں سما سکتی ہیں !!

ترجمہ کے بارے میں یہی عرض کئے دیتا ہوں کہ راقم نے لفظی ترجمہ کی بجائے عبارت کے مفہوم و مطالب کو اولیت دی ہے' جہاں تک ممکن تھا نہایت آسان اور روح پرور الفاظ میں ترجمانی کی کوشش کی ہے' اہل علم و قلم اور ترجمہ کا ملکہ رکھنے والے بغور ملاحظہ فرمائیں اور جہاں کہیں ترجمانی میں سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ کریں' ازالہ کیا جائے گا'

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منہ و کرمہ' نزہتہ المجالس جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا' بعض ابواب کی تلخیص کو ہی مناسب سمجھا' اور اس ضخیم و عظیم کتاب کو "زینت المحافل" ترجمہ نزہتہ المجالس سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور دوسری جلد کے ترجمہ کی توفیق مرحمت فرمائے' امین۔

محتاج دعا

محمد منشا تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے ضلع شیخوپورہ پاکستان

۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مبلغ یورپ علامہ بدرالقادری فاضل ہند خطیب ہالینڈ کے
زینت المحافل پر گرانقدر کلمات

نویں صدی ہجری کے مشہور خطیب و صوفی شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و مواعظ کا مجموعہ نزہت المجالس' صدیوں سے مقررین و واعظین علماء کا مرجع ہے جس میں تفسیروفقہ کے رموزواسرار بھی ہیں اور تصوف اور اخلاق کے موتی بھی ---- اب اس کتاب کو اردوئے معلیٰ کا جامہ پہنا رہے ہیں ہمارے مخلص دوست ادیب شہیر حضرت مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری دام ظلہ العالیٰ۔

اس مفید ترین ذخیرہ علمی کو اردو کا قالب بخشنے میں حضرت مولانا نے جن عرق ریزیوں کی راہ طے کی۔ وہ تو مترجمین ہی جانیں ---- اردو' دان طبقہ کسی کتاب کے ترجمہ کو پڑھنے میں اگر اسے ترجمہ کے بجائے دراصل اسی زبان کی تصنیف محسوس کرنے لگے تو میں اسے مترجم کی زباں دانی اور قدرت لسانی کا کمال خیال کرتا ہوں۔

اور واقعی زینت المحافل کا مطالعہ کرتے وقت قاری اس بات کو فراموش کر جاتا ہے کہ میں کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہوں۔ اس کامیاب ترین کوشش پر میں حضرت مولانا قصوری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح شبیر برادرز کو اس خوبصورتی کے ساتھ پونے سات سو صفحات کی کتاب حسین اور دیدہ زیب گیٹ اپ کے ساتھ منظرعام تک لانے پر انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے ہمارے اسلامی مذہبی اور سنی تمام دقیع لٹریچر دور حاضر کی اعلیٰ ترین طباعتی و اشاعتی خوبیوں سے مزین ہوکر شائقین کتب کو دعوت مطالعہ دیں اور حسن معنوی کے یہ خزینے حسن صوری کا حق بھی پالیں۔ آمین۔ امید ہے کہ زینت المحافل کی دوسری جلد بھی اس خوبی کے ساتھ طبع ہوگی۔

فقیربدرالقادری غفرلہ ہالینڈ 3 صفر1418ھ / 9 جولائی 1997ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ

جمیلن

صلی اللہ علیک وآلک وسلم

خلقت مبرأ من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

(حضرت حسان بن ثابت انصاری)

(آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں۔ بلکہ آپ نے جیسا چاہا ویسا ہی آپ کو تخلیق کیا گیا۔)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نحمدہ و نصلّی و نسلّم علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

باب: حفظ امانت اور ترک خیانت

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا: ان اللّٰہ یامرکم ان تودوا الامانات الیٰ اسلھا نیز فرمایا واوفوا بعھد اللّٰہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے اہل کو امانت کی ادا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو،

حکایت: تکمیل عہد:

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا، مگر وہ دو دن بھول جانے کے باعث حاضر نہ ہو سکا جب وہ تیسرے دن وہاں پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہاں موجود پایا، آپ نے فرمایا! اے جوان تو نے مجھے مشقت میں ڈالے رکھا، میں تین دن سے یہاں تیرا انتظار کر رہا ہوں!!

بعض مفسرین نے انہ کان صادق الوعد، بیشک وہ وعدے کے سچے ہیں، کی تفسیر میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی حکایت بیان کی ہے کہ کسی آدمی نے آپ سے عرض کیا آپ یہی تشریف رکھیئے میں ابھی حاضر ہوتا ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ شخص ایک سال بعد آیا اور پھر کہنے لگا یہی ٹھہریے میں ابھی آیا آپ وہی منتظر رہے یہاں تک کہ وہ پھر سال بعد آیا اور وہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ آپ اسی مقام پر بیٹھیں میں حاضر ہوتا ہوں یہاں تک کہ پھر سال گزر گیا' اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی مدح میں فرمایا انہ کان صادق الوعد' بیشک وہ اپنے وعدے کے سچے ہیں۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا' جب تمام نبی وعدے میں سچے ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خصوصیت سے کیوں فرمایا! انہوں نے جواباً" کہا! حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بکثرت لوگوں نے وعدے کئے جن کو آپ نے ہمیشہ انہی کی شرائط کے مطابق پورا کیا کیونکہ آپ وفادار خاندان سے تھے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وعدوں کی وفا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا و ابراہیم الذی وفی' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

حکایت: انعام ایفائے عہد:

حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ روض افکار میں رقمطراز ہیں کہ ایک یمنی آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کے لئے یمن سے روانہ ہوا تو لوگوں نے اس سے کہا آپ کی بارگاہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ہمارے سلام پیش کرنا' وہ مدینہ طیبہ پہنچا' حاضری دی لیکن لوگوں کے سلام پیش کرنا بھول گیا' یہاں تک کہ وہ ایک قافلے کیساتھ مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہو گیا' راستے میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پیش کرنے کے لئے واپس پلٹا! جب روضہ پاک پر آیا تو اسے نیند آ گئی' خواب میں نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم حضرت ابوبکر صدیق اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیہ و الثناء میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی وہ آدمی ہے جس نے سلام پہنچانے کے لئے دوبارہ تکلیف اٹھائی' آپ نے فرمایا ہاں!

یمنی کہتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف نگاہ رحمت کرتے ہوئے فرمایا!!

یااباء الوفا قلت یا رسول اللّٰہ کنیتنی ابوالعباس' فقال انت ابو الوفاء واخذ بیدی فرفعنی فانتبهت فرایتنی فی المسجد الحرام فا قمت بمکنه ثما نیته ایام حتٰی جاء الحجاج!! اے ابو وفاء میں نے عرض کیا!! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری کنیت تو ابو العباس ہے آپ نے فرمایا' تو ابو الوفاء ہے پھر آپ نے میرے ہاتھ پکڑے اور مجھے اٹھایا تو میں نے اپنے آپ کو بیت اللہ شریف میں پایا جب کہ میرے قافلے والے آٹھ دن بعد مکہ مکرمہ پہنچے!!

حکایت: حضرت عبداللہ بن مبارک سے مجوسی کا عہد:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک جہاد میں ایک مجوسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ نماز کا وقت آ پہنچا' میں نے مجوسی سے عہد کیا کہ جب تک میں نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا تو مجھ پر حملہ نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس نے وعدہ پر عمل کیا یہاں تک کہ میں نے نماز مکمل کی' جب سورج غروب ہونے لگا تو اس نے کہا اب تو بھی مجھے میری عبادت کا موقعہ دے یہاں تک کہ میں سورج کو سجدہ کر لوں' آپ نے عہد کر لیا مگر جب وہ سورج کہ سجدہ کرنے لگا تو آپ نے اسے شرک کرتے برداشت نہ کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور اس پر حملہ آور ہونے لگے' ہاتف غیبی نے آواز دی اوفوا بالعقود' اپنے عہد کو پورا کرو' آپ یہ آواز سنتے ہی واپس پلٹے مجوسی نے فراغت کے بعد آپ سے پوچھا!!

عبداللہ بن مبارک آپ تو مجھ پر حملہ آور تھے پھر کس چیز نے تمہیں واپس پلٹنے پر مجبور کیا آپ نے فرمایاجب تو آفتاب کے سامنے سجدہ ریز ہوا تو میری غیرت نے گوارہ نہ کیا' میں تے تجھے قتل کرنا چاہا' معاً" ہاتف غیبی نے پکارا' جب تم عہد کرو تو پورا کرو! یہ سن کر بولا' آپ کا رب کتنا اچھا ہے کہ اپنے دوست پر اپنے دشمن کے لئے تنبیہہ فرماتا ہے' یہ کہا اور پکارا اٹھا اشھد ان لا الہ اللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللّٰہ' اور زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حکایت: حجاج اور عجیب ضامن:

حجاج نے ایک شخص کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کہا میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اتنا موقعہ دیں تاکہ میں امانتیں واپس کر سکوں' حجاج نے ضامن طلب کیا' وہ کسی شخص کی تلاش میں نکلا جو ضامن بن سکے' چنانچہ عبدالکریم نامی ایک شخص سے ملاقات ہوئی' نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام عبدالکریم بتایا' اس شخص نے کہا' اس بندے میں اپنے مولیٰ کے کرم کا ضرور اثر ہو گا اس نے اسے حجاج کے ساتھ آنے والے واقعہ سے آگاہ کیا تو عبدالکریم نے ضمانت کی حامی بھرلی' اور کہا میں اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے نام کی نسبت کو خراب نہیں کر سکتا' چنانچہ وہ شخص لوگوں کی امانتیں ادا کرنے کے لئے چلا گیا' جب اس کے آنے میں دیر ہوئی تو حجاج نے ضامن کے قتل کا حکم نافذ کر دیا' ضامن نے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت طلب کی جب وہ پڑھ چکا تو جلاد نے چاہا کہ اس پر تلوار چلائے' ابھی تلوار کو بلند کیا ہی چاہتا تھا کہ وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شخص پہنچ گیا'

جلاد نے اس سے دریافت کیا جب تو اس ضامن کی وجہ سے اپنی جان بچا چکا تھا تو تجھے جان دینے کے لئے کس چیز نے آمادہ کیا' وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اوفوا بالعقود اپنے وعدے پورے کرو' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اسی بنا پر واپس آ گیا کیونکہ میں اس فانی زندگی کے لئے اپنے ایمان کو برباد نہیں کر سکتا' حجاج نے یہ بات سنتے ہی دونوں کو رہا کر دیا۔

حکایت: ایفائے عہد اور ہلاکت سے نجات:

ایک صالح شخص نے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ سے عہد کیا کہ الٰہی تیرے سوا میں کسی سے مدد طلب نہیں کروں گا ایک مرتبہ وہ کنویں میں گر پڑا وہاں سے دو شخصوں کا گزر ہوا' انہوں نے سرراہ کنویں کو دیکھا اور مشورہ کیا اسے بند کر دیا جائے جبکہ اس شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا' ان سے استمداد کی جائے مگر اسے اپنا عہد یاد آیا اور خاموشی اختیار کئے رکھی یہاں تک کہ وہ کنواں بند کر کے چل دیئے بعد میں ایک درندہ آیا اس نے مٹی کھودی اور اسے باہر نکال دیا' حیرانگی کے عالم میں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنی جو مشکلات و مصائب میں صرف مجھی سے التجا کرتا ہے اور ہمارے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتا اور ایسے نازک مراحل میں بھی ہمیں یاد رکھتا ہے ہم اسے تباہی بربادی سے بچا لیتے ہیں

اذالم یکن بینی و بینک مرسل فریح الصبا منی الیک رسول

جب میرے اور تیرے درمیان کوئی پیغام رساں نہ ہو' تو باد صبا ہی تیری جانب میری مقصد ہوتی ہے

علامات منافق:

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں نے تفسیر علائی سورہ توبہ کے بیان میں دیکھا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ہے جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے اگر ان میں سے ایک ہو تو 3-1 حصہ منافقت کا اس میں موجود ہو گا' وہ یہ ہیں اذا حدث کذب و اذا وعدا اخلف و اذا ائتمن خان' جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! ہمارا گمان ہے کہ ان باتوں میں بکثرت ہم سے مبتلا ہوں گے' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ایسی باتوں سے تمہیں کیا سروکار میں نے تو ان خصلتوں کو منافقین کے ساتھ خاص فرمایا ہے' بہر حال میرے قول کے مطابق جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اس سے اذا جائک المنافقون کی طرف اشارہ ہے !! کیا تم ایسے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں! آپ نے فرمایا پھر یہ قول تم پر صادق نہیں آتا' اس سے تم لوگ مبرا ہو اور جو میں نے یہ کہا کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اس سے ارشاد باری تعالیٰ ومنهم من عاهد اللّٰه لئن اتانا من فضله الٰی اخره کی طرف اشارہ ہے! کیا تم ایسے ہو عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جو میں نے کہا جب امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے اس سے اس آیت کی اشارہ ہے

ان عرضنا الا مانة علی السمٰوت والارض والجبال (الایة) لہٰذا ہر ایماندار اپنے ایمان کا امین بنایا گیا ہے یہاں تک کہ ظاہرو باطن میں اگر اسے غسل جنابت کی حاجت بھی درپیش ہو تو وہ پاکیزگی اور طہارت کو اختیار کرتا ہے کیا تم ایسے نہیں ہو!! عرض کیا کیوں نہیں ہم پاکیزگی اور طہارت کی محبت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے لبریز ہیں آپ نے فرمایا پھر تم منافقت سے ہمیشہ بچے رہو گے!!

حکایت: دعوت یوسفی اور ایفائے عہد؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی کے لئے نذر مانی کہ جب رہا ہوں گے تو فقراء کی دعوت کی جائے گی لیکن جب رہائی ملی تو نذر کی ادائیگی کا خیال نہ رہا' حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور وعدہ یاد دلایا' آپ نے ایک مہینے بھر کے کھانے کا اہتمام فرمایا اور لوگوں کو دعوت دی! جبریل امین نے عرض کیا آپ کا مقصود اس وقت حاصل نہیں ہو گا جب تک اس بوڑھی خاتون کو جو کھجور کے جھونپڑے میں آنکھوں سے محروم پڑی اپنے زندگی کے دن گزار رہی ہے' آپ نے اس کی طرف قاصد بھیجا' تو اس نے کہا جب تک حضرت یوسف علیہ السلام از خود آ کر نہیں لے جاتے میں دعوت میں شامل نہیں ہو سکتی! بقولے شاعر اس وقت یوں پکاری

لا تبعثوا مع النسیم رسالۃ' انی اغار من النسیم علیکم

باد نسیم کے وسیلے سے پیغام مت بھیجئے! مجھے تو باد نسیم سے تیرے لئے غیرت آتی ہے قاصد نے واپس آ کر تمام کیفیت سے آگاہ کیا' آپ از خود وہاں تشریف لے گئے وقال اینھا العجوزا حضری دعوتنا' اے بڑھیا آیئے ہماری دعوت میں آیئے!! فقالت این قولک یاسیدتی من قولک یا عجوز!! تمہارا وہ قول کہاں گیا جب آپ یا سیدتی اے ملکہ کہ کر پکارا کرتے تھے اب اے بڑھیا کہ رہے ہو؟ ایک مدت تک ہم آپ کو بڑے ناز و نعمت سے رکھا! تمہارے قدموں پر زر و جواہرات نثار کئے آپ نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا' یہ شگفتہ انداز کلام کیسا؟ وہ بولیں! میں زلیخا ہوں! یہ سنتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام پر رقت طاری ہوئی اور چشمان مبارک آبدیدہ ہو گئیں جب حضرت زلیخا مقام دعوت پر پہنچیں تو سبھی لوگ جا چکے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے (بحکم الٰہی) اپنے ہاتھوں اسے خلعت پہنائی' تو وہ پکاریں! کبھی ہم ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چیزوں کے مالک تھے مجھے ان کی ضرورت نہیں جو میری طلب ہے اگر وہ عطا نہیں فرمائیں گے تو واپس چلی جاؤں گی! آپ نے دریافت فرمایا! وہ کیا ہے بولیں 1 میری بینائی بحال ہو جوانی لوٹ آئے اور آپ مجھے اپنے حبالہ عقد میں قبول فرمائیں'

اسی اثناء میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچایا ہم نے آپ کے باعث اس پر کرم فرمایا' اسے بینائی اور جوانی سے نواز دیا' لہٰذا آپ اس سے نکاح فرما لیجئے اور نظر مسعود فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی وقت نکاح فرما لیا!! عربی عبارت ملاحظہ فرمایئے قال ماھو قالت بصری و شبابی ولان تکون زوجا لی منزل جبریل وقال قد اکرمنا ھا لا جلک بروبصرھا شبابھا کرمھا انت بالزواج فتروجھا فی الحال!

حکایت: زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟

کہتے ہیں کہ حضرت زلیخا بادشاہزادی تھیں ان کے والد مصر سے نصف مہینے کی مسافت پر رہتے تھے ایک بار حضرت زلیخا نے خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت کی تو ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی جس کے باعث ان کی رنگت بدل گئی باپ نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں مجھے خواب میں ایک ایسی حسین صورت نظر آئی ہے کہنے لگا اگر مجھے اس کا پتہ معلوم ہو تو تمہاری خاطر اسے تلاش کروں'

ایک سال بعد دوبارہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی تو عرض کیا یوسف تجھے اسی کا واسطہ جس نے تجھے اتنی حسین صورت عطا فرمائی!! بتایئے آپ کون اور کہاں رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں تیرے لئے ہوں میرے سوا کسی کو پسند نہ کریں اتنے میں بیدار ہوئی پھر ہمہ وقت تصور یوسفی میں مگن رہنے لگیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رنگت میں تغیر ظاہر ہوا عقل و ہوش سے ہاتھ دھو بیٹھی باپ نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں'

تیسرے سال پھر خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی عرض کیا تجھے بنانے والے کی قسم مجھے بتایئے آپ کہاں رہتے ہیں فرمایا مصر میں!! بیدار ہوئی تو عقل و ہوش برقرار تھے باپ مطلع ہوا اور بیڑیاں اتار دیں' اور بادشاہ مصر کی طرف پیغام بھیجا' میرے ہاں ایک لڑکی ہے بادشاہوں کے پیغام میرے پاس آتے ہیں لیکن میری رغبت تمہاری طرف ہے اس نے جو کہا! اگر ایسی بات ہے تو ہم بھی راغب ہیں چنانچہ حضرت زلیخا کے باپ نے ایک ہزار کنیزیں ایک ہزار غلام ایک ہزار اونٹ' ایک ہزار گھوڑے اور بہت سا سازو سامان جہیز میں دیا اور نکاح کر دیا۔

جب حضرت زلیخا کی نگاہ شاہ مصر پر پڑی تو آپ نے چہرہ ڈھانپ لیا' اور اپنی کنیز سے کہا یہ تو وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا کنیز بولی! صبر کریں' جب شاہ مصر نے دیکھا تو آپ کی طرف راغب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے اس کے ہاں زلیخا کی صورت میں ایک پری آ جاتی' اس طرح حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنے تک بالکل محفوظ رہیں' جیسے حضرت آسیہ بنت مزاحم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی دست برد سے محفوظ رکھا!

فائدہ: یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قول ثیبات و ابکاراً کا کیا مفہوم ہو گا؟ کیونکہ ایک قول کے مطابق ثیبات سے حضرت آسیہ اور ابکار حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنھما ئیں!! اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ عورت اسی وقت سے ثیبت کہلانے لگتی ہے جب نکاح ہو جائے اگرچہ اسے خلوت خاص نہ بھی ہو اس پر شرعاً" ثیبت کے احکام ہی جاری ہوتے ہیں یعنی اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر عدت وفات واجب ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مریم کے ہاں پیدا ہونا ان کی بکارت کے منافی نہیں کیونکہ آپ ان کے ناف سے پیدا ہوئے تھے اور یہ تخلیق خداوندی میں عجیب و غریب کرشمہ ہے چنانچہ کہا جاتا ہے وہ کونسی عورت ہے جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا مگر اس پر غسل واجب نہ ہوا تو اس کا جواب ہے وہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم

فائدہ: گیارہ عورتوں کی عجیب باتیں:

بخاری شریف میں حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ گیارہ عورتوں نے باہم مجلس کی اور عہد کیا کہ ہم اپنے اپنے خاوند کی باتیں بتائیں اور ان کی کیفیت کو بالکل نہ چھپائیں چنانچہ پہلی عورت بولی! میرا خاوند تو ایسے ہے جیسے کمزور اونٹ کا گوشت کسی دلدل جیسے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو' اور اس کی زمین نرم نہ ہو کہ کوئی اس پر چڑھ سکے نہ ایسا فربہ گوشت ہی ہو کہ کھسک آئے مراد یہ کہ وہ بڑا بخیل اور بد خلق ہے!! دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی باتیں بتانا نہیں چاہتی ہاں بیان کرنے پر اتر آئی تو ایک ایک کرکے بڑی تفصیل سے بتاؤں گی مگر مجھے خوف ہے کہ میرا خاوند مجھے چھوڑ نہ دے' مقصد یہ ہے کہ وہ تو عیوب و نقائص کا مجسمہ ہے!! تیسری کہنے لگی میرا خاوند دراز قامت ہے اگر میں اس کے بارے کچھ بیان کروں تو وہ مجھے طلاق دے دے گا اور اگر خاموش رہوں تو وہ مجھے معلق کر رکھے گا ایسے جس کا کوئی خاوند نہ ہو!! چوتھی عورت اپنے خاوند کی اس طرح تعریف کرنے لگی میرا خاوند تمامہ کی رات ہے جس میں نہ گرمی نہ سردی' نہ خوف اور نہ ہی اس سے دل اکتاتا ہے وہ گویا کہ موسم بہار کی پر سکون شب' یعنی میرا خاوند عمدہ اوصاف کا مالک ہے اس سے دل مطمئن رہتا ہے اور کوئی ناخوش گوار بات اس میں نہیں پائی جاتی تمامہ کی کیفیت نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کے باب میں آئے گی (انشاء اللہ العزیز)

پانچویں کہنے لگی میرا خاوند تو چیتے کی طرح آتا ہے یعنی نہایت خوش خو اور شیر کی طرح پلٹتا ہے یعنی بارعب ہے گھر میں جو چیز رکھ دیتا ہے اس کے بارے پھر پوچھتا تک نہیں یعنی وہ صاحب جود و سخا ہے نیز وہ بہت سوتا ہے چیتا زیادہ سونے والا جانور ہے شیر جیسے کام کرتا ہے'

چیتا ایک درندہ ہے اس کا گوشت مقوی بدن ہے عقل و فہم کو نہایت بڑھاتا ہے وھو حلال عند مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ (واللّٰہ تعالیٰ و حبیبہ الا علیٰ اعلم)

چھٹی عورت کہنے لگی میرا خاوند کھانے پینے پر اتر آتا ہے تو بہت ہی زیادہ کھا پی جاتا ہے اگر کروٹ لیتا ہے تو چمٹ جاتا ہے نیز اپنا ہاتھ کپڑے کے نیچے نہیں کرتا تاکہ اس کے جسمانی عیب ظاہر نہ ہوں' یہ صحبت کی خوبی کی طرف اشارہ ہے بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کہ وہ اپنے گھر کی خبر نہیں لیتا' ساتویں بولی! میرا خاوند نامرد ہے عنین کی طرح جس کے بارے علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ عورت کو اس سے علیحدگی کا حق حاصل ہے وہ مفتیان عظام سے فتویٰ لے کر طلاق حاصل کر سکتی ہے'

عنین احمق سے احمق کو کہتے ہیں جسے اپنی قباحت کا پتہ ہو پھر بے موقع کام کرے علماء کرام فرماتے ہیں جو شخص نقصان دہ کام کرے بعض نے کچھ اور معانی بیان کئے ہیں امام نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جو لوگوں کے عیوب و نقائص کا جامع ہو' اسے کچھ محسوس نہیں ہو گا کہ کسی کا سر پھوڑے یا ہڈیاں توڑے یا بھیجا نکال ڈالے تاہم کل داء دواء ہر مرض کا علاج موجود ہے'

آٹھویں بولی! میرا خاوند تو خرگوش کی طرح نرم و نازک ہے اس سے اسی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی خوشبو آتی ہے

نویں کہنے لگی! میرا خاوند تو بلند و بالا عالی شان محل کی طرح ہے اس کی تلوار لمبی ہے دراز قد اور اس کے ہاں راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے یعنی مہمان نواز ہے کھانے پلانے سے اسے رغبت ہے ضیافت کا دلدادہ ہے اس کا مہمان خانہ رہائش گاہ سے متصل ہے حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز پر زکوۃ مہمان خانہ ہے

دسویں کہنے لگی! میرا خاوند ایسا مالک ہے کہ اس سے بہتر تصور نہیں کیا جا سکتا ہے اس کے بکثرت اونٹ ہیں جو چراگاہ میں کم ہی جاتے ہیں جب انہیں مزا میر کی آواز سنائی دیتی ہے تو انہیں محسوس ہو جاتا ہے اب ہم مارے جائیں گے یعنی مہمانوں کے لئے ہمارا ذبح ہونا یقینی ہے

گیارھویں خاتون نے کہا! میرا خاوند ابو ذرع ہے ابو ذرع کا کیا کہنا اس نے تو مجھے زیور سے لاد دیا ہے میرے کانوں کو بھر دیا ہے میرے بازو فربہ ہو چکے ہیں گویا کہ یہ چربی سے بنائے گئے ہیں مجھے اتنا خوش رکھتا ہے کہ خوشی سے پھولے نہیں سماتی چند بکریوں والے غریب گھر سے مجھے لایا تھا اور اب مجھے ایسے گھر کی مالکہ بنا دیا ہے جس میں اونٹ گھوڑے، گائیں اور کھیت ہیں اس کے سامنے مجھے کبھی کسی نے طعنہ نہیں دیا جب سونے پر آتی ہوں تو شام سے صبح کر دیتی ہوں جب پینے پر اترتی ہوں تو خوب جی بھر کر پیتی ہوں،

جہاں اس عورت کا مکان تھا وہاں پانی کی قلت تھی ہاں ابو زرع کی ماں کتنی اچھی ہے جس کے بدن میں موٹاپے کے باعث بل پڑ جاتے ہیں اس کا گھر وسیع و عریض ہے اس کا فرزند بہترین فرزند ہے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی اس کی خواب گاہ ہے بکری کے بچے کی دستی سے پیٹ بھرتا ہے یعنی کم خوراک ہے ابوزرع کی بیٹی کیسی اچھی بیٹی ہے اپنے والدین کی خدمت گزار فرمانبردار اور خوب صورت پلی ہوئی موٹی تازی اپنے ہمسائیوں کو غصہ دلاتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے یعنی ایسی حسین و جمیل کہ اسے دیکھ کر ہمسائے جلتے ہیں ابوزرع کی لونڈی کا کیا کہنا کیا خوب ہے ہماری باتیں راز میں رکھتی ہے گھریلو معاملات میں امانت دار ہے خیانت اس کے پاس تک نہیں آئی گھر صاف ستھرا رکھتی ہے کھانے پکانے کا خوب سلیقہ جانتی ہے عمدگی سے پکاتی ہے اور پاکیزگی سے کھلاتی ہے کوڑے کرکٹ سے اسے نفرت ہے بعض نے کہا اس کے ہاں بچے نہیں جس کے باعث صفائی و ستھرائی کا خوب اہتمام کرتی ہے'

حضرت علامہ المحب طبری رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کھانے کی اشیاء کو کونوں میں نہیں چھپاتی تھی پھر اس عورت نے بیان کیا ایک روز ابوزرع کا کہیں جانا ہوا جبکہ دودھ کی مشکیں چھلکتی جاتی تھیں یعنی اس پر خواہشات نفسانیہ غالب تھیں کہ اسی اثناء میں اسے ایک عورت ملی جس کے پاس چیتے کی طرح دو بچے اس کے پہلو میں اس کے اتاروں یعنی پستانوں سے کھیل رہے تھے اس سے ابوزرع نے نکاح کر لیا اور مجھے طلاق دے دی اس کے بعد ایک سردار سے میرا نکاح ہوا جو نہایت خوش رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ لے کر چلا شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا اور ہر ایک قسم کی چیزوں کا جوڑا جوڑا مجھے دیا اور بولا اے ام زرع کھاء اور اپنے رشتہ داروں کو کھلاؤ وہ پھر بولی اگر وہ تمام اشیاء جو اس نے دی تھیں انہیں ایک جگہ جمع کروں تو وہ ابو زرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتیں حضرت امام رافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ یمن کی ایک چھوٹی سی بستی میں رہا کرتے تھے (مسلم ترمذی وغیرھما)

حکایت: عجیب نذر:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک جوان بیمار ہوا تو اس کی والدہ نے نذر مانی اگر میرے بیٹے کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ شفا سے نوازے گا تو میں دنیا سے سات روز تک باہر رہوں گی اللہ تعالیٰ نے اس کے لڑکے کو شفا عطا فرمائی تو اس نے منت پوری کرنے کے لئے قبر تیار کروائی اور اپنے فرزند سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دینا اور سات روز بعد نکالنا چنانچہ وہ قبر میں داخل ہوئی اور اس کے فرزند نے اسے دفن کر دیا اس نے قبر میں ایک طرف دروازہ کھلا ہوا دیکھا وہ اس سے باغ میں داخل ہوئی اور باغ میں چلتے چلتے اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر پر ایک پرندہ اپنے پروں سے پنکھا چلا رہا ہے اور دوسری کے سر پر ایک پرندہ چونچیں مار رہا ہے'

اس عورت نے دونوں کا حال دریافت کیا پہلی نے کہا میں دنیا سے اس حال میں یہاں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ پر راضی تھا دوسری بولی جب یہاں آئی ہوں تو میرا خاوند مجھ پر ناراض تھا جب تو واپس جائے تو میری طرف سے میرے خاوند سے معافی طلب کرنا'

سات روز بعد جب اس لڑکے نے اپنی والدہ کو قبر سے باہر نکالا' (تو وہ زندہ تھی) وہ اس عورت کے خاوند کے پاس گئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا خاوند نے اپنی بیوی کی غلطیوں کو معاف کر دیا پھر اس عورت کو خواب میں دیکھا گیا جو کہہ رہی تھی اب مجھے عذاب سے نجات مل چکی ہے!!

حکایت: وفاداری کا ثمرہ:

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص فوت ہو گیا جس نے اپنے پیچھے اپنی زوجہ اور تین بچوں کو چھوڑا جب عورت کی عدت پوری ہوئی تو اس نے نکاح کر لیا شب باشی سے ایک رات قبل اس نے اپنے مرحوم خاوند کو خواب میں نہایت پریشان دیکھا' عورت نے سبب دریافت کیا جب کہ وہ یہ کہہ رہی تھی میں تو تجھے ابھی تک نہیں بھولی' اس پر خاوند بولا اگر تو بھولی نہ ہوتی تو آئے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نکاح کیوں کرتی؟

یہ سننا تھا کہ وہ بیدار ہوئی اور اس وقت کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام خواب کہ سنایا نیز عرض کیا میرے خاوند سے طلاق دلا دیجئے چنانچہ خاوند کو بلایا گیا اور طلاق حاصل کرلی بعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نبی کے پاس وحی آئی کہ آپ اس عورت سے فرما دیجئے جب تو نے اپنے مرحوم خاوند سے وفاداری کی یہ مثال قائم کی ہے تو ہماری بارگاہ سے باوجود کمی و کوتاہی کے اسے معافی دی جاتی ہے اور اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا گیا ہے نیز اسے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک کنیز خدمت کے لئے عطا کر دی ہے اور تجھے بھی جنت میں تمہارے خاوند کے پاس بھیجا جائے گا:

لطیفہ: آخری خاوند:

میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی الٰہی! ابودرداء نے دنیا میں میرے ساتھ نکاح کیا میری تجھ سے التجاء کہ جنت میں بھی مجھے ان کی رفاقت حاصل رہے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی گویا ہوئے اگر آپ چاہتی ہیں جنت میں تو میری رفیقہ رہے تو میرے وصال کے بعد کسی سے نکاح نہ کریں چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پیغام نکاح دیا موصوفہ فرمانے لگیں اب میرا نکاح جنت میں حضرت ابودرداء کے ساتھ ہی ہو گا حیات دینوی میں کسی سے نکاح نہیں کروں گی؛

اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا اگر تو جنت میں میری رفاقت کی طالب ہے تو میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا کیونکہ دنیا میں عورت کا جو آخری خاوند ہو گا جنت میں اسی کو ملے گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بشرطیکہ وہ جنتی ہوں!!

فائدہ: صاحب نکاح کی نماز !

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب نکاح کی نماز بلا نکاح والے کی نماز سے چالیس حصے زیادہ افضل ہے'

تزو جوافان یوما التزوج خیر من عبادۃ الف عام' نکاح کرو کیونکہ با نکاح ایک دن کی عبادت ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام سے دریافت کیا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کنیز رکھتے ہو عرض کیا گیا! نہیں! پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال وغیرہ ہے انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا بلا نکاح مرد شیاطین کے بھائی ہیں اگر نصرانی ہوتا تو معاملہ اور تھا مسلمان کے لئے تو ہماری سنت کے مطابق نکاح کرنا چاہئے۔

وہ آدمی اچھے نہیں جو بلا نکاح زندگی بسر کرتے ہیں اور مرجاتے ہیں!! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غربت کے پیش نظر نکاح ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں نیز اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کی پیشانی پر یہ لکھنے کا حکم فرمائے گا کہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترک کرنے والے تجھے قلت رزق کی بشارت ہو (کتاب البرکت)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے کہا گیا ہے آپ کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں ما فعل اللّٰہ بک تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا!! آپ نے کہا میرا محل نکاح والوں کے محل سے بہت نیچے ہے' بعض علماء کرام نے فرمایا ہے یہ اولیاء کرام کے مراتب کے اعتبار سے ہے رہا معاملہ لوگوں کا تو ان کے اعتبار سے وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شفاء شریف میں ہے کہ اکثر علماء کرام فرماتے ہیں یہ عمل نہایت مکروہ ہے کہ کوئی شخص مجرد رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے'

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کیا تو صاحب نکاح ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا نہ جانے پھر تو کیسے عافیت میں ہے!!

مسائل نکاح:

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نکاح فرض کفایہ ہے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سنت یا واجب ہے نذر یا منت ماننے سے نکاح واجب نہیں ہوتا کیونکہ نذر انہی اشیاء میں صحیح ہوتی ہے جن میں مکلف مستقل ہو اور نکاح میں مستقل نہیں! کیونکہ نکاح تو عورت کی رضا مندی پر منحصر ہے اسی طرح فاسق کو ولایت سوا اس صورت میں کہ ولایت حاکم فاسق کی طرف منتقل ہو جائے جیسے حضرت امام غزالی کا فتوی ہے حضرت امام نووی نے روضہ میں اسے مستحسن کہا ہے اسی پر عمل کرنا مناسب ہے ایسے ہی ابن صلاح اور امام سبکی رحمہما اللہ تعالیٰ نے پسند کیا!!

فائدہ: سب سے اعلیٰ چیز:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تقوی و پرہیز گاری کے بعد سب سے اعلیٰ چیز نیک سیرت بیوی ہے اگر اسے حکم کرے تو بجا لائے اگر اسے دیکھے تو خوش کرے اگر اس پر قسم کھائے تو پورا کر دکھائے اگر نظروں سے اوجھل ہو تو اپنے آپ کو غیر سے بچائے اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرے' (ابن ماجہ) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا نفع مند ہے اس کی نہایت نفع مند اشیاء میں سے نیک سیرت عورت ہے!! (مسلم شریف)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لطیفہ: فورا جنت ملے !

حضرت موسی علیہ السلام سے کسی شخص نے عرض کیا اے کلیم اللہ علیہ السلام!! اپنے رب سے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے فورا جنت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اسے بشارت دو کہ ہم نے تمہاری خواہش پوری کر دی وہ اس طرح کہ ہم نے اسے حسین و جمیل اور فرمانبردار عورت عطا فرمائی!!

تین شخص جن کی دعا قبول نہیں ہوتی

میں نے کتاب الذریعہ جن کے مولف حضرت محمد بن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حدیث شریف دیکھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی ایسا آدمی جس کی زوجہ بد خلق ہو اور پھر بھی اسے طلاق نہ دے دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کو نااہل پر ضائع کرے تیسرا وہ شخص جو مقروض کو بلا جواز تنگ کرے

نکتہ:

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا یہ بھی مفہوم نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو کسی اور کے حق میں قبول نہیں فرماتا کیونکہ وہ خود خلاف شرع چلتے ہیں اور اس گناہ کو انہوں نے از خود اپنے آپ پر مسلط کر لیا ہے۔

تفسیر سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت داؤد علیہ السلام سے نکاح کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میرے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشورہ کرو' وہ شخص تلاش کرتے کرتے کھیل کے میدان میں جا پہنچا جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہم عمر بچوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ساتھ کھیل رہے تھے اس نے آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا' سرخ سونا اختیار کرو' اور سفید چاندی اور گھوڑے سے بچاؤ کی کوشش کرنا کہیں مار نہ دے' وہ شخص ان باتوں کو سمجھ نہ سکا!!

حضرت داؤد علیہ السلام کی خدامت میں حاضر ہوا اور وضاحت طلب کی آپ نے فرمایا سرخ سونا سے مراد نوجوان کنواری عورت ہے سفید چاندی سے مراد اور گھوڑے سے بوڑھی عورت مراد ہے جو بے اولاد ہو:

مسئلہ: مرد عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا:

آدمی کو جب کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے لئے عورت کے چہرے اور انگلیوں کی کلائی تک دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ آزاد ہو اور اگر کنیز ہو تو اس کا ستر کے سوا باقی حصہ بدن دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی سنت ہے کہ وہ آدمی کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھ لے!!

موعظت:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو فرمایا تم نکاح کر لو طلاق نہ دینا کیونک اللہ تعالیٰ ایسے مرد و عورت کو پسند نہیں فرماتا جو بن سنور کر نکلتے ہیں'

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میاں بیوی کے درمیان ایسی باتیں بنا کر علیحدگی کرا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی زیارت حرام ہو گی (رواہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میاں بیوی میں جدائی ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کو دور کر دے گا۔ طلاق کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مکروہ اور کبھی حرام ہوتی ہے تفصیل عنقریب باب خوف میں آئے گی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انشاء اللہ العزیز

حکایت' عورت کی مکاری:

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک صالح آدمی کی حسین و جمیل عورت تھی جس پر ایک جوان عاشق ہو گیا وہ عورت بھی اس پر فریفتہ تھی اس نے اپنے مکان کی چابی اسے تھما دی اور کہا جب تمہارا دل چاہے میرے پاس آجایا کریں'

خاوند کو محسوس ہوا تو وہ اپنی بیوی سے ایک روز کہنے لگا مجھے تمہاری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اپنی پاکدامنی کے لئے قسم دینا ہو گی اس نے کہا میں تیار ہوں جب خاوند جا چکا تھا تو وہ جوان اس کے پاس آیا عورت نے سارا ماجرا کہ سنایا' آدمی نے کہا پھر اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہے وہ کہنے لگی گدھے کو کرایہ پر چلانے والوں کا حلیہ بنالے اور شہر کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ!! چنانچہ وہ اسکیم کے مطابق گدھا لئے دروازہ شہر پر منتظر رہا ادھر خاوند آیا اور اس نے قسم کے لئے مقدس پہاڑ پر چلنے کا حکم دیا جہاں لوگ جا کر قسمیں اٹھایا کرتے تھے'

چنانچہ جب خاوند بیوی دروازہ شہر پر آئے تو کہنے لگی میں تو گدھے پر سوار ہو کر جاؤں گی خاوند نے اسے سوار کرایا جب پہاڑ پر گئے تو اس نے اپنے آپ کو گدھے سے اس طرح گرایا کہ اس کا بدن ننگا ہو گیا'

پھر اس انداز سے قسم کھانے لگے!! اللہ کی قسم مجھے تیرے سوا کسی نے نہیں دیکھا البتہ اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے اس جھوٹی قسم پر پہاڑ لرزنے لگا وان کان منکم مکرھم لتزول منہ الجبال اور ان کی مکاریاں ایسی ہیں کہ جن سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں'

موعظت: خائنہ پر عذاب!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے اپنی آبرو کے سلسلہ میں خیانت کرتی ہے امت کا آدھا عذاب تو اسی پر ہوگا'

نیز فرمایا حقوق اللہ ' عورت اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی'

ستر ہزار فرشتوں کی لعنت

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی جب گھر پہنچا تو اپنی عورت کو گھر میں موجود نہ پایا' جب واپس آئی تو خاوند نے اسے طلاق دے دی اس نے دریافت کیا تو خاوند نے کہا حدیث شریف میں موجود ہے کہ جو عورت بلا اجازت خاوند گھر سے باہر چلی جائے اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جس پر اتنی زیادہ لعنتیں ہوں وہ میرے گھر میں رہنے کے لائق نہیں ہے تاکہ اس کی لعنتوں کے باعث میں بھی گرفت میں نہ آؤں ایک اور حدیث شریف میں ہے عورت کا گھر سے باہر جانا جب خاوند کو ناپسند ہوتا ہے تو آسمان کے تمام فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں'

روضہ میں مرقوم ہے کہ اگر بیوی اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنے باپ کی تیمار داری کے لئے چلی جائے تو جائز ہے!! اس بناء پر مرد عورت کا نان و نفقہ بند نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ اسی مخاصمت و مخالفت کے باعث نہ گئی ہو:

لطیفہ: بیٹی ! زمین بن کر رہنا:

حضرت خارجہ فرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی بیٹی کا نکاح کیا تو مندرجہ ذیل نصائح سے نوازا

بیٹی!! اب تک تم جس آشیانہ میں محفوظ تھی وہاں سے نکلتی ہو!! اور ایسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بستر پر جاتی ہو جسے تم پہچانتی نہیں ہو اور ایسے ہمدم کے پاس چلی ہو جسے تمہارے ساتھ کوئی الفت نہیں تھی اب تم اس کے سامنے زمین بن کر رہنا وہ تیرے لئے آسمان بن جائے گا تم اس کا بچھونا بن جانا وہ تمہارا سہارا ثابت ہو گا تم اس کی باندی بن جانا وہ تیرا غلام بن جائے گا تم ہمہ وقت اس کے ساتھ ساتھ نہ پھرنا ورنہ تم سے اسے عداوت ہو جائے گی اور اس سے دور بھی نہ بھاگنا ورنہ وہ تجھے بھول جائے گا جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس کے قریب تر ہونا اور جب وہ تم سے علیحدہ رہنا چاہے تو اس سے الگ رہنا نیز اس کے ناک کان اور آنکھ کو بچائے رکھنا تاکہ سوا خوشبو کے اسے کچھ اور سونگھنے کا موقعہ نہ مل سکے تمہاری اچھی باتیں ہی اس کے کانوں تک پہنچیں اور جب تم پر نظر پڑے تو تیرے حسن و جمال کے سوا کچھ اور نہ دیکھ پائے یعنی اپنے آپ کو اپنے خاوند کے لئے خوبصورتی سے سجانا چاہئے!!

حکایت چکی خود چلتی رہی:

حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے کسی عورت سے نکاح کرنا چاہا تو عورت نے اس شرط پر پیغام نکاح قبول کر لیا کہ میری خدمت کے لئے ایک کنیز بھی ہونی چاہیے اس صالح شخص کے اتنے وسائل نہیں تھے کہ خادمہ بھی رکھ لیتا'

شیخ کے ایک عقیدت مند نے عرض کیا حضرت یہ خدمت میں سرانجام دوں گا آپ اس خاتون سے فرمائیے کہ کنیز تو خدمت کے لئے رکھ لوں گا بشرطیکہ تو اس کبھی نہ دیکھے!!

عورت نے کہا مجھے تو خدمت سے تعلق ہے جب خدمت ہو گی تو مجھے دیکھنے کی چند ان ضرورت نہیں ہو گی چنانچہ نکاح ہوا وقت گزرتا رہا ایک دن عورت کی والدہ آئی اور کہنے لگی تیری خاوند کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میری خدمت کے لئے اس نے ایک کنیز مقرر کر رکھی ہے البتہ میں نے آج تک کنیز کو دیکھا نہیں میرا خاوند ہر روز آدھی رات کے وقت عبادت کے لئے چلا جاتا ہے۔

ماں نے کہا!! یقیناً وہ لونڈی کے پاس جاتا ہو گا تیرے ساتھ تو محض عبادت کا بہانہ بناتا ہے چانچہ حسب معمول وہ رات کو بیدار ہوا اور مقام عبادت پر مصروف عبادت ہو گیا خاتون دبے پاؤں اس کا جائزہ لینے وہاں پہنچی دیکھا وہ عبادت میں مصروف ہے پھر عورت کے دل میں خیال آیا چلیں کنیز کو بھی دیکھوں وہ کیا کر رہی ہے۔

شیخ کا وہ عقیدت مند بھی عبادت میں مضروف تھا چکی از خود چل رہی تھی جب قعدہ میں ہوتا تو چکی میں دانے ڈال دیتا!! یہ نظارہ دیکھتے ہی اس نے اپنی والدہ کی بات کو نسیا" منسیا کر دیا پھر وہ خاوند اور غلام کی خدمت کرنے لگی!!

حکایت: گستاخان انبیاء کا انجام !

حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عرائس میں دیکھا حضرت شمعون نامی بھی نبی تھے انہوں نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی مگر وہ آمادہ قتال ہوئی حضرت ان پر غالب آئے اور جب کبھی گرفت میں آ جاتے تو لوہے کی بیڑیاں از خود ٹوٹ جاتیں اور آپ پھر تبلیغ میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ قوم نے حضرت شمون علیہ السلام کی بیوی کو اپنے ساتھ ملا لیا انہوں نے مال و دولت کا لالچ دے کر آپ کو گرفتار کرنے کا عہد لیا'

پھر کہنے لگی آخر آپ کو کونسی چیز سے باندھا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا وہ تو مرے بال ہیں جب آپ سوئے تو آپ کو بالوں سے باندھ کر اس نے قوم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے حوالے کر دیا قوم نے آپ کے ناک کان کاٹ دیئے آنکھیں نکال دیں آپ نے صبرو استقامت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا یہاں تک کہ قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا زمین پھٹ گئی اور تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور اس خاتون پر بجلی گرادی جس سے وہ راکھ کا ڈھیر بن گئی:

بعدہ حضرت شمعون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے نوازا ناک کان آنکھیں اسی طرح عود کر آئیں آپ نے ایک ہزار ماہ تک اپنی نافرمان قوم سے جہاد جاری رکھا سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر متعجب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ القدر نازل فرما کر آپ کو مسرور فرما دیا

(تنبیہ):۔ انبیاء کرام علیہ السلام بڑے بڑے امتحانات سے گزرے آگ میں ڈالے گئے آرے سے چرائے گئے دریائے نیل بہائے گئے یقتلون النبیین بغیر حق ناحق شہید ہوئے ہر آزمائش سے دو چار ہوئے مگر سب سے بڑا امتحان اس طرح بھی لیا گیا کہ بعض کی بیویاں کافرہ تھیں جو نبی ایسی بلند ترین ہستی کی خدمت میں حاضر ہونے کے باوجود دشمن بن کر رہی اور نبی اس نازک ترین امتحان میں بھی ثابت قدم رہے کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ و شکایت نہ کی، آخر اپنے انجام بد کو پہنچیں اسی طرح آج صالحین، عابدین، زاہدین، علماء کرام اولیاء عظام اور مشائخ مبتلاء ہیں بیویاں اور اولادیں نافرمان بے عمل بد کردار ہیں کیوں؟ تاکہ کوئی شخص بھی ایسے امتحان میں اپنی علمیت و مشیخیت کی زعم میں آکر انبیاء کرام علیہ السلام کی ذات والا برکات پر اپنے تقدس کا اظہار نہ کرے جب صاحبان عظمت کا یہ حال ہے تو عوام کالانعام کی بات کہاں تک پہنچتی ہے لہٰذا ہر وقت اپنی اصلاح اور انبیاء و اولیاء کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کی طرف راغب رہنا چاہیے ان کے امتحان کو بطور استہزاء پیش نہیں کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے ان بطش ربک لشدید ۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

موعظمت: اپنا راز آؤٹ نہ کرو !

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہارا راز تمہاری قید میں ہے جب تم نے کہ دیا تو دوسرے کے قبضہ میں آگیا' اب تم اسے کبھی واپس نہیں لے سکتے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے راز کو محفوظ رکھنے میں اپنی ضروریات کا تعاون کرو!!

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ دل رازوں کے برتن ہیں اور لب راز کے تالے زبان ان کی کنجیاں'

منشور الحکم میں ہے کہ عقلاء کے دل اسرار کے قلعے ہیں

حضرت امام ماوردی علیہ الرحمتہ کی ادب الدنیا میں مرقوم ہے کہ اسرار کا مخفی رکھنا کامیابی کا سب سے بڑا سبب ہے اور صحت و عافیت کا دائمی ذریعہ۔

زنا اور کفر !

حضرت نوح علیہ السلام کی عورت لوگوں کو آپ کی فرمانبرداری سے روکا کرتی تھی اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی عورت کا معاملہ ہے!! تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے!!

لوش بن ہاران بن تارخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا نام واعلہ تھا جب اس نے آپ کے پاس بے ریش فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھا تو اس نے قوم کے لوگوں کو اطلاع کر دی جس سے حضرت لوط علیہ السلام بے حد پریشان ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ کیونکر مناسب ہے کہ نبی کی بیوی کافرہ ہو!! لیکن زانیہ نہ ہو!! اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کفار کی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس لئے بھیجا تاکہ وہ شرک کی نیند سے بیدار ہو کر توحید و رسالت کی برکات کو حاصل کریں اور انبیاء کرام ایسے اوصاف سے متصف ہوں جن سے لوگ ان کی طرف رغبت کریں اور ایسے عیوب و نقائص سے انہیں دور رکھا جائے جن سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے' چنانچہ زنا سب سے نفرت انگیز چیز ہے' بخلاف کفر کے کیونکہ کفار کفر کو باعث عار نہیں سمجھتے جب زنا باعث عار سمجھتے ہیں!! لہٰذا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ کسی بھی نبی کی بیوی زنا ایسے عیب سے منسوب ہو' جبکہ کفر کی بیماری میں چند ایک عورتیں مبتلاء ہوئیں!! جو آخر کار عذاب الٰہی کا شکار ہو کر عبرت کا نشان بنیں!!

حضرت علائی علیہ الرحمتہ نے سورہ ہود کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل' حضرت میکائیل آئے حضرت کی زوجہ نے قوم کو اطلاع کر دی لوگ دوڑتے ہوئے آئے' حضرت لوط علیہ السلام پریشان ہوئے اور پکار اٹھے آج کا دن تو انتہائی سخت ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ارشاد فرما چکا تھا کہ اس قوم پر عذاب مسلط کر دینا البتہ جب تک چار مرتبہ حضرت لوط شہادت نہ دیں اس وقت تک توقف کرنا'

چنانچہ آپ نے فرشتوں کو کہا تمہیں اس بستی کے حالات کی خبر نہ پہنچی کہ یہاں کے لوگ ایسے ایسے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا باوجود کہ وہ جانتے تھے!!

حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا شہادت دیتا ہوں کہ روئے زمین پر اس بستی سے زیادہ برائی کہیں نہیں ہوتی یہ کلمات حضرت لوط علیہ السلام نے چار بار کہے حضرت جبریل امین اپنے رفقاء سے ہر بار کہتے گواہ رہو'

پھر حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کے اوباش جوانوں کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے فرمایا لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ان سے نکاح کر دیتا ہوں میرے مہمانوں کو غلط خیال سے مت دیکھو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعض مفسرین فرماتے ہیں آپ نے بیٹیوں سے مراد قوم کی عورتیں لی تھی، یعنی میری قوم کی عورتیں میری ہی بیٹیاں ہیں ان سے تمہارے نکاح کر دیتا ہوں اس لئے کہ قوم کا نبی قوم کے لئے منزلہ باپ ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں!!

امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفقت میں باپ کی طرح ہیں اور بعض نے کہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تمہیں جس چیز کی بھی ضرورت در پیش ہو مجھ سے بلا حیل و حجت ایسے طلب کر لیا کرو جیسے اپنے والد سے طلب کرتے ہو !

قوم لوط کی تباہی:

حضرت لوط علیہ السلام کے پاس جب فرشتے حاضر ہوئے تو دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم آپ کے رب کا پیغام لائے ہیں آپ نے دروازہ کھولا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے جس سے آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جب آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا تو بے حس ہو گیا!! اور یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ اے اللہ کے نبی!! رات کے وقت اپنے اہل خانہ کو ساتھ لے کر نکل جایئے اور احتیاط کیجئے کہ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے تمہاری عورت کے سوا کیونکہ جس عذاب میں قوم مبتلا ہوا چاہتی ہے اس میں وہ بھی شامل ہے ! ! حضرت لوط علیہ السلام نے دریافت کیا عذاب کتنی دیر تک نازل ہوگا ! ! کہا گیا صبح تک، جو بالکل قریب ہے۔ جب حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل خانہ کو لیکر باہر نکلے تو فرمایا کوئی بھی شخص پیچھے نہ دیکھے اور جب عذاب کی آواز سنائی دینے لگی تو آپ کی عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پکار اٹھی ہائے میری قوم ! ! یہ کہنا تھا کہ ساقط و جامد پتھر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بن گئی کہتے ہیں ہر ماہ اس پتھر سے حیض کی رنگت جیسا خون بر آمد ہوتا ہے (واللّٰہ تعالٰی و حبیبہ الاعلٰی اعلم)

پھر اللہ تعالٰی کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے ان بستیوں کو اٹھا لیا یہاں تک فرشتوں نے صبح کے مرغوں کی بانگ کو سن لیا ! ! گدھوں کے چلانے کی آوازیں سماعت فرمائیں کوئی بھی سویا ہوا بیدار نہ ہوا برتنوں کی ٹوٹ پھوٹ نہ ہوئی یہاں تک کہ ان بستیوں کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا پھر ان پر سجیل پتھروں کی بارش برسائی کہتے ہیں سجیل آسمان میں پہاڑ ہے بعض کہتے ہیں زمین و آسمان کے درمیان ایک دریا ہے بعض نے یہ بھی کہا کہ سجیل پختہ مٹی کو کہتے ہیں ممکن ہے اپنی سطح پر یہ ہر ایک کا نام ہو (تابش قصوری) کلمہ منضود سے مسلسل، پے در پے، ایک پر ایک، مراد ہے یعنی ان پر مسلسل، پے در پے، یا ایک پر ایک پتھر گرتا رہا:۔ مسومہ سے مراد یہ ہے کہ ان پر سرخ رنگ کے نشان لگا دیئے گئے چنانچہ آج کل بھی جہاں خطرہ ہوتا ہے سرخ بتی، سرخ لکیر، یا سرخ نشان دیا جاتا ہے

حضرت ابو صالح رحمہ اللہ تعالٰی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ان پتھروں میں سے ایک پتھر دیکھا ہے اور وہ پتھر کفار و مشرکین مکہ سے دور نہیں ہیں۔

لطیفہ :۔ شہادت برائے سعادت :۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالٰی سورہ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں یہ حکمت الہیہ ہے کہ دنیا و عقبٰی میں بلا شہادت کسی کی گرفت نہ کی جائے جیسے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی شہادت عذاب کا سبب بنی اسی طرح امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کیلئے اللہ تعالٰی کی شہادت موجب سعادت ہو گی مثلاً التائبون

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

العابدون اور ان المسلمین والمسلمات سے ظاہر ہے :۔

موعظت :۔ عبرتناک واقعہ :۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہیں سے گزر ہوا آپ نے ایک آدمی کو آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں دیکھا آپ نے پانی لیا اور آگ بجھانا چاہی تو وہ آگ ایک بے ریش لڑکا بن گئی اور آدمی آگ کی صورت ہو گیا اور اسی طرح وہ لڑکا آگ کے شعلوں میں جلنے گا آپ یہ کیفیت دیکھ کر تعجب کرنے لگے وہ آدمی بولا یا نبی اللہ ! ! میں نے اس لڑکے سے برائی کی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آگیا اس وقت سے کبھی مجھے آگ بنا دیا جاتا ہے اور کبھی اسے اور باری باری ایک دوسرے کو شعلوں سے جلاتے رہتے ہیں اور یہ عذاب مسلسل قیامت تک رہے گا'

موعظت :۔ لواطت کی نحوست :۔

عیون المجالس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد میری نظر سے گزرا' آپ نے فرمایا اگر لوطی تمام سمندروں کے پانی سے بھی غسل کرے تب بھی پاک نہیں ہو گا قیامت میں بھی وہ نجس و پلید ہی اٹھے گا۔
نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آدمی' آدمی کے اوپر آتا ہے' تو عرش الٰہی کانپنے لگتا ہے آسمان پکار اٹھتے ہیں الٰہی ہمیں اجازت دے تا کہ ہم ان پر پتھروں کی بارش برسائیں اور زمین کہتی الٰہی! مجھے اجازت عطا فرما تا کہ میں اسے نگل جاؤں ارشاد ہوتا ہے اسے رہنے دو یقیناً ایک دن ہمارے سامنے کھڑا ہو گا ! !

شیطان کا بھاگنا :۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مرد مرد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ساتھ ملوث ہوتا ہے تو شیطان بھی مارے خوف کے بھاگ جاتا ہے کہیں اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر بھی نہ پڑ جائے۔

لوطی، خنزیر بن جاتا ہے:۔

سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ لواطت کے مرتکب کو قبر میں خنزیر بنا دیتا ہے اس کے نتھنوں میں آگ گھستی ہے اور پیچھے سے نکلتی رہتی ہے۔ (یعنی وہ ذلت کے عذاب میں مبتلا رہتا ہے)

لواطت، سب سے برا فعل:۔

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک بار عفریت جن سے فرمایا مجھے ابلیس کے بارے خبر دو وہ آپ کو اپنے ساتھ سمندر کی جانب لے چلا، یہاں تک کہ سطح آب پر ایک فرش کے اوپر اسے بیٹھے ہوئے پایا، آپ نے اس سے کہا تو یہ بتا! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا فعل کونسا ہے اور سب سے محبوب عمل کیا ہے؟

وہ کہنے لگا ! ! یا نبی اللہ ! ! اگر آپ یہاں تشریف نہ لاتے تو میں ہرگز نہ بتاتا اب آپ کا حکم ہے لہٰذا سنئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا فعل لواطت ہے اور اس سے بچنا سب سے محبوب عمل ہے ! !

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم لوط کا سا فعل کرے وہ لعنتی ہے نیز فرمایا جو کوئی قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہو گا مرنے کے بعد وہ اپنی قبر میں ایک ساعت ہی رہے گا پھر اس پر ایک فرشتہ مسلط کر دیا جائے گا جو ابابیل کی سی صورت میں ہو گا وہ اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر اسے قوم لوط کی بستیوں میں پھینک دے گا اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا،

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کچھ لڑکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائیں جائیں گے جن کے سر کٹے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہو گئی بتاؤ تم کون ہو! وہ کہیں گے ہمارے اباؤ اجداد میں کچھ ایسے بھی تھے جو اپنی عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے منہ کالا کرتے تھے اور ہمیں غلط جگہ ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر نقش کر دو ! ! کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ میری امت کہیں قوم لوط کے افعال کی مرتکب نہ ہو جائے ! !

مسئلہ :۔ لواطت کی حد'

مثل زنا ہے' حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ خدانخواستہ ایک شخص عورت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہے اور ایک شخص کسی لڑکے سے لواطت کر رہا ہے اور ہمیں چھوڑانے کی طاقت ہے تو فوری طور پر لڑکے کو چھوڑائیں گے حضرت امام رافعی فرماتے ہیں حد میں فاعل اور مفعول برابر ہیں (یہاں کئی نازک مسائل ہیں جنہیں صرف نظر کیا جاتا ہے ان کی تفصیل اصل میں دیکھئے (تابش قصوری)

روضہ میں ہے کہ خوبصورت بے ریش لڑکے کو فرائض کے سیکھنے کے لئے سفر سے باز رکھیں اس کی طرف بنظر شہوت دیکھنا اور چھونا حرام ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسے تو بنظر شہوت چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' بعض علماء شافعیہ کے نزدیک بھی یہی فتوی ہے بعض نے تو ایسے بچے کی قرات سننے سے بھی روکا ہے'

شرح مہذب میں ہے کہ جب خوبصورت لڑکے کو دیکھنا حرام ہے پھر اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ساتھ تنہائی میں رہنا تو بدرجہ اولی نا جائز ہو گا کیونکہ علیحدگی میں فحش و فساد کا زیادہ خطرہ ہے'

حضرت امام قزوینی کی کتاب مفید العلوم میں ہے کہ دو جانور لوطی ہیں ایک گدھا' دوسرا خنزیر گویا کہ جو اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں وہ گدھے اور خنزیر ہیں بل ھم اضل بلکہ ان سے بھی گئے گزرے کیونکہ جانور تو مکلف نہیں جبکہ انسان خصوصاً مکلف ہیں'

حضرت امام ولی اللہ تقی الدین الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تنبیہہ السالک میں بعض علماء سے روایت بیان کی ہے کہ قوم لوط نے لواطت کا فعل گدھے اور خنزیر سے سیکھا'

حکایت :- غیرت مند کی مکارہ بیوی!

ایک نیک صالح آدمی نہایت خوبصورت بیوی رکھتا تھا سفر میں جانے لگا تو اس کے ہاں ایک درہ نامی جانور رہا جو آدمیوں کی طرح باتیں کر لیتا آدمی نے جانور سے کہا تم میری بیوی کی حرکات و سکنات اور معمولات کو بغور دیکھنا اور پھر مجھے واپسی پر بتا دینا'

وہ نیک مرد سفر پر روانہ ہوا بعدہ عورت کے کسی دوسرے شخص سے مراسم تھے اسے گھر پر بلا لیا کرتی'

جب وہ نیک آدمی واپس آیا تو اس پرندے نے تمام ماجرا کہ سنایا غیرت مند آدمی نے عورت کو خوب مارا' عورت سمجھ گئی کہ یہ سب اس پرندے کی کارستانی ہے اب اپنی صفائی کے لئے اس نے ایک چال چلی وہ یوں کہ اپنی لونڈی کو حکم دیا تو مکان کی چھت پر چکی پیسے اور درہ نامی پرندے کو پنجرے میں بند کر کے اوپر بوری ڈال دے تھوڑا سا پانی بھی چھڑک دینا اور آئینہ لے کر چراغ کے سامنے چمکاتی رہے اس نے ایسے ہی کیا اور آئینے کا عکس دیوار اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پنجرے پر پڑتا رہا پرندے نے گمان کیا بارش ہوئی ہے اور چکی کو بجلی کی کڑک اور آئینہ کی شعاع کو بجلی کی چمک خیال کیا۔ جب دن نکلا تو وہ اپنے مالک سے کہنے لگا آج رات تو بڑی بارش ہوئی بجلی اور گرج چمک کا کیا کہنا وہ بولا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ گرمی کے باعث ہمارا تو برا حال رہا'

عورت یہ باتیں سنکر خاوند سے کہنے لگی دیکھو یہ درہ نامی پرندہ جھوٹ بول رہا ہے اسی طرح مجھ پر بھی اس نے افتراء باندھا' خاوند نے جب یہ کیفیت دیکھی تو وہ عورت پر راضی ہو گیا اور دونوں خوشی خوشی رہنے لگے۔ مالک نے جانور کو لعن طعن کی اور کہا تو کیسا جھوٹ بولتا رہا ہے جانور یہ طعنہ برداشت نہ کر سکا اور چونچوں سے اپنے آپ کو لہو لہان کرڈالا بعدہ مالک نے اسے فروخت کر دیا۔

حکایت :۔ پانچ شیطانی گدھے :۔

حضرت امام علائی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان لعین کو پانچ گدھے لے جاتے دیکھا' اور فرمایا کہاں لئے جا رہا ہے کہنے لگا فروخت کے لئے' آپ نے فرمایا یہ گدھے کیسے ہیں کہنے لگا ان کا نام جور' کبر' حسد' خیانت اور مکر ہے۔ اب ان میں سے جور یعنی ظلم کو تو بادشاہوں کے ہاں فروخت کروں گا' کبر یعنی تکبر اور غرور کو دیہات کے بڑے بڑے چودھریوں' جاگیرداروں میں' حسد کو قاریوں میں خیانت کو تاجروں میں اور مکر کو عورتوں کے ہاتھوں فروخت کروں گا۔

حضرت امام نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقر کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ دنیا پانچ چیزوں سے آراستہ باغ ہے علماء کے علم' امراء کے عدل' عابدین کی عبادت' تاجروں کی امانت، اور مخلوق کی آپس میں خیر خواہی سے مگر یہ بات ابلیس کو نہ بھائی تو اس نے ان کے سامنے پانچ پردے ڈال دیئے یعنی حسد کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علم پر، ظلم کو عدل پر، ریا کو عبادت پر، خیانت کو امانت پر اور دھوکہ دہی کو خیر خواہی پر ڈال دیا۔

فائدہ :۔ خیر خواہی کیا ہے؟ ابو داؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من غشا فلیس منا جو دھوکہ باز ہے وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا التاجر الصدوق الامین مع النبیین، والصدیقین والشھداء والصالحین سچا اور امین تاجر روز قیامت انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا ! ! نیز فرمایا التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ (رواہ اصبہانی) سچا تاجر عرش کے دن عرش کے سائے میں ہو گا (تفصیل باب العدل میں آ رہی ہے)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سخت ترین عذاب میں ظالم بادشاہ ہو گا (طبری) نیز فرمایا بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کے ہاں پناہ تلاش کرتا ہے (ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمانوں کا افسر ہو جب تک وہ عوام کے کام پورے نہیں کرتا اللہ اس کے مقاصد کو بھی پورا نہیں کرتا (طبری)

فائدہ :۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ کے اس قول ان کید الشیطن کان ضعیفا بیشک شیطان کی مکاری کمزور ہے اولیاء کرام کی طرف مشیر ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی مدد حاصل ہے ان پر شیطان کا مکر نہیں چل سکتا اس لئے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہتے ہیں اور دوسرے لوگ بے یارو مدد گار ہونے کے باعث اس کی گرفت میں آ جاتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں۔

مکر:۔

عیاری، حیلہ بازی سے کسی بھی شخص کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کرنے کا نام ہے اور پھر قرآن پاک میں اس قول ماجزاء من ارادبا ھلک سوء الا ان یسبجن اور عذاب الیم سے لے کر ان کید کن عظیم تک، جو حضرت زلیخا کی طرف سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بے حد محبت تھی پھر اس نے از خود کیوں قید کرنے یا تکلیف پہنچانے کا اشارہ دیا بیان کرتے ہیں کہ اس کا مقصد قیدی بنانا نہیں تھا قید کرانا تھا وہ دن یا دن کا کچھ حصہ بھی متصور کیا جا سکتا ہے نیز اس نے عذاب پر قید کو پہلے ذکر کیا، کیونکہ محب کو محبوب کی تکلیف قطعاً" گوارا نہیں ہوتی، (اور قید میں ضروری نہیں کہ سزا بھی دی جائے)

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ مردوں کا مکر عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیوں قرار دیا گیا جواباً" کہتے ہیں کہ عورتوں کے مکر سے عار نمایاں ہوتی ہے جبکہ آدمیوں کے مکر سے عار کا ظہور کم ہوتا ہے،

حکایت:۔ حجاج بن یوسف کا خلیفہ وقت کو عار دلانا !

حجاج بن یوسف نے کسی عورت سے نکاح کیا مگر عورت کو اس سے کوئی رغبت پیدا نہ ہوئی اس نے خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ حجاج سے مجھے طلاق دلوائیں اور اپنے ساتھ نکاح کر لیں نیز حجاج از خود میری پالکی میں تمہارے ہاں پہنچائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ ایک دن خلیفہ کے دستر خوان پر حجاج بھی موجود تھا اس نے ایک بوٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال کر خلیفہ کو پیش کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دی' خلیفہ نے اس انداز کو ناپسند کرتے ہوئے کیفیت معلوم کی تو حجاج نے کہا تجھے جھوٹا کھانا پسند ہے اس لئے میں نے یہ حرکت کی خلیفہ سمجھ گیا اور اس نے اسی وقت عورت کو طلاق دے دی یہ مثال مرد کی حیلہ سازی کی ہے۔

حکایت :۔ وفادار کتا:۔

حارث نامی ایک شخص اپنے رفقاء کے ساتھ سیرو تفریح کے لئے روانہ ہوا' اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے واپسی کی راہ لی حارث کا کتا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا' یہاں تک کہ وہ شخص حارث کی بیوی کے پاس پہنچا اور زنا کا مرتکب ہوا کتا ان کی قبیح حرکات برداشت نہ کر سکا اور بڑی چابکدستی سے حملہ آور ہوا اور دونوں کو ہلاک کر دیا حارث جب گھر پہنچا تو دونوں کو مردہ پایا اور پکار اٹھا

فیا عجبا للخل یھنک حرمتی
و یا عجبا للکلب کیف یصون

مجھے دوست پر تعجب ہے وہ میری عزت برباد کرتا ہے اور مجھے کتے پر حیرت ہے کہ وہ کیسے (غیرت مند بن کر) بچاتا ہے

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

بغداد شریف میں کسی شخص نے کتا پال رکھا تھا ایک دن اس کا کہیں جانا ہوا تو کتا بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا' یہاں تک کہ اس شخص کا گزر اس کے دشمنوں کے پاس ہوا' انہوں نے پکڑ لیا اور ایک مکان میں لے جا کر قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا' کتا ان کے دروازے پر پڑا رہا ان لوگوں میں سے ایک شخص باہر نکلا تو کتا اسے کاٹنے لگا' اس نے لوگوں کو مدد کے لئے پکارا بمشکل جان بچی' مگر اس واقعہ کی اطلاع خلیفہ کو بھی ہوئی تو خلیفہ نے اس شخص کو بلایا اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھا آخر کیا وجہ ہے کتا تیرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے دیکھا تو کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں یہ شخص بھی ہے کوئی تعجب کی بات نہیں یہ بھی قاتلوں میں شامل ہو' چنانچہ اپنے خادموں کو حکم فرمایا اس شخص کے ساتھ ساتھ چلو وہ سبھی جا رہے تھے کتا بھی ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ اس کنویں پر پہنچے تو کتے نے زور زور سے بھوکنا شروع کر دیا یہ ماجرا دیکھتے ہی اس شخص نے اقرار کر لیا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے' چنانچہ خلیفہ نے قصاص میں تمام کو قتل کرا ڈالا'

حکایت :۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کتا :۔

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب کشتی تیار کرنے لگے تو رات کو لوگ آ کر کشتی کو خراب کر ڈالتے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو حکم ہوا کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لیں چنانچہ آپ نے ایک حفاظتی کتا رکھ لیا رات کے وقت جب لوگ کشتی خراب کرنے آتے تو کتا چلاتا' آپ بیدار ہو جاتے اور لوگ بھاگ جاتے بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے ہی حفاظت کے کتے پالنے کا آغاز کیا'

علماء کرام فرماتے ہیں جس گھر میں کسی جانور کی تصویر یا کتا ہو وہاں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ ہے کہ تصویر تو تخلیق الٰہی سے مشابہت رکھتی ہے اور کتا نجس ہونے کے ساتھ ساتھ نجاست کھاتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے اسی بناء پر کتا شیطان کہلاتا ہے خصوصاً کالا کتا پس اس سے شکار جائز نہیں اور اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز باطل ہوگی البتہ حضرت خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حفاظتی اور شکاری کتا' اور ایسی تصویر جس کی تذلیل کی جاتی ہو جیسے فرش کالین وغیرہ پر جو پاؤں میں پڑی رہتی ہے وہ فرشتوں کے لئے مانع نہیں ! ! لیکن صحیح یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے'

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس گھر میں کتا ہو' اس میں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ بھی ہے کہ کتا شیطان کے تھوک سے بنایا گیا ہے وہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا تو شیطان لعین نے اس پر تھوک دیا تھا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال دی تھی وہی اولاد آدم کے لئے ناف کا مقام بن گیا' وہ مٹی جو فرشتوں نے پھینک دی تھی اسی سے کتے کو بنا دیا گیا' (کتاب الحقائق) اسی لئے فرشتے اور شیطان یکجا نہیں ہو سکتے' یعنی جہاں فرشتے ہوں گے وہاں شیطان نہیں ہوگا اور جہاں شیطان ہو گا وہاں فرشتے نہیں ہوں گے (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جہاں جنبی ہوگا وہاں فرشتے داخل نہیں ہوں گے' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں کتا' تصویر' یا جنبی ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے (رواہ ابوداؤد)

نیز فرمایا جس گھر میں ناچ گانے کا سامان ہوگا' اس میں فرشتے داخل نہیں ہو گے اور جو وہاں رہتے ہوئے کسی مجبوری کے باعث انہیں نکالنے پر قادر نہیں اسے یہ دعا مانگنی چاہیے الٰہی جو کچھ لوگ کرتے ہیں میں ان سے بیزار ہوں' لہٰذا تو مجھے فرشتوں کی دعا و برکت سے محروم نہ کر (رواہ ابوداؤد) نیز جس جماعت میں کوئی جنبی ہوتا ہے وہ جماعت بھی رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتی ہے !!

لطیفہ :- سب سے زیادہ صاحب عزت کون ہے؟

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا !! الٰہی مجھے آگاہ فرمائیے تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و صاحب عزت کون ہے؟ ارشاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو اوہ شخص جو میرے احکام پر ایسی تیزی سے عمل پیرا ہو جیسے چیتا اپنی خواہش تکمیل کے لئے تیزی دکھاتا ہے'

اور وہ جو میرے بندوں سے ایسے محبت رکھے جیسے بچہ لوگوں سے اور میری منع کردہ اشیاء میں سے کسی شخص کو مرتکب دیکھے تو اسے نفرت و حقارت سے دیکھے' اور اس پر اپنے غم و غصہ کا شدید اظہار کرے

فائدہ:-

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شکاری اور حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتا ہے تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں(بخاری شریف) دوسری روایت میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی ہے (قیراط ایک پیمانہ ہے اور اس دور میں مستعمل تھا)' مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ان دونوں روایت میں یوں تطبیق دی جا سکتی ہے' کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذاء رسانی کے مختلف ہونے کے باعث ہے' یعنی جو کتے زیادہ نقصان دہ ہوں گے ان کے رکھنے سے دو قیراط کمی واقع ہو گی اور جو کم ضرر رساں ہے نیز آبادی سے دور جنگل میں رہتے ہیں ان سے ایک قیراط ہی کہا تھا جب مزید تاکید فرمائی تو دو قیراط کا ارشاد فرمایا جس طرح برتن میں ایک یا زیادہ کتوں نے منہ ڈالا تو اسے کتوں کی تعداد کے مطابق نہیں دھوئیں گے بلکہ اسے پاک کرنے کے لئے صرف سات بار دھونا ہی کفایت کر دے گا'

مسئلہ

کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اس برتن کو پاک کرنے کے لئے سات بار دھوئیں البتہ ایک بار پاک مٹی سے دھونا شرط ہے بہتر ہے کہ پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے پھر چھ بار پانی سے صاف کرے ! !

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عجیبہ :-

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے' اس کا گوشت مسلمان کے لئے کھانا حرام ہے ! !

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتے کے بارے تفصیلی معلومات "اختلاف الاعلام من الاحکام میں درج کی ہیں نیز عقد الفرید میں دیکھا ہے کہ جب بھیڑیا کتیا سے جفتی کرتا ہے تو اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ سلوقی کہلاتا ہے اور سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیے سے ہے اس لئے سلوقی نر بیس برس اور مادہ بارہ سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔

حضرت امام یافعی کی نزہتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ سلوقی' یمن کے شہر سلوق کی نسبت ہے معروف ہے روض الریا حین میں کتے کی کچھ عمدہ خصلتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً صالحین کی طرح بھوکا رہتا ہے متوکلین کی طرح اس کا مکان نہیں محسین کی طرح وہ رات کو کم سوتا ہے اور جب مرتا ہے زاہدوں کی مانند' کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہوتی' سچے مریدوں اور عقیدت مندوں کی طرح اپنے مالک سے وفاداری کرتا ہے کبھی چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی سختی برتے متواضعین کی طرح تھوڑی جگہ پر گزر بسر کرلیتا ہے'

طالبین رضا کی طرح جب لوگ اسے اپنے پاس نہیں رہنے دیتے تو وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے'

اگر اسے ماریں اور پھر اسے ٹکڑا ڈالیں تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کرلیتا ہے دل میں کینہ نہیں رکھتا جب لوگوں کے سامنے کھانا آتا ہے تو یہ مساکین کی طرح دور بیٹھ جاتا ہے ! !

حکایت :- مردہ کافر' مسلمان' اور مردہ مسلمہ کافرہ !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے کہ اسحاق نامی ایک شخص کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قبر پر روتے دیکھا' سبب پوچھا تو کہنے لگا یہ میری بیوی کی قبر ہے جو میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے بے حد محبت تھی' اب مجھے اس کی قبر سے جدا ہونے کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں بحکم الٰہی اسے زندہ کر سکتا ہوں اس نے کہا ضرور فرمایئے آپ نے فرمایا :- قبر والے' اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جایئے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر سے ایک حبشی آگ کے شعلہ کی طرح تیزی سے لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ کہتا ہوا باہر نکلا'

وہ آدمی عرض گزار ہوا یہ قبر تو نہیں تھی میری عورت کی وہ قبر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اسے بحکم خدا پکارا تو وہ خاتون زندہ ہو کر باہر نکل آئی' آدمی بڑا خوش ہوا' مگر ساری رات جاگنے کے باعث اسے نیند نے آلیا' اسی اثناء میں ایک شہزادے کا ادھر سے گزر ہوا اس کی عورت پر نظر پڑی تو فریفتہ ہو گیا عورت بھی اسے دل دے بیٹھی شہزادے نے اپنے پیچھے سوار کیا اور چلتا بنا۔

جب اسحاق بیدار ہوا تو اس عورت کو نہ پایا' تلاش کرتا کرتا شہزادے کے پاس آیا تو عورت کو وہیں پایا اس نے شہزادے سے کہا یہ میری بیوی ہے عورت بولی تو جھوٹا ہے میں تو اس کی لونڈی ہوں ابھی تکرار کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ادھر سے گزر ہوا اس آدمی نے پکارا یا نبی اللہ یا روح اللہ ! ! میری مدد فرمایئے یہ وہی خاتون ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے کہنے پر زندہ کیا شہزادہ بولا' یہ تو میری لونڈی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خاتون سے فرمایا کیا تو وہی عورت نہیں جسے میں نے بحکم الٰہی زندہ کیا' اس نے کہا قسم بخدا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم نے تجھے دیا تھا واپس کر یہ کہنا تھا کہ اس پر موت مسلط ہو گئی

پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جب مرا تو کافر تھا اور پھر جب زندہ ہوا تو مومن بن کر مرا' وہ اس حبشی غلام کو دیکھے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جو چاہتا ہے ایسی عورت کو دیکھے مری تو ایماندار تھی جب اسے زندہ کیا تو پھر کافرہ ہو کر مری وہ اس عورت کو دیکھے'

لطیفہ :۔ صاحب جائیداد اور کم عمر خاتون

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو پیغام نکاح دیا' جو بد صورت پست قد اور مالدار ہے آپ نے فرمایا جاؤ اس سے نکاح کر لو کیونکہ اس کا مال زیادہ اور عمر کم ہے چنانچہ اس نے نکاح کر لیا' اور وہ اسی رات فوت ہو گئی چنانچہ میراث سے اس شخص کو بہت سا مال ہاتھ لگا'

عورت سے نکاح کی چار صورتیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار صورتوں میں کیا جاتا ہے! مال حسب و نسب' حسن و جمال اور دین' ہیں پس تم دیندار عورت سے نکاح کرو کامرانی حاصل ہوگی نیز عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تونگری نصیب ہوگی بعض فرماتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں نعمتوں سے مالامال ہوگا'

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی عورت سے محض دنیا داری اور دنیوی وجاہت کے لئے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اسکی نظریں نیچی رہیں اور عفت محفوظ یا صلہ رحمی کے تحفظ کے لئے تو اللہ تعالیٰ طرفین میں برکت ڈال دیتا ہے' (رواہ طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور طاہر و طیب جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دیندار عورتوں سے نکاح کرے (رواہ ابن ماجہ)

ہاں مال' حسب و نسب حسن و جمال اور دیندار کی ایسی چاروں اوصاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے مرصع عورت سے نکاح ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی عنایت ہو گی' بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد نر کو اپنی مادہ سے یوں گفتگو کرتے پایا' نر' مادہ سے یوں کہ رہا تھا اگر تجھ سے ذکر خدا کرنے والا بچہ پیدا نہ ہونا ہوتا تو تجھے میں پسند نہ کرتا'

اولاد نرینہ کے لئے تعویز

سورہ آل عمران' زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں تعویز بنا کر باندھیں جو اولاد کی طالب ہے تو بفضل خدا' حمل قرار پائے گا ! !

فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی

حضرت ابن عماد اور ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو مانع حمل ادویات استعمال کرنا جائز نہیں البتہ محب طبری اوائل الاحکام میں فرماتے ہیں چالس دن سے پہلے کی حرمت نہیں کیونکہ اس وقت کے نطفہ پر بچے کا حکم نہیں ہوتا' اور نہ ہی ان ایام میں اسقاط کا حکم لگتا ہے مگر بعض علماء اس کی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں نطفے کا رحم میں قرار پانے کے بعد (ادویات) سے نکالنا گرانے کے مترادف ہے جو ہر گز جائز نہیں اسے ابن ملقن اجالا میں رقم فرماتے ہیں حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عزل انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں بشرطیکہ میاں بیوی دونوں رضا مند ہوں' ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرہ (آزاد) سے عزل کی ممانعت فرمائی ہے'

حکایت :- کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟

بیان کرتے ہیں کہ شکاری کسی بادشاہ کی خدمت میں مچھلی لے کر حاضر ہوا' تو بادشاہ نے اسے چار ہزار درہم عطا کئے اس کی بیوی نے کہا تم نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسراف کیا ! ! وہ کہنے لگا اب واپس کیسے لیں ملکہ بولی اس سے پوچھو کیا یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے تو اس کے برعکس منگاؤ' چنانچہ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا! شکاری نے کہا' یہ نہ نر ہے اور نہ ہی مادہ یہ تو خشکی ہے بادشاہ مسکرایا اور چار ہزار درہم مزید عطا کر دیئے' شکاری کے ہاتھ سے ایک درہم گر پڑا تو اس نے بڑی تیزی سے اٹھالیا ملکہ نے بادشاہ سے کہا یہ بڑا بخیل ہے یہ تو کچھ حاصل کرنے کا مستحق نہیں بادشاہ نے پوچھا تو نے گرے ہوئے درہم کو تیزی سے کیوں اٹھا لیا' کہنے لگا اس وجہ سے کہ اس پر آپ کا نام نقش تھا' بادشاہ نے اس بات پر خوش ہوا اور اسے مزید چار ہزار درہم عنایت فرما دیئے اور پھر اعلان کرایا کہ کوئی شخص اپنی عورت کی رائے پر عمل پیرا نہ ہو ! !

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم عورتوں کی رائے کے برعکس عمل کیا کرو برکت ہوگی ! !

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی عورت کی خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ذلیل و خوار کرے گا ! !

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورتوں پر دھیان نہ دو' اور نہ ہی کسی اہم کام میں ان کی رائے لو' کیونکہ اگر ان پر ملکی تدابیر کو چھوڑ دیا جائے تو ملک تباہ ہو جائے گا ! ! اور وہ سربراہ کی نافرانی کریں گی' ہم نے دیکھا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا' اور خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کے لئے ان میں تقویٰ و پرہیز گاری مفقود ہو جاتی ہے انہیں لذت کی رغبت ہے اور ان میں حیرت بہت ہے اور جو عورتوں میں اصلاح پسند ہیں وہ بھی بے ہودگی سے مرصع ہیں' اور جو بدبخت ہیں وہ زنا کار ہیں ان میں یہودیوں کی تین خصلتیں پائی جاتی ہیں' خود ظلم کرتی ہیں اور پھر خود ہی فریادی بنتی ہیں قسمیں کھاتی ہیں لیکن جھوٹی ہوتی ہیں' رغبت ہوتے ہوئے بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انکاری ہوتی ہیں' بدکار اور شریر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو' نیک عورتیں بھی خطرہ سے خالی نہیں ان سے بھی پرہیز کرو۔

فائدہ :- عورتوں کی اقسام

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے عورتوں کی کئی قسمیں ہیں ان میں درج ذیل درندوں اور حیوانوں کے اوصاف پائے جاتے ہیں خنزیر' بندر' کتے' خچر' چوہے' بچھو' پرندے' لومڑی اور بکری وغیرہ کے ! ! اب ان کی تفصیل ملاحظہ ہو :-

ایسی عورت جو کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتی ہو۔ وہ جو اپنے ہمسائیوں کے سامنے فخرو غرور کا اظہار کرنے کے لئے رنگین لباس کی دلدادہ ہو۔ وہ ہے جب اس کا خاوند صاحب مال ہو تو اس کا قرب تلاش کرے اور جب نادار ہو تو اس پر حملہ آور ہو اور اس کے سامنے خوب چلائے۔ جو ہر وقت لڑائی جھگڑے پر تیار رہے۔ جو ہمسائیوں کی چغلی کھائے۔ وہ جو چیونٹی کی طرح خاموشی سے کاٹے۔ جو مٹر گشت کرتی پھرے۔ جو اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال و آبرو کی حفاظت نہ کرے۔ اور جب وہ اس کے پاس آئے تو یہ بیماری کا بہانہ بنائے۔ اور لڑائی جھگڑے کے لئے تیار ہو۔ یہ بڑی بدبخت ہے خوش خلق' نرم گفتار' صابرہ شاکرہ بڑی عزت و وقار والی ہے'

فائدہ :- سات قسم کی عورتیں جن سے نکاح نہیں کرنا چاہیے !

احیاء العلوم میں ہے کہ چھ عورتوں سے نکاح کرنا مناسب نہیں اور وہ یہ ہیں' حنانہ' منانہ' کنانہ' حداقہ' سداقہ' براقہ'۔

حنانہ :- جو شور مچائے ہائے وائے کرتی پھرے' منانہ :- جو اپنے جہیز وغیرہ کا خاوند پر احسان جتائے' حداقہ :- وہ ہے جس کی نظریں بھٹکتی پھریں' یعنی حیا دار نہ ہو' سداقہ :- جو خاوند کے سامنے بکواس کرے' براقہ :- جو زرق برق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے لباس کی مشتاق رہے اور کنانہ :- جو اپنے باپ وغیرہ کی بڑائی کا اظہار کرتی رہے وہ ایسے تھے ویسے تھے'

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہاری عورتوں میں بہترین وہ خاتون ہے جو نرم رفتار ہو بڑے آرام سے قدم رکھے آہستہ آہستہ چلے اس کے قدموں کی آہٹ تک سنائی نہ دے' جو خاوند اور خاندان کے لئے باعث فخر ہوا اور گھر کو معمولات کی اشیاء سے بھر دے یعنی فضول خرچ نہ ہو'

اور تمہاری عورتوں میں وہ اچھی عورت نہیں جو مردوں پر دلیر' نیکی سے خالی اور پیٹو ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس بطور عاریت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری امانت میں دیا اور کلمہ توحید کے باعث تم پر انہیں حلال ٹھہرایا ! ! حضرت مقداد بن محمد بکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ سلوک کرو'

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو اور سن لو کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی اور پسلیوں سے سب سے ٹیڑھی اوپر کی ہے' اور وہ ہے زبان (یعنی عورت زبان دراز ہو تو اس کی زبان درازی پر صبر کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسینہ عقیمہ کو چھوڑو اور کالی بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو' کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمہاری کثرت سے میں فخر کروں گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شرعی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے کسی عورت کا اچھے آدمی سے نکاح کرائے تو اسے اس نیک عمل کے بدلے جنت میں ایک ہزار حوریں ملیں گی اور ہر ایک دودھیا رنگت کے جنتی محل میں قیام پذیر ہوں گی اور اسے اس سلسلہ میں ایک ایک قدم پر ایک ایک بات ہر حرف کے بدلے ایک سال کی عبادت' سال بھر کے روزے اور شب بیداری کا ثواب عطا ہوگا:۔

حکایت:۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خواتین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ عورتوں کو چھوڑ کر آدمیوں کا ذکر فرماتا ہے کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان المسلمین والمسلمات(الایۃ) اور صلاح الارواح میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ نمازی اور روزہ دار عورتیں حور عین سے ایسے مرتبہ رکھتی ہیں جیسے ریشم کو ٹاٹ پر فضیلت حاصل ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں چالیس حالیس ابدال مقرر فرما رکھے ہیں جب کوئی ان میں سے وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ اور بنا دیا جاتا ہے

حدیث شریف ملاحظہ ہو:۔ ان اللّٰہ اتخذ اربعین بدلا من الرجال ومن النساء کذلک کلما مات واحد قام مقامہ آخر' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہیں میں نے الفردوس میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم الابدال اربعون رجلا واربعون امراۃ کلمّا مات رجل ابدل اللّٰہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکانہ رجل و کلما ماتت امراۃ ابدل اللّٰہ مکانھا امراۃ" اللہ تعالیٰ نے چالیس ابدل آدمیوں سے اور چالیس ابدال عورتوں سے بنائے ہیں اگر کوئی ابدال آدمیوں سے فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام کوئی مرد ابدال بنا دیا جاتا ہے اور جب عورتوں سے کوئی ابدال فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام عورتوں سے ابدال بنا دیا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار کے لئے سب سے فائدہ مند تقویٰ و پرہیز گاری کے بعد نیک اور صالحہ بیوی ہے کلمات حدیث ملاحظہ ہوں' ما استفاد المومن بعد تقوی اللّٰہ تعالٰی خیر الہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا اطاعتہ وان نظر الیھا سرتہ جب اسے حکم دے اس کی اطاعت کرے اور جب اسے دیکھے تو سرور آئے'

وان اقسم علیھا ابرتہ وان غاب عنھا حفظتہ فی مالہ و نفسہ اور جب اس پر قسم ڈالے تو پوری کرے اور جب باہر جائے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور آبرو کی حفاظت کرے'

الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فحقکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذن فی بیوتکم عن تکرھون' الا وحقھن علیکم ان تحسنوا اِلَیھِن فی کسوتھن وطعامھن:- آگاہ ہو جائیے بیشک جیسے تمہیں عورتوں پر حق حاصل ہے ایسے ہی عورتوں کو تم پر حق حاصل ہے تمہارے حقوق میں سے یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم برداشت نہیں کر سکتے اور جس کا گھر آنا تمہیں ناگوار ہو اسے گھر نہ آنے دیں اور ان کے حقوق میں سے یہ ہے کہ تم طعام و لباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آؤ'

مسئلہ:-

قیدی عورت کا نان و نفقہ واجب نہیں اگرچہ ظلماً ہی کیوں نہ قید ہوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو اسی طرح جو عورت دوران عدت وفات پا جائے اگرچہ حاملہ ہو اس کا بھی نان و نفقہ دینا واجب نہیں اور جس حاملہ کو طلاق بائن دی جا چکی ہوں اس کا نان و نفقہ واجب نہیں نفقہ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ یومیہ دے اگر کسی روز زیادہ دے دیا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائے گا' پھر اگر وہ مر جائے یا طلاق خلع لے لے یا تین طلاقیں دے دی جائیں تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن روزہ کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا

فائدہ: خاوند کی خدمت کا صلہ:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب اپنے خاوند کا لباس صاف کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو ہزار نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ جن اشاء پر سورج طلوع کرتا ہے سبھی اس خاتون کے لئے دعا مغفرت کرتی ہیں نیز اس کے دو ہزار درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں چرخے کی آواز تکبیر کہنے کے برابر ہے اور اللہ رب العالمین کی رضاو خوشنودی کے لئے تکبیر کہنا زمین و آسمان کے وزن سے بھی گراں ہے جو عورت اپنے ہاتھ سے تیار شدہ سوت سے خاوند کے لئے لباس تیار کر کے پہناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر دھاگے کے عوض لاکھ لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے'

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہے اور خواتین کا جہاد چرخہ کاتنا ہے'

حضرت ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو عورت اپنی نماز میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خاوند کے لئے دعا نہیں مانگتی وہ قبولیت کے شرف کو نہیں پا سکتی'
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میزان میں سب سے پہلے وہ نان و نفقہ رکھا جائے گا جو خاوند اپنی بیوی کو دیتا رہا نیز فرمایا جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے سودا سلف خرید کر از خود گھر لاتا ہے اس کے ستر سالہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار سے کوئی چیز لی اور از خود اٹھا کر گھر لا رہے تھے کہ سرراہ کسی صحابی نے آپ سے لینا چاہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھا کر چلنے کا زیادہ مستحق ہے

مسئلہ :-

امیر آدمی جب بخل اختیار کرتے ہوئے بازار سے خود وزن اٹھا کر گھر لائے حالانکہ اسے مزدور میسر تھا تو اس کی شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ اس نے غریب مزدور کی حق تلفی کی اور بخیلی کا مظاہرہ کیا' ہاں اگر اس نے عاجزی و انکساری کو ملحوظ رکھتے ہوئے صالحین کے طریقہ کی پیروی کی تو عدالت و شہادت ساقط نہیں ہو گی'

فائدہ :-

جو شخص بازار سے سودا سلف خرید کر عورتوں کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہو گی وہ عذاب کا کبھی مستحق نہیں ہو گا۔
حدیث شریف میں ہے اپنی عورت کو خوش رکھنا ایسے ہے جیسے خوف خدا سے رونا اور جو خوف خدا سے روئے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے'
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عورت کو خوشحال رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے حزن و ملال میں مبتلاء نہیں کرے گا بلکہ وہ اس دن خوش و خرم ہوگا۔

فائدہ:۔ لڑکیاں باعث رحمت ہیں:۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اس پر روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے رہتے ہیں نیز ان کے والدین کے حق میں ہر ایک شب و روز کے بدلے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

حکایت:۔

حضرت ابو جعفر فرغانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک صوفی دوست کے یہاں دینور میں تھا ان کے پاس کچھ کردی لوگ آئے تاکہ وہ سامان خریدنے میں ان کے ساتھ بازار چلیں پھر وہ کردی ان سے کہنے لگے اگر آپ کو معلوم ہو تاکہ سامان کس کے لئے خرید رہے ہیں تو آپ بڑی جلدی کرتے انہوں نے کہا بتایئے معاملہ کیا ہے کردیوں نے مفصل واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا:۔

یہ ہماری قوم کا سردار ہے اس کی بیوی سے متعدد لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جب وہ پھر حاملہ ہوئی تو اس نے کہا اگر اب لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دے دوں گا' سردی کا موسم تھا ہم مراغہ کی طرف جا رہے تھے راستے میں اس عورت کو دروزہ شروع ہوا وہ راستہ سے الگ ہو کر پانی کے قریب جا بیٹھی لوگوں نے سمجھا وضو کے لئے گئی ہے وہی اسے لڑکی پیدا ہوئی وہ لڑکی کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک غار میں چھوڑ آئی اور پھر شوہر سے کہنے لگی اس مرتبہ میرے شکم میں حمل نہیں بلکہ یونہی ہوا کی وجہ سے شکم ابھرا ہوا تھا اور اب افاقہ ہے'

پھر ہم وہاں سے چلے آئے اور مسلسل چھ ماہ گزار کر پھر اسی جگہ پہنچے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عورت پانی کا برتن ہاتھ میں لئے پہاڑ کی اسی غار کی جانب چلی گئی جہاں اس نے اپنی بچی چھوڑی تھی' اس نے بڑا عجیب منظر دیکھا کہ ایک ہرنی اس بچی کو اپنا دودھ پلا رہی ہے عورت کی آہٹ پا کر ہرنی الگ ہو گئی اور بچی رونے لگی جب اس کی ماں تھوڑی دیر بعد اس بچی سے الگ ہوئی تو بچی نے پھر رونا شروع کر دیا ماں تھوڑی سی دوری پر جا کھڑی ہوئی اور ہرنی نے آکر دودھ پلانا شروع کردیا تو بچی رونے سے بند ہو گئی عورت لوٹ کر قافلے میں آئی اور تمام ماجرا کہہ سنایا' سبھی لوگ غار کی طرف لپکے اور بچشم خود وہی کچھ دیکھا جیسے عورت نے اطلاع دی تھی پھر ہم لوگوں نے بچی کو اٹھایا تووہ زارو قطار رونے لگی اور ہرنی دور کھڑی رہی تاہم رفتہ رفتہ بچی آدمیوں سے مانوس ہو گئی

اب وہ بالغہ ہے' اس کے باپ نے ایک نیک آدمی سے رشتہ طے کیا ہے ہم لوگ اس کے لئے سامان جہیز و نکاح خریدنے آئے ہیں (روض الریاحین الامام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ :-

کوئی آدمی اپنی زوجہ سے کہے اگر تیرے ہاں لڑکاہوا تو تجھے ایک طلاق اور لڑکی ہوئی تو تین طلاقیں پھر اسے لڑکا اور لڑکی دونوں اکھٹے پیدا ہوئے تو کوئی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی اس کی نظیر کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی مریض آدمی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھے لڑکی ہوئی تو سو روپے کی وصیت کرتا ہوں اور اگر لڑکا ہوا تو دو سو کی پھر بیک وقت دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہو گی

موعظت' دو عورتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل اختیار نہیں کرتا تو قیامت میں وہ اس طرح

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آئے گا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہو گا!!

جس کے پاس دو یا چار بیویاں ہوں وہ ان کی مخصوص خدمت کے لئے باری مقرر کرے جب ایک کے پاس رات گزارے تو اسی شب دوسری کے پاس نہ جائے البتہ دن کے وقت کھانے پینے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے میں مضائقہ نہیں،

مسلم شریف میں ہے عدل و انصاف کو بروے عمل لانے والے قیامت کے دن میزان پر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت ہمیشہ دائیں ہی ہے

عقل مند عورت نے بادشاہ کو زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا

کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا، اسے پیاس محسوس ہوئی قریبی گاؤں میں گیا اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر جا پڑی اور اپنے پاس بلا لیا، اس نے برائی کا ارادہ کیا تو جلدی سے عورت نے ایک کتاب پیش کر دی جس میں زنا کی سزا درج تھی یہ دیکھتے ہی بادشاہ نے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے تمام قصہ کہہ سنایا، خاوند نے ڈر کے مارے عورت کو اس کے والدین کے پاس بھیج دیا مبادا کہ باشادہ کو اس سے کوئی غرض ہو وہ لوگ اس بادشاہ کے دربار میں فریادی بن کر گئے فلاں شخص نے ہم سے کرایہ پر زمین لی تھی مگر نہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی چھوڑتا ہے بادشاہ نے اسے طلب کیااور دریافت کیاکس چیز نے تجھے اپنی زمین میں کاشت سے روک رکھا ہے، اس نے جوابا" کہا میں نے سنا ہے اس میں شیر گھس آیا ہے اور مجھے ادھر جانے سے ڈر لگتا ہے۔

بادشاہ بات کی تہ تک پہنچ گیا اور اس نے کہا تیری زمین عمدہ اور بہت اچھی ہے جاؤ کاشت کرو، اللہ تعالیٰ اس سے برکت عطا فرمائے گا اور اب شیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس طرف نہیں جائے گا'

حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' بدکار عورت ایک ہزار بدکار آدمیوں کے برابر ہے اور نیک بخت خاتون کے نامہ اعمال میں ایک سو صادقین کے اعمال کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے'

حکایت :- ایثار اور پردہ پوشی

بغداد شریف میں کسی شخص نے اپنی چچا زاد لڑکی سے اس عہد پر نکاح کیا کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے اور نکاح نہیں کرے گا' وقت گزرتا رہا ایک دن اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا آدمی نے جو چچا زاد لڑکی سے عہد کیا تھا اس سے آگاہ کیا تاہم وہ آتی رہی یہاں تک کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر رضامند ہوئی چنانچہ اس عہد پر نکاح ہو گیا اور وہ شخص ہفتے میں ایک دن اس کے پاس جاتا رہا پہلی بیوی کو محسوس ہوا تو اس نے اپنی لونڈی کو کھوج لگانے کے لئے کہا لونڈی نے پتہ چلا لیا اور آکر تمام واقعہ بیان کیا'

اس نیک بخت خاتون نے لونڈی کو تاکید کی کہ کسی اور کو یہ نہ بتائے وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو گیا پھر اس خاتون نے پانچ سو اشرفیاں اپنی لونڈی کے ہاتھوں اس عورت کے پاس یہ کہہ کر بھیج دیں کہ یہ فلاں شخص کی وراثت سے ہیں وہ آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑ کر فوت ہوا تھا سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں ایک ہزار میں ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی اس کے ہاں پہنچی اور اشرفیاں پیش کیں'

تو اس ایثار و قربانی کو دیکھتی ہوئی حیران رہ گئی اور اشرفیاں واپس کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔

فائدہ :- بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ بغداد شریف کے مقابلہ میں دنیا ایک جنگل ہے اور اس جنگل میں شہر تو بغداد شریف ہی ہے نیز آپ نے اپنے بعض رفقاء سے دریافت کیا کیا تم نے بغداد شریف دیکھا ہے وہ کہنے لگے نہیں تو آپ نے فرمایا پھر تو تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد شریف میں سکونت اختیار کی تولوگوں کو فرمایا اس کی سکونت اختیار کرنے میں میری پیروی نہ کرو'

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایابغداد ظالموں کا مسکن رہا ہے حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں بغ' باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام تھا ایک شخص نے کہا کہ بغ فارس میں ایک بت نام تھا اور داد کا معنی دیا' یعنی بت کودیا'

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بغداد شریف کے ساتھ مجھے دلی محبت ہے کیونکہ یہاں سادات کرام کے مزارات ہیں خصوصاً حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامزار پر انوار ہے بغداد شریف دارالسلام کے نام سے بھی معروف ہے یہاں سے ستر ہزار فقہاء کرام نے فتاویٰ جاری کئے'

حضرت مولف علیہ الرحمتہ کے تتبع میں راقم السطور محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ھذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف عالم اسلام کا مرکز ہے یہاں پر علوم و فنون کے دریا بہ رہے ہیں اس سرزمین کو صحابہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تابعین نے اس کی عظمت بڑھائی' سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے تلامذہ نے اس کے عملی حسن کو دو بالا کیا بڑے بڑے اولیاء کرام' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء عرفاء' علماء' بغداد شریف کی مقدس زمین میں مدفون ہیں اکابر اسلام کے مزارات سے یہ شہر انوار و تجلیات اور فیضان روحانی کا ناپیدا کنار سمندر ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسی سرزمین میں پیدا ہوئے جبکہ اس وقت اس شہر کا نام ار تھا تفصیل کے لئے دیکھئے مترجم غفرلہ کی کتاب "انوار امام اعظم" ناشر رضا اکیڈمی لاہور

حضرت مولف علیہ الرحمتہ نے اپنی عقیدت و محبت کا جن والہانہ انداز میں اظہار فرمایا ہے راقم السطور بھی ایسی ہی کیفیت سے سرشار ہے جس کا اظہار غائبانہ طور پر زمانہ طالبعلمی سے کرتا آ رہا ہے' چنانچہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت لکھی تو یوں عرض گزار ہوا

در پر مجھے بلانا یا شاہ غوث اعظم'
جلوہ مجھے دکھانا یا شاہ غوث اعظم'
روح حسن کا صدقہ بہر شہید اعظم'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
تابش کی ہے یہ منشا دیکھے تمہارا روضہ'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

حکایت :- حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شرح مہذب میں دیکھا حضرت عبداللہ رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک کنیز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی زوجہ محترمہ نے برداشت نہ کیا اور آپ پر چھری سے حملہ آور ہوئی تو آپ نے فرمایا ٹھہرو' میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اس نے کہا قرآن سنایئے آپ نے فرمایا کیا حالت جنب میں قرآن کریم پڑھنا اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا' وہ بولیں کیوں نہیں!!

تحفۃ العروس میں ہے کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت کی بجائے یہ اشعار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑھے،

وفینا رسول اللّٰہ یتلوا کتابہ
اذا اشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الھدی بعد العمی فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی فی جنبہ عن فراشہ
اذا القیت بالمشرکین مضاجع

اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کتاب پڑھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری گمراہی سے ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمارا اس پر پختہ ایمان ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا ہم تو رات بھر اپنے پہلو بستر پر نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنے بستروں پر مست پڑے رہتے ہیں

مسئلہ :۔

حضرت امام مالک اور دیگر فقہاء مدینہ کا فتویٰ ہے کہ اگر بیوی غیرت میں اپنے خاوند پر الزام لگائے تو اس پر حد نافذ نہیں ہو گی۔

حکایت :۔ حضرت ذوالنون مصری رونے لگے؟

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک جنگ میں جانا ہوا وہاں ایک عورت کو دیکھا تو میں نے اسے سلام کہا وہ کہنے لگی کہاں سے آئے ہو میں نے کہا ایک ایسے حکیم کے پاس سے آیا ہوں جس کی مثال ممکن نہیں اس پر وہ چلائی اور کہنے لگی تجھ پر بڑا افسوس ہے جب وہ انیس الغرباء ہے تو پھر اس سے تو جدا کیسے ہوا اس کے رونے کے باعث میرے بھی آنسو چھلک پڑے وہ کہنے لگی تم کیوں رو رہے ہو میں نے کہا زخم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر مرہم لگ چکی ہے اس لئے جلد صحت یابی حاصل ہوگی وہ کہنے لگی اگر تم سچے ہو تو پھر کیوں رو رہے ہو میں نے کہا کیا سچے رویا نہیں کرتے؟ وہ بولی! نہیں میں نے کہا کیوں اس نے کہا رونا بھی سکون قلب کا باعث ہے اس لئے اہل محبت کے نزدیک نقص ہے'

میں نے جب اس کی ایسی باتیں سنیں تو عرض کیا مجھے کچھ مزید نصیحت کریں اس نے کہا اپنے مالک کی خدمت میں مصروف رہیے کیونکہ اس نے ایک عطا کا دن مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ اپنے دوستوں کے لئے جلوہ نمائی فرمائے گا اور دنیا میں اس نے انہیں ایسا جام پلا دیا ہے کہ پھر بھی تنگی محسوس نہیں ہوئی اور فرط محبت میں پکار اٹھی

اذا کان داء العبد حب ملیکه

فمن دونه یرجو طبیبا مداویا

جب غلام کو اپنے آقا کی محبت کا مرض لاحق ہو جائے تو پھر اس کے لئے اس کے مرض کا وہی طبیب ہے!! کسی اور سے اسے کیا امید کہ جو اس کی بیماری کا مداوا کر سکے

حکایت :- ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں پہنچ پائے

حضرت شیخ عبداللہ اسکونوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اس خواہش کے ساتھ جنگل کی طرف گیا کہ شاید مجھے وہاں کوئی مرد یا عورت نظر آئے پھر مجھے ایک کنیز نظر آئی میں نے دل ہی دل میں کہا کیا ہی اچھا ہوتا کسی مرد سے ملاقات ہوتی تو وہ بولی!! عبداللہ!! تم مردوں کی ملاقات کے طالب تو ہو مگر ابھی تک تو تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہنچ پائے' میں نے کہا تمہارا تو دعوی بہت بڑا ہے وہ کہنے لگی دعوی بلا دلیل باطل ہوتا ہے میں نے کہا پھر دلیل لاؤ تو کہنے لگی!! وہ میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے ایسی ہی ہوں جیسے وہ مجھے چاہتا ہے'

پھر وہ کہنے لگی اس وقت تمہاری کیا خواہش ہے میں نے کہا روسٹ کی ہوئی مچھلی!! وہ بولی یہ چاہت تو تیرے کمزور یقین اور شوق کی کمی پر دلالت کرتی ہے تو نے باز کو کیوں طلب نہ کیا' تاکہ تو میری طرح محو پرواز ہوتا یہ کہا اور خلا میں پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا تجھے حق کی قسم جس نے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے میرے لئے دعا کر کے احسان فرمایئے' وہ کہنے لگی جاؤ تم تو سوا مردوں کے کسی اور کی چاہت ہی نہیں رکھتے تھے!!

حکایت :- زاہد اور عارف میں فرق؟

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ بھول گیا اسی اثنا میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا اے بیچاری کیا تو گم کردہ راہ ہے؟ وہ کہنے لگی جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہ بیچارہ کیسے ہو سکتا ہے اور جو اس کی محبت میں مبتلاء ہو وہ کیسے گمراہ ہو گا!!

پھر اس نے از خود کہا میری لاٹھی کا سرا پکڑو اور چلے آؤ ابھی تھوڑی سی دور چلے ہوں گے کہ بیت المقدس آ گیا میں نے حیرانگی کے عالم میں کہا یہ کیا ماجرا' وہ کہنے لگی تمہاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد تو چلتے ہیں مگر عارف پرواز کرتے ہیں پھر بھلا چلنے والے پرواز کرنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں یہ کہا اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی

(فردوس العارفین)

حکایت :- الٰہی! مجھے غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز کر دے!

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیت اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شریف کا طواف کر رہا تھا کہ ایک عورت کو یوں دعا مانگتے ہوئے پایا الٰہی میں نہایت دشوار گزار سفر کرکے تیرے احسان و کرم کی امیدوار بن کر یہاں حاضر ہوئی ہوں پس اپنے عظیم احسانات میں سے کچھ مجھ ناتواں پر بھی احسان فرما تا کہ غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز ہوں اے وہ ذات کریم تیری احسان مندی مشہور ہے'

میں نے حضرت ایوب بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع دی پھر ہم دونوں اس کی قیام گاہ پر گئے اسے سلام کیا پھر حضرت ایوب بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں معاون و مدد گار ثابت ہوتا'

وہ کہنے لگی بات تو درست ہے مگر وہ مالک بن دینار یا ایوب بجستانی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں!! میں نے کہا میں مالک بن دینار ہوں اور یہ ایوب بجستانی ہیں۔ وہ پکاری چلو یہاں سے میں تو سمجھتی تھی کہ تم ذکر خدا میں اتنے محو ہو چکے ہو کہ تجھے عورتوں کی گفت و شنید سے کوئی سروکار نہیں ہو گا یہ کہا اور پھر وہ نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔

حکایت :- اور وہ غش کھا کر گر پڑی

ایک زاہد کا بیان ہے کہ اس نے زہرہ نامی عورت سے نکاح کیا ایک روز وہ دریافت کرنے لگی کیا جنت میں عورتیں زیورات سے آراستہ ہوں گی میں نے کہا ضرور ہوں گی یہ سنتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑی' جب ہوش میں آئی تو میں نے دریافت کیا یہ کیا معاملہ تھا' اس نے اپنی سابقہ زندگی میں نازو نعم اور آرائش کا ذکر کیا پھر کہا ایسا نہ ہو کہ مجھے آخرت کی بجائے دنیا میں ہی وہ حصہ عطا کر دیا گیا ہو

پھر اس پر غنودگی طاری ہو گئی تو اس نے خواب میں خوبصورت خیمے استادہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیکھے اس نے دریافت کیا یہ خیمے کن لوگوں کے لئے ہیں جواب ملا تہجد گزاروں کے لئے بعدہ وہ رات کو کم ہی سوتی اور عموما یہ شعر پڑھا کرتی

اما الخیام فانها کخب مهم
واری نساء الحی غیر نسائها

بہر حال یہ خیمے انہیں خیموں کی طرح ہیں، لیکن خاندان کی عورتیں دکھائی نہیں دیتیں

حکایت :- عورت نے خاوند کو غسل دیا

بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد نے ایک عابدہ خاتون سے نکاح کیا، وقت گزرتا گیا اور پھر وہ بیمار ہو گیا احباء رفقاء تیمارداری کے لئے آتے رہے اور دروازہ پر انتظار کرتے کرتے بیٹھ گئے، اسی اثناء میں وہ فوت ہو گیا اس خاتون نے جلدی سے غسل دیا، کفن پہنایا اور خود دروازہ کھول کر پردے کی اوٹ میں چلی گئی احباب اٹھا کر قبرستان دفن کے لئے لے گئے، اور اس خاتون نے نہایت صبرو استقامت کا ۔۔ کرتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر مصروف عبادت ہو گئی،

حلفت یمینا لا الفت بغیر کم
وان فوادی لا یحب سوا کم
سقانی الهوای کا سا من الحب مترغا
فیا لیته لما سقانی سقا کم
ویالیت ذاک الحب یقسم بیننا
و داعی الهوی لما دعانی دعا کم
فنحیا جمیعًا تحت ظل و دادکم
وتعطی ایمنی منکم و تعطوا مناکم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وانی لاتی ارضکم لا لحاجۃ

لعی اراکم اواری من یراکم

میں نے قسم کھائی کہ تمہارے بغیر کسی سے محبت نہیں کروں گا

اور پھر میرا دل تیری ذات کے سوا کسی اور کی محبت میں کیوں مبتلاء ہو مجھے

عشق نے محبت کے بھرپور پیالے پلا دیئے ہیں

اے کاش جب مجھے اس نے جام محبت سے سیراب کیا تجھے بھی کر دیتا کیا ہی

اچھا ہوتا کہ یہ محبت طرفین میں تقسیم ہوتی

عشق کے بلانے والے نے جب مجھے بلایا تھا تو تجھے بھی ساتھ ہی بلا لیتا پھر ہم

سبھی تمہارے سایہ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے اور

تمہاری تمنائیں ہم سے پوری ہوتی اور میں تمہاری بستی میں سے کبھی کسی

حاجت کے لئے نہیں گزروں گا البتہ اس امید پر کہ دیکھوں اور اپنی آنکھیں

ٹھنڈی کر سکوں جو تمہاری کی لذت سے بہرہ مند ہو چکا ہے گویا کہ

جناں اکھیاں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیاں تک لیاں

تو ملیوں تے سجن ملیا ہن آساں لگ پیاں

حکایت :- تو کب تک سوتا رہے گا؟

حضرت رابعہ عدویہ بصری رضی اللہ عنہا کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں طلوع فجر کے قریب مصلیٰ پر بیٹھی بیٹھی اونگھ سی لے لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے نفس تو کب تک سوتا رہے گا! جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا!

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے

حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سو رہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر چلتا بنا مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ دکھائی نہ دیا وہ اسی شش و پنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محب سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے انسان بن کر کپڑے رکھ دو اور یہاں سے چلے جاؤ'

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصال تو کسی صالحہ نے خواب میں دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشش و کرم سے نوازا اور جس جبہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اسے عرش کا پرچم بنا دیا گیا ہے اور فرشتے اس سے برکت حاصل کرتے ہیں

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قدس شریف میں 135 ہجری کو وصال ہوا وہی ان مزار انور ہے

حکایت :- ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے بے خبر کر دیا

طبریہ میں زینب نامی ایک عابدہ خاتون رہتی تھیں ایک رات اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو وہ سو گئی پھر اسے کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی صلوتک نور والعبادۃ نور فقومی فصلی والعباد رقود تمہاری نماز نور ہے اور عبادت از خود نور ہے پس جاگو اور نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہیں'

اس کا کہیں جانا ہوا تو کسی طرح اس کی انگلی کٹ گئی بہت سے مرد اور عورتیں عیادت کے لئے آئیں تو ان کے پوچھنے پر آپ بولیں ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے مجھے بے خبر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی رضا و خوشنودی عطا فرمائے اٹھو ہم اس کے کام میں مصروف ہو جائیں جس کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی راہ سے جانا ہے'

حکایت :۔ جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا کیا عالم ہو گا؟

لوامع انوار القلوب میں میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے کنیز خرید کی اور جب وہ گھر لایا تو کہنے لگی اے میرے آقا کیا آپ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اس نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں وہ بولی پھر سنایئے میں نے کہا بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اس پر وہ کہنے لگی اے میرے آقا جب اس کے کلام کی شنید میں یہ لذت ہے تو اس کے دیدار کا کیا عالم ہو گا "

جب رات سر پر آئی تو میں نے اپنا بستر بنایا اور سونے لگا تو وہ پکار اٹھی اے میرے آقا کیا آپ کو اپنے مالک و مولیٰ سے جو کبھی نہیں سوتا تجھے شرم نہیں آتی' یہ کہا اور نوافل ادا کرنے لگی جب سجدے میں گئی تو میں نے سنا! وہ یوں کہ رہی تھی الٰہی تجھے جو میرے ساتھ محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے عذاب سے محفوظ رکھ مجھ سے نہ رہا گیا اور اسے کہا یوں کہو الٰہی! جو تجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے بچا! وہ کہنے لگی ہمارے ساتھ اس کی محبت تو ہماری محبت سے بہت زیادہ ہے جو ہمیں اس سے ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی محبت کا اظہار لوگوں کی محبت سے پہلے فرمایا یحبھم و یحبونہ وہ ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں'

حضرت بایزید بسطامی اللہ تعالیٰ سے اس محبت کی بابت دریافت کیا جو بندے کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندے سے ہے کہا ان دونوں میں عجیب کونسی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کی محبت سے اس لئے عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو اس کی قطعاً" حاجت نہیں مگر بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت اس لئے عجیب ہے کہ وہ بن دیکھے محبت کرتا ہے۔

حکایت :۔ مستجاب الدعوات' عورت !

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رملہ میں آمنہ نامی ایک نہایت عابدہ صالحہ خاتون رہتی تھیں اسے معلوم ہوا کہ حضرت حافی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں تو وہ آپ کی عیادت کے لئے ان کے پاس بغداد شریف حاضرہوئی اس وقت آپ کے ہاں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے' انہوں نے آپ سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ آمنہ رملیہ ہماری عیادت کے لئے آئی ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسے کہے ہمارے لئے دعا کرے وہ یوں دعا کرنے لگی الٰہی! حضرت حافی اور احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوزخ سے تیری پناہ کے طالب ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی شب میں نے خواب میں کاغذ پر یہ لکھا ہوا دیکھا' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یہ تو ہم نے کر دیا لیکن ہماری عطا اس سے بھی زیادہ ہے!!

حکایت:- ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے

حضرت عبداللہ واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں ایک مریم نامی خاتون کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے سرفراز فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بے راہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' پس میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ بھول چکی ہے تاہم میں نے پوچھا!!

اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا وہ کہنے لگی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلًا من المسجدالحرام الی المسجد الاقصیٰ میں سمجھ گیا یہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے پوچھا تو کیوں آئی ہے للّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلًا میں نے کہا تمہارا خاوند کہاں ہے کہنے لگی ولا تقف مالیس لک بہ علم جس کا تمہیں علم نہیں اس کی جستجو نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرو میں نے کہا کیا اونٹ پر سوار ہونا پسند کرو گی وہ بولی' وما تفعلوا من خیر یعلمه اللّٰه اور بھلائی کا کوئی ایسا کام نہیں جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے جب اس نے سوار ہونے کا قصد کیا تو کہنے لگی قل للمومنین یغضوا من ابصارهم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! ایماندار کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں یہ سنتے ہی میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جب سوار ہو چکی تو میں نے اس کا نام پوچھا وہ کہنے لگی واذکر فی الکتاب مریم کتاب سے حضرت مریم کا ذکر کریں پھر میں نے اس کی اولاد کے بارے سوال کیا تو بولی! ووصّٰی بها ابراهیم بنیه اور حضرت ابراھیم اپنے بیٹوں کو اس طرح وصیت کی میں سمجھ گیا کہ یہ صاحب اولاد ہے پھر میں نے اس کی اولاد کے نام دریافت کئے تو ان آیات کو اس نے پڑھ دیا کلم اللّٰه موسٰی تکلیما واتخذ اللّٰه ابراهیم خلیلا یا داؤ دُانا جعلناک خلیفة میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کا نام ابراھیم موسیٰ اور داؤد ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں تا کہ میں تلاش کر سکوں تو اس نے یہ آیت تلاوت کر ڈالی وعلامات و بالنجم هم یهتدون' وہ علامتوں اور ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں'

میں نے کہا' اے مریم!! کیا تو کچھ کھائے گی تو وہ کہنے لگی انی نذرت للرحمٰن صوماً، میں نے اللّٰه تعالیٰ رحمٰن ورحیم کے لئے روزے رکھنے کی نذر پوری کر رہی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ روزہ سے ہے جب ہم ان کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ دیکھ کر رونے لگے اور پکار اٹھے یہ تو ہماری والدہ ماجدہ ہے یہ تین دن سے گم تھی اور اس نے عہد کر رکھا ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی زبان میں بات نہیں کرے گی بعدہ وہ کہنے لگی ابعثوا احدکم بورقکم هذا الی المدینة تم اپنے کسی ساتھی کو یہ چاندی دے کر شہر بھیجو اس کے بعد میں نے دیکھا اس کے بیٹے رو رہے تھے میں نے رونے کا سبب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پوچھا تو وہ کہنے لگے ہماری والدہ حالت نزع میں ہے میں قریب گیا اور کیفیت دریافت کی تو اس نے جواب دیا وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور موت اپنی پوری تیاری کے ساتھ بالیقین آ پہنچی اور پھر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اسی شب میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اب تو کہاں ہے اس نے جوابا" کہا ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر متقین باغوں اور نہروں کی سعادت سے بہرہ مند اپنے مقتدر کے ہاں مسند صدق پر جلوہ افروز ہیں اللہ تعالیٰ ایسی صالحات و عارفات پر رضا مند ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی بہت نیک بخت عورتیں ہیں میں نے حصول برکات کی غرض سے ذکر کیا ہے اور ایسی ہی دلپذیر داستان لوامع انوار القلوب جوامع اسرار المحبوب میں میری نظروں سے گزری ہے'

حضرت اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مجنون کو قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ ہی محو گفتگو دیکھا ہے میں نے اس سے سوال کیا! تم کون ہو اس نے جوابا" کہا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن عبدا زمین و آسمانوں میں ایسی کوئی بھی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبد بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو میں کہا کہاں سے آنا ہوا اور کس طرف جانے کا ارادہ ہے وہ بولا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر ہم نے کہا تیرے ساتھ کون ہے وہ بولا! وھو معکم اینما کنتم ہمیشہ وہی (خدا) تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم جاؤ میں نے کہا کیا تمہیں زاد راہ کی ضرورت ہے؟ اس نے کہا وفی السماء رزقکم وما توعدون!! آخر کار میں نے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو اس نے یہ آیت تلاوت فرما دی واتقوا اللّٰہ حق تقاتہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جیسا کہا سے ڈرنے کا حق ہے۔

امانت میں خیانت کی عجیب و غریب سزا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں ایک ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا جو خائن تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تونے فلان فلاں کی امانت واپس کی وہ کہے گا الٰہی میں نہیں کر سکا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب کر دو وہ عرض گزار ہو گا الٰہی یہ دنیا تو نہیں یہاں تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ارشاد ہو گا تجھے وہ امانتیں دکھا دی جاتی ہیں وہاں سے اٹھا لاؤ اور حق داروں کو ادا کر دو چنانچہ فرشتے بحکم خدا اسے پکڑ کر دوزخ میں لے جا کر ان امانتوں کو دکھائیں گے پھر اسے حکم ہو گا تم اس کو نکال لاؤ' وہ جہنم میں داخل ہو گا وہ نیچے گرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ ستر برس تک وہاں پہنچے گا جب امانتیں اٹھا کر جہنم کے کنارہ تک آئے گا تو اچانک وہ امانتیں اس کے ہاتھوں سے گر پڑیں گی وہ پھر لائے گا کنارے پر پہنچتے ہی وہ پھر گر پڑیں گی القصہ وہ اسی عذاب میں اس وقت تک گرفتار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا'

حفظ امانت کی برکت

کسی مالدار نے ایک امین شخص کے پاس بہت سا سامان بطور امانت رکھا اور سفر پر نکل گیا واپسی پر اسے معلوم ہوا کہ وہ امین شخص فوت ہو چکا ہے اور اس کے عیاش لڑکے نے باپ کا مال برباد کر دیا ہے صاحب مال کو اپنے مال کی بربادی کا خطرہ لاحق ہوا تاہم وہ اس کے پاس گیا دریافت کرنے پر لڑکے نے کہا تمہارا مال بالکل محفوظ ہے صاحب مال نے حیرانگی سے پوچھا وہ کیسے محفوظ رہا نوجوان کہنے لگا میں نے سوچا میرا دین تو ضائع ہوا کم از کم امانت تو برباد نہ کروں اسی بناء پر صاحب مال نے پانچ ہزار درہم بطور انعام دیئے' جب نوجوان نے اس عنایت کو دیکھا تو فوری طور پر گناہوں سے تائب ہو گیا سبحان اللہ دیکھئے اللہ تعالیٰ امانت کی حفاظت کی برکت سے اسے کتنا نیک بخت بنا دیا (حضور سید

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا)

مسئلہ :-

جس شخص کے پاس امانتیں ہوں اس پر لازم ہے کہ وہ کسی معتمد کو وصیت کرے اگر اس کے علاوہ کسی اور کو علم نہ ہو نیز قرض کی ادائیگی اور جو ظلماً مال وغیرہ حاصل کر چکا ہو اس کی واپسی کی وصیت کرنا بھی واجب ہے!! بشرطیکہ وہ اپنی زندگی میں ادا کرنے سے قاصر ہو ورنہ جتنی جلد ممکن ہو اسے از خود ادا کرنا ہی واجب ہے۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو وصیت پر فوت ہوتا ہے وہ راہ صواب پر فوت ہوتا ہے تقویٰ و پرہیز گاری اور شہادت کی موت مرتا ہے گویا کہ وہ مغفرت پر فوت ہوتا ہے (ابن ماجہ)

ہاں اپنے مال کی ایسی وصیت نہیں کرنا چاہیے کہ ورثاء کے لئے کچھ بھی نہ بچے حضرت ابن ابو حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تہائی مال صدقہ میں عطا فرمایا ہے بوقت وصال اسی کی وصیت ہی کیا کرو!!

حکایت :- حضرت جابر بن عبداللہ کا عجیب وغریب خواب !

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا ایک خواب بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا بڑی بڑی گائیں چھوٹی چھوٹی گائیوں کو دوھ رہی ہے اور منبروں پر بت پڑے ہیں جن کے منہ سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں نیز خشک نہر پر سر سبز شاداب باغ لہلہا رہے ہیں اور دیکھا ہے کہ بیمار تندرستوں کی تیمارداری میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مصروف ہیں اور دوسروں والا گھوڑا دیکھا جو کھاتا ہے مگر لید نہیں کرتا نیز آسمان و زمین کے درمیان ایک کپڑا لٹکتا ہوا دیکھا جس کے ساتھ مرد لٹک رہے ہیں پھر دو پرندے دیکھے جو اپنے گھونسلے سے نکل کر اڑ گئے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے یہ جو تم نے دیکھا ہے کہ بڑی گائیں چھوٹی گائیوں کو دوھ رہی ہیں اس سے مراد امرا ہیں اور غرباء پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا مال ہڑپ کرتے رہتے ہیں منبروں پر بتوں کا منظر دیکھا یہ وہ لوگ ہیں جو اہل نہیں اور ان پر بلا علم و عمل بیٹھ جاتے ہیں خشک نہر پر سب سبز باغ سے مراد علماء ہیں جو ظاہر علم سے آراستہ ہیں لیکن باطنی طور پر عمل سے عاری ہیں جو خشکی پر دال ہے مریض تندرست کی تیمارداری کر رہے ہیں اس مراد وہ فقراء ہیں جو امراء کے ہاں جا کر دریوزہ گری کرتے ہیں دوسرا والا گھوڑا وہ شخص ہے جو نعمتیں کھاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا زمین آسمان کے درمیان جو پردہ لٹک رہا ہے وہ دین اسلام ہے اور جو دو پرندے ہیں ایفائے عہد اور امانت ہیں جو انسان سے دونوں نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی واپس نہیں آسکتے!! علامہ ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ میں نے کہیں دیکھا ہے کہ اسی قسم کا خواب ایک نصرانی کو بھی آیا جس میں قدرے اضافہ ہے اس نے دیکھا کہ محلات آسمان سے زمین کی طرف آ رہے ہیں اور ان کے اطراف میں بندر اور خنزیر ہیں نیز کچھ پرندے آسمان سے زمین پر اتر رہے ہیں اور پھر بغیر سروں کے واپس پرواز کر گئے'

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی یوں تعبیر دی محل تو ظالم بادشاہ ہے بندر اور خنزیر اس کے وزیر اور مشیر ہیں پرندے سے مراد اسلام ہے قرب قیامت اس کا نام ہی نام ہو گا اور شریعت آسمان کی طرف پرواز کر جائے گی۔

حکایت :۔ صدقہ کی قبولیت کا عجیب نسخہ :۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مکہ مکرمہ میں ایک فقیر رہتا تھا اس کی بیوی بڑی نیک اور صالحہ تھی وہ کہنے لگی ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے حرم شریف میں جایئے ممکن ہے کوئی چیز دستیاب ہو وہ حرم شریف میں حاضر ہوا تو اس نے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی وہ خوشی خوشی گھر آیا اور تھیلی اپنی بیوی کے سامنے رکھی وہ بولی یہ لقطہ ہے (یعنی وہ چیز جو گری پڑی ملے تو اسے لقطہ کہتے ہیں) لہٰذا اس کے بارے اعلان کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ اعلان کرنے کیلئے نکلا تو کوئی شخص پکار رہا تھا کہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی کس نے پائی ہو تو وہ واپس کر دے' وہ درویش آدمی کہنے لگا ہاں میں نے پائی ہے یہ لے لو اعلان کرنے والے نے کہا تم اپنے پاس رکھو یہ تمہاری ہی ہے اور مزید نو ہزار اشرفیاں یہ کہہ کر سپرد کی تھیں کہ ان میں سے ایک ہزار اشرفی حرم میں پھینک دینا اور پھر پکارا جو وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی واپس کرے باقی نو ہزار اشرفیاں بھی اسی کو دے دینا کیونکہ وہ امین ہے اور جو امین ہوتا ہے وہ خود بھی کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلاتا رہتا ہے اس طرح امانت دار کے وسیلے سے ہمارا یہ نذرانہ بھی قبول ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔

اگر دوران حج مقام منیٰ میں قربانی کا جانور ملے تو ان دنوں میں مالک کے ملنے کا انتظار کرے اور اعلان بھی کرتا رہے اگر وقت ختم ہو جانے کا خدشہ ہو تو ذبح کر ڈالے یا حاکم کو مطلع کرے تاکہ وہ اپنے اختیار کا حکم دے کسی شخص نے گری پڑی چیز دیکھی اور دوسرے شخص نے کہا یہ مجھے اٹھا دو تو اگر اٹھانے والا اسے نہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ صرف دیکھنے سے اس کی ملک نہیں ہو گا' لقطہ کا اٹھانا مسنون ہے اور اعلان کرنا واجب ہے ہاں جو معمولی سا مال ہو اور اس کے گم ہونے پر مالک کو بھی افسوس وغیرہ نہیں ہو گا نیز وہ زیادہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیر تک تلاش بھی نہیں کی جائے گی تو اس کا اعلان ایک سال تک کافی ہے اور جس مال کا سال تک رکھنا ممکن نہیں اور مالک بھی سال تک اس کی تلاش نہیں کرے گا تو اس کا اعلان مناسب مدت تک کرنا واجب ہے'

اسی طرح گندم یا انگور کے دانے ملے تو اس کے اعلان کی قطعاً" ضرورت نہیں' اگر مالک ہے تو دیا جائے البتہ جسے چیز دستیاب ہوئی وہ اس وقت تک اس کی ملکیت میں نہیں آئے گی جب تک وہ یہ نہ کہے کہ اب میں اس کا مالک ہوں بعدہ کسی بھی وقت اس کا اصل مالک مل جائے تو وہ چیز اسے لوٹانی پڑے گی' جیسے کسی کا بچہ ملا تو اب اس نے اس کی پرورش کی ہے لیکن پرورش وغیرہ کا خرچہ نہیں لے سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے کمزور اونٹ کو از خود راستہ میں چھوڑ کر چلتا بنا دوسرے شخص نے علاج معالجہ کرایا اب اونٹ کا مالک واپس آ کر مطالبہ کرتا ہے تو مالک کو واپس کرنا ہوگا مگر امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسے واپسی کی چنداں ضرورت نہیں لیکن حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ شخص اصل مالک کو واپس کرے نیز علاج معالجہ وغیرہ کا خرچہ بھی طلب نہیں کر سکتا۔

لطیفہ :- چار خائن پرندے

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اربعة من الطیر' کے متعلق فرمایا ہے وہ چار پرندے یہ تھے مرغ کوا' مور' بطخ ان کی تخصیص کا سبب یہ ہے کہ ان چاروں سے خیانت ہوئی تھی'

مور نے حضرت آدم علیہ السلام سے خیانت کی جب اس نے سانپ کو شیطان کے پاس جانے کے لئے کہا وہ جنت کے دروازے پر موجود تھا اس نے اپنے منہ میں بٹھایا اور جنت میں پہنچا دیا بطخ نے حضرت یونس علیہ السلام سے خیانت اختیار کی' وہ اس طرح کہ کدو کی بیل کو کاٹ کھایا' مرغ نے حضرت الیاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ السلام سے خیانت کو روا رکھا کہ آپ کے کپڑے اٹھا لئے' کوے نے نوح سے خیانت برتی کہ وہ مردہ خوری میں مبتلاء ہو گیا جبکہ آپ نے اسے یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کوئی مقام پانی سے خالی تو نہیں رہا۔
(واللہ تعالیٰ اعلم) (یہ باتیں ثقاہت سے خالی ہیں) (تابش قصوری)

لطیفہ :۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کو پرندے ذبح کرنے کا اس لئے ارشاد ہوا کہ پرندہ اوپر کی طرف پرواز کرتا ہے اور آپ بھی منزل اعلیٰ کی طرف محو پرواز تھے لہٰذا آپ کی ہمت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرندے زندہ کرنے کا معجزہ مرحمت فرمایا!! علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ پرندہ کے چار ہونے کا سبب یہ ہے کہ عناصر بھی چار ہی ہیں۔

فائدہ :۔ دارالبقا کا خریدار؟

اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو بنایا' تو ارشاد ہوا دارلبقاء کا کون خریدار ہے فرشتوں ۔نے عرض کیا اس کی قیمت کیا ہے؟ ارشاد ہوا بار امانت کا اٹھانا وہ بولے ہم تو اس کے متحمل نہیں ہیں حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے اس کا میں خریدار ہوں آپ سے کہا گیا کیا آپ اس کا بوجھ برداشت کر لیں گے' آپ نے عرض کیا ہاں! آپ کی معرفت کے باعث اگر عاجز رہا تو تیری مشیت میں پناہ حاصل کروں گا کیونکہ الٰہی تو ہی پناہ دینے والا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد ہوا' تو نے سچ کہا' جو میری پناہ طلب کرتا ہے' اسے ہم پناہ عطا فرماتے ہیں' پھر جب آپ سے لغزش واقع ہوئی' تو آپ نے عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا تھا جو میری پناہ کا طالب ہو گا میں اسے پناہ دوں گا' لہٰذا میں تیری پناہ کا خواستگار ہوں' میری گزارش قبول فرمایئے' اس پر جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو جنت کی خوشخبری سے شاد کام کیا

حکایت - اسم اعظم کا طالب اور ایک چوہا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی شخص اسم اعظم سیکھنے کے لئے حاضر ہوا ڈیڑھ سال تک آپ کی خدمت میں رہا' مگر بات نہ بنی آخر کار اس نے آپ کو قسم دلائی' کہ مجھے اسم اعظم عطا فرما دیجئے' آپ نے اسے ایک برتن دیا جس پر ایک ڈھکنا رکھ دیا اور فرمایا اسے بغیر دیکھے اسی طرح فلان شخص کے پاس لے جاؤ' اس نے برتن اٹھایا اور لے چلا' سرراہ اس کے دل میں خیال آیا' دیکھئے تو سہی برتن میں کیا چیز ہے پھر جیسے ہی اس نے ڈھکنا اٹھایا برتن سے چوہا اچھلا اور بھاگ گیا' وہ حضرت پر بڑا غضبناک ہوا اور دل ہی دل میں کہنے لگا' آپ نے مجھ سے کتنا عجیب مذاق کیا ہے' وہ واپس پلٹا اور آپ سے کہنے ، حضرت آپ نے تو مجھ سے استہزاء کیا ہے' آپ نے فرمایا !! ہم تجھے ایک چوہے پر امین بنایا تھا تو نے اسی میں خیانت اختیار کی' پھر خود ہی سوچئے' اسم اعظم پر تجھے کیسے امین بنایا جا سکتا ہے !!

حکایت - بار امانت؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امانت کو ایک بھاری پتھر کی صورت پر بنایا' پھر اسے آسمانوں اور زمین کو اٹھانے کا اختیار دیا' وہ ڈرے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اگر ارشاد ہو تو میں اٹھاؤں چنانچہ آپ نے دونوں گھٹنوں تک اٹھایا اور رکھ دیا' دوبارہ سینے تک اٹھا سکے پھر کندھوں تک' جب رکھنا چاہا تو حکم ہوا' اسے اسی مقام پر اٹھائے رکھو' اب آپ اور آپ کی اولاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی گردن میں یہ بوجھ قیامت تک پڑا رہے گا' کیونکہ آپ نے اسے خود اٹھانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اس مراد سے نماز' زکوۃ' حج' ناپ تول ہے بعض نے کہا طہارت و پاکیزگی بھی اس میں شامل ہے' (یعنی غسل جنابت) کیونکہ اللہ تعالیٰ سے پردہ ناممکن ہے جبکہ غیر اللہ سے پردے میں رہنا ہر چیز میں ممکن ہے' بعض نے کہا امانت سے شرمگاہ کی حفاظت ہے' کیونکہ انسان کی تخلیق میں اسے پہلے بنایا گیا'

اور فرمایا' زبان بھی ایک امانت ہے' پیٹ بھی'

حکایت - اونٹنی واپس آ گئی۔

حضرت نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام سے مروی ہے مسجد نبوی شریف میں ایک اعرابی آیا اس نے اپنی اونٹنی کو باہر کھڑا کیا اور نماز ادا کی' خوب دعا مانگی جب باہر نکلا تو اونٹنی کو نہ پایا' پریشان ہونے کی بجائے بڑے اطمینان سے عرض گزار ہوا الٰہی! میں نے تیری امانت کو ادا کیا تو میری امانت ادا فرما دے' ابھی وہ یہ کلمات ادا ہی کر رہا تھا کہ ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص اونٹنی کی مہار تھامے حاضر ہوا' اور اس کے سپرد کر دی' ہم بڑے متعجب ہوئے !!

اسی طرح حضرت علائی علیہ الرحمتہ حضرت طاؤس یمانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے مسجد حرام کے باہر اپنی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی سپردگی سے چھوڑی اور خود حرم کعبہ میں آئے' جب عبادت سے فراغت کے بعد باہر نکلے تو اونٹنی کو نہ پایا' اور بارگاہ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے !! الٰہی میں نے تو اسے تیری ضمان میں دیا تھا' اگر چوری ہوئی ہے تو تیرے پاس سے؟ آپ ابھی یہ کلمات ہی کہنے پائے تھے کہ کوہ ابو قیس کی طرف سے ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص دوسرے ہاتھ سے اونٹنی پکڑے چلا آ رہا تھا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اس سے دریافت کیا یہ کیا ماجرا ہے اس نے کہا اس اونٹنی کو لئے جا رہا تھا کہ ایک شخص تیز رفتار گھوڑے پر آیا اور اس نے جلدی سے حملہ کر کے میرا ہاتھ کاٹ دیا اور حکم دیا ہے اس اونٹنی کو واپس چھوڑو !!

احیاء العلوم میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے تو گناہوں سے پاک پیدا ہوا ہے' اور اگر وہ دنیا سے امین بن کر رہتا ہے تو مرنے کے بعد جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلا تھا تو گناہوں سے پاک تھا اب تو دنیا سے نکل کر یہاں آیا ہے تو امانت داری کی حفاظت کے باعث تو وہاں سے طاہر نکلا ہے؟

حکایت - چور طالب علم؟

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الحاجات میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک اور طالب علم تھا' دونوں اپنے استاد صاحب کے ساتھ ایک شخص کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ کر سبق پڑھا کرتے' طالب علم نے اس گھر کے مالک کی کنجی اڑالی اور موقعہ پا کر سامان چرایا اور چلتا بنا'

مالک مکان حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر چڑھ گیا اور تہمت لگائی کہ تو ہی میرا چور ہے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا ہے کہ جب گواہ بلائے جائیں گے تو انکار نہیں کریں گے' یہاں تو تیرے سوا میرا کوئی شاہد نہیں' اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ طالب علم چلاتا ہوا آیا اور کہہ رہا تھا حضرت سفیان کو چھوڑ دو' جرم میرا ہے' مال اور کنجی میرے پاس ہے' اس سے اعتراف جرم کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا' میں جا رہا تھا کہ اچانک غائب سے آواز سنائی دی' جلدی واپس جاؤ اور کنجی وغیرہ واپس کرو' حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا کراؤ ورنہ ہلاک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہو جاؤ گے'

سوال کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بار امانت کیوں قبول کیا' جسے زمین و آسمان اٹھانے سے معذرت کر چکے تھے' اس کا علماء کرام جواب دیتے ہیں کہ آپ جنت کی لذت سے آشنا ہو چکے تھے' اسی کے اشتیاق نے بار امانت اٹھانے پر آمادہ کیا تاکہ پھر جنت میں جانے کا باعث ہو' بعض نے کہا آپ نے بار امانت اس لئے اٹھالیا کہ اس وقت آپ میں قوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کار فرما تھی (سبحان اللہ)

لطائف عجیبہ۔

1۔ ایماندار نے بار امانت کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آتش دوزخ حرام ٹھہرا دی' جیسے گدھے ایسے جانور دنیا میں ان کا ذبح کرنا حرام قرار دیا اس لئے کہ وہ ایماندار کے مال و اسباب کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھاتا ہے' اسی بنا پر وہ بھی دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا مگر جب کافر بار امانت کے اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا' جیسے کہ حمار وحشی' جنگلی گائے کو حمار وحشی کہتے ہیں جب وہ مومن کے مال و اسباب اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا' جیسے کہ حمار وحشی جنگلی گائے جب وہ مومن کے مال و اسباب اٹھانے سے بھاگا تو اس کے ذبح کا حکم دیا گیا اور اس کا کھانا جائز ٹھہرایا'

گھریلو گدھے کے خواص میں سے ہے کہ اگر سیاہ رنگت کا ہو تو اس کے سم کی گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ مرجاتے ہیں' اور کھانسی کے لئے اس کی مادہ کا دودھ بطور دواء استعمال کرایا جائے تو مفید ہے' نیز تمام جسم کے اندرونی امراض' فرج مثانہ' مجاری بول اور زحیر کے لئے فائدہ مند ہے' بشرطیکہ ایک اوقیہ استعمال کیا جائے' اور جنگلی گدھے کے خواص میں سے یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ اس کے پتہ کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگایا جائے تو مقوی بصر ہے نیز آنکھ کے اندھراتے کو دور کرتا ہے اس کا گوشت وجع مفاصل اور گیس ٹربل کے لئے فائدہ مند ہے' اس کے ناموں میں یحمور بھی ہے' کہتے ہیں یہ سو سال سے بھی زائد عرصہ تک زندہ رہتا ہے !!

2 - کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ گدھے پر سوار نہیں ہو گا پھر وہ جنگلی گدھے پر بیٹھ گیا کیا اسے کفارہ دینا پڑے گا یا نہیں؟

اسے پر دو رائے ہیں' روضہ میں بلا کسی قول کے کہا گیا ہے کہ حانث ہو گا لیکن ظاہر ہے کہ وہ حانث نہیں ہو گا' البتہ کسی نے قسم کھائی کہ وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے نیل گائے کا گوشت کھالیا تو وہ حانث ہو گا' یعنی اس پر کفارہ لازم ہے۔

3 - جب لونڈی کو اپنے مالک کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا فروخت کرنا اسے جائز نہیں بلکہ اس کی آزادی لازمی ہو جاتی ہے' اسی طرح جب ایماندار بار امانت کا متحمل ہوا تو فضل و احسان کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عذاب ختم کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح جب لونڈی اپنے مالک سے حاملہ ہو تو اس کا رہن رکھنا اور ہبہ کرنا حرام ہے البتہ اس سے اجرت پر کام کرانا اور بلا اذن اس کا نکاح کرنا جائز ہو گا' اگر مالک سے حاملہ ہونے سے پہلے کسی اور سے نکاح کر دیا تو جو اس لونڈی سے اولاد ہو گی وہ مالک کی ملک ہو گی' اور اس کا بیچنا جائز ہو گا'

4 - جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے اپنی حفاظت میں لے لیا تو اس مچھلی کے نر نے اس کی قربت کا ارادہ کیا تو وہ بولی مجھ سے دور رہو میرے پاس امانت ہے میں شہوت کی خاطر اسے ضائع نہیں کر سکتی اسلئے "حوت" مادہ مچھلی کو کہتے ہیں جیسے نمل (چیونٹی) حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض گزار ہوئی حضرت امام اعظم سے جب دریافت کیا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے جس چیونٹی نے گفتگو کی وہ نر تھی یا مادہ تو آپ نے فرمایا مادہ تھی کیونکہ قرآن کریم میں یوں آیا ہے قالت نملة جو کہ واحد مونث غائب کا صیغہ ہے اور نمل ے خود مونث ہے (ورنہ قال النمل آتا) (تابش قصوری)

5 - کتاب الحقائق میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کی صورتیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اس لئے پیش کیں کہ یہ کسی سے مانوس ہوں مگر آپ ان کی طرف بالکل رغبت نہ کی' یہاں تک کہ آپ سو گئے جب بیدار ہوئے تو اپنے پاس حضرت حواء کو پایا' آپ نے ان کی طرف راغب ہوئے کیونکہ پہلے والی تمام مخلوق غیر جنس تھی اور حضرت حواء انہیں کی جنس سے تھیں' لہٰذا آپ نے رغبت فرمائی' اسی بناء پر نکاح سے قبل حرہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنے جائز ہیں'

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت آدم علیہ السلام سے تخلیق فرمایا تو انہیں ایک ہزار حوروں کے حسن و جمال سے آراستہ فرمایا' اور انہیں ایک تخت پر بٹھایا' چار ہزار حوریں آپ کی خدمت کے لئے کمربستہ حاضر رہتیں' وہ اتنی حسن و جمال سے پیراستہ تھیں کہ اگر ایک کی نگاہ دنیا پر پڑ جاتی تو آفتاب و مہتاب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی لیکن ان تمام کی مجموعی طور پر حضرت حواء کے سامنے ایسی کیفیت تھی جیسے چراغ' سورج کے سامنے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے پاس جانے کا خیال دامنگیر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' جب تک مہر ادا نہیں کرو گے ان کے پاس نہیں جا سکتے'

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی !! جو کچھ جنت میں تو نے مجھے عطا فرمایا سبھی میں نے حق مہر میں دیا' ارشاد ہوا جو ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر ہے وہ ان کا حق مہر ہو گا !! عرض کیا الٰہی' ان نعمتوں سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد ہوا' وہ درود شریف ہے' لہٰذا میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس بار درود شریف پڑھئے تمہارا حق مہرادا ہو جائے گا!!

عبارت ملاحظہ ہو' قال ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر صلوٰت اس سے زیادہ بیان جمعۃ المبارک کی فضیلت میں گزر چکا ہے'

حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں جو یہ قول ہے کہ کہیں تمہیں شیطان جنت سے نکلوا نہ دے اور پھر تم مشقت میں مبتلاء ہو جاء' تو وہ یہی مشقت ہے جو شب و روز انسان کو کھانے پینے کے لئے اٹھانی پڑتی ہے' کہتے ہیں یہ ارشاد حضرت آدم کو ہوا تھا' اس لئے مرد کو اپنی بیوی کے لئے طعام و قیام اور لباس مہیا کرنا لازمی ہے'

منیٰ' عرفات' مزدلفہ کی وجہ تسمیہ۔

امام ثعلبی علیہ الرحمہ کا بیان ہے حضرت آدم اور حضرت حوا' سو سال تک ایک دوسرے سے جدا رہے لیکن دونوں ایک دوسرے کی تلاش میں پھرتے پھراتے' مقام مزدلفہ کے قریب پہنچ گئے اسی قربت کی بنا پر اس جگہ کا نام مزدلفہ پڑا' جو مقام عرفات میں دونوں کی از سر نو معرفت و پہچان ہوئی تو اس کا نام عرفات ہو گیا' مقام منیٰ پر دونوں نے ایک دوسرے کی خبر گیری کی تمنا کی تھی لہٰذا اسی تمنا کے باعث اس کو منیٰ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

فائدہ۔

آدمی کو عورت سے (ڈبل) دو گنا ملنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت علامہ ابن عبدالسلام فرماتے ہیں چونکہ میراث بقدر حاجت ملا کرتی ہے اور یہ بات متحقق ہے کہ آدمی کو دو ضرورتیں لاحق ہیں' ایک اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے' اور عورت کو صرف ایک ہی ضرورت ہے' لیکن مال شریک بھائیوں میں اس قیاس پر عمل نہیں ہو گا' کیونکہ ان میں مرد اور عورت' سبھی تہائی مال میں شریک ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت حوا نے اس شجرہ سے تین دانے لئے' ایک خود کھایا' اور ایک محفوظ رکھا اور ایک حضرت آدم علیہ السلام کو پیش کیا' پس اپنا حصہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ٹھہرایا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس فرمایا' للذکر مثل حظ انثیین ان کی لڑکیوں کو لڑکوں سے نصف دینے کا اصول بنا دیا'

حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' اسی لئے آدمی' عورت سے افضل و اشرف ہے 'اور اس کا ظہور اس کی خواہشات کاملہ سے ہے بناء علیہ مردوں کو کثرت سے موصوف فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے' منھما رجالا کثیرا و نساء واتقواللہ (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الا علیٰ اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب الزراعت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلقتم من سبع ورزقتم من سبع، تمہاری تخلیق سات چیزوں سے ہوئی اور سات چیزوں کو ہی تمہارے رزق کے لئے مرکزی حیثیت دی

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیا کل منہ طیر اوانسان او بھیمۃ الانعام لہ صدقۃ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں جو باغ لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کچھ کھالے تو وہ اس کے لئے صدقہ دینے کے مترادف ہو گا

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، من غرس غرسا اعطاہ اللہ من الاجر بعدد مایخرج من ثمر ذلک الغرس، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے باغ لگایا تو اسے اللہ تعالیٰ ان درختوں کے پھلوں کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا (رواہ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وفی روایۃ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما من مسلم یغرس غرسا الاکان ما اکل منہ لہ صدقۃ و ما سرق منہ لہ صدقۃ حضرت جابر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو درخت لگائے اور اس سے کوئی کھائے یا چرائے' درخت لگانے والے کے نامہ اعمال میں صدقہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

فائدہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بروز بدھ یہ کلمات پڑھتے ہوئے درخت لگائے سبحان الباعث الوارث' تو وہ درخت یقیناً بار آور ہو گا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' اطلبوا الرزق فی خبایا الارض' زمین کی پوشیدہ اشیاء سے اپنا رزق حاصل کرو'

قال القرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی بالحراثة والغرس' یعنی کھیتی باڑی کر کے اور درخت لگا کر اپنا رزق حاصل کرو'

نیز فرماتے ہیں میں نے ثقہ علماء کرام سے سنا ہے جو شخص زراعت کے وقت یا درخت لگاتے ہوئے اس آیت کو پڑھے افرایتم ماتحرثون ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون لوگو! کیا تم نے اپنی کھیتی کو دیکھا! کیا (یہ پھل' پھول اور پودے) تم پیدا کرتے ہو یا ہم انہیں سرسبز و شاداب نکالتے ہیں!!

اور اللھم صل علی سیدنا محمد وارزقنا ثمره وادفع عناضرره واجعلنا من الشاکرین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی فصلوں کو ہر قسم کے نقصانات اور آفات سے محفوظ کر دیتا ہے حضرت قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا تم یہ نہ کہو یہ کھیتی میں نے پیدا کی بلکہ یہ کہو کہ میں نے اس کھیت کو بویا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں زراعت پیدا فرمادی'

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الاسماء الحسنیٰ میں فرماتے ہیں لا یقال اللہ تعالیٰ یازارع یا خالق القردة والخنازیر ای لمافی ذلک الاستخافاف والحقارة اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو کاشت کار اور بندروں اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خنازیر کا پیدا کرنے والا نہ کہو کیونکہ اس میں ایک قسم کی تحقیر و اہانت پائی جاتی ہے

حکایت :- جو آتے ہیں کام دوسروں کے !!

بیان کرتے ہیں ایک نہایت بوڑھے آدمی پر بادشاہ کا گزر ہوا' جو درخت لگا رہا تھا' بادشاہ نے اس سے دریافت کیا' تجھے امید ہے کہ ان کے بار آور ہونے تک زندہ رہے گا؟ اور ان سے پھل کھائے گا؟ اس پر اس عقلمند بوڑھے نے جواب دیا' پہلے لوگوں نے ہمارے لئے درخت لگائے تو ہم نے پھل کھایا' اب ہم آنے والوں کے لئے لگا رہے ہیں تاکہ وہ پھل پائیں' بادشاہ یہ سنتے ہی خوش ہوا اور اس نے ہزار درہم عنایت کئے' وہ بوڑھا شخص مسکرا دیا' بادشاہ نے ہنسنے کا سبب پوچھا! وہ کہنے لگا میرے ان درختوں نے بہت جلد پھل دیے' کہ تجھ سے انعام حاصل کیا' یہ سنتے ہی بادشاہ کو مزید تعجب ہوا اور ایک ہزار درہم اور عطا کر دیے' بوڑھا پھر ہنسا' بادشاہ بولا' اب ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا' دوسروں کے لئے درخت تو سال میں ایک بار ہی پھل دیتے ہیں' میرے درختوں نے دوبار پھل دیا' اس ادا پر بادشاہ نے ایک ہزار درہم اور مرحمت فرما دیے' اور چلتا بنا !!

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں درخت لگانا' نہ چھوڑو اگرچہ دجال کا بھی ظہور کیوں نہ ہو یعنی قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں بھی ظہور پزیر ہونے لگیں تب بھی درخت لگانے سے نہ رکو'

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود درخت لگایا کرتے' آپ سے دریافت کیا گیا کہ اس ضعیف العمری میں بھی درخت لگاتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ روز قیامت میرا حشر نیک بختوں میں ہو اور میں اس حالت میں نہ اٹھوں کہ میرا معاملہ تباہ کاریوں کے ساتھ ہو !! یعنی جو لوگ درخت لگاتے ہیں روز قیامت ان کا ساتھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیک بختوں میں ہو گا !!

مسئلہ :- اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ فلاں مال متوکلین کو دیا جائے تو اسے چاہیے وہ مال کاشت کاروں پر صرف کرے اور اگر کوئی ہل اور بیج اس شرط پر دے کہ زراعت میں تہائی حصہ اس کا ہو گا تو یہ شرط باطل ہو گی اور غلہ کاشت کرنے والے کا ہی ہو گا' البتہ اس شخص کو اس کی مثل اجر ملے گا !! حضرت علامہ ابو حامد صفدری علیہ الرحمہ کا یہی فتویٰ ہے' (واللہ تعالیٰ اعلم)

فوائد نافعہ :- نمبر1 حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورہ یوسف میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کاشت کار زمین میں غلہ ڈالتا ہے تو اس کھیت میں برکت ڈالنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے اور جب بالیاں نکلنے لگتی ہیں تو تین ہزار فرشتے اتارتا ہے جوان بالیوں میں برکت ڈالتے ہیں پھر وہ ایک ایک دانے سے تین تین یا اس سے بھی زیادہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں' جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے صنوان و غیر صنوان'

صنوان' اس درخت کو کہتے ہیں جس کی ابتداء زیادہ شاخیں نکلیں' اور جب فصل کے کاٹنے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ چھ ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے' جو اس فصل کے ایک ایک دانے میں برکت ڈالتے ہیں'

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں سب سے زیادہ پیدا ہونے والی فصل گندم ہے کیونکہ اس کی نشوونما کے لئے زمین و آسمان کی مخلوق کو لگا رکھا ہے :-

(نمبر2) اللہ تعالیٰ نے صاحب زبور حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا میں ہی تمام چیزوں کا خالق و مالک ہوں' دنیا اور اہل دنیا کو میں نے ہی تخلیق فرمایا' انہیں برقرار رکھنے کے لئے گندم اور جو کو بنایا' زراعت میں ان دونوں سے مجھے اور کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں' جو کوئی انہیں تلف کرنے کی کوشش کرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گا میں اس سے بیزار ہوں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور انہیں ہی زراعت میں برکت کی بنیاد قرار دیا' اور ان دونوں کے سبب زمین کو استحکام بخشا' نیز آسمان میں برکات کو مسخر فرمایا' روٹی کی عزت کرو اور اس پر برتن وغیرہ نہ کرو کیونکہ یہ کھانے کی بے عزتی ہے اور جو کھانے کی عزت نہیں کرتا اس پر بھوک مسلط کر دی جاتی ہے' اور جو شخص دستر خوان سے گرے ہوئے لقمے یا ذرات کو اٹھا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و بخشش سے نوازتا ہے' نیز گندم اور جو کی اس طرح بھی عزت و تکریم کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اگر روٹی آ جائے تو سالن کا انتظار مناسب نہیں'

حکایت :- ایک لقمہ آزادی کا سبب بن گیا!!

بیان کرتے ہین کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ اس نے ایک گرا ہوا دانہ اٹھایا اور کھا لیا' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھتے ہی اسے آزاد کر دیا۔ جب آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گرے ہوئے دانے کو اٹھائے اور پھر اسے صاف ستھرا کر کے کھا لے اسے اللہ تعالیٰ اسی عمل کے پیش نظر پیٹ میں جانے سے قبل مغفرت و بخشش سے نواز دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات مناسب معلوم نہ ہوئی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بخشش سے بہرہ مند فرما دیا ہے میں اسے غلامی سے آزاد نہ کروں' (رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فالج سے آرام

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دستر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خوان سے گرے ہوئے ذرے اٹھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا' تیرے لئے برکت ہو' تجھ میں برکت ہو اور تجھ پر برکت ہو میں نے عرض کیا !! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! وہ شخص جو اسی طرح عمل پیرا ہو' آپ نے فرمایا اور اس کے لئے بھی یہی کچھ ہے' نیز جو شخص ایسا عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جذام' برص اور فالج جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

بارش نہیں ہو گی:-

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا میں نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور ان کو منافع سے بھر دیا' پس جو لوگ اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے انہیں ڈر سنایئے کیونکہ اس کی بے توقیری کے باعث میں باران رحمت کو روک رکھتا ہوں !!

سب سے پہلی صنعت !! گندم اور جو کی حقیقت؟

بیان کرتے ہیں روئے زمین پر جو سب سے پہلی صنعت ظہور پذیر ہوئی وہ کاشتکاری ہے' حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے زمین کاشت کی' سارا دن ہل چلاتے چلاتے تھک گئے' تو حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا جو کسر رہ گئی ہے اسے آپ پورا کر دیں' چنانچہ جو بیج حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ڈالے وہ جو بن گئے۔

حضرت آدم علیہ السلام تعجب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ اس نے دشمن کا مشورہ تسلیم کر لیا تھا اس لئے ہم نے ان کے بوئے ہوئے کو جو کی شکل دے دی'

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت گندم کے دانے کا حجم شتر مرغ کے انڈے کے برابر تھا' (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلی اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خمیری روٹی کے فائدے

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' میں نے عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ خمیری روٹی کھانا بہت سی بیماریوں کا علاج ہے جبکہ بلا خمیر روٹی کا استعمال بکثرت مرضوں کا سبب ہے' اگر بلا خمیری روٹی کھائی جائے تو اس پر سونٹھ یا لہسن کا استعمال مفید ہے'

زراعت پہلے یا درخت؟

علماء کرام کا اس معاملہ میں اختلاف ہے کہ غلہ پہلے اگایا جائے یا درخت' بعض اس طرف گئے ہیں کہ غلہ کی کاشت مقدم ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا لنحرج به حبا و نباتا اور ہم نے بارش برسائی تاکہ اس سے ہم دانے اور پودے نکالیں'

لیکن بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فانبتنا به جنات و حب الحصید' پھر ہم نے اس سے باغات اور دانے پیدا فرمائے' اس سے درخت لگانا مقدم قرار دیتے ہیں

انگور کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجنات الفافا' اور باغات جو ایک دوسرے پر لپٹے ہیں' جیسے انگور (کیلا) حضرت ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھلوں میں انگور' بہت پسند فرماتے انگور بدن میں قوت پیدا کرتا ہے' اور تازہ انگور سے دو دن پہلے توڑا ہوا زیادہ نفع بخش ہوتا ہے' اسی طرح سفید' سیاہ انگور سے زیادہ مقوی اور نافع ہے'

علوم کا جوہر

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کہا میں نے خواب میں سفید انگور کے علاوہ ہر قسم کے پھل کھائے' تو معبر نے تعبیر دیتے ہوئے کہا تجھے بکثرت علوم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حاصل ہوئے سوائے علم الفرائض کے، کیونکہ سفید انگور، تمام انگوروں کا جوہر ہوتا ہے اور اسی طرح علم الفرائض تمام علوم کا جوہر ہے،

انگور کے خواص

نزھتہ النفوس والا فکار میں غلہ جڑی بوٹیوں اور درختوں کے خواص بیان کئے گئے ہیں پھلوں میں جنہیں بادشاہ کہا گیا ہے وہ تین ہیں انگور، انجیر اور تازہ کھجور، انگور کی چٹنی طبیعت کو سکون بخشتی ہے، قے کو بند کرتی ہے اور صفرا کو روکتی ہے، گرمی سے بخار کو نافع ہے، البتہ قدرے قابض ہے، پیاس کو ختم کرنے میں معاون ہے،

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انگور عمدہ غذا ہے، پٹھوں کو مضبوط اور مرض کو دور کرتے ہیں، غصہ ٹھنڈا اور بلغم ختم، رنگت صاف اور منہ کی خوشبو کو پاکیزگی بخشتا ہے، ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، منقہ کھانا معمول بنالو، کیونکہ یہ پت کو زائل کر کے رنگت کو نکھارتا ہے، منہ سے عمدہ خوشبو آتی ہے، غم و فکر کو ختم کرنے میں معاون ہے،

کتاب شرع الاسلام میں ہے کہ شیطان، انگور اور منقے کو بیک وقت کھانے سے طیش میں آجاتا ہے، اسی طرح سبز اخروٹ، سبز بادام، خشک اخروٹ اور بادام سے کھانے پر بھی شیطان جلتا ہے،

کتاب زاد المسافر میں ہے کہ مویز منقہ جگر کی تمام بیماریوں کا علاج ہے، نیز مفردات ابن بیطار میں مرقوم ہے کہ مویز منقے کو چنے کی گھنگنیوں (باقلا) یا اس کے آٹے کو زیرہ کے ساتھ پیس کر اشنین کے ورم پر لگایا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے، کمزور جسم والے کو فربہ بناتا ہے،

اسی طرح نزھتہ النفوس والا فکار میں ہے کہ مویز منقہ مع بیج کا استعمال، جگر، معدہ، طحال کے لئے مفید تر ہے، نیز حافظہ کو بڑھاتا ہے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اکیس عدد سرخ منقے کھایا کرے گا وہ اپنے بدن میں کسی قسم کی بیماری نہیں دیکھے گا!!

شہد اور کھجور

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' نفاس والی عورت کے لئے تازہ کھجور سے بڑھ کر اور کوئی چیز مفید نہیں' اور شہد سے بڑھ کر مریض کے لئے اور کوئی باعث شفاء نہیں نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں چھوہارے کھلایا کرو کیونکہ عورت کی غذا حالت نفاس ہے چھوہاروں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے' اس کے استعمال سے بچے' بردبار اور حوصلہ مند ہوتے ہیں' اس لئے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی یہی غذا تھی' اگر اللہ کریم کے علم میں اس سے بہتر کوئی اور غذا ہوتی تو وہ عطا فرماتا'

نیز آپ نے فرمایا' چھوہارے' قولنج کے لئے مفید ہیں' بعض حکماء نے یہ بھی نسخہ تجویز کیا ہے جسے قولنج ہو وہ یومیہ ایک درہم کی مقدار صابن کھائے قولنج سے شفاء پائے گا ابن طرخان رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لبان کھلایئے اگر اس کے بطن میں لڑکا ہو گا تو وہ ہونہار اور لڑکی ہو گی تو خوش خصال ہو گی'

حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر حاملہ عورت کرفس' کھائے گی تو اللہ اس کے ہاں جو بچہ پیدا کرے گا وہ ضعیف العقل ہو گا' بعض حکماء فرماتے ہیں کرفس کا استعمال جنوں اور جذام کو دور کرتا ہے البتہ خارش لگاتا ہے' اور دماغ قوت پکڑتا ہے کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے جو شخص کرفس استعمال کرتا ہے وہ دانت' داڑھ کے درد سے محفوظ رہتا ہے'

نزھتہ النفوس میں ہے کہ کرفس کا شربت معدہ کے لئے مفید ہے' نیز جسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیشاب تکلیف سے آتا ہے (عنبر الیول) وہ دس درہم تخم کرفس لے اور ایک سو پچاس درہم پانی میں جوش دلائے یہاں تک کہ پانی 1/3 حصہ باقی بچے' اس میں پانی سے تین حصے زیادہ چینی ڈال لے پھر پکائے یہاں تک کہ قوام سے تیار ہو جائے اور اتارے' (پھر استعمال میں لاتا رہے) اس کے بکثرت فائدے ہیں' جنہیں فضائل امت کے بیان میں انشاء اللہ تفصیلاً" لایا جائے گا !!

انجیر کے فوائد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو طشت کسی صحابی نے انجیر ہدیہ پیش کیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تناول فرمانے لگے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی فرمایا آیئے' کھایئے' اور فرمانے لگے' جنت سے اگر بغیر گٹھلی کوئی میوہ اتارا گیا ہے تو وہ یہی میوہ انجیر ہے' اسے کھایا کریں' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتی ہے' (رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور نقرس کو نافع ہے' کتاب العجائب میں مرقوم ہے کہ نہار منہ خشک انجیر کھانا بہت نفع بخش ہے'

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بلس کھایا کرو' یہ عروق جذام کو کاٹنے والی ہے آگاہ ہو جایئے وہ انجیر ہے'

ابن طرخان رحمہ اللہ تعالیٰ' طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ پکی انجیر چھیل کر پان کے ساتھ کھانے سے غلیظ بلغم دور ہو جاتی ہے' اور بدن کو عمدہ غذا مہیا کرتی ہے'

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ سفید انجیر نہایت عمدہ ہے' اور اس کی جلد نیلی رنگت میں ہوتی ہے' اس کا مستقل استعمال رنگت کو نکھارتا ہے'

حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا لباس

حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ اعراف کی تفسیر میں بیان کرتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ سے کچھ کھالیا تو فوراً آپ کا ستر ظاہر ہو گیا' انہوں نے درختوں کے پتوں سے اپنے ستر کو چھپانا چاہا تو انجیر کے علاوہ سبھی درخت بھاگ کھڑے ہوئے انجیر نے اپنے پتے پیش کر دیے' اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ ثمرہ عطا فرمایا کہ اس کے ظاہر و باطن کو شیریں بنا دیا' سال میں دو بار' بار آور فرمایا' کتاب البرکہ میں مرقوم ہے۔ انجیر کے دانے پر بسم اللہ القوی' نقش ہے'

زیتون کے فوائد

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ مبارک درخت (زیتون) کے تیل کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو' اسے بطور دوا بنا لو' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتا ہے'

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھایئے اور اس کا تیل لگایئے کیونکہ یہ ستر بیماریوں کے لئے شفاء ہے' ان میں سے ایک جذام کی بیماری ہے' امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہی زیتون کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو قوت بخشتا ہے' نیز بڑھاپا جلد نہیں آتا' اور اس کو پینا زہر کے لئے تریاق ہے بعض فرماتے ہیں فقراء کے لئے تریاق ہے'

عرائس البیان میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو درد کی شدت کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس زیتون کا درخت لائے' اور کہا اس کے پھل کا جوس نکال کر پیئے' کیونکہ یہ سوائے موت کے ہر مرض' کی شفاء ہے'

فوائد بہی دانہ

حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہی دانہ عطا فرمایا اور کہا اسے کھاؤ یہ دل کی تقویت کا باعث ہے' منہ کو خوشبو دار بناتا ہے' دل میں نرمی پیدا کرتا ہے'

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ طب نبوی میں فرماتے ہیں سیدنا رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہی دانہ کھایا کرو کیونکہ یہ قلب کو پاکیزہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء و رسل کو جنت سے بہی دانہ سے نوازا' اس کا شربت' اسہال کو مفید' معدہ اور جگر کو تقویت بخشتا ہے اور صفراوی مادے کو ختم ہے'

ترکیب استعمال :- بہی دانے کو کچل کر عرق نکالیں 'جوش دلا کر صاف کریں' پھر تین حصے اس قوام سے زیادہ چینی ڈال کر دوبارہ پکائیں' اور استعمال میں لائیں' معدے اور جگر کو تقویت حاصل ہو گی سیب کا سونگھنا' کھانا' مقوی معدہ اور قلب ہے نیز اس کے پھول سونگھنا دماغ کی قوت و کشادگی کا باعث ہے کما مر فی فضائل بسم اللہ!!

فصل :- اسباب خلقت

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ' خلقتم من سبع' تمہاری تخلیق سات اشیاء سے ہے' یعنی نطفہ سے' جو باپ کی پیٹھ سے نکلتا ہے' جو منی سے ودیعت کیا گیا تھا' یعنی جس مٹی سے مخلوق کو وجود بخشا گیا' جیسے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا " ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا علقة مغضة)پھر ہم نے بنایا نطفہ سے لوتھڑا اور پھر لوتھڑے سے گوشت بنایا' تفصیل قدرے یوں بیان کی جاتی ہے ہم نے نطفہ کو خون بستہ بنایا' پھر جمے ہوئے خون کو لوتھڑے سے گوشت بنایا' یعنی سفید نطفے کو سرخی مائل کیا' پھر اسے گوشت کا بڑا ٹکڑا بنایا' جسے کھانے والا اگر چاہے تو کھا سکے' پھر نطفے کو ہڈی' پٹھوں' رگوں اور گوشت میں تقسیم کر دیا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن قرار پکڑتا ہے تو ایک فرشتہ اسے بارگاہ رب العزت میں لے جاتا ہے اور عرض کرتا ہے یا یا احسن الخالقین' اخلق !! الٰہی اسے تخلیق فرما !! اللہ جیسے چاہتا ہے حکم فرماتا ہے' پھر فرشتے کو فرمایا جاتا ہے اسے لے جا !!

فرشتہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ ضائع جائے گا یا مکمل ہو گا' اسے جیسے ہونا ہوتا ہے بتا دیا جاتا ہے' پھر عرض کرتا ہے الٰہی !! یہ لڑکا بنے گا یا لڑکی؟ یہ سعید ہو گا یا شقی اس کی عمر دراز ہوگی یا کم' اسے بتا دیا جاتا ہے پھر عرض کرتا ہے الٰہی اس کا رزق مقرر فرما دے' لہٰذا اس کی زندگی کی تکمیل تک اس کا رزق مقرر کر دیا جاتا ہے'

پھر اسے اس کی ماں کے پیٹ میں لوٹا دیا جاتا ہے' پھر چھ دن بعد ایک چھوٹا سا نقطہ ظاہر ہوتا ہے جو دراصل قلب ہوتا ہے' حکماء فرماتے ہیں سب سے پہلے قلب ہی کو بنایا جاتا ہے'

حکمت قلب !!

اس میں کونسی حکمت ہے کہ انسان کے باقی اعضاء کی تخلیق سے پہلے قلب کو بنایا گیا' جواب دیا گیا ہے کہ جسم میں سب سے افضل و اشرف قلب ہی ہے اسی لئے اسے خلقت میں اولیت دی گئی نیز اگر کہا جائے اس میں کون سی حکمت ہے کہ دل ایک ہی ہے جبکہ دوسرے اعضاء جوڑا جوڑا ہیں مثلاً دو آنکھیں' دو کان' دو ہاتھ' دو پاؤں وغیرہ جواباً کہتے ہیں کہ دونوں آنکھیں دونوں ہاتھ' پاؤں وغیرہ میں ہر ایک کی منفعت محسوسات و مشاہدات میں بطور معاون ہے اور اجتہاد قلب سے ہی ہوتا ہے' اگر دل دو ہوتے تو اجتہاد میں اختلاف ظہور پذیر ہوتا' ایک دل دوسرے کے خلاف رائے دیتا تو باہم تناقض پیدا ہوتا۔ (جب قلب ایک ہی ٹھہرا تو تناقض کا سوال ہی ختم) بعض کہتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ نے سب اعضاء سے قبل دماغ کو تخلیق فرمایا' بعض نے جگر اور بعض نے ناف سے متعلق بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے'

تخلیق اعضاء کی قدرے تفصیل یوں ہے' پہلے ناف' پھر اس کے بعد' دماغ' پھر دائیں بائیں دونوں ہاتھ' پھر نقطے علیحدہ علیحدہ ظہور پذیر ہونے لگتے ہیں' بارہ روز بعد تین اعضاء تخلیق ہوتے ہیں' دل' جگر' دماغ'

جو باہم ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں' یہ تمام ستائیس دن میں بنتے ہیں' پھر کندھوں سے سر افضل ہے' پھر ہاتھ اور پسلیوں سے' پھر پیٹ اور پہلوؤں سے ممتاز ہوتے جاتے ہیں' اور یہ عمل مزید نو دن میں پورا ہوتا ہے' پھر مزید چار دن بعد بچہ واضح طور پر پہچان میں آنے لگتا ہے' اس طرح یہ کل چالیس دن ہوئے' اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسے ہی ارشاد ہے کہ تمہاری تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مکمل ہو جاتی ہے'

حضرت امام رافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' بچہ بطن مادر میں پاؤں کے بل بیٹھتا ہے' اس کی رانیں اس کے سینے سے لپٹی رہتی ہیں' سر میں یہ دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوتا ہے' اور سر گھٹنوں پر' دونوں آنکھیں دونوں ہاتھوں کی پشت پر' ناک دونوں گھٹنوں کے درمیان اور بچے کا چہرہ ماں کی پشت کی جانب ہوتا ہے' گویا کہ دنیا میں آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہے :-

مسئلہ :- کتابیہ جو کسی مسلمان کے نکاح میں آئے اور حاملہ ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ایسے دفن کیا جائے کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کر دی جائے اس لئے کہ جو اس کی پیٹھ میں مسلمان کا بچہ ہے اس کا منہ از خود قبلہ کی جانب ہوگا' اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب مسلمانوں اور کفار کی لاشیں آپس میں مل جائیں اور تمیز نہ رہے تو ان تمام کو کفن وغیرہ دینا لازمی ہے' ان کی نماز جنازہ پڑھنا بھی ضروری ہے' امام احمد بن حنبل اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب ہے' مگر امام اعظم رضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب کفار دوگنا ہوں اور مسلمان کم تو نہ کفن دیا جائے گا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی'

حضرت امام ماوردی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان تمام کو مسلمانوں اور کفار کے قبرستان کے درمیان دفنایا جائے گا'

مسلمان بچے کو غیر مسلمہ نے دودھ پلایا؟

بیان کرتے ہیں کہ جب کسی مسلمان نے اپنے بچے کو کسی غیر مسلمہ (یہودیہ عورت) سے دودھ پلایا' اور اس کے ہاں ساتھ ہی یہودی سے بھی بچہ ہے' دونوں بچے یہودن کے دودھ سے پلتے رہے یہاں تک کہ مسلمان باہر چلا گیا جب واپس آیا تو وہ عورت مر چکی تھی' مسلمان اپنے بچے کو پہچان نہ سکے اور پھر ان دونوں میں سے ایک لڑکا مر جائے تو فرماتے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دینا جائز ہے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی' اور دونوں= قبرستانوں کے درمیاں اسے دفن کیا جائے گا۔ ہاں اگر بالغ ہو کر مرا تو اسے کفن دینا اور اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں' کیونکہ یا وہ یہودی ہو گا یا مرتد !! اور ان دونوں پر احکام اسلام کا نفاذ اس وقت تک درست نہیں ہو گا جب تک ان کی مکمل دینی کیفیت کا پتہ نہ چل سکے :-

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب نطفے کو چالیس دن گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اسے صورت دینے کے لئے بھیجتا ہے' وہ صورت بناتا ہے نیز فرمایا تمہاری خلقت کی تکمیل بطن مادر سے اس انداز سے ہوتی ہے' چالیس روز نطفہ' چالیس روز خون بستہ' اور چالیس دن کے بعد گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس میں روح پھونکنے کے لئے فرشتہ بھیجتا ہے'

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ حج کی تفسیر میں فرماتے ہیں' یہ چار ماہ ہوئے اور پانچویں ماہ کے پہلے دس دنوں میں روح پھونکی جاتی ہے' چنانچہ بغیر کسی اختلاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے اتنی ہی عورت کی عدت قرار دی گئی ہے جب اس کا خاوند فوت ہو جاتا ہے'

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' پٹھے' ہڈی اور قوت مرد کے نطفہ سے بنتے ہیں' خون' گوشت اور بال' عورت کے پانی سے نشوونما پاتے ہیں'

حضرت قاضی ابوبکر ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' اگر مرد کا پانی پہلے نکلے اور زیادہ ہو تو لڑکا ہو گا اور سبقت کے باعث اپنے پدری رشتہ داروں کی مشابہت اختیار کر لے گا' اور اگر عورت کا مادہ پہلے نکلے اور مرد کے پانی سے زیادہ ہو تو سبقت کی وجہ سے لڑکی ہو گی اور زیادہ ہونے کے سبب مادری قرابت داروں کے مشابہ ہو گی' البتہ عورت کا مادہ منویہ پہلے نکلے لیکن مرد کا زیادہ ہو تو وہ لڑکا ہو گا لیکن پہلے نکلنے کے باعث اس کی مشابہت عورت کے رشتہ داروں سے ہو گی' بصورت دیگر اس کے برعکس اسی مدت میں اللہ تعالیٰ اس کی پرورش فرماتا ہے پیٹ کے اندھیروں میں اس کے کام کی تدبیر کرتا ہے' پیٹ میں تین تاریکیاں ہیں' ایک پیٹ کی ایک رحم کی اور ایک جھلی کی جس سے بچہ محفوظ رہتا ہے'

لڑکی باعث برکت ہے!!

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب لڑکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے زرد رنگ کے موتیوں اور یاقوت کے تاج سے مرصع آتے ہیں' ایک اس کے سر پر اور دوسرا اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھتا ہے' پھر دونوں پڑھتے ہیں بسم اللہ ربی و ربک اللہ ضعیفة خلقت من ضعیف المنفق علیک معان الی یوم القیامة اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ کے نام سے جو میرا اور تیرا پالنے والا ہے' ایک ضعیفہ' دوسری ضعیفہ سے پیدا کی گئی' اور تجھ پر خرچ کرنے والا قیامت تک معاونت حاصل کرتا رہے گا'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے امتیوں میں سے جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ غم و رنج کا اظہار نہ کرے (بلکہ خوشی محسوس کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں دو سبز بازوؤں والا فرشتہ یاقوت کا تاج پہنے بھیجتا ہے جو اسے برکات سے مالا مال کر دیتا ہے' پھر اس کی پیشانی اور جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہوا یہ کلمات ادا کرتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ربی و ربک اللہ' ضعیفۃ خرجت من ضعیف والقیم علیک معان الی یوم القیامۃ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میرا اور تیرا پالنے والا' اللہ جل جلالہ ہے تو کمزور اور کمزور سے پیدا ہوئی اور تیری تربیت کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا'

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان " والباقیات الصالحات" سے لڑکیاں مراد ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا جسے دوزخ میں جانے کا حکم دیا گیا تو اس کی بیٹیاں اس سے چمٹ گئیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں فریاد کرنے لگیں یا اللہ' دنیا میں یہ ہم پر شفقت کرتا تھا' تو اس پر احسان فرما' تو ان کی فریاد کو سنکر اللہ تعالیٰ نے اسے بخشش سے نواز دیا۔

لڑکا ہو گا یا لڑکی؟

حضرت عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں نے ایک مسلمان طبیب کے پاس ایک کتاب دیکھی جس میں تحریر تھا کہ جب حاملہ کا رنگ نکھر آئے اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ نظر آئے تو سمجھ لیجئے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ اور یہ بھی مرقوم ہے کہ اگر عورت اپنے دائیں جانب گرانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محسوس کرے اور اس کے دائیں پستان کی نوک قدرے بڑی محسوس ہو تو یہ بھی اس کے ہاں لڑکا ہونے کی علامت ہے' یونہی اگر دودھ گاڑھا نکلے تو لڑکے کی بشارت پر دال ہے اور اگر لڑکا ہے یا لڑکی' معلوم کرنے میں دقت ہو تو عورت کے دودھ کا ایک قطرہ آرام سے آئینہ پر ٹپکائیں اور آئینے کو دھوپ میں رکھ دیں' اگر دودھ پھیل جائے تو سمجھئے لڑکی بصورت دیگر لڑکا ہونے کی علامت ہے' (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکمت ربانی

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ عجیب حکمت ہے کہ اس قادر کریم اور خالق و صانع نے کمزور نطفہ سے ہڈیوں کو بنیاد بنایا' پھر انہیں مضبوط اور ٹھوس کیا' چھوٹی اور لمبی' نرم اور سفید بنائیں چونکہ جاندار کو حرکت کی ضرورت تھی اس لئے تمام ہڈیوں کو ایک دوسری سے الگ الگ رکھا ان تمام کو جوڑ کر ایک نہیں کیا' چھوٹی' موٹی تمام ہڈیاں دو سو اڑتالیس ہیں' سوا انگلیوں کی ہڈیوں کے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' مختلف اقسام کی پچپن ہڈیاں تو صرف سر میں ہیں' اور انہیں اس ڈھب سے جوڑا گیا ہے کہ سر گول ہو گیا' چھ سر کی گولائی میں' چار اوپر کے جبڑے میں' اور دو نیچے کے جبڑے میں' باقی بیس دانت ہیں جو کھانے پینے کے چوڑائی میں اور کاٹنے کے لئے تیز ہیں' داڑھیں ان کے علاوہ ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ بھی عجیب حکمت ہے کہ گردن میں سات خول اور گول مہرے رکھے اور ان میں ایسے دباؤ ابھار ہیں جو ایک دوسرے پر بالکل فٹ بیٹھتے ہیں یہاں تک کہ سر کے نیچے کرسی' کی صورت نمودار ہو جاتی ہے' اور گردن کو پشت کے ساتھ جوڑ دیا ہے' گردن کی جڑ سے سرین کی ہڈی تک چوبیس مہرے پشت میں فٹ ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جوہری فرماتے ہیں گردن کے پچھلے حصہ کو قضا (گدی) کہا جاتا ہے' انسان میں پانچ سو بیس حصے ہیں گوشت' پٹھے اور جھلیوں سے مربوط کئے گئے ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت عجیبہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مقام سماعت کے لئے سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک شگاف رکھا' اور سر سے الگ نکلے ہوئے نرم سے گوشت سے اس شگاف کی حفاظت فرمائی جسے کان کہتے ہیں' اور اس کی بناوٹ کچھ اس طریقہ سے کی کہ جلدی سے کوئی کیڑا وغیرہ گھسنے نہ پائے' بلکہ اگر ایسی صورت پیدا ہو بھی جائے تو کیڑے وغیرہ کے مقام سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی انسان خبردار ہو جائے' اور سماعت کی حفاظت کے لئے اسی میں کڑوی سی رطوبت تخلیق فرمائی کان آنکھ سے شرف رکھتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بہرا نہیں کیا' جب حضرت شعیب علیہ السلام کی بینائی مفقود تھی' اسی بنا پر ان کی قوم کہتی ہم آپ کو اپنے سے کمزور پاتے ہیں' حالانکہ آپ خطیب الانبیاء کے لقب سے ممتاز ہوئے کیونکہ آپ اپنی قوم سے نہایت شیریں گفتگو فرمایا کرتے تھے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے آنکھ کی حکمت بھی بڑی عجیب ہے' اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو سات پردوں میں مزین کیا ہے' اگر ان میں سے ایک پردہ بھی زائل ہو جائے تو آنکھ دیکھنے سے معذور ہو جائے' اور اس میں چوبیس حصے پیدا کئے' اور آنکھ کے تل میں تمام آسمانوں اور زمین کی صورت باوجود اس قدر و وسعت اور طول و عرض کے اس میں ظاہر فرمائی' نیز پلکوں سے آراستہ فرمایا' تاکہ اس کی حفاظت اور صفائی ہوتی رہے' مکھی اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتی ہے' کیونکہ اس کی پلکیں نہیں' نیز پلکوں کے بال اس لئے سفید پیدا نہیں کئے تاکہ رؤیت میں کمزوری نہ رہے'

لطیفہ :- حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حاملہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے صحبت کرنے کے باعث بچہ کی سماعت و بصارت میں اضافہ ہوتا ہے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ بھی عجیب حکمت بیان کی گئی ہے کہ اس ذات کریم نے ناک کو چہرہ کے درمیان بلند رکھا' اس کی صورت حسین بنائی' اس میں سونگھنے کی قوت پیدا فرمائی تاکہ غذا قلب کو پہنچائے اور وہ ہوا ہے' نیز غذائے بدن کا ادراک کرے' جو کھانوں کی خوشبو ہے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں' منہ کا بنانا بھی عجیب حکمت ہے' جسے دانتوں سے آراستہ کیا گیا' اور نہائت صنعت گری سے ان کی صف بندی کی گئی' اور سفید رنگت بخشی' اس نے زبان کو قوت گویائی سے نوازا اور دل کی باتوں کو بیان کرنے کی طاقت عطا فرمائی' کھانے اور کلام کی حفاظت کے لئے اس نے نرم و نازک ہونٹ بنائے' پھر تنگی اور کشادگی' لمبائی اور چوڑائی' تری اور خشکی' کے اعتبار سے مختلف اقسام کے حنجرے (گلے) تخلیق فرمائے' جس کی وجہ سے آوازیں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ ایک کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی' لوگ اندھیرے میں ایک دوسرے کو آواز سے ہی پہچان سکتے ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ہاتھوں کا بنانا بھی بڑی عجیب حکمت ہے کہ اس نے انسان کے جسم سے لمبے لمبے ہاتھ ظاہر کر دیئے' تاکہ اپنی مطلوب اشیاء کی طرف بڑھا سکیں' چوڑی ہتھیلیاں اور ہر ہاتھ کی پانچ پانچ انگلیاں بنائیں' ہر انگلی میں تین تین پورے رکھے' پھر چار انگلیوں کے ایک طرف انگوٹھا لگایا' تاکہ ہر ایک کی طرف گھوم سکے' جب انسان اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ ایک طشت سی بن جاتا ہے' جو چاہے اس پر رکھے اور جب چاہے سمیٹ لے' اور ہاتھ مارنے کا ایک آلہ بھی بن جاتا ہے' اور ایک خاص اندازے سے ملائے تو یہ چمچہ کا کام دیتا ہے' اگر اسے پھیلائیں اور انگلیاں ملائیں تو یہ بیلچے کا نمونہ ہوتا ہے' پھر کھجلانے اور باریک چیز اٹھانے کے لئے پورے کام نہ دیں تو ناخن اٹھانے میں مدد ہوتے ہیں' اور یہ ناخن ہاتھوں کا حسن ہیں' ہر انگلی میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پانچ ہڈیاں، ہتھیلی میں دس اور کلائی میں دو دو ہوتی ہیں، اسی طرح ہر عضو ان سے آراستہ ہے ہر ہاتھ میں پانچ پانچ رگیں ہیں، اور ہر ایک سے چار چار رگیں پھوٹتی ہیں،

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے پیٹ بھی عجیب حکمت پر مبنی ہے، کہ اسے کھانے پینے کے تمام توازمات و آلات سے آراستہ کیا، جیسے آنتیں، جگر، معدہ، طحال پتہ، گردہ، مثانہ،

معدہ کھانا پکنے کے لئے، جگر خون بنانے، طحال، سودا کو جذب کرنے، پتہ صفرا کو، گردے پانی کی ماحیت کو، جذب کر کے مثانہ تک پہنچانے کے لئے، مثانہ، پیشاب کو جمع رکھنے کا مقام ہے، اور جب کھانا خالص خون کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو اسے رگیں سنبھال لیتی ہیں، جو تین سو ساٹھ ہیں بڑی رگ کو نیاط کہا جاتا ہے، اور اسے بدن کی نہر سے موسوم کرتے ہیں، جس کے ذریعہ تمام بدن میں خون پہنچتا رہتا ہے، پھر اعضاء میں ہر ایک کے لئے فرشتہ مقرر ہے جو اس کی تدبیر کرتا اور بدن کے تمام امور کو درست فرماتا ہے، جیسے گندم بغیر کسی کاریگر کے آٹا، خمیر اور روٹی نہیں بنتی، اے انسان وہ فرشتے ہیں جو تیرے بطن میں غذا کی درستی میں مصروف رہتے ہیں، اور تو بڑی غفلت میں پڑا ہوا ہے، انہیں آسمانی فرشتوں سے معاونت حاصل رہتی ہے، آسمانی فرشتوں کو حاملین عرش سے تعبیر کرتے ہیں، حاملین عرش کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات ملتی رہتی ہیں، پشت کی ہڈیوں کو سینہ کی ہڈیوں سے شانہ کی ہڈیوں کو سرین کی ہڈیوں سے جوڑ دیا جاتا ہے:-

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے یہ بھی عجیب حکمت ہے، کہ اس نے دو پنڈلیوں کو قائم فرمایا، ہر پنڈلی میں سے پچیس رگیں ہیں، اور دو قدم فٹ کئے، ہر ایک پاؤں میں بیالیس ہڈیاں بنائیں، جنہیں پنڈلی کی ہڈی سے چوڑا کیا گیا، نیز ہر پنڈلی کے اوپر جوڑ بنایا، اسی طرح رانیں اور گھٹنے تخلیق فرمائے، ان میں بھی دو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رگیں اور دو ہڈیاں سیٹ کیں پھر ماں کے پیٹ میں بچے کی غذا حیض کے خون سے بنتی ہے اور کچھ خون الگ جمع ہوتا رہتا ہے جو بوقت ولادت' بچے کے ساتھ بہہ نکلتا ہے' اسے نفاس کہا گیا ہے ایک تہائی فم معدہ تک بدن میں اوپر کی طرف چڑھتا محسوس ہوتا ہے' جس کے باعث حاملہ کو نئی نئی چیزیں کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے' تو بچے کے لئے ماں کے پیٹ سے باہر آنے راستہ آسان بنا دیا جاتا ہے' پھر اسے ماں کے دودھ کی غذا عطا کی جاتی ہے' جو موسم گرما میں ٹھنڈا اور موسم سرما میں ذرا گرم نکلتا ہے' بچے کو غذا مہیا کرنے کے لئے پستان بنانے انہیں چوسنے کی' اللہ تعالیٰ نے صلاحیت عطا کی' پستان کے سرے کو بچے کے منہ کے مطابق سنوارا نیز پستان کے سرے سے ایسے تنگ سوراخ تخلیق فرمائے کہ چوسے بغیر دودھ نہ نکلے پھر جب بچہ دو سال کا ہوتا ہے تو اس کے لئے ماں کا دودھ مفید نہیں رہتا بلکہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے اسی لئے بچے کو کھانے پینے کی چیزوں کا راغب بنا دیا جاتا ہے' اب کھانے پینے کی چیزوں کو کاٹنے چبانے اور پینے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کے منہ میں سولہ داڑھیں نکلتی ہیں' ہر جانب آٹھ آٹھ' چار نوکیدار دانت' چار کچلیاں' چار رباعیات' یعنی درمیانی اور نیچے کے دانت چار رضوامک (درمیانی سے متصل' چونکہ چبانے میں پانی کی بھی ضرورت پڑتی ہے' اس لئے زبان کے نیچے دو رگیں بنائیں جن سے تھوک نکلتا رہتا ہے' جو پانی کے مترادف ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم انشا ناہ خلقا آخرا' پھر ہم نے اسے دوسری تخلیق سے سنوارا یہ قول انہی امور کی طرف مشیر ہے

پھر بچے کو عقل و تمیز سے بہرہ مند کیا یہاں تک کہ وہ کامل ہو گیا' اور بلوغت کے قریب پہنچتا ہے' پھر جوان ہوا' ادھیڑ عمر بنا آخر کار بڑھاپے نے آدبوچا تب اس حالت میں وہ شکر گزار ہوا یا ناشکرا؟

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جوان' لڑکا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور نوجوان' وہ ہے جو زیادہ عمر کو نہ پہنچے' ادھیڑ عمر وہ ہے جو تیس سے چالیس سال تک پہنچے' بوڑھا وہ ہے جو چالیس سال سے متجاوز عمر کا ہو بعض فرماتے ہیں' جوان یا نوجوان سن بلوغت سے تیس سال والے کو کہتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طفل' اسے کہتے ہیں جسے تمیز نہ ہو' صبی اور غلام اسے کہتے ہیں جو سن بلوغت تک نہ پہنچے' شاب و فتی (جوان اور نوجوان) وہ ہے جو بلوغت سے تیس سال تک کا ہو' ادھیڑ عمر تیس سے پچاس برس والا' جبکہ شیخ یا شیخ فانی' پچاس سے ستر برس یا اس سے زائد عمر والے کو کہتے ہیں'

لطائف عجیبہ :-

نمبر1 حکماء بیان کرتے ہیں کہ لڑکا سات برس تک پھول' نو برس تک خادم' پندرہ سال تک وزیر' رہتا ہے اس کے بعد دوست یا دشمن کے روپ میں ظہور پذیر ہو گا'

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے لڑکے کی بشارت دی' آپ نے فرمایا وہ ایسا پھول ہے جسے قریب سے سونگھا جاتا ہے' پھر وہ فرمانبردار ہو گا یا نقصان دہ !!

نمبر2 -- خیال رہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہوا' پانی' آگ اور مٹی سے تخلیق فرمایا پھر یوں سمجھئے کہ آنکھ آگ ہے' قوت سماعت ہوا ہے' سونگھنے کی طاقت پانی اور چکھنے کی قوت مٹی ہے'

اور اس میں برجوں کی تعداد کے برابر بارہ برج بنائے گئے ہیں' جن میں سات سر میں' ایک منہ دو نتھنے' دو آنکھیں' دو کان' اور پانچ باقی بدن میں' دو چھاتیاں' ناف' پیشاب اور پاخانہ کا مقام'

اللہ تعالیٰ سات آسمان بنائے' ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے مرد میں سات اعضاء تخلیق فرمائے انہیں پر ہی سجدہ صحیح ہوتا ہے' ان میں سے ایک پیشانی ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پیشانی کی گولائی میں چھ ہڈیاں ہیں ان میں سے ایک ہڈی ایسی ہے جس میں دو رگیں ہیں جو اسے سیراب کرتی ہیں دو ہاتھ' دو گھٹنے' صدو قدم ان سات اعضاء پر سجدے کو درست ٹھہرایا گیا ہے !!

نمبر3 -- اللہ تعالیٰ نے آسمان میں سات ممتاز سیارے تخلیق فرمائے ہیں ایسے ہی مرد میں سات خواص پیدا کئے قوت سامعہ' قوت باصرہ' قوت ناطقہ' قوت ذائقہ' قوت شامہ' قوت لامسہ' قوت دافعہ' اور بعض نے عقل و شعور کو ایک قوت قرار دیا ہے۔ فقہاء شافعیہ بیان کرتے ہیں کہ مسوس کا وضو نہیں ٹوٹتا مثلاً کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے ستر کو مس کر لیا اور وہ دونوں باوضو تھے تو جس نے مس کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا مگر جس کو مس کیا گیا اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن بعض اوقات لامس اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا' مس شرمگاہ چھونے کو کہتے ہیں جب کہ لمس جسم کے کسی بھی حصے کو ٹچ کرنے کا نام ہے

نمبر4 -- بچے کی حرکات ستاروں کی حرکتوں جیسی ہیں' اس کا پیدا ہونا گویا کہ ستارے کا طلوع ہونا ہے' اس کا مرنا' ستارے کا غروب ہونا ہے' اور یہ باعتبار عالم علوی ہے' لیکن عالم سفلی کے اعتبار سے اس کا بدن زمین کی طرح ہے اس کی ہڈیاں پہاڑیوں کی مثال ہیں' اور بچے کی ہڈیوں میں مغز معدنیات سے تعبیر کرتے ہیں' رگوں کو نہروں سے تشبیہ دی گئی ہے' اور گوشت' خاک کی مثل ہے' بچے کے بال نباتات کی مثال رکھتے ہیں' چہرہ طلوع آفتاب کی جگہ اور اس کی پشت آفتاب غروب ہونے کا مقام گویا کہ چہرہ مشرق اور پشت مغرب ہے بچے کی دائیں دانب شمائل اور بائیں طرف جنوب سے عبارت ہے' اس کی سانس ہوا' کلام رعد' ہنسی برق اور رونا بارش کی مثال ہیں بچے کا غصہ' بادل' اس کا پسینہ سیلاب' اس کا سونا' موت اور اس کی بیداری' زندگی کی مثل ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بچے کا بچپن موسم بہار' جوانی گرما' کہولت' خزاں ضعیفی موسم سرما کی طرح ہے'
نمبر5 -- اللہ تعالیٰ نے سورج کو چمک' چاند کو روشنی' شب کو تاریکی' ہوا کی لطافت پہاڑوں کو کثافت' پانی کو رقت عطا فرمائی' پھر نور ملا ئکہ کا حصہ چمک دار روشنی کو حوروں کا گہنا' تاریکی کو جہنم کے دربانوں کا تحفہ' اور رقت کو شیاطین کا حصہ بنایا' لطافت جنوں کو ودیعت کی گئی تو کثافت چوپایوں کے حصہ میں آئی' اور ان تمام اوصاف کو حضرت انسان میں رکھ دیا' نور کو دونوں آنکھوں' چمک دار روشنی کو' چہرہ' تاریکی کو بالوں' لطافت کو روح کثافت کو ہڈیوں' رقت کو دماغ کا مرکز بنایا' چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صورت میں ان تمام ضدوں کو جمع کر دیا تو اعلان فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین' پس اللہ تعالیٰ ہی احسن الخالقین ہے جو برکات سے نوازنے والا ہے'

فوائد نافعہ -- برائے جسمانی علاج --

رحمت عالم' محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عباد اللہ "تداو وا فان اللہ تعالیٰ لم یضع داء الا وضع لہ دواء و شفاء الا داء واحداً اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی کوئی بیماری نہیں بنائی جس کی دوا اور اس میں شفاء نہ رکھی ہو' سوا ایک بیماری کے!!

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کیا بیماری ہے فرمایا "الھرم "بڑھاپا ہے' (ترمذی شریف) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کو دو قسم سے انسانوں سے لازماً رجوع کرنا ہو گا' ان سے کوئی بے نیاز نہیں رہ سکتا!! ایک علماء دین اور دوسرے حکماء وقت'

بعض علماء کرام فرماتے ہیں۔ علم طب کے بانی حضرت شیث علیہ السلام ہیں' لیکن بعض کے نزدیک حضرت ادریس علیہ السلام نے علم طب اور صنعت گری کو رواج دیا ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ علم طب الہام اور وحی الٰہی سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے' بعض نے کہا بکثرت ایسی باتیں ہیں جنہیں حیوانات سے استفادہ کیا گیا ہے' اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بھیڑیا جب بیمار پڑتا ہے تو اس کے دل میں دو جانور کھانے کا خیال پیدا کر دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اس عمل سے صحت یاب ہو جاتا ہے' سانپ جب موسم گرما کے آغاز میں زمین پر رینگنا شروع کرتا ہے تو اندھا ہوتا ہے' جب وہ کلونجی آنکھ میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بینائی بحال کر دیتا ہے' بلی جب کوئی زہریلی چیز کھا لیتی ہے تو پھر وہ زیتون کی تلاش میں سرگردان رہتی ہے' اگرچہ چراغ میں ہی کیوں نہ ہو پھر جب اسے استعمال کر لیتی ہے تو زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اس طرح اسے صحت حاصل ہو جاتی ہے'

جب اونٹ بیمار ہوتا ہے تو شاہ بلوط کے شجرہ کو کھانے سے تندرست ہو جاتا ہے خنزیر کی بیماری کیکڑے کھانے سے ختم ہو جاتی ہے -- فتبارک اللہ رب العالمین لہٰذا اللہ کی ذات والا برکات ہی تمام جہانوں کی پالنے والی ہے'

فوائد جمیلہ - نمبر1

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' بدخلق انسان اپنے آپ کو ہمیشہ عذاب میں مبتلاء رکھتا ہے اور جو شخص زیادہ متفکر رہتا ہے وہ اپنے بدن کو بیماری سے دوچار کرتا ہے' جھگڑالو کی عظمت و بزرگی خاک میں مل جاتی ہے' اس سے انسانیت اور مروت کا تصور نہیں کیا جا سکتا'

بعض فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ فکر کو تخلیق فرمایا تو اس نے عرض کیا الٰہی ! میرا کون سا ٹھکانہ ہے ارشاد ہوا میرے مومن بندے کا دل' حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ' آیت کریمہ والضحیٰ والیل اذا سجیٰ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاشت کی قسم فرمائی جو دن میں ایک مخصوص ساعت ہے' بعدہ تمام رات کی قسم ارشاد فرمائی' تاکہ معلوم ہو کہ افکار دنیا بکثرت ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ان کا سرور بہت زیادہ ہے' کیونکہ دن خوشی کے ظہور کا نمایاں حصہ ہے' پس اس کے ایک حصہ خاص یعنی چاشت کی قسم فرمائی' اور رات اندھیری ہوتی ہے جسے افکار سے تعبیر کیا گیا بناء علیہ تمام رات کی قسم فرمائی'

کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے عرش کے بائیں طرف ایک بادل پیدا کیا جس سے تین سو سال تک غم و الم کی بارش برستی رہی' (ممکن ہے انسان کے زیادہ تر ایام زندگی' غم و الم اور حزن و ملال میں بسر ہونے کا یہی باعث ہو)

نمبر2 سر درد اور اس کا علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر اقدس میں درد محسوس ہوا تو آپ نے سر اقدس میں سنگیاں لگوائیں' نیز بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جب کبھی درد ہوا تو آپ مہندی لگا لیا کرتے' اس کی تفصیل باب العدل میں ملاحظہ کریں

درد سر کے لئے اسبغول کو سرکے میں ملا کر لگائیں' ایسے ہی خشک و تر گلاب کو سونگھنے نیز کھیرے اور ککڑی کھانے سے بھی درد سر سے نجات مل جاتی ہے' خربوزے کی خوشبو بھی مفید ہے بیری کے پتوں کا باندھنا اور سرکے' کا لگانا بھی باعث شفا ہے' سرکہ میں زیرہ ملا کر سونگھنے سے زکام ختم ہو جاتا ہے' بھوسہ (توڑی) کو ابال کر گرم پتھر پر رکھیں اور اس پر سرکہ کو چھڑک کر دھونی لی جائے تو درد سر سے فوری آرام ہو گا!! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب فرشتوں کی جس جماعت پر بھی میرا گزر ہوا انہوں نے مجھے عرض کیا اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دیں' آپ کی خدمت میں جس کسی نے درد کی شکایت کی تو آپ نے سنگھیاں (پچھنے) لگوانے کا حکم دیا!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نیز پاؤں کے درد کے لئے آپ نے مہندی لگانے کا حکم فرمایا' نیز درد سر کے لئے حبی عالم کا عصارہ (نچوڑ) گلاب کے تیل میں ملا کر لگانے سے نفع ہوتا ہے' نیز اس کے عصارہ (نچوڑ) آنکھ میں لگانے سے آشوب چشم حار کو مفید ہے زادالمسافر میں ہے کہ انیسون کی دھونی درد سر کو سکون بخشتی ہے' اگر اس کی دھونی ناک سے لیں تو زکام کو آرام میں تبدیل کر دیتی ہے'

خبردار!! صحت بدن' سر کی صحت سے معلق ہے' کیونکہ وہ چار طبائع پر تقسیم ہے دائیں جانب صفرا' بائیں طرف سودا' پیچھے کی جانب بلغم اور سامنے کی طرف خون پس اگر داہنی جانب درد ہو تو صداع صفراوی ہوگی' اس کی علامت' پیاس' زبان کا خشک ہونا اور نیند کا نہ آنا ہے' اس کا علاج یہ ہے کہ روغن بنفشہ میں نمک ڈال کر پاؤں میں ملا جائے' یا بغیر نمک' سر پر مالش کریں'

اور اگر بائیں طرف ہو تو صداع سوداوی ہے اس کا علاج روغن کدو یا پھر روغن بادام تلخ ہے' اور اگر درد سر پیچھے کی طرف ہے تو صداع بلغمی ہو گی اس کا علاج یہ ہے مولی یا شہد استعمال کر کے قے کرائیں' اگر سر کا درد بند نہ ہوتا ہو تو پھر صداع دمدی ہے اس کا علاج فصد کرانا ہے' بشرطیکہ بخار یا ضعف نہ ہو نیز نہ زیادہ سردی اور نہ ہی زیادہ گرمی کا موسم ہو اگر گرمی یا سردی کا موسم ہے تو ٹخنہ سے چار انچ اوپر پنڈلیوں پر پچھنے لگوائے' اگر صداع غلیظ حار ہے تو فم معدہ میں مجتمع ہو چکا ہے' جس کی علامت کرب' غشی' بے چینی' اور چبھن سی ہے اس کا علاج مریض کو قے کرانا ہے' یا مسہلات کا استعمال کرنا ہے' نیز مریض کے سینہ پر گلاب اور روغن کی مالش کرنی چاہئے' غار برگ سداب پانی اور سرکہ میں پکا کر ضماد کرنے سے درد شقیقہ کو نافع ہے' اور .فضلہ تعالیٰ فوراً صحت ہو گی !!

(نمبر3) کان کے درد کا علاج

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کان کے درد کے لئے عصارہ (نچوڑ) برگ سداب' پوست انار کے ساتھ آگ پر پکائیں اور کان میں ٹپکائیں' بہت مفید ہے' اسی طرح کان کے درد کے لئے' روغن بادام تلخ' شہد کے ساتھ عصارہ نعناع ٹپکانا فائدہ دیتا ہے' نیز ان کے علاوہ سرکہ کے ساتھ کچھ اور دوائیں ملا کر کان میں ڈالنے سے درد' دور ہو جاتا ہے' جسے مناقب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب میں درج کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز زادالمسافر میں مرقوم ہے کہ کان دروازۂ عقل ہے' جس کی سماعت ختم ہو جاتی ہے اس کی عقل بھی کم ہو جاتی ہے' اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے اور اس کا نکالنا دشوار ہو تو مولی کا عرق' روغن بادام شرین کے ہمراہ آگ پر نیم گرم کر کے ڈالیں' چیز ختم ہو جائے گی اور سماعت میں اضافہ ہو گا'

اسی طرح آب گندنا' روغن گل کے ہمراہ عورت کے دودھ میں ملا کر کانوں میں ڈالیں۔ درد کان کے لئے بہت نافع ہے۔اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے تو سلائی کے ساتھ سریش یا گوند لگا کر کان میں آہستہ آہستہ چلائیں وہ چیز اس سے چمٹ کر باہر نکل آئے گی نہ نکلے تو ناک میں مرچیں ڈال کر نتھنے بند کر لیں اس طریقے سے چھینک آئے گی اور بفضل خدا وہ چیز باہر نکل پڑے گی' اگر کان میں زخم یا پیپ وغیرہ سے درد ہے تو اس کا علاج کچھ اس طرح سے کیا جاتا ہے' ایک قیراط افیون اور دو دانے گندم کے برابر موم پگھلا کر تھوڑے سے روغن گل میں ملا کر اس کا فتیلہ (بتی) بنا کر اس میں ڈبوئیں اور کان میں رکھ لیں' بہت جلد آرام ہو گا!!

نمبر4۔ آنکھ کی تکالیف کا علاج

حکماء بیان کرتے ہیں کہ آشوب چشم کے علاوہ اگر کوئی مرض آنکھ میں ہو تو عورت کے دودھ میں زعفران ملا کر آنکھ میں لگانے سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے' نیز عمدہ پکے زرد خربوزوں یا اخروٹ کے چھلکے پیس لیں اور پھر خشک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کر کے پیشانی پر لگا دیں' تاریکی دور ہو گی اور آنکھ کی خارش ختم کرنے کے لئے منفل دراز ایک درم' زعفران ایک درم' نبل الطیب نصف درہم مازو تین درہم' فلفل ربع درہم' کافور نصف درہم' نوشادر نصف درہم لے کر ان تمام چیزوں کو خوب باریک پیس لیں' پھر پانی میں ملا کر آنکھ کے اندر اور باہر استعمال کریں نہایت مفید ہے خیال رہے درہم ساڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے' بعض نے ساڑھے چار ماشے قرار دیا ہے (واللہ تعالٰی و حبیبہ الاعلٰی اعلم)

سداب کا استعمال مقوی بصر ہے' اور اس کا عصارہ عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی بینائی مزید روشن ہوتی ہے اور تاریکی دور'

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں' آنکھ کا بہترین علاج یہ ہے کہ اسے ملنا چھوڑ دیا جائے

نبی کریم رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں آشوب چشم کا علاج ٹھنڈا پانی ہے' اور یہ نہایت مجرب علاج ہے'

اسی طرح روغن سداب بھی مفید ہے' اور یہ پیٹھ کے درد کے لئے بھی تریاق ہے زاد المسافر میں ہے کہ نمک اور پانی میں بکری کی کلیجی کو پکایا جائے' جس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہو وہ اس کی دھونی لے اس کے لئے بہت نافع ہے!! نیز کلیجی بھوننے پر جو اس سے رطوبت نکلتی ہے اسے آنکھ میں لگانا مفید تر ہے' حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں' میرا ایک غلام تھا جس کی بینائی بہت کمزور تھی میں نے بکری کی کلیجی سے نکلنی والی رطوبت لے کر اس کی آنکھ میں لگائی تو اس کی بصارت میں اضافہ ہو گیا' اور تکلیف کی شکایت جاتی رہی' اسی طرح کسی حکیم نے بیان کیا ہے کہ عصارہ سو نیز آنکھ میں لگانے پر مداومت کی جائے بصارت تیز ہوتی ہے اور ظلمت دور' اور یہ آنکھ کی صحت کا محافظ ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ آب کماء (کھمبی) کا پانی آنکھ کے مرض کے لئے بہت مفید ترین ادویہ میں سے ہے'

حکایت

مترجم کتاب ھذا محمد منشا تابش قصوری عرض گزار ہے کہ جب میں دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑہ میں حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج الوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری الاشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشکوۃ شریف کا درس لے رہا تھا ہم متعدد جماعتی تھے جن میں حضرت مولانا الحاج الحافظ نذیر احمد نوری مدظلہ' خصوصیت سے قابل ذکر ہیں'

دوران سبق حدیث شریف پڑھی جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ آنکھ کی تکلیف کے لئے کھمبی کا پانی بہت مفید ہے' جب ہم سبق سے فارغ ہوئے تو میں نے مولانا حافظ نذیر احمد صاحب مدظلہ سے کہا آیئے باہر چلیں کھمبیوں کا موسم ہے تلاش کریں ممکن ہے ہمیں کھمبیاں دستیاب ہوں اور ہم ان کا پانی نکال کر آنکھوں میں لگائیں' چنانچہ ہم باہر نکلے کھمبیاں تلاش کرنے پر مل گئیں' دارالعلوم میں آئے' ان سے پانی نچوڑا' پیالی میں رکھا' سلائی لی اور فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض گزار ہوئے! حضور! آج مشکوۃ شریف میں کھمبیوں کے پانی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ہم اسی ذوق میں کھمبیاں تلاش کر کے لائے ہیں' یہ پانی آپ کی خدمت میں اپنی آنکھوں کو لگانے سے پہلے تبرک بنانے کے لئے پیش کرتے ہیں لہٰذا آپ پہلے استعمال میں لائیں'

حضرت قبلہ فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سبق سے محبت پر شاباش دی مگر ساتھ ہی فرمایا میری آنکھیں بحمدہ تعالیٰ صحیح و درست ہیں' اس لئے میں نہیں لگاتا کیونکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیمار آنکھوں کے لئے مفید ہے! صحیح بات تو یہ ہے کہ اگر ہم یہ محنت نہ کرتے تو عین ممکن تھا ہمیں وہ معنی سمجھ نہ آتا جو پریکٹیکل عمل سے واضح ہوا چنانچہ پھر ہم نے بھی اس پانی کو استعمال نہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت سے ہماری آنکھیں بھی صحیح سلامت تھیں، اور ہیں،

آج بھی راقم السطور لکھائی پڑھائی عینک لگائے بغیر کرتا ہے کیونکہ میری قریب کی نظر بحمد اللہ تعالیٰ بالکل محفوظ ہے، ہاں البتہ دور کی نظر کمزور ہے تاہم آنکھیں اندرونی و بیرونی مرض سے محفوظ ہیں اور انشاء اللہ العزیز رہیں گی کیونکہ ان آنکھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں متعدد بار حاضری دی مقدس جالیوں کو دیکھا، گنبد خضرا کو اپنے اندر سمویا، مسجد نبوی کا نقشہ سجایا بیت اللہ شریف اور المسجد الحرام نیز مقامات مقدسہ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئیں، مجھے یقین ہے کہ مرتے دم تک میری آنکھیں روشن اور کارگر رہیں گی بلکہ یہ تو بعد از وصال بھی کھلی رہیں گی جیسے کسی عاشق صادق نے جذبات کے عالم میں یہاں تک کہہ دیا تھا

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ چکی تھی تیرے انتظار کی
تابش قصوری

حکایت - آنکھیں درست ہو گئیں

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کماۃ (کھمبی) کو اپنے لئے لازم کر لو، کیونکہ یہ من (خدائی کھانا) ہے، اور اس کا پانی شفا ہے، تو میں نے پانچ سات کھمبیاں لیں اور انہیں نچوڑا اور ایک چندی آنکھوں والی کنیز کی آنکھوں میں لگایا تو وہ بحکم خدا فوراً صحت یاب ہو گئی،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کحل ملا کہ' لگانا نہایت نافع ہے' اور اس کی کہانی کچھ اس طرح ہے ایک شخص کو آشوب چشم لاحق ہوا جس کے علاج سے طبیب عاجز ہوئے' اس مریض نے خواب میں فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی اس جماعت نے اس شخص کے لئے ایک سرمہ تجویز کیا' چنانچہ جب وہ سرمہ اس شخص نے اپنی آنکھوں کو لگایا تو فوراً درست ہو گئیں' اسی بنا پر اس سرمے کا نام کحل ملا کہ مشہور ہو گیا'

کحل ملا کہ - فرشتوں کا سرمہ' درج ذیل اشیاء سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ انزروت پروردہ' دس درہم' نبات سفید تین درہم' شیشم ایک مثقال' ان تمام کو خوب پیس لیں۔ سرمہ تیار!! آشوب چشم کے لئے نہایت نافع اور بینائی کی پختگی کے لئے عام طور پر لگایا جا سکتا ہے' (تابش قصوری)

نمبر5 - خوبصورتی کا راز

گائے کا تازہ دوہا ہوا گرما گرم دودھ دو تین پیالے یومیہ پینے سے چہرہ کی زردی دور ہو جاتی ہے اور رنگت نکھر آتی ہے' نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ چہرے کو کرسنہ کے آٹے سے دھویا جائے تو رنگ عمدہ نکلتا ہے' شہد کو کرسنہ کے آٹے میں ملا کر چہرے پر ملا جائے تو داغ دھبے اور چھائیاں ختم ہو جاتی ہیں'

نمبر6 - بالوں کی لمبائی اور خوبصورتی

شہد کے استعمال سے بال لمبے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت میں حسن نمایاں ہوتا ہے کزبرۃ الیبز جسے پرسیاوشان بھی کہتے ہیں یہ سایہ دار جگہوں اور سیم زدہ دیواروں میں ہوتا ہے اگر اس کی راکھ زیتون اور سرکہ میں ملا کر گنجے سر پر لگائی جائے تو بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں اور داء الثعلب پر لگانا بھی مفید ہے'

نمبر7 - داڑھ کا درد ختم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زیتوں کا گوند داڑھ میں لگانے سے درد ختم ہو جاتا ہے' اسی طرح سیاہ نمک یا سیاہ مرچ بھی داڑھ کی تکلیف کو رفع کرتی ہے!!

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں داڑھ کے درد کے لئے میرا تجربہ ہے کہ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے اور پوست سنگ پشت سوختہ' دانت کی پیپ' غلاظت کو دور کرتا ہے'

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار میری داڑھ میں درد ہوا' میں نے بارگاہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا' آپ نے فرمایا آیئے میرے قریب میں تمہارے لئے ایسی دعا سے دم کروں گا اگر کوئی بھی میرا امتی اسے پڑھ کر دم دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے باعث درد کو کافور فرما دے گا اور اسے سکون و اطمینان نصیب ہو گا' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر دست رحمت رکھ کر یہ پڑھا !!

اللھم اذھب عنہ ما یجدفکشفہ بدعوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی اسے جس تکلیف نے بے سکون کر رکھا ہے اپنے محبوب کریم کی دعا سے آرام نصیب فرما! پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرے ہی لمحے شفا سے نواز دیا۔

نیز فرماتے ہیں - جو چھینکنے والے پر الحمد کہنے میں پہل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو داڑھ کے درد سے محفوظ رکھتا ہے۔

نمبر8 - چار چیزوں کو برا نہ سمجھو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو چار چیزوں کے باعث برا نہ کہو' آشوب چشم کو برا نہ سمجھو کیونکہ یہ نابینا ہونے سے انسان کو بچاتی ہے' زکام کو برا نہ کیونکہ یہ جذام کی جڑ کاٹتا ہے' کھانسی کو بھی' کیونکہ یہ فالج سے بچاتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے' اور دل کو قطعاً برا نہ سمجھو کیونکہ یہ مرض کی بنیاد کو کھود دیتی ہے'
حکماء کا بیان ہے معدہ میں جو چیز تکلیف کا باعث ہو وہ قے سے دور ہوتی ہے'
اور شکم میں تکلیف دہ چیز کا علاج ہچکی ہے' آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو وہ
آنکھ کی میل کے ساتھ باہر نکل پڑتی ہے' کان میں جو چیز پڑ جاتی ہے وہ کان کی
میل صاف کرنے سے صاف ہو جاتی ہے' دماغ میں تکلیف دہ چیز ناک کی
رطوبت کے بہنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ دل اور پھیپھڑے کی تکلیف سانس
لینے سے جاتی ہے' سینہ کی تکلیف کھانسی دفع کرتی ہے' جگر کی تکلیف پیشاب
کرنے سے دور ہوتی ہے' پشت اور دیگر اعضاء بدن میں تکلیف دہ چیز' مادہ
منویہ کے خروج سے خارج ہو جاتی ہے' جلد اور گوشت میں تکلیف دہ چیز
پسینہ کے ساتھ نکل جاتی ہے' حلق اور گلے میں تکلیف دہ شئی تھوک کے
نکلنے سے خارج ہوتی رہتی ہے' (سبحان اللہ) ہر ایک اعضا کا علاج آٹو میٹک
ہر لحہ ہوتا رہتا ہے ورنہ نہ جانے انسان کی حالت و کیفیت کیا سے کیا ہو جائے
(تابش قصوری)

نیند کے وقت منہ سے لعاب نکلنے کا حکم

فقہاء فرماتے ہیں' لعاب اگر معدہ سے نکل کر آئے تو پلید ہے' اس کی
پہچان یہ ہے کہ اس سے بدبو آئے گی' اور اگر کس کو بکثرت اس سے سابقہ
پڑتا ہے تو وہ معذور کے حکم میں ہونے کے باعث مستحق معافی ہے'
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بال ناک اور کان میں ہوتے ہیں
وہ جذام کے دافع ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ناک
کے بال مت اکھاڑو' کیونکہ ان کے اکھاڑنے سے ناک میں زخم نمودار ہو جاتا
ہے' البتہ کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
نمبر 9 - میخ' کیل یا لوہے کی کوئی بھی چیز گرم کر کے دودھ میں اسے ٹھنڈا کیا
جائے اور کھانسی والے کو وہ پلا دیا جائے تو کھانسی کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہے' یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نسخہ پرانی کھانسی اور غلیظ ریاح اور زہریلے جانوروں کی زہر کے لئے تریاق ہے' طریقہ کار یہ ہے کہ ایک اوقیہ لہسن کو دو اوقیہ گائے کے گھی میں آگ پر پکایا جائے پھر ایک چمچہ شہد ڈال کر نرم سی آنچ پر تیار کریں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے' پھر استعمال کریں' بہت مفید ہے۔

ملوحیہ اور بندق کا استعمال اور مصطگی کا پینا یا تین عدد نیم ابلے ہوئے انڈے' کھانے سے کھانسی ختم ہو جاتی ہے' لبان ایک درہم سے حصہ پیس کر انڈے میں ملائیں کمون کو شہد کے ساتھ چٹائیں بچوں کی کھانسی زائل ہو جائے گی۔

نمبر 10 - استسقاء کے لئے انجیر کو میٹھے تیل میں ملائیں اور ایک دن رات اسے تر کریں' پھر حنظل (تمّے) کے بیج یا پتوں میں ملا کر حسب ضرورت بیمار کو کھلائیں۔ بہت نافع ہے۔ کبوتر کی بیٹ' سرکہ میں ملا کر جسے استسقاء کا مرض لاحق ہے اس کے بدن پر مالش کریں' بہت جلد صحت ہو گی۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کمر اور گردے کی رگ میں جب جنبش کی تکلیف ظہور پذیر ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ پانی میں شہد ملا کر ہلکی سے آنچ دے کر پی لے' تکلیف رفع ہو جائے گی۔

نمبر 11 - پیچس کی بیماری کا علاج یہ ہے کہ لیموں خشک کے چھلکے استعمال کریں' نیز لیموں کا استعمال فالج وغیرہ کے لئے مفید تر ہے' اور لیموں بہت زیادہ نافع ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سناء اور کمون کو لازم پکڑو' کیونکہ یہ دونوں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' پودینہ کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی سے نوازا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لیجئے' کیونکہ مجھے اسی ذات حق کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا' اس نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس کی دوا مجھ میں نہ ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میتھی سے شفا حاصل کیا کریں' کیونکہ میتھی میں جو منافع رکھے ہیں اگر میری امت ان پر مطلع ہو جائے تو سونے کے برابر قیمت دے کر بھی حاصل کرے (پنجاب میں قصوری میتھی تو لوگوں کے لئے سوغات سے کم نہیں' الگ بطور ساگ کے بھی پکائی جاتی ہے' عموماً دیگر سبزیوں نیز گوشت میں بھی ڈال لیتے ہیں' ذائقہ کے ساتھ ساتھ سالن خوشبو دار بن جاتا ہے) (تابش قصوری)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج پنہاں ہے!!

نمبر12 - زیرہ' نعناع اور زیرہ رومی کا استعمال نفخ معدہ کو دور کرتا ہے نیز معدہ کی سوزش ختم ہوتی ہے۔

کشنیز سبز' بے نمک تازہ پنیر یا زیرہ رومی کے ساتھ استعمال کریں فائدہ مند ہے بشرطیکہ ترش نہ ہو'

معدہ کی برودت کو ابلا ہوا گندنا اور کراویا کا استعمال فائدہ دیتا ہے' معدہ کی تکلیف کے لئے لیموں کا استعمال مفید تر ہے' کیونکہ وہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے' اور زہریلے مواد کو ختم کرتا ہے۔ بشرطیکہ دوا کے طور پر استعمال کیا جائے' زیادہ کھانا' مفید نہیں' لیموں کے ساتھ نمک شور زیادہ نافع ہے' نیز یہ گردے کے سدوں کو نفع بخش ہے۔

نمبر13 - سرکہ' ورم طحال کو مفید ہے۔ زعفران یا چقندر کا عصارہ یا مصطگی کا پینا کرفس یا آب رشاد کا شہد کے ساتھ استعمال بھی طحال کو نافع ہے۔

نمبر14 - قلوب (سرخ کھجور) کھانا قلب (دل) کے لئے مفید ہے' آج کل "ہارٹ اٹیک" بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ جو اس بیماری میں مبتلا ہے اسے کھجور عمدہ سرخ کا استعمال نفع بخش ہے (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہی دانہ بھی قلب کو مضبوط کرتا ہے۔ نیز انڈے کی سفیدی اور مصطگی کا استعمال بھی مقوی قلب ہے۔

حضرت منصف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری کا شعار' دل کی تقویت کا باعث ہے۔ بطور دلیل یہ روایت لائے ہیں۔ کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری شریف میں مذکور ہے۔ یہودیوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں وہ جذیہ نہیں دیتے اور یہ دل سخت اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے نشانات عظیمہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قلب (دل) تمام اعضاء بدن کا بادشاہ ہے۔ اور اعضاء لشکر ہیں۔ جب قلب پاکیزہ ہو گا تو اعضاء بھی پاکیزہ ہوں گے (یعنی جب قلب صحت مند' اعضاء تندرست) نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگو سن لو! بدن میں ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تمام اعضاء درست رہتے ہیں جب وہ بیمار ہوتا ہے تو تمام اعضاء بیمار پڑ جاتے ہیں۔ سنئے! وہ کیا ہے! آگاہ ہو جایئے وہ قلب ہے!!

نمبر 15 - خفقان صفراوی کا علاج ترش انار کا استعمال ہے۔ اور انار میں بکثرت منافع پائے جاتے ہیں اگر خفقان سوداء کے باعث ہو تو ہلیلہ کابلی کا کھانا مفید ہے۔ حاوی "قلوب الطاہرہ میں ذکر کیا گیا ہے خلط صفرا گرم و خشک ہے۔ اور گرم و خشک مزاج والے آدمی کو اس کا استعمال مفید ہے خلط سوداء سرد اور خشک ہے اس سے ہڈیوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہڈیوں کو سرد اور خشک بنایا ہے۔ اور اس میں مغز یعنی گودے کو گرم تر اگر گودے میں گرمی اور تری نہ ہوتی تو ہڈیوں کی خشکی اور سردی کو نقصان پہنچتا اور ہڈیوں میں خشکی اور سردی نہ ہوتی تو گودا اپنی گرمی اور تری کے باعث خراب ہو جاتا۔

بلغم بدن تر رکھتی ہے۔ خون اصلی اور غذا حقیقی تمام بدن کے لئے مفید ہے۔ باقی اخلاط خون کی اصلاح کے لئے ہیں۔ خون کی دو قسمیں ہیں خون لطیف اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خون کثیف خون لطیف قلب کا خون ہے اور خون کثیف جگر کا باعتبار بدن خون کی کیفیت ایسی ہے جیسے بادشاہ اور رعایا کی۔ اس کے سکون اور بربادی کا باعث عوام ہی ہے۔ جب بادشاہ کے مزاج میں تیزی آتی ہے تو وہ رعیت کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اسی طرح یہاں خون سے مراد بادشاہ اور اعضاء سے مراد رعیت ہے۔ خون میں تیزی اعضاء کی تکلیف کا باعث (آجکل کی جمہوریت میں بھی عوام کی طاقت کو تسلیم کیا گیا ہے اگر عوام کی تکالیف کا سربراہ ازالہ نہیں کرتا تو اسے کرسی اقتدار بادل نخواستہ چھوڑنی پڑتی ہے) اور پاکستان میں تو یہ عمل باربار دہرایا جاتا ہے (تابش قصوری)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بعض فرماتے ہیں انسان کی آنکھیں اس کی رہنما کان ظرف ہیں زبان ترجمان اور اس کے ہاتھ باڈی گارڈز ہیں۔ جگر رحت اور پھیپھڑے سکون بخش طحال ہنسی اور گردے سوچ و فکر کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ پاؤں قاصد ہیں۔

نمبر 16 - ہریسہ کا استعمال پشت کی مضبوطی کا باعث ہے۔ انڈے ابال کر اس کی زردی لیں پھر کسی برتن میں پکا کر روغن نکالیں بعدہ اس روغن کو شیشی میں ڈال لیں اور پشت کی درد اور وجع المناصل کے لئے اس کی مالش نہایت نافع ہے۔ تذکرہ سویدی جو علم طب میں بڑی مفید کتاب ہے۔ اس میں درج ہے کہ پشت کی درد کے لئے کلونجی مقشر دو درہم زیرہ سفید دو درہم اور شہد خالص ایک اوقیہ ملا کر کھانے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ انجیر کا مغز بادام کے ساتھ کھانا درد پشت کے لئے نہایت مفید ہے۔ پوست نار رنج زاد تیل کے ساتھ کسی بوتل میں اکیس روز تک دھوپ میں رکھیں اور اس کے بعد مالش کریں تکلیف ختم!! روغن سداب کا "غیمہ دردپشت' برودت گردہ اور قولنج کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

نمبر 17 - کدو خشک جلا کر اس کی راکھ پیس لیں' اور تیز سرکہ میں ملا کر برص

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پر لگائے فوری آرام۔ کلونجی اگر پیس کر سرکہ میں ملا کر چھائیاں' داغ دھبوں پر لگائیں تو نفع پائیں گے۔ بھیڑ کا خون بوقت ذبح لیں اور داغ دھبوں پر لگائیں رنگت میں نکھار اور خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔

نمبر 18 - انگور خشک یعنی میوے کو چنے کے آٹے اور زیرے میں پیس کر خصیتین کے زخموں پر لگائیں ورم دور ہو جائے گی اسی طرح کشیز سبز کا عصارہ پینے سے بول کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔

نمبر 19 - بہی دانہ یا سیب ترش آٹے میں بند کر کے کیری (بھوبل) میں پکائیں اور کھائیں مفید تر ہے۔ اسی طرح کشنیز خشک بھون کر کھانا اور ساتھ ہی بکری کا تھوڑا سا دودھ استعمال کرنا نیز نیم ابلے ہوئے انڈے کا کھانا اسہال کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اگر اسہال خونی ہوں نیز کفتار کی چربی زانو کے درد کو رفع کرتی ہے۔

(واللہ تعالٰی و حبیبیہ الاعلٰی اعلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب 4

خوف و خشیت خداوندی؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاللہ احق ان تخشوہ اللہ تعالیٰ ہی اس شان کے لائق ہے کہ اس کی گرفت سے بہت زیادہ خوف کھائیں، بعض مفسرین نے اس کلام خداوندی مرج البحرین یلتقیان کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس جگہ بحرین سے خوف و رجا کے دو سمندر ہیں جو قلب مومن میں جا کر مل جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لا یلج النار احد بکی من خشیۃ اللہ "حتیٰ یعود اللبن فی الضرع، جو بھی کوئی شخص خوف خدا سے رویا وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ، تھنوں میں واپس جائے، یعنی تھن سے نکلا ہوا دودھ جیسے واپس نہیں جا سکتا ہے ایسی ہی یقین کر لیں جو شخص خوف خدا سے اپنے آنسو بہائے وہ دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا!

مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دمعۃ العاصی تطفئی غضب الرب گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خشت الٰہی سے جس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آنکھوں میں آنسو چھلک پڑتے ہیں' میزان میں اس کا ایک ایک آنسو کا وزن احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ اور اسے ہر ہر قطرہ کے بدلے جنت میں چشمہ دیا جائے گا۔ جن کے دونوں کناروں پر محلات کے شہر آباد ہوں گے ایسے حسین و جمیل کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی ان کی خوبصورتی کا گمان کسی دل میں پیدا ہوا۔

اگر کہا جائے کہ یوں تو شیطان بھی بہت رویا تھا اسے کیا فائدہ حاصل ہوا حالانکہ ارشاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ جواباً" کہا گیا ہے کہ آپ کا فرمان برحق کیونکہ آپ نے گنہگار کے آنسوؤں کے بارے میں فرمایا نہ کہ کافر کے آنسوؤں کی بابت کہا۔ اس لئے کہ گناہ زہر ہے اور آنسو اس کا تریاق :-

حکایت - عجیب و غریب جانور

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جانور پیدا کیا ہے جس کی خوراک سانپ ہے وہ اپنی غذا کی تلاش کرتا ہوا جب سانپ کے سوراخ پر جاتا ہے تو بل سے اسے نکال کر کھا جاتا ہے۔ جب زہر اثر انداز ہوتی ہے تو تکلیف کے باعث رونے لگتا ہے اس کے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ اور فوراً شفا حاصل ہو جاتی ہے گویا کہ وہ زہر آنسوؤں کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے!! جب آنسو گرتے ہیں تو جم کر تریاق بن جاتے ہیں۔

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی آنکھ سے خوف الٰہی کے باعث مکھی کے سر جتنا بھی آنسو رخسار پر بہ نکلے اللہ اس پر آتش دوزخ کو حرام قرار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

لطیفہ - تقویٰ بصورت پیکر حسن و جمال

بیان کرتے ہیں کہ کسی اللہ کے بندے نے خواب میں ایک پیکر حسن و جمال نوجوان کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ بولا میں تقویٰ ہوں۔[۱۳]

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا تو کہاں رہتا ہے؟ بولا - ہر پریشان دل اور رونے والی آنکھ میں نیز اس نے بتایا میں نے ایک کالی سیاہ عورت دیکھی پوچھا تو کون؟ کہنے لگی ہنسی مذاق ہوں۔ پوچھا تو رہتی کہاں ہے؟ بولی ہر خوش دل میں

وسیلہ، ذریعہ قرب ! !

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض امتی ایسے ہیں جو رحمت خداوندی کی باریابی کے باعث بظاہر مسکراتے رہتے ہیں لیکن جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو خوف الٰہی سے ان کا رونا بند نہیں ہوتا، جسمانی طور پر وہ زندگی میں بستے ہیں اور روحانی طور پر ان کا مقام آسمانوں سے بھی بلند تر ہے، ان کی ارواح دنیا میں اور ان کا دل عرش بریں پر، وہ بڑے تحمل مزاج اور سکون و وقار کے پیکر ہوتے ہیں۔

فائدہ - غم کفارۂ گناہ ہے

حضرت ام المومنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، محسن کائنات حضرت رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدمی سے کثیر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے غم و حزن میں مبتلا کر دیتا ہے، وہی غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے نے خواب میں دیکھا کہ غمزدہ اور پریشان لوگوں سے بڑھ کر کسی اور کا مرتبہ نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پریشان دل والوں سے محبت فرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا میرے حبیب! غم و حزن سے خوف نہ کیجئے، کیونکہ میرے پیاروں تو ان سے ہی واسطہ ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی غم و حزن کے باعث چلی گئی تھی، ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نعمتوں سے تو کافر ہی گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔

خوف اور غم میں کیا فرق ہے؟

خوف اور غم میں یہ فرق ہے کہ خوف ایسی چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی ہو' اور غم اس چیز سے جو واقع ہو چکی ہو۔

نزہتہ الناظرین میں ہے کہ مومن کے اعمال نامہ میں اکثر نیکیاں تو غم کی بدولت ہی ہوں گی' ہر چیز سے زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ غم کا لاحق ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کسی شخص سے محبت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کو غم کا مخزن بنا دیتا ہے اور جب کسی پر ناراضگی کا اظہار فرمانا چاہتا ہے تو اسے لہوولعب اور عیش و عشرت کی بانسری پکڑا دیتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کا ورد کرتا رہتا ہے وہ ہر قسم کے غم و فکر سے محفوظ رہتا ہے۔ لا الہ الا اللہ قبل کل شئی لا الہ الا اللہ بعد کل شئی لا الہ الا اللہ یبقی ربنا ویفنیٰ کل شئی تفسیر قرطبی میں درج ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃ فمن ھذا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ وانتم سَامِدُوْنَ (طبرانی) کیا تمہیں کلام الٰہی سے تعجب ہے تم ہنستے ہو روتے نہیں اور غفلت کا شکار ہو!! اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی نہ ہنسے ہاں البتہ کبھی کبھی مسکرا دیا کرتے' اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر خوب روئے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی گرفت کے خوف سے روئے گا وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیگا اور گناہوں پر ہمیشگی کرنے والا جنت سے محروم رہے گا۔

حکایت۔ رحمت حق بہانہ می جوید؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ذوالکفل نامی اسرائیل کا ایک عام آدمی زنا کا دلدادہ تھا' اس کے پاس ایک عورت آئی اور ساٹھ اشرفیوں کے لالچ میں زنا پر آمادہ ہوئی' جب وہ اس کے قریب ہونے لگا تو عورت لرزنے اور رونے لگی۔

اس نے دریافت کیا تیری یہ حالت کیوں ہوئی' وہ کہنے لگی آج تک مجھ سے ایسا برا فعل سرزد نہیں ہوا' اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت اور خوف سے رو رہی ہوں' مجھے مجبوری نہ ہوتی تو کبھی اس فعل کا تصور بھی نہ کرتی' ذوالکفل نے جب یہ کیفیت ملاحظہ کی تو کہنے لگا' میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈروں' جا میں نے جو کچھ تمہیں دیا وہ بھی واپس نہیں لوں گا' اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس برے فعل سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کبھی زنا کے قریب نہیں پھٹکوں گا!! چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو قلم قدرت سے اس کے دروازے پر نقش تھا!! ذوالکفل کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا!! قرطبی نے سورۂ انبیاء کی تفسیر میں درج کیا جبکہ دیگر علمائے کرام کہتے ہیں یہ واقعہ اس طرح سے نہیں ہے' (شاید اس خیال سے کہتے ہوں کہ "ذوالکفل" ایک نبی کا بھی اسم گرامی ہے' تاہم اتنی سی بات سے واقعہ کا انکار مناسب نہیں' کیونکہ بکثرت عام آدمیوں کے نام انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر رکھے گئے اور رکھے جاتے ہیں) (تابش قصوری)

حکایت۔ اس کی بخشش کا میں ضامن ہوں

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی کافر بادشاہ کے ہاں ذوالکفل نامی ایک صالح مبلغ کا گزر ہوا' اس نے بادشاہ کو حق کی تبلیغ فرمائی اور کہا میں اس شہر سے اس وقت تک ہرگز نہیں نکلوں گا جب تک بادشاہ اسلام قبول نہ کرے۔

بادشاہ نے کہا میری بخشش کا ضامن کون ہوگا' وہ کہنے لگے تیری بخشش کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ضمانت میں دیتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ چنانچہ بادشاہ نے حق قبول کیا' ایمان لایا اور چند روز بعد فوت ہوگیا جب اسے دفنایا گیا تو اچانک قبر سے ایک ہاتھ باہر نکلا جس میں سبز رنگ کا ایک رقعہ تھا بخط نور اس پر تحریر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مغفرت و جنت سے نواز دیا' کیونکہ میں فلاں صالح کی ذمہ داری میں تھا' یہ منظر دیکھتے ہی لوگ اس نیک بخت کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کی ضمانت پر مسلمان ہوگئے۔ اسی بناء پر اس کا نام ذوالکفل معروف ہوا۔

حکایت ۔ پلکوں کے بال وسیلہ بخشش ہوں گے

زہرالریاض میں حضرت امام نقی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں' روز قیامت ایک خطاکار کو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی پلک کا ایک بال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزر ہوگا!! الٰہی! تیرے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاارشاد ہے جو شخص خوف خدا سے روئے گا۔ اللہ تعالیٰ پر دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا۔ الٰہی یہ شخص جس کی آنکھ کا میں ایک بال ہوں' عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک روز تیرے خوف سے رویا اور ایک قطرۂ آنسو' مجھ پر لٹک گیا' الٰہی اس بات کو تو خوب جانتا ہے! اگر تو اس کو عذاب دینا چاہتا ہے تو پھر مجھے اس آنکھ سے اکھاڑ دے!

ارشاد ہوگا تو ایسا کہنے کی بجائے اس کی مغفرت' طلب کیوں نہیں کرتا! عرض کرے گا الٰہی اب بھی تیرا خوف غالب ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاتیری سفارش پر ہم نے اسے بخش دیا! اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا کرنے کا حکم ہوگا وہ منادی کریں گے لوگو اس فلاں شخص کو اس کی آنکھ کے ایک بال کے باعث مغفرت سے نوازا گیا ہے ! !

حکایت ۔ آگ کے دریا اور ایک آنسو

حضرت امام قرطبی علیہ رحمہ سورۂ نجم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جبرائیل علیہ السلام حاضر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا رو رہا ہے' دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ جبرائیل ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہے یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' ہم بنی آدم کے ہر فعل و عمل کو دیکھتے ہیں سوا رونے کے' کیونکہ اللہ تعالیٰ خشیت الٰہی سے رونے والے کے ایک ایک آنسو سے آگ کے دریا ٹھنڈے کردیتا ہے۔

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرمارہے تھے' کہ ایک صحابی رونے لگا' آپ نے فرمایا آج اگر تمام گنہگار اس محفل میں ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کی مثل ہوں' تب بھی اس کے رونے کے باعث ان تمام کی بخشش ہوجاتی' کیونکہ فرشتے دعا کرتے ہیں الٰہی رونے والوں کی بدولت دوسری لوگوں کی بھی بخشش فرمادے جنہیں رونا نہیں آتا۔

حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جس دل میں خوف نہیں' وہ خرابی کا لوتھڑا ہے' یعنی جب انسان کے دل سے خوف نکل جاتا ہے تو وہ تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے خوف اپنا لیا' ہر نیکی پر اس کا قبضہ ہوگیا نیز فرماتے ہیں اگر کوئی تم سے دریافت کرے! کیا تم اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہو تو جواب نہ دو بلکہ خاموش رہو کیونکہ اگر حقیقتاً تم نہ ڈرتے ہوگے تو ہاں کہنے کے باعث جھوٹ بولو گے اور انکار کرو گے تو یہ بات کفر ہوگی۔

لطیفہ - چار عارف اور شہد کا پیالہ

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چار عارف حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی مہمان نوازی کرتے ہوئے ایک پیالہ شہد پیش کیا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس میں ایک بال پڑا نظر آیا' اس پر وہ گفتگو کرنے لگے' ایک بولا! عقل پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور علم شہد سے زیادہ شیریں ہے' سچائی بال سے زیادہ باریک ہے!

دوسرا کہنے لگا!

جنت پیالے سے زیادہ شفاف ہے' اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ لذیذ ہیں' اور پل صراط' بال سے زیادہ باریک ہے۔

تیسرا کہنے لگا' - قلب مومن پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور قرآن کریم کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور حقانیت' بال سے زیادہ باریک ہے۔

چوتھا کہنے لگا! اسلام پیالے سے زیادہ صاف ہے اور عبادت کا گوشہ شہد سے زیادہ پر لذت ہے اور تقویٰ بال سے زیادہ بریک ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے' معرفت خداوندی' پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور محبت الٰہی کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور خشیت خداوندی بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔

حکایت - شربت دیدار ! !

حضرت شعیب علیہ السلام کی روتے روتے بینائی ختم ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی' اگر تم جہنم کے خوف سے روتے ہو تو سنئے ! میں نے تجھے اس سے محفوظ کردیا ہے اور اگر جنت کے حصول کی خاطر رو رہے ہو تو آگاہ ہوجایئے میں نے تجھے جنت عطا فرمائی' آپ نے عرض کیا الٰہی! نہ تو میں جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ ہی جنت کا طالب ہوں' میرا رونا تو تیرے لئے ہے' میری آنکھیں تیرے دیدار کے شربت کی پیاسی ہیں ان کا علاج بجز شربت دیدار اور کچھ نہیں! ندا آئی بس پھر روتے رہیے' کیونکہ عشاقان دید کا بس صرف ایک یہی علاج ہے۔

حکایت - فرشتے رونے لگے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اسی ہزار سال تک عبادت کرے گا مگر اس کی تمام عبادت رد کردی جائے گی!! یہ دیکھتے ہی اسرافیل علیہ السلام رونے لگے اس خیال سے کہ کہیں وہ بندہ خدا میں ہی تو نہیں؟

فرشتوں نے اسرافیل کے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے لوح محفوظ کی کیفیت سے آگاہ کیا سبھی فرشتے رونے لگے اور ہر ایک یہی گمان کرنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بندہ خدا میں ہی نہ ہوجاؤں!

عزرائیل نے یوں دعا کی الٰہی! تو ان پر رحم کر ان پر ناراضگی نہ فرما! مگر اپنے آپ کو دعا میں بھول گئے' کیونکہ انہوں نے یوں دعا نہیں کی تھی۔

الٰہی! ہم پر کرم کر' ہم پر رحم فرما!!

بعض نے کہا ہے کہ ابلیس نے دروازہ جنت پر مکتوب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا بندہ جو بظاہر قرب کی دولت سے سرفراز ہے۔ اسے ایک حکم دیا جاتا ہے مگر وہ نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے! شیطان نے جب یہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا الٰہی! مجھے اجازت ہو تو میں اس پر لعنت بھیجوں' چنانچہ ایک ہزار سال تک وہ اپنے آپ پر ازخود لعنتیں بھیجتا رہا جبکہ پہلے آسمان پر اس کا نام عابد تھا' دوسرے پر راکع' تیسرے پر ساجد' چوتھے پر خاشع پانچویں پر امین چھٹے پر مجتہد ساتویں پر زاہد' بعدہ' اس کا نام ابلیس پڑ گیا کیونکہ وہ رحمت ایزدی سے مایوس ہوچکا تھا' تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میں رحمت و عفو درگزر کی وصف نہ ہوتی تو کوئی عیش و آرام نہ کرپاتا اور اگر اس میں عقاب' عتاب' وعید اور عذاب دینے کی صفت نہ ہوتی تو تم محض اسی پر بھروسہ کرنے کے باعث نیکی کی طرف مائل نہ ہوتے!!

حکایت - حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی طلب !

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا الٰہی تو نے مجھے جنت سے نکال دیا' اور اب مجھے یقین ہے کہ میں حضرت آدم اور ان کی اولاد پر تسلط قائم نہیں کرسکوں گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے ان پر غلبہ کا اختیار دیتا ہوں وہ اس طرح کہ جیسے انسان پیادے اور سوار ہیں' ان پر اپنے سوار اور پیادے مسلط کردے' یعنی جو چلتے پھرتے ان پر اپنے حواری مسلط کر اور ان کے مالوں میں شریک ہوجا' تاکہ وہ اپنے مال برائی اور بے حیائی میں خرچ کریں' ان کی اولاد میں شامل ہو وہ ایسے کہ جو شخص اپنی بیوی سے بوقت صحبت بسم اللہ نہیں پڑھے گا اس میں گویا کہ تو شریک ہوگا! بعض شہوانی لذت کی تکمیل کیلئے صحبت کرنے والے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے انہیں ولدالشیطان اسی بناء پر کہا گیا ہے' اور ایسے لوگوں کے دل تیری آرامگاہ ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی تو نے مجھ پر اور میری اولاد پر شیطان کو مسلط کردیا ہے' اب تیری کرم نوازی اور رحمت کے سوا ہم اس سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تمہاری ایسی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوگی جس کی حفاظت کیلئے ہم محافظ مقرر نہ کریں!! عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے! فرمایا ہر ایک نیکی پر دس گنا اجر عطا کروں گا! مزید طلب کیلئے پھر عرض کیا تو حکم ہوا' جب تک ان کے جسم میں جان رہے گی توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا' اور انہیں اسی بناء پر مغفرت و بخشش سے نوازوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم علیہ السلام کچھ اور مانگ لے! عرض کیا الٰہی' تیری ان عنائیات پر بے حد شکر گزار ہوں! میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں!!

ابلیس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا! الٰہی تو نے اپنی توحید کے پرچار کیلئے نبی اور رسول بنائے' ان پر کتابیں نازل فرمائیں اور قرآن کریم کی نعمت سے نوازا' ان کے مقابل مجھے تو نے کیا دیا! جبکہ لوگوں کو اپنی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بلانے کیلئے اذان عطا کی!! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تیرا پیغام پہنچانے والے' کاہن' جادوگر اور مکار لوگ ہیں' جھوٹے شعر پر مبنی تیری کتابیں ہیں اور جھوٹ تیرا کلام اور آلات لہو و لعب تیری بانگ ہے!

الٰہی تیرا گھر تو مسجد ہے میرا گھر کونسا ہوگا! فرمایا تیرا گھر بازار اور حمام (سونمنگ پول) ہیں الٰہی میری خوراک کیا ہے! فرمایا جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے گی وہ تیری خوراک ہوگی اور پیاس بجھانے کیلئے میرا مشروب کیا ہوگا! فرمایا نشہ آور اشیاء تیرا مشروب ہے! اور میرا شکار کیا ہے! فرمایا تیرا شکار اور جال عورتیں ہیں!!

پندو نصائح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ابلیس سے پوچھا!! تیرا ہم خواب کون ہے؟ بولا' جو نشے سے سرمست ہو! فرمایا' تیرا رفیق کون ہے؟ کہنے لگا جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتا پوچھا تیرا مہمان کون ہے؟ کہنے لگا' ڈاکو' چور' پھر فرمایا! تیرا محبوب کون ہے؟ بولا! غلط گو شاعر پوچھا تیرا قاصد کون ہے؟ بولا! کاہن' جادوگر' پھر فرمایا تیرا پیارا کون ہے! کہا جو طلاق پر قسم کھائے اور انکار کرے! فرمایا تیرا حبیب کون ہے؟ کہنے لگا بے نمازی! فرمایا تجھے عزیز ترین کون ہے؟ شیطان بولا حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بکواس کرنے والا؟

تنبیہ - بارش نہیں ہوگی !

طلاق دینے کے بعد انکار کرکے بیوی کو گھر پر رکھے گا تو اس سے جو اولاد ہوگی ولدالزنا ہوگی' ولدالزنا کی اولاد جنت میں نہیں جائے گی!! اور سات پشت تک اس کی برائی کا اثر برقرار رہے گا!

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ جب ولدالزنا کی کثرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوجائے تو بارش نہیں ہوتی، قحط پڑ جاتا ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں، یہ تو ولدالزنا کی سزا ہے اور خود زنا کار کی سزا کا کیا عالم ہوگا!

اگر اپنی عورت سے اجنبیہ سمجھ کر صحبت کرے تو وہ شخص زانی کی طرح گناہ گار ہوگا! اور اس کے لئے تعزیز ہے بعض نے کہا، اس سے بچے کو منسوب نہیں کیا جائے گا البتہ امام بغوی علیہ الرحمتہ ہیں بچہ اسی کا ہوگا اور حقیقتاً یہی صحیح ہے! ہاں زانی ولدالزنا کی میراث کا حق دار نہیں ہے اور نہ ہی ولدالزنا زانی کی میراث پاسکتا ہے!!

حکایت ۔ اب انسانیت ختم ہوگئی

حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، اور ان کی آپس میں خوب الفت پیدا ہوگئی لیکن کسی شرعی سبب سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو تو انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، لیکن پھر اس کی الفت و فرقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنے گئے!!

فلم ارمثلی طلق الیوم مثلها
ولامثلها فی غیرجرم یطلق
لها خلق زجل و حلم و منصب
وخلق سوی فی الحیوة ومصدق

میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا، جس نے اپنی ایسی عورت کو طلاق دی ہو، اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایسی بے گناہ اور بے جرم عورت کو بلاوجہ طلاق دی گئی ہے، جب کہ وہ خلق، حلم اور منصب و مرتبہ اور شان و شوکت میں پسندیدہ اور زندگی بھر نباہ کرنے والی نیز سچائی کا پیکر تھی۔

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا اشعار سماعت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمائے تو رجوع کا حکم فرمایا چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق وصال فرما گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے اجازت دیدی چنانچہ وہ خاتون مسجد پہنچی' اور آپ بھی اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی مقام پر جاپہنچے اور خاموشی سے اس نیک بخت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا' وہ مسجد سے جلد ہی گھر واپس لوٹ آئی جبکہ آپ اس سے پہلے ہی گھر پہنچ چکے تھے آپ نے اس کے جلد لوٹ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے کہا جب ہم مسجد میں پہلے جایا کرتے تھے تو اس وقت لوگ انسان تھے اب تو ان میں انسانیت مفقود ہوگئی ہے؟

حکایت - دونوں ہاتھ خشک ہوگئے

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں' میرے ہاں ایک کنیز میری خادمہ تھی ایک شب میں پانی پینے کے لئے اٹھی تو کوزہ خالی تھا' میں نے خادمہ سے دریافت کیا' رات کو تو کوزے میں پانی تھا اب کہاں گیا' وہ کہنے لگی میں نے خواب دیکھا قیامت قائم ہے اور میرا باپ شدت تشنگی سے فریاد کررہا ہے' اس نے مجھ سے پانی طلب کیا میں نے کوزہ اس کے سامنے رکھا اور ایک گھونٹ پانی پلا دیا' اسی اثناء میں' منادی کہہ رہا تھا جس کسی نے شرابی کو پانی پلایا اس کے دونوں ہاتھ ناکارہ ہوجائیں گے' چنانچہ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھلی کیا دیکھتی ہوں میرے دونوں ہاتھ خشک ہوچکے ہیں۔

چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس روز کی نمازیں برباد ہوجاتی ہیں' ہاں البتہ توبہ ہی ان کی قبولیت کا واحد ذریعہ ہے! اگر بالفرض وہ پھر شراب پی لے تو پھر بھی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی سوا توبہ کے! اور اگر پھر شراب پینے کا مرتکب ہوتا ہے تو پھر اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

توبہ بھی قابل قبول نہیں' وجہ یہ ہے کہ وہ دلی طور پر توبہ کرتا ہی نہیں ورنہ اگر وہ صدق دل سے توبہ کرتا تو دوبارہ شراب کے قرب تک نہ پھٹکتا!!

(رواہ ترمذی' حاکم نے کہا یہ روایت ثقہ ہے)

تمام پر لعنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ' نفس شراب' پینے اور پلانے' تیار کرنے اور کروانے' خرید و فروخت کرنے اس کے اٹھانے اور لانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے!

حکایت - دس شرابی زمین میں دھنس گئے

روض الافکار میں کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ میں نے چاندنی رات میں دس آدمیوں کو شراب پیتے دیکھا' جب وہ چلتے چلتے مسجد کے قریب پہنچے تو کہنے لگے آئیں نماز ادا کرلیں ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی دائیں طرف والوں سے کہا قریب ہوجاؤ' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نہ فرمائے۔ بائیں طرف والوں سے مخاطب ہوا' جاؤ! اللہ تعالیٰ تم پر راضی نہ ہو! پھر نماز کی نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگے' بعد از فاتحہ یہ آیت تلاوت کی گئی قل ارایتم ان اھلکنی اللہ ومن معی' میرے حبیب ان لوگوں کو فرما دیجئے اگر اللہ تعالیٰ میری نافرمانی کے باعث تمہیں ہلاک کردے تو تم کیا کرسکو گے؟ پھر وہ نیک بخت کہنے لگا لقد رایت الارض مساخت بھم حتٰی لم یبق لھم اثر۔ میں نے دیکھا زمین پھٹ گئی اور وہ زمین کے اندر دھنس گئے یہاں تک کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔

شرابی سے نکاح نہ کرو

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شرابی سے نکاح نہ کرو' اگر بیمار ہوتو اس کی عیادت نہ کرو' شرابی از روئے قرآن' تورات' زبور' انجیل ملعون ہے۔

اور جو شخص شرابی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے وہ اسلام کی بنیاد کو گراتا ہے اور جو شرابی کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس پر سانپ اور بچھو مسلط کردے گا اور جو شرابی کا رفیق ہوگا بروز قیامت اسے اندھا اٹھایا جائے گا! اور اس کا کوئی عذر قابل ہوگا نہیں ہوگا۔

شرابا" طہورا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آخرت میں شراب طہور سے شاد کام ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ دنیا میں شراب سے نفرت کرے۔ (طبرانی)

نشہ آور پانی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نشہ آور شراب کے تصور میں اگر کوئی پانی بھی پیتا ہے تو یہ بھی حرام ہے نیز فرمایا جو یہاں شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے جہنم کا پانی پلائے گا۔ (رواہ بزاز)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جہاں شراب پی جاتی ہے فرشتے اس محفل کو نفرت سے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین شامل ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شراب کا دلدادہ' مشرک کی طرح ہے کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔ (رواہ حاکم)

مسئلہ - جو شخص شراب سے سرمست ہو اس پر قصاص اور نماز واجب ہے' اور ایسی حالت میں اگر اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو واقع ہوجائے گی' اسی طرح اس کا ہر قول و فعل خرید و فروخت خواہ اسے مفید ہو یا غیر نافع' سبھی پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

درست ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ اسی صورت میں ہے جب وہ اپنے اختیار سے حرام سمجھنے کے باوجود استعمال کرتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے اسے بے ہوش کرنے کے لئے دھوکے سے شراب پلائی اور اپنا مطلب نکالنا چاہا تو پھر اس پر حکم نافذ نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شخص کے حلق میں لقمہ پھنس جائے اور اسے نیچے اتارنے کے لئے کوئی اور مشروب وغیرہ موجود نہیں تو اس کی جان بچانے کے لئے اس کے گلے میں شراب ڈالنا جائز ہوگا اتنی کہ اس کا لقمہ حلق سے اتر جائے۔

بعض کے نزدیک شراب کے سوا اگر کسی بیماری کی دوا نہ ہو سکے تو اس کی حرمت واجب کی حد تک نہیں ہوگی' تاہم اس کے استعمال سے شراب کی حرمت اسی طرح برقرار رہے گی۔

شرابی کی حد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور ان سے زائد تعزیز میں شامل ہیں اور اگر کسی نے تہمت لگائی تو اس تہمت لگانے والے کو شرابی سے بھی زیادہ سزا دینی چاہئے۔

حکایت۔ شرابی سے طلاق کا حکم

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا۔ میں نے شراب پی لی تھی اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی یا نہیں! اب میری زوجہ کے بارے کیا حکم ہے! آپ نے فرمایا جب تک بالکل واضح نہیں ہوجاتا کہ تم نے طلاق دی وہ مطلقہ نہیں!

پھر وہی شخص حضرت امام سفیان بن ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی مسئلہ دریافت کیا انہوں نے فرمایا تم رجوع کرلو! اگر طلاق دی ہوگی تب بھی درست اور اگر نہیں دی تھی پھر تو تمہاری پہلے سے ہی بیوی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر وہ حضرت امام شریک بن ابی عزہ کی خدمت میں یہی مسئلہ لایا انہوں نے فرمایا رجعی طلاق دے کر رجوع کرلو آخر میں حضرت امام زخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا صحیح وہی ہے اور اس پر یہ مثال دی' کہ ایک شخص کا نجاست پر گزر ہوا' اسے معلوم نہیں کہ نجاست لگی ہے یا نہیں تو اس کا کپڑا پاک رہے گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پاک کرنے کا حکم لگایا ہے' گویا کہ انہوں نے کپڑے کی طہارت کو بڑھا دیا اور حضرت شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا اسے پلید سمجھ کر دھویا جائے!!

حکایت۔ حضرت آدم علیہ السلام اور انگور؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے انگور کا درخت لگایا' ابلیس نے اس پر مور کو ذبح کردیا جب انگور کی بیل بڑھی اور پتے نکلے تو اس نے اس پر بندر کو ذبح کرڈالا' جب پھل لگا تو شیر کو ذبح کیا' اور جب پھل پکنے لگا تو اس پر خنزیر کا خون بہایا' اسی بناء پر شرابی کا رنگ ابتدا مور جیسا' پھر نشہ کی حالت طاری ہوتی ہے تو بندر کی طرح ہاتھ مارتا ہے جب نشہ مزید غالب ہوتا ہے تو شیر کی طرح غصہ کھاتا ہے اور آخیر میں بے حس ہوکر خنزیر کی طرح سو جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ انگور حضرت نوح علیہ السلام نے لگایا تو وہ خشک ہوگیا آپ نے پریشانی کا اظہار کیا' ابلیس نے حاضر ہوکر کہا کہ آپ بے فکر رہیں اس کی دیکھ بھال میں کروں گا' چنانچہ اس نے انگور کی بیل' شیر' ریچھ' چیتے' نیولے' کتے' لومڑی اور مرغ کو کاٹ کر خون دینا شروع کیا' انگور کی بیل ہری ہوگئی یہی وجہ ہے کہ شراب پینے والا' شیر کی طرح دھاڑتا ہے' ریچھ کی طرح حملہ آور ہوتا ہے' چیتے کی طرح غیض و غضب کا اظہار کرتا ہے نیولے کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرح گرمی جھاڑتا ہے لومڑی کی طرح مکاری کرتا ہے اور مرغ کی طرح چیختا ہے بناء علیہ حضرت نوح علیہ السلام پر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا وصفی نام عبدالجبار ہے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا اسم مبارک عبدالجبار ہے' بعض کہتے ہیں آپ کا وصفی نام مسکن بھی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کو آپ کی خدمت میں حاضر سے بڑا سکون حاصل ہوتا تھا' بعض نے آپ کا نام یشکر بھی لکھا ہے' نوح کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں' چونکہ آپ اپنی قوم کے گناہوں کے باعث بکثرت روتے رہتے تھے جس کے باعث آپ کا نام کا نوح مشہور ہوگیا جو علم کی جگہ قرآن کریم میں بھی باربار آیا ہے!

سب سے خوفناک بیماری

عالمی شہرت یافتہ حکیم بقراط بیان کرتے ہیں کہ شراب' دماغ' معدہ اور حافظے کو شدید نقصان دیتی ہے جو شخص بکثرت شراب پیتا ہے وہ نہایت خطرناک امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے' نیز فالج کا سبب اور عقل کو ختم کرکے رکھ دیتی ہے' ہارٹ اٹیک کے واقع ہونے کے لئے تو مشہور ہے اور نہار منہ پینے سے تو ناقابل بیان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کھانے کے بعد جس کے مزاج میں حدت ہوتی ہے اس کے لئے تو بے حد نقصان دہ ہے!!

پندونصائح

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشہ آور اور کاہلی کا باعث بننے والی اشیاء کے استعمال سے روکا ہے (رواہ ابوداؤد' احمد)

نزہتہ النفوس میں ہے کہ جب بھنگ معدہ میں قرار پکڑتی ہے تو اس سے گیس ٹربل کا شدید دباؤ پڑتا ہے' جو انوار عقلیہ کو سلب کردیتا ہے' پھروہی گیس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رگوں سے ہوتی ہوئی بدن کے اوپر والے حصہ میں جاتی ہے یہاں تک کہ دونوں آنکھوں میں اس کے اثرات تیزی سے ظہور پذیر ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور شرابی اس کے پینے سے قلاش ہوجاتا ہے' رزق کی کشادگی ختم ہوجاتی ہے اور غربت میں پھنس کر رہ جاتا ہے' اس کے تمام احباء و رفقاء ایسی حالت میں اپنی ذات پر اسے بوجھ سمجھنے لگتے' صحت و تندرستی کے بعد تنگی میں جاگرتا ہے۔ صحت کے عبد علالت میں دب جاتا ہے' اور عیادت سے محروم ہوجاتا ہے شرابی کی تیمارداری سے لوگوں پرہیز کرتے ہیں۔

مااللحشیشته فضل عند آکلها
لکنه غیر مهای الی رشیده
صفراء فی وجهه خضراء فی فمه

بھنگی کو اس کے کھانے سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی
بلک وہ راہ رشد سے گم کربیٹھتا ہے
اس کی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ چہرا زرد' منہ پر سبزکائی جمی ہوئی اور آنکھوں میں ہروقت شراب کی سرخی' اور جگر صفراء سے پر رہتا ہے!!

حکایت - غار میں ابلیس کا رونا

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دوران سفر ایک غار میں ابلیس کو روتے پایا جبکہ غار کے چشمے سے پانی ابل رہا تھا البتہ اس کا رنگ بدلا ہواتھا' میں نے ابلیس سے رونے کا سبب پوچھا تو وہ بولا' میرے علاوہ کسی اور کو بھی رونے کا حق حاصل ہے! کیونکہ میں تو مقربین الہیہ میں تھا اور اب راندہ درگاہ ہوں۔ میں نے سوال کیا مجھے یہ بتایئے تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حکم عدولی کی جرات کیسے ہوئی؟ بولا' میرے حکم چلانے میں عنائیات الٰہی شامل حال نہیں تھی' پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ بدالهم من العالم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یکونوا یحتسبون۔ ان کے لئے ظاہر ہوا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ابلیس یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ولی کبد مقروحۃ من یبیعنی
بھا کبدًا یَسْتَ بذات قروح
ابا ھا علی الناس ان یشترونھا
ومن یشتری ذاعلۃ بصحیح

میرا دل جگر زخمی ہے' پھر ایسے زخمی دل کون فروخت کرتا ہے' اور ایسا جگر نہیں جو مجروح نہ ہو' لوگوں نے اس کے خریدنے سے انکار کیا' کیونکہ صحیح و عمدہ کے بدلے بیمار کو کون خریدتا ہے؟

حکایت ۔ شیطان کا رونا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام نے کسی وادی میں شیطان کو زاروقطار روتے دیکھا' آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا' تو کہنے لگا جس نے عرصہ دراز تک رب العالمین کی عبادت کی ہو اور پھر وہ اکارت جائے تو وہ کیوں نہ روئے' آپ نے فرمایا پھر تو مخلوق خدا کو بہکانے سے باز آ' وہ کہنے لگا! یا نبی اللہ! آپ یہ بتایئے میں تو مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہوا مجھے کس نے گمراہ کیا' آپ نے فرمایا پھر تو اپنے رب کی طرف رجوع کر! وہ بولا' بہت اچھا ذرا اپنے رب کے حضور میری سفارش تو فرما دیجئے' چنانچہ حضرت یحیٰی علیہ السلام اپنے عبادت خانہ میں نہایت گریہ زاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی! مجھے اس مردود کی تمام دُرروائی کا علم ہے اب وہ نادم ہوکر تیرے دروازے پر حاضر ہے' کیا اس کے لئے معافی کی کوئی صورت بن سکتی ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا! اور کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے آپ اپنے کام سے کام رکھئے بصورت دیگر یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیرے لئے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے' اور معاملہ بگڑ سکتا ہے' چنانچہ وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ آپ نے پھر اسے روتے دیکھا دریافت کرنے پر کہنے لگا ایک لاکھ برس اس کے در پر کھڑا رہا مگر جواب ملا! تیرے لئے معافی کی کوئی صورت نہیں! تو توفیق ایزدی سے محروم ہوچکا ہے۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! کیا سبب ہے! اس کی درخواست کو تو نے قبول کیوں نہ فرمایا۔ حضرت جبرائیل حاضر ہوئے اور کہا! اس کا رونا منافقانہ ہے' موافقانہ نہیں۔ اسے آپ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پر سجدہ کا حکم دیں' آپ نے ابلیس سے فرمایا اگر معافی کا خواستگار ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر شریف پر سجدہ کرلو! وہ استھزاء ہنسا اور کہنے لگا میں نے ان کی زندگی میں سجدہ تو کیا نہیں اب کیسے کرسکتا ہوں!

ابلیس نے چار کفر کئے

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے چار طرح کا کفر کیا' (1) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی چنانچہ کہا میں انسان سے اعلیٰ ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے خاک سے' (2) اس نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کی اور جو نبی کی توہین و تحقیر کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ (3) اس نے اجماع (ملا نکہ) کی مخالفت کی اور جو اجماع امت کی مخالفت کرتا ہے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے۔ (4) نص کی موجودگی میں قیاس پر اڑا رہا۔ کیونکہ اسے تو بالصراحت سجدے کا حکم فرمایا جارہا ہے مگر وہ اپنے غلط قیاس میں پھنسا رہا اور کفر پر ہٹ دھرمی دکھائی' لہٰذا نص کے مقابل قیاس پر عمل کفر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں سب سے پہلے محض قیاس پر عمل کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ اسی نے کہا آگ خاک سے بہتر ہے' حالانکہ آگ کے مقابل خاک چار اعتبار سے افضل ہے' اس لئے کہ خاک کے جواہر میں' متانت' تحمل و وقار' حلم' صبر' حیا' تواضع ہے' اور یہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اوصاف حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ کا باعث بنے اور آگ میں تیزی، سبکی، بلندی اور اضطراب ایسے جوہر ہیں، اور یہی ابلیس کے ترک سجدہ کے سبب بنے نیز تکبر اور توبہ سے انکار کا ذریعہ ٹھہرے!!

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کی مٹی خوشبو دار ہوگی اور وہاں آگ کا گزر تک نہ ہوگا! اور یہ بھی کہ آگ عذاب کا سبب ہے جبکہ مٹی باعث عذاب نہیں، نیز خاک آگ سے بے نیاز ہے مگر آگ تو کسی نہ کسی جگہ کی محتاج ہوگی لہٰذا خاک برتر ہے، آگ خاک کی محتاج ہے، امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں آگ پر خاک کی فضیلت یوں بھی نمایاں ہے کہ خاک سے مساجد بنی ہیں اور طہارت کا سبب ہے جبکہ آگ میں خوف اور عذاب ہے!!

حضرت آدم اور حضرت حوا کے آنسو !

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو خشکی میں لونگ اور تری میں لولو، مرجان بن گئے کیونکہ آپ صحراو دریا میں روتے رہے، اس لئے کہ آپ باب التوبہ سے اترے تھے! اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب الرحمتہ سے زمین پر اتریں تھیں ان کے آنسو خشکی پر مہندی اور تری میں موتی بن گئے، سانپ خشکی اور تری میں رویا، اس لئے خشکی پر اس کے آنسو بچھو اور تری میں کیکڑا یا مگرمچھ بنے، اس لئے کہ وہ باب الغضب سے اترا تھا مور خشکی و تری میں رویا تو اس کے آنسو خشکی پر سنبھل اور تری میں جونکیں، بن گئے اور وہ بھی باب الغضب سے ہی اترا، ابلیس خشکی اور تری میں رویا اس کے آنسو خشکی میں کانٹے اور تری میں گھڑیال!! کیونکہ وہ باب اللعنتہ سے زمیں پر اترا۔

بعض کا بیان ہے کہ اگر تمام دنیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے رونے کو یکجا کیا جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا اسی طرح اگر تمام دنیا، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے رونے کو جمع کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا!

حکایت - کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب پشت آدم سے ارواح ذریت آدم کو نکال کر فرمایا الست بربکم؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے روح ارواح مخلوقات رسالت ماب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا! کیوں نہیں! یقیناً الٰہی تو ہمارا پروردگار ہے!

عجیب واقعہ - بلی اور خدا؟

بیان کرتے ہیں کہ اصحاب کہف کی ہدایت و رہنمائی کا باعث ایک بلی بنی' وہ اس طرح کہ یہ لوگ اپنے بادشاہ دقیانوس کے سرہانے کھڑے تھے کہ ایک بلی کودی اور دقیانوس جو اپنے آپ کو خدائی منصب پر فائز سمجھتا تھا ڈر گیا' اور مارے خوف سے اس پر گھبراہٹ طاری ہوگئی' اصحاب کہف نے جب یہ منظر دیکھا تو آپس میں کہنے لگے یہ خدا کیسے ہوسکتا ہے جو ایک معمولی سی بلی سے ڈر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کی اطلاع اپنے محبوب' حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرما دی تاکہ لوگ ایسے مصنوعی خداؤں کی نسبت خدا ہونے کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں۔

حکایت - حضرت عمر ابن عبدالعزیز اور ان کی کنیز !

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کی کنیز نے خواب میں دوزخ پر پل صراط سے عبدالملک بن مروان کو گرتے ہوئے دیکھا' پھر اس کے بیٹے سلیمان بن عبدالملک کو لایا گیا اور وہ بھی پل صراط پر ابھی تھوڑی سی دوری پر گیا تھا کہ نیچے گر پڑا' پھر منادی نے ندا دی عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے' یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبدالعزیز بے ہوش ہوکر گر پڑے کنیز آپ کے کانوں میں کہتی رہی ہوش کیجئے اور سنئے تو سہی' میں نے پھر آپ کو دیکھا آپ نے پل صراط کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عبور کرلیا اور نجات سے بہرہ مند ہوئے' حضرت کی کرامات کا مزید ذکر عنقریب آئے گا!

حکایت - باپ کی دعا !الٰہی میرے بیٹوں کو موت عطا فرمادے !

محدث ابن جوزی علیہ الرحمتہ' روح الارواح میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ دو بھائی آپس میں باتیں کرتے کرتے ایک دوسرے کو اپنی خطاؤں سے آگاہ کرنے لگے' ایک نے کہا مجھے تو اپنا ایک گناہ یوں یاد آرہا ہے کہ ایک بار میں اپنے کھیتوں کے درمیان سے گزر رہا تھا ایک بالی سرراہ گری پڑی تھی میں نے اٹھا کر ایک اور کھیت میں پھینک دی' اب مجھے یوں محسوس ہورہا ہے کہ وہ دوسرے کھیت کی تھی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال فرما لیا کہ تو نے ایک کھیت کی بالی دوسرے کھیت میں کیوں پھینکی تو میں کیا جواب دوں گا؟

اسی طرح دوسرا بھائی کہنے لگا میں نے بکثرت نوافل نمازیں ادا کیں! لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں دائیں پاؤں پر زیادہ کھڑا رہا یا بائیں پر! اور میں اپنی اسی غفلت سے ڈر رہا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سوال فرمایا تو میں کیا جواب دوں گا؟

ان کے والد صاحب یہ باتیں خاموشی سے سن رہے تھے' جب وہ خاموش ہوگئے تو باپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی الٰہی! اگر یہ میرے دونوں فرزند اپنی اپنی بات میں سچے ہیں تو ان کو موت عطا فرمادے تاکہ وہ زندہ رہنے کے باعث کسی گناہ کے مرتکب نہ ہوجائیں!! اور تیری نافرمانی نہ کرسکیں!! چنانچہ اسی وقت وہ دونوں بھائی فوت ہوگئے

جب ان کے انتقال کی خبر ان کی والدہ ماجدہ کو ہوئی تو وہ اپنے خاوند سے کہنے لگی تجھے لوگوں کے سامنے اپنی دعا کی قبولیت پر ناز اور فخر ہے!!

اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یوں عرض گزار ہوئی!!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الٰہی ان رازوں کی طفیل جو میرے اور تیرے درمیان ہیں' میں تیرے حضور گزارش کرتی ہوں' مجھے میرے بیٹے اسی طرح عطا فرما دے جیسے تو نے مجھ پر پہلے کرم فرمایا تھا' کہتے ہیں ابھی اس نے دعا سے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ دونوں بیٹے دوبارہ زندہ ہوگئے!! سبحان اللہ!!

حکایت - گوشت اور انسان

بیان کرتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کے پاس بھنا ہوا گوشت تھا آپ نے اس گوشت پر نگاہ ڈالی اور رونا شروع کردیا' وہ شخص عرض گزار ہوا' گر آپ کا ذوق ہو تو اسے تناول فرمایئے۔

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں!! اے اللہ کے بندے! مجھے اس کے کھانے کی طلب نہیں میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ حیوانات کو تو ذبح کرنے کے بعد جب ان میں جان نہیں رہتی آگ میں ڈالا جاتا ہے مگر انسان کو تو زندہ آگ میں داخل ہوگا!! (ہم سے تو وہ حیوان ہی اچھے ہیں جنہیں آگ کی تکلیف محض گوشت ہونا بے جان ہونے باعث محسوس ہی نہیں ہوتی)

مسئلہ - قنوت نازلہ

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ محمد بن عبدالملک (م532ھ) نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے' (خیال رہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنی جائز ہے) اور انہیں کا ارشاد ہے جب کسی کے سامنے صحیح حدیث آئے تو اسی پر عمل کریں میرا مذہب بھی وہی ہوگا اور محمد بن عبدالملک کہتے ہیں میرا مسلک و مذہب صحیح و درست ہے اسی لئے میں نے نماز فجر میں قنوت کو ترک کردیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص معاملہ میں قنوت کا آغاز فرمایا تھا جب وہ تکلیف رفع ہوگئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو آپ نے نماز فجر میں قنوت کو ترک فرمایا دیا۔

وہ کہتے ہیں میں نے ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور انہیں سلام عرض کرنے کا قصد کیا تو انہوں نے منہ پھیر لیا' میں نے اعراض کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگے تم نے قنوت پڑھنی کیوں چھوڑ دی' میں نے حدیث بیان کی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے میری طرف منہ کرلیا۔ حضرت ابن سبکی علیہ الرحمتہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قنوت کا پڑھنا ترک فرما دیا تھا' جو قبیلہ زحل اور ذکوان کی مذمت کیلئے پڑھا کرتے تھے۔

حکایت - قیامت کی ہولناکی کا تصور

بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار بعد نماز عشاء کسی ضرورت کے باعث باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں ان کے دائیں بائیں آسمان سے برف کے ٹکڑے گر رہے ہیں ان کے تصور میں نامہ اعمال کے اڑ اڑ کر ہر ایک کے پاس پہنچنے کا نقشہ سامنے آگیا' اسی سوچ میں انہوں نے ساری رات گزار دی اور اپنی ضرورت کا خیال تک نہ رہا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا! کیا قیامت میں لوگ اپنے اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے آپ نے فرمایا تین مقام ایسے ہوں گے کہ انسان اپنے اہل و عیال کو بھی بھول جائے گا۔ نامہ اعمال کے پہنچتے وقت' میزان قائم ہونے کے وقت' پل صراط پر گزرنے کے وقت

تعبیر خواب - خواب میں برف دیکھنا

جو شخص دیکھے کہ وہ خواب میں برف کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر اس کی روزی سے ہے! اور اگر بہت زیادہ برف دیکھتا ہے تو وہ تکلیف میں مبتلا ہوگا! کیونکہ برف بھی اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں اور جس پر خواب میں برف گری وہ غم و الم اور تفکرات میں مبتلا ہوگا۔

حکایت۔ لڑکا اور تختی؟

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عطرالالباب میں کسی سعادت مند انسان کے ایک لڑکے کو مدرسے کے دروازے پر روتے دیکھا! میں نے سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میرے استاد صاحب نے میری تختی پر ایک سطر تحریر فرمائی ہے۔ میں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں اس نے بعد از تسمیہ پڑھنا شروع کیا الھکم التکاثر اور کلا سوف تعلمون۔ تک پڑھتا گیا' جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم کثرت و زیادتی کے خیال میں بند ہوکر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہوئے غفلت میں پڑ چکے ہو' یہاں تک کہ تم نے قبروں کو جا دیکھا' جاؤ الگ ہوجاؤ تمہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ الغرض اس نے چند آیات بڑے درد و سوز سے سنائیں اور کہا دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح عذاب و عقاب سے آگاہ کررہا ہے۔

وہ شخص نیک بخت لڑکے سے کہنے لگا ابھی تو ابتدائی آیات ہی تم نے لکھی ہیں آگے تو زیادہ سختی سے آگاہ کیا گیا ہے ایسے کہ تم اسی طرح روتے روتے کل جب یہ پڑھو گے لترون الجحیم الایہ۔ تو ایسے محسوس ہوگا جیسے کہ تم نے دوزخ کو دیکھ لیا' پھر تمہیں اچھی طرح یقین ہوجائے گا اور جب اللہ تعالیٰ نعمتوں کا حساب لے گا تو پھر کیا حالت ہوگی؟

لڑکا تفصیل سنتے ہی بڑی بے چینی سے گرا اور ٹھنڈا ہوگیا' استاد صاحب نے جب یہ منظر دیکھا تو اس صالح کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گیا کہ اس نے فلاں لڑکے کو قتل کردیا ہے' نیک بخت نے تمام ماجرا کہہ سنایا قاضی نے فیصلہ دیا اسے جانے دو اس نے تو بہترین صلاحیتوں کے مالک بچے کو جلد سعادت مندوں کے مراتب پر پہنچا دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت - شہید عشق حقیقی

حضرت منصور بن عماد رحمتہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نوجوان کو خائفین ایسی نماز پڑھتے دیکھا' جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اسے کہا جہنم میں ایک مقام ہے جس کا نام نطی ہے اور اس کی شدت اتنی سخت ہے کہ دماغ کا بھیجا نکال باہر کرے گی' اور بعض کہتے ہیں کہ چہرے کے حسن و ملاحت کو ختم کردیتی ہے یہ سنتے ہی نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا جب اس نے ہوش سنبھالا تو کہنے لگا کچھ اور بھی بتایئے گا میں نے یہ آیت پڑھ دی۔ یاایھاالذین امنواقواانفسکم واھلیکم نارا وقودھاالناس والحجارۃ۔ ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے!

یہ سنتے ہی وہ گرا اور فوت ہوگیا۔ میں نے اس کے سینہ پر نظر ڈالی تو یہ کلمات قلم قدرت سے لکھے ہوئے پائے فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیتہ وہ نہایت عمدہ اور پسندیدہ باغات میں جنت المعلی میں ہیں۔

بعدہ میں نے خواب میں دیکھا وہ ایک نہایت خوبصورت تخت پر تاج سجائے بیٹھا ہوا ہے' کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے شہداء بدر جیسا ثواب عطا فرمایا ہے بلکہ کچھ قدرے زیادہ ہی عنایت سے نوازا۔ اس لئے کہ وہ تو کفار کی تلوار کے شہید ہیں' جب کہ میں اللہ تعالیٰ کے عشق کی تلوار کا مقتول ہوں۔

حکایت - سب سے بڑا سفارشی

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے "نزجس القلوب" میں دیکھا گزشتہ زمانہ میں کوئی آدمی تھا جس نے نافرمانی کی حد کردی تھی' سرکشی اور دین سے بغاوت میں اس وقت اس کا کوئی ثانی نہ تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے توبہ کی راہ سجھائی' تو اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور کہا میرا کوئی ایسا دوست ہے جو میرے لئے سفارش کرے' وہ کہنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگی تیرا کوئی بھی سفارشی نہیں بن سکے' وہ کہنے لگا اچھا میں توبہ کرتا ہوں مگر تجھے تاکیداً کہتا ہوں میری توبہ کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا' وہ بولی اس کا تو نام تک نہ لے کیونکہ تو نے نافرمانی کے باعث اپنے اور خدا کے درمیان معاملہ قطع کرلیا ہے' اس طعنہ پر وہ جنگل کی طرف بھاگ کھڑا ہوا' اور آسمان کی طرف منہ کرکے کہنے لگا تو ہی میرا سفارشی بن جا پھر زمین سے مخاطب ہوا اے زمین تو ہی میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کی سفارش کردے' وہ کچھ اس انداز میں دردوسوز سے پکارتا رہا یہاں تک کہ خوف خدا سے بے ہوش ہوکر گر پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ایک فرشتہ بھیجا جس نے اسے اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ ملا' اس کے ہوش و حواس بحال ہوگئے' فرشتے نے قبولیت توبہ کی بشارت دی۔ اس شخص نے عرض کیا میری توبہ کس وجہ سے قبول کی گئی۔ فرشتے نے کہا فقط خوف خدا کے باعث۔

حکایت - چرواہے کا روزہ !

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہیں سفر پر جارہے تھے کہ کسی مقام پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانے لگے' وہیں سے ایک چرواہے کا گزر ہوا آپ نے اسے کھانے کی دعوت دی وہ کہنے لگا میں روزے سے ہوں! آپ نے فرمایا اتنی شدت کی گرمی میں روزہ؟ اور پھر تو بکریاں بھی چرا رہا ہے وہ بولا میں اپنی کوتاہیوں کی تلافی کر رہا ہوں' (ممکن ہے قضا کا روزہ ہو) آپ نے فرمایا کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ فروخت کردو! وہ بولا اور کہنے لگا یہ تو میرے مالک کی ہیں۔ آپ نے بطور امتحان فرمایا اپنے مالک سے کہنا انہیں بھیڑیے نے شکار کرلیا ہے' یہ سنتے ہی چرواہا الٹے پاؤں یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا' خدا کہاں ہے یعنی میری کیفیت کو اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے جو حقیقی مالک ہے تو پھر مجازی مالک کے سامنے جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنھما مدینہ منورہ آئے اس چرواہے کے مالک کو تلاش کیا اور اس غلام کو خرید لیا نیز کچھ بکریاں حاصل کیں۔ پھر اس کو بکریاں دیتے ہوئے آپ نے آزاد کردیا۔ نیز فرمایا تیری سچائی اور مالک سے امانت و وفاداری نے دنیوی آزادی دلائی، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بروز قیامت بھی تجھے رہائی سے نوازے گا!

حکایت۔ حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے علائی کی تفسیر سورۂ یوسف میں دیکھا ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہزنی میں بڑے معروف تھے۔ ایک شب اپنے غلام کی گود میں سر رکھے آرام کررہے تھے کہ ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ جب قافلہ قریب آیا تو وہ کہہ رہے تھے ہم کیا کریں ادھر تو فضیل ڈاکو رہتا ہے کہیں ہم پر حملہ آور ہی نہ ہو۔ قافلے میں قرآن کریم کے تین قاری تھے وہ کہنے لگے ہم ان کی طرف تین تیر چلاتے ہیں اگر ہمارے تیر نشانے پر لگے تو بہتر ورنہ ہم واپس پلٹ جائیں گے!!

چنانچہ ایک قاری صاحب نے یہ آیت بآواز بلند تلاوت فرمائی۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ کیا ایمانداروں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف میلان کریں، یہ سنتے ہی حضرت فضیل کی چیخ نکل گئی، اور کہنے لگے میرے تو دل میں کوئی تیر پیوست ہوگیا ہے غلام نے تیر تلاش کیا مگر نہ پایا! آپ بولے یہ ظاہری تیر نہیں یہ خدائی تیر ہے، اسی اثناء میں دوسرے قاری نے یہ آیت تلاوت کی۔ ففروا الی اللہ انی لکم نذیر مبین۔ پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں جلدی کرو، بے شک میں تمہارے لئے اس کی گرفت سے واضح طور پر ڈر سنانے والا ہوں فضیل پھر چلائے اور کہا مجھے ایک اور تیر لگ گیا ہے، پھر تیسرے قاری کی آواز

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گونجی۔ وانیبوا الی ربکم واسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس کی بارگاہ عالیہ میں سر تسلیم خم کر دو' اس سے پہلے کہ تم پر اس کا عذاب نازل ہو ورنہ تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

حضرت فضیل تیسری بار بے حد چلائے اور کہا اے میرے غلام ایک اور خدائی تیر کا نشانہ بن گیا ہوں یہ کہا اور فرمایا آیئے یہاں سے لوٹ چلیں' میں یہاں نہایت نادم و پشیمان ہوں' پھر وہی سے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا۔ وہاں انہیں ہارون الرشید نے دیکھا اور کہا فضیل میں نے خواب میں دیکھا ہے کوئی کہہ رہا ہے فضیل کے دل میں اپنے رب کا خوف طاری ہوچکا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح رجوع کرلیا ہے! یہ سنتے ہی فضیل کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور رو رو کر عرض کرنے لگے۔

الٰہی! چالیس سال سے بھاگا ہوا تیرا غلام تیرے دروازے پر حاضر ہوگیا ہے' اسے محروم نہ فرمایئے گا چنانچہ ان کی توبہ ایسی قبول ہوئی کہ ان کا اسم گرامی اولیاء جہاں کی جماعت میں آفتاب و مہتاب کی طرح چمک رہا ہے۔

حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف مکہ مکرمہ میں ہے آپ کا وصال 187ھ میں ہوا' ان کا مزار مبارک مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ 884 ہجری کو جب مجھے مکہ مکرمہ جانا نصیب ہوا تو آپ کے مزار اقدس پر بھی شب و روز حاضری دی۔ (افسوس کہ سعودی حکومت نے صحابہ کرام' اولیاء عظام اور اکابر ملت اسلامیہ کے تمام مزارات منہدم کردیئے ہیں اب سوائے نام کے قبروں کے نشانات تک نہیں رہے بس ارواح مقدسہ کے ایصال ثواب کیلئے حجاج کرام بڑی محبت و عقیدت سے حاضری دیتے ہیں اور ان نشانات پر بھی عقیدت کے پھول کے نچھاور کرتے رہتے ہیں بے شک نجدی حکومت نے ظاہراً مزارت مٹادیئے مگر عشاق کے دل تو پیاروں کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسکن بنے ہوئے ہیں۔) (تابش قصوری)

فائدہ - الایمان بین الخوف والرجا !

حضرت امام یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جو ایماندار نیکی اور بدی کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ نیکی کی قبولیت اور برائی کی گرفت پر یقین رکھتا ہے تو اس کی بدی امید و بیم کے درمیان ایسے گھر جاتی جیسے دو شیروں کے درمیان لومڑی!!

مسئلہ - روٹی افضل یا پانی؟

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کوئی سائل سوال کرے کہ امید و بیم میں افضل کون ہے؟ تو ہم کہیں گے یہ بے ہودہ سوال ہے' جیسے کوئی دریافت کرنے لگے روٹی افضل ہے یا پانی؟ تو آسان ترین یہی جواب ہوگا بھوکے کے لئے روٹی اور پیاسے کے لئے پانی افضل ہے۔ اگر بھوک اور پیاس دونوں کا غلبہ ہو تو فضیلت میں مساوی اگر ان میں سے جس کی طرف زیادہ میلان ہوگا اسے افضل قرار دیا جائے۔

یہی بات امید و بیم کے افضل و برتر ہونے میں ہے یعنی اگر بندے پر امن و سکون غالب ہو تو خشیت و خوف الٰہی کو افضل قرار دیں گے اور اگر رحمت الٰہی سے ناامیدی کا غلبہ ہو تو امید کو افضل ٹھہرایا جائے گا۔

حضرت صالح بن عبدالکریم فرماتے ہیں امید و بیم دو نور ہیں ان سے سوال کیا گیا دونوں میں روشن تر کونسا نور ہے جواباً" فرماتے ہیں امید!! جب یہ رپورٹ حضرت ابوسلیمان درانی نے سنی تو وہ کہنے لگے تعجب ہے نماز' روزہ اور تمام اعمال صالحہ خوف کے شعبہ جات ہیں اور مزید فرمایا کہ خوف بے ادبی کی طرف لے جاتا ہے جب کہ امید اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹاتی ہے۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امید کی فضیلت پر خوف سے زیادہ احادیث وارد ہوئی ہیں' حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں محبت خوف سے افضل ہے کیا یہ تمہارا تجربہ نہیں جب کہ تمہارے دو غلام ہوں ایک محبت کرے اور دوسرا تم سے ڈرتا رہے جسے محبت ہوگی وہ تمہاری خدمت میں لگا رہے گا اور جس پر تمہارا خوف ہوگا وہ موجودگی میں خیرخواہی کا اظہار کرے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ایک فرشتے نے حاضری دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ سے سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے جو بھی تمہاری حاجت ہو کہئے ہم پوری کریں گے۔ آپ نے کہا میری پھر یہی حاجت و تمنا ہے کہ وہ اپنی محبت اور خشیت کی دولت ابدی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزوجلال کی قسم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسا ملک عطا کروں گا کہ آپ کے بعد ایسی سطوت و شان رکھنے والا کوئی شہنشاہ نہیں ہوگا۔

حکایت۔ ہر لمحہ' ہر قدم پر امتحاں ہے !

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے قریب آیئے۔ وہ قریب ہوئے تو تھوڑی سی دیر کے بعد ادھر ادھر ہوگئے' ارشاد ہوا' میرے قریب ہوجایئے' پھر قریب ہوئے اور چند لمحوں بعد کھسک گئے تیسری بار پھر ارشاد ہوا قریب ہوجائیے جب قریب ہوئے تو جلد ہی پھر ادھر ادھر ہوگئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ہر بار کھسک جاتے ہو کیا میں نے تمہیں اپنی حفاظت میں نہیں رکھا؟

کیا میں نے تجھے اپنا رسول نہیں بنایا۔ عرض کیا الٰہی یہ سب کچھ بجا ہے! لیکن خدایا مجھے تیری عزت و عظمت کی قسم تیری خفیہ تدبیر سے میں خوف کھاتا ہوں! حکم ہوا پھر اسی طرح ہی رہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا غلاف کعبہ تھامے عرض گزار ہیں الٰہی میرا نام نہ بدلیں' میرا جسم برباد نہ ہونے پائے کیونکہ بعد از وصال' فراق نہایت دشوار گزار اور قرب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے بعد' جدائی نہایت تکلیف دہ ہے۔

جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گمان ہے
(تابش قصوری)

حکایت - نہ چھوڑوں گا کبھی میں احمد مختار کا دامن !

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں عربی قبائل میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہوئے' ان میں ایک نوجوان کہنے لگا آپ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جایئے' سازوسامان کی میں حفاظت کرتا ہوں' پھر جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرط محبت سے آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور کہنے لگا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق سے سرفراز فرماکر مبعوث فرمایا' میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ مجھے مغفرت و بخشش کی سند سے نہیں نوازیں گے۔

اس کی بے پایاں محبت کا ثمرہ ظہور پذیر ہوا' اور جبرائیل علیہ السلام سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم پہنچایا! میرے حبیب اس نوجوان کو آگاہ فرمایئے کہ ہم نے اسے بخشش و مغفرت اور کرم سے بہرہ ور کیا۔

حکایت - بلعم بعور اور برصیصا

بیان کرتے ہیں کہ بلعم باعور' چار سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا پھر اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر نے اسے آلیا اور سورج کی پرستش کرکے گمراہ ہوگیا۔

اسی طرح برصیصا راہب عبادت و ریاضت میں بڑا مشہور ہوا نیز وہ مستجاب الدعوات تھا' شہنشاہ وقت کی لڑکی اس کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئی' ابلیس نے اسے رات تک اپنے پاس ٹھہرانے کا خیال پیدا کردیا' جب رات ہوئی تو شیطان نے وسوسہ میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ برصیصا زنا کا مرتب ہوگیا پھر اپنی عزت و آبرو کی بربادی کے خطرہ سے اس نے لڑکی کو ہلاک کردیا' ابلیس نے یہ خبر بادشاہ تک پہنچا دی' برصیصا پکڑا گیا اور بادشاہ نے سولی کا حکم دیا' ابلیس عین اس وقت جب سولی کا پھند اس کے گلے میں ڈالا جارہا تھا' جا پہنچا اور پوچھنے لگا یہ سب معاملہ تیرے ساتھ کس نے کیا وہ بولا تو نے! ابلیس کہنے لگا پھر رہائی بھی دے سکتا ہوں وہ اس طرح کہ اس وقت تو مجھے سجدہ کر' اس نے اشارہ سے سجدہ کیا اور حالت کفر میں تختہ دار پر لٹک گیا۔ (العیاذ باللہ)

حضرت ابونصر سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے خواب دیکھا اس کے ہاتھ میں سورۂ اخلاص لکھی ہوئی ہے اور وہ اپنی زبان سے چاٹ رہا ہے پھر کسی معبر سے اس نے تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا تو اپنے دین کی حفاظت کر' پھر وہ جہاد پر روانہ ہوا' دشمنوں نے گرفتار کرلیا اور اس کے پاس ایک خوبصورت لڑکی کو بھیج دیا' جس کے باعث وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا' (استغفراللہ' والعیاذباللہ)۔

کریم عطا فرما کر واپس نہیں لیتا !

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ثقہ راوی سے سنا ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میری سفارش فرمایئے اللہ مجھے ایمانِ واسلام پر فوت کرے۔ آپ نے بنظر تعجب دیکھا اور فرمایا کیا کریم جب کوئی چیز عطا فرماتا ہے تو وہ واپس لے لیتا ہے؟ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا؟ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان و اسلام کی دولت سے نوازا ہے تو وہ اسے واپس نہیں لے گا کیونکہ وہ تو سب سے بڑا کریم ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں' میں خواب میں رب العزت کی زیارت سے باریاب ہوا اور عرض کیاالٰہی! میں زوال ایمان سے پریشان ہوں' ارشاد ہوا' فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔ تمہارا ایمان مضبوط رہے گا۔ یاحی یاقیوم یاذ االجلال والاکرام' اسئلک ان تجئی قلبی بنورمعرفتک یااللہ یااللہ یااللہ' یامحی الموتٰی۔

باب التوبہ - توبہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھاالذین امنوا توبواالی اللہ توبۃ نصوحا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں توبہ نصوح' خلوص قلب سے انسان کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نادم ہوکر استغفار کرنا اور جو بھی ہاتھ' پاؤں وغیرہ سے کوئی غلط فعل سرزد ہوا ہے اسے کلی طورپر چھوڑ دینے اور آئندہ اس کے قریب نہ آتے پر پختہ عہد کرنے کا نام توبہ نصوح ہے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پیاسے کا ٹھنڈے پانی کو جیسے خوشی و محبت سے پینا آسان ہے توبہ کرنے والے کو مرجانا اس سے بھی آسان ہے!!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ گناہ سے توبہ اختیار کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم فرماتا ہے اس کے گناہوں کو مٹادو! تاکہ قیامت میں یہ بندہ مجھے نہایت پاکیزہ حالت میں ملے یہاں تک کہ اس کے گناہ کا گواہ تک نہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ گناہ پر ندامت کرنے والے کو مغفرت سے نواز دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ توبہ کرے۔ (رواہ الحاکم) کیونکہ الندامۃ توبۃ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم (تابش قصوری)

اللہ تعالیٰ نے موت' قیامت اور توبہ کے اوقات کو پوشیدہ کیوں رکھا؟ علمائے کرام جواب دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اوقات سے آگاہ فرمادیتا تو لوگ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس وقت تک گناہ میں مبتلا رہتے جب تک وہ وقت پہنچ نہ جاتا! گویا کہ انہیں گناہ کی رغبت رہتی جو قطعاً جائز نہیں!! اسے حضرت علائی علیہ الرحمتہ نے سورۂ طہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جب گناہ گار توبہ کیلئے حاضر ہوکر پکارتا ہے یااللہ! تو اس آواز سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اور پیاری آواز نہیں' اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مامن صوت احب الی اللہ تعالٰی من عبد مذنب یقول یارب فیقول لبیک عبدی' اشھد کم یاملائکتی انی قدغفرت لہ' لبیک میرے بندے' میرے فرشتو! تم اس بات پر شاہد بن جاؤ' بے شک ضرور میں نے اپنے بندے کو بخشش دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چار ہزار سال قبل عرش پر یہ مکتوب تھا انی لغفار لمن تاب ومن عمل صالحا ثم اھتدٰی۔ بے شک میں ہی حقیقی مغفرت سے نوازنے والا ہوں اسے جس نے گناہوں سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر اس نے صالح عمل اختیار کئے نیز وہ ہدایت پر ثابت قدم رہا۔

فائدہ۔ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب بندہ نیکی کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ تو نے ہی مجھے توفیق عطا فرمائی تیری ہی عنایت اور کرم نوازی سے یہ نیک عمل کرسکا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو واقعی اطاعت گزار ہے لہٰذا میں نے تجھے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائی۔

اور جب کوئی بندہ نیکی کرتے ہوئے کہتا ہے یہ نیک عمل میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو میں نے ہی دی تھی اور پھر اس سے اعراض فرمالیتا ہے!

اور جب کسی بندے سے برائی سرزد ہوتی ہے تو کہہ دیتا ہے میرے مقدر ہی میں یہ برائی تھی تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے اور فرماتا ہے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے حکم عدولی کی اور برائی کا ازخود ارتکاب کیا اگر عرض کرتا ہے الٰہی میں نے اپنے آپ پر ظلم کر کے برا کیا' ارشاد ہوتا ہے یہ میں نے ہی مقدر کیا تھا۔ میں نے حکم دیا' اب میں ہی بخششوں گا اور پردہ پوشی کروں گا۔

رحمت پر بھروسہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! جب کوئی اطاعت گزار تجھے پکارتا ہے یااللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے؟ کہا لبیک' پھر عرض کیا اگر زاہد کہے یااللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے! ارشاد ہوا لبیک نیز آپ عرض گزار ہوئے جب گنہگار بندہ تجھے پکارتا ہے۔ یااللہ! تو پھر کیا فرماتا ہے' کہا لبیک لبیک لبیک۔

اور ارشاد ہوا۔ کلیم اللہ! سنئے! اطاعت گزار اور زاہد کو تو اپنی اطاعت و زہد پر بھروسہ تھا مگر گنہگار تو صرف میری رحمت ہی درکار تھی' میں اپنے دروازے سے کسی کو مایوس نہیں لوٹاتا! اس لئے کہ وہ تو مجھی پر بھروسہ کرتا ہے اور میرا ارشاد ہے' جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے' اسے میں ہی کفایت کروں گا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درودوسلام بھیجتے ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے نادم ہوئے ہیں۔

حکایت - تقدیر کے بارے معتزلی لاجواب

حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استاد ابوعلی جبائی کو اس لئے چھوڑ دیا اور ان سے نفرت اختیار کرلی کہ وہ معتزلی ہوگیا تھا' ایک مرتبہ ابوعلی جبائی وعظ میں مصروف تھا کہ حضرت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے علیحدگی میں بیٹھ کر ایک عورت کو تیار کیا کہ وہ جبائی سے یہ سوال دریافت کرے "ایک شخص کے تین بیٹے تھے ایک صالح' ایک فاسق اور ایک نابالغ' وہ سبھی فوت ہوگئے"۔

اے خطیب! تم یہ بتاؤ ان کی عاقبت کیسی ہوگی؟ وہ بولا' صالح' جنتی ہوگا'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فاسق دوزخی اور نابالغ مسلمانوں میں شمار کیاجائے گا' حضرت اشعری نے اس خاتون سے پوچھا گیا تو جبائی نے جواباً کہا وہ نہیں جاسکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بھائی اطاعت کی اور جنت پائی تو نے تو کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں تھا! اس سے سوال کیا گیا! اگر نابالغ کہے یااللہ مجھ سے گناہ بھی تو کوئی سرزد نہیں ہوا اور تو نے مجھے نابالغی میں ہی موت دیدی اگر مجھے زندہ رہنے دیتا تو میں بھی صالح اعمال کرکے جنت پالیتا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرے بارے ایسا جانتا تو یقیناً زندہ رکھتا مگر مجھے توعلم تھا اگر تو زندہ رہتا تو کفر اختیار کرتا اور مستحق نار ہوتا اسی مصلحت کے پیش نظر تجھے موت سے ہمکنار کیا۔ پھر سوال کیا اگر اس کا فاسق بھائی دوزخ سے سراٹھا کر کہے الٰہی مصلحتا میرے ساتھ رعایت فرما دیتا تو میں دوزخ میں تو نہ پڑتا! کیا ہی اچھا ہوتا مجھے بھی نابالغی میں یہ موت دے دیتا۔ ابوعلی اس پر خاموش ہوگیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا' پھر جب اس نے حاضرین کی طرف بغور دیکھا تو اس نے حضرت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور کہنے لگا یہ سوالات تو اسی کے ہیں پھر تھوڑی مدت بعد دنیا سے چلتا بنا۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت اشعری علیہ الرحمتہ کے سوالات کا معتزلہ کے پاس کوئی جواب نہیں جبکہ اہلسنّت و جماعت کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کون پوچھنے والا ہے' کہ تو نے ایسا کیا ویسا کیا اور ایسے کیوں نہ کیا یہ کس کی مجال ہے وہ اپنی چاہت میں خودمختار ہے وہ مالک ہے اپنی ملک میں جیسے چاہے تصرف فرمائے ہاں بندوں سے جو اس کے ملوک ہیں ان سے یقیناً باز پرس ہوگی!!

حکایت - عطائے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بعض صالحین میں سے ایک صالح کا بیان ہے' میں دریائے دجلہ کے کنارے کنارے جارہا تھا کہ کھجور کے دو درخت دیکھے ایک کھجور سے بھرا ہوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور دوسرا خشک تھا' کیا دیکھتا ہوں پھلدار کھجور سے ایک پرندہ تازہ کھجوریں نوچتا ہے اور خشک درخت کی طرف لے آتا ہے' مجھے تعجب ہوا اور میں درخت پر چڑھ گیا' کیا دیکھتا ہوں ایک اندھا سانپ ہے جسے پرندہ تازہ کھجوریں لاکر کھلا رہا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ الٰہی تیرے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے اور تو اسے روزی پہنچا رہا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ذات وحدہٗ لاشریک ہے میں صراط مستقیم سے بھٹک چکا ہوں تو ہی میری رہنمائی فرما! ہاتف غیبی پکارا' جو ہماری طرف حاضری کا قصد کرتا ہے ہمارے دروازے اس کے لئے کھلے ہوئے ہیں' میں نے فوری طور پر توبہ و استغفار کی اور اپنے رفقاء کی طرف واپس لوٹ آیا' میری حالت کی تبدیلی پر دریافت کرنے لگے' تو مردود تھا' منظور کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا اب ہماری صلح ہوگئی ہے وہ کہنے لگے ہم بھی تمہاری طرف اپنے خدا سے مصالحت اختیار کرتے ہیں' پھر میں نے اپنے ناپاک کپڑے اتار دیئے' اور مکہ مکرمہ کی راہ لی۔

چلتے چلتے ہم ایک ایسے گاؤں میں جانکلے جہاں ایک خاتون ہمارا انتظار کررہی تھی' جب اس کے قریب پہنچے تو پکار اٹھی کیا تم لوگوں میں کوئی کردی جوان بھی ہے' میں آگے بڑھا اور کہا میں کردی ہوں' وہ بولی یہ میرے بیٹے کے کپڑے ہیں جو اس کے ایصال ثواب کیلئے خیرات کے قصد سے لئے ہیں میں نے انہیں خیرات کرنا چاہا تو نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے خواب میں اپنی زیارت سے بہرہ ور فرمایا اور حکماً فرمایا یہ کپڑے فلاں کردی کو دینا' انی رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فقال اعطی ھذہ الثیاب لفلان الکردی فاخذتھا وقسمتھا بین اصحابی۔ پس میں نے وہ کپڑے لے لئے اور اپنے رفقاء میں تقسیم کردیئے۔

اسے عارفان حقیقت و صاحبان طریقت یوں بیان کرتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مابال قلبک عن هوانا نازح
هل انت فی دعوی المحبته مازح
کم ذانحن لغیر نا ولحسبنا
فی کل عضو منک نورلائح
فارفع حجاب البعدعنک وعدلنا
ودع البعادوخلنانتصاح
واسمع بنفسک ان اردت وصالنا
ولئن خطیت بنافانک رابع
واذا خشیت اساءة قدمتها
زرنا فانا للمسئی نسامع

تیرے دل کو کیا ہوا' ہماری چھت سے علیحدگی اختیار کر رہا ہے' کیا دعویٰ محبت محض دل لگی تھی؟

تو غیر کے عشق میں کب تک گرفتار رہے گا حالانکہ تیرے ہر ہر عضو میں ہمارے ہی حسن و جمال کی چمک دمک ہے

اب جدائی کے پردے ہٹا دے اور ہم سے وعدہ وصل کر' فراق چھوڑ اور قربت کی راہ اپنا

اچھی طرح سن لے اگر تو ہمارے وصل کا طالب ہے تو اپنے آپ پر رحم کر اور اگر تو ہماری قربت کی لذت سے شاد کام ہونا چاہتا ہے تو یقیناً تو اپنے ارادے میں کامیاب ہوگا۔

اور جب تجھے اپنی کوتاہیوں پر ندامت محسوس ہو تو پھر بھی ہماری طرف آ' کیونکہ ہمارا تو شیوہ ہی یہی ہے کہ خطاروں پر رحم کریں

حکایت - ندامت اور صداقت

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں سے ایک نوجوان دروازہ مسجد پر آکر کھڑا ہوگیا اور بصد حسرت و ندامت کہنے لگا! میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان نیک بندوں کی صف میں کھڑا ہو سکوں کیونکہ میں گناہوں کے باعث بہت ناپاک ہوچکا ہوں' جو فلاں فلاں گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

اس کے نادم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس شخص کی ندامت ہم نے قبول کیا آپ اسے بشارت دیجئے کہ اس کا نام ہم نے صدیقین میں درج فرما دیا ہے۔

حکایت - تیرے باہجوں میرا کوئی ہور ناہیں ! !

بیان کرتے ہیں' ایک گنہگار بندہ اپنے گھروالوں سے کہنے لگا! مجھے یہ بتایئے کیا کوئی ایسا برگزیدہ انسان ہے جو مجھے ایسے خطاکار کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی ہو! انہوں نے کہا! بالکل نہیں! وہ گھبرا کر جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا' زاروقطار روتے روتے زمین پر گر پڑا' اور پکارنے لگا! الٰہی میری بیماری اور اس کے علاج کو تو جانتا ہے! آپ کی بارگاہ میں ایک نہایت خطاکار' خانہ برباد' اعمال صالحہ سے دور بھاگنے والا! آج نادم ہو کر تیری رحمت میں پناہ لینے حاضر ہوا ہے' میں ہر دروازے پر گیا مگر تیری جناب میں میرا کوئی سفارشی نہیں بنا اور نہ ہی تیری بارگاہ کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے!

الٰہی! میری ندامت' قبول فرما اور اپنے کرم کے شایان شان بہرہ مند کیجئے' ندا آئی جو کریم و رحیم کے دروازے پر آکر کھڑا ہوجاتا ہے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے' سنئے! نہ صرف تیرے گناہ معاف کئے بلکہ تیری برائیوں کو بھی ہم نے نیکیوں میں بدل دیا ہے! تیرے مدارج بلند کردیئے ہیں' ہاں سنئے' جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو زمین و آسمان کے درمیان ستر قندیلوں سے ہم چراغاں کراتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے لوگو! سن لو اس بندے نے اپنے خالق و مالک سے صلح کرلی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح انسان کا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ بھیڑ' بکریاں اور بھیڑیئے اکٹھے چر رہے ہیں وہ کہنے لگا! بڑے تعجب کی بات ہے! تم یہ بتاؤ! بکریوں اور بھیڑیوں نے آپس میں کب سے دوستی اختیار کرلی ہے۔ فقال متی اصلح الذائب مع الغنم؟ قال لما اصلع الداعی مع اللہ تعالٰی۔ کہا جب سے چرواہے نے اللہ تعالٰی سے تعلق پیدا کرلیا ہے (ان میں بھی دوستی پیدا ہوگئی ہے)

فائدہ - دعائے مستجاب' ہر مشکل آسان!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور ہونے کا وقت آیا تو آپ نے سات بار طواف کعبہ کیا اور اس وقت بیت اللہ شریف سرخ ٹیلے کی مانند نظر آتا تھا' آپ وہی دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یوں دعا مانگنے لگے۔ اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سولی وتعلم مافی نفسی فاغفرلی ذنوبی۔ اللھم انی اسئلک ایمانا یباشرقلبی ویقینا! صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ماکتبت لی وَ رَضِّنِیْ بماقَسَّمْتَ لِیْ۔

الٰہی !! میں تجھ سے ایسا ایمان طلب کرتا ہوں جو میرے دل میں جگہ پائے' اور یقین صادق کا طالب ہوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوجائے کہ جو چیز تو نے میرے لئے مقدر کی ہے اس کے سوا مجھے کچھ اور حاصل نہیں ہوگا! پھر جو کچھ تو نے میرے مقدر فرمایا ہے اس پر مجھے شادمانی سے قائم رکھ' اور اسی پر تو مجھ پر راضی رہو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بشارت سے نوازا کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرمادیئے گئے اور جو بھی کوئی تیری اولاد سے تیری طرح دعا مانگے گا میں اس کے بھی تمام گناہ معاف فرما دوں گا پھر اس کی بے نیازی کا یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عالم ہوگا کہ اگر دنیا بھی اس کے قدموں میں سمٹ کر آجائے تب بھی وہ اسے پرگاہ کی بھی حیثیت نہیں دے گا! اس کے گناہ معاف' رنج و فکر اور غم و آلام کو محو کرڈالوں گا! وہ کبھی فقروغربت نہیں دیکھے گا دنیا اس کے پاس آئے گی حالانکہ وہ اس کا طالب بھی نہیں ہوگا۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام قبول توبہ کے بعد زمین پر اترے' قلنا اھبطوا منھا جمیعا کا حکم دو بار فرمایا گیا' اس لئے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنھا نے شجرہ ممنوعہ سے کھالیا تھا تو حکم ہوا۔ اھبطوا بعضکم لبعض عدو۔ یہاں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوچکے ہو' اور جب دونوں نے توبہ اختیار فرمائی تو ان کے دل میں یہ ظن غالب ہوا کہ توبہ کرنے کے باعث وہاں سے نکل جانے کا حکم باقی نہیں رہا! تو انہیں فرمایا گیا' توبہ تو قبول ہے مگر جنت سے زمین پر اترنے کا حکم برقرار ہے لہٰذا تم یہاں سے کچھ مدت تک زمین پر چلے جاؤ اس لئے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کا وعدہ پایہ تکمیل کو پہنچے۔

لطیفہ ۔ مومن اور کافر کی روحوں کا قرب؟

بیان کرتے ہیں کہ ایماندار سے گناہ اس لئے سرزد ہوجاتے ہیں کہ اس کی روح پشت آدم میں کافر کی روح کے قریب تھی اور بسااوقات کافر سے بھی اچھے کام ہوجاتے ہیں کہ اس کی روح ایماندار کی روح کے قریب رہی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب بساط حکمت بچھائے گا اور اس پر تمام انسانوں کے اعمال رکھے جائیں گے' پھر ایک ایسی ہوا چلے گی ہر عمل اپنی اپنی جنس کی طرف پرواز کرجائے گا' مومن کے گناہ کافر کی طرف اور کافر کی نیکیاں مومن کے کھاتے میں آپڑیں گی' پھر مومن اور کافر ہر ایک دوسرے کے مقام کا مالک ہوگا' جنت اور دوزخ میں بھی ہر ایک کے مقام کو ایک دوسرے کے کھاتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ڈال دیا جائے گا' یعنی برائی کے باعث جو دوزخ میں مومن کا ٹھکانہ ہونا تھا وہ کافر کا مقام بنا دیا جائے گا اور اس کی نیکیوں کے باعث جنت میں جو حصہ کافر کیلئے بننا تھا اس کا وارث مومن ہوگا گویا کہ ہر ایک کے دو دو مقام ہوں گے' ایک ایک اپنا اور ایک ایک دوسرے کا اس کیلئے بنا دیا جائے گا!! اسے نسفی نے بیان کیا۔

حضرت ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کافر کے ساتھ بھی دو فرشتے مقرر ہیں' اس کی برائیاں اور اچھائیاں نوٹ کرتے رہتے ہیں' اگر کوئی کہے کہ کافر سے تو کوئی نیکی ہوتی ہی نہیں پھر دائیں طرف کے فرشتے کو مقرر کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے ممکن ہے کہ وہ ایمان لائے' اور یہ بھی کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں دکھائی جائیں گی اور پھر ان کا ثواب اسے کفر کے باعث نہیں دیا جائے گا پھر بڑی حسرت سے دیکھے گا محافظ فرشتے اس کے معائنہ کے گواہ ہوں گے اور معتبر گواہ چشم دید ہی ہوا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعلمون ما تفعلون' وہ فرشتے جانتے ہیں جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

گناہ کبیرہ؟

کبیرہ گناہوں کے متعلق علماء کرام کے مختلف قول ہیں جنہیں حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں بعض کبیرہ گناہوں کا تعلق دل سے ہے' یعنی گناہ پر اصرار کرنا' خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا رحمت خداوندی سے مایوس ہونا' اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا۔

نیز فرماتے ہیں' تین کبیرہ گناہوں کا تعلق پیٹ سے ہے' شراب پینا' یتیم کا مال کھانا' سود لینا۔ دو شرم گاہ سے متعلق ہیں' زنا اور لواطت کا ارتکاب کرنا۔ دو کا تعلق ہاتھوں سے ہے یعنی چوری اور قتل کرنا ایک کا تمام بدن سے تعلق ہے۔ والدین کو ستانا' ایک پاؤں سے' وہ یہ کہ جہاد سے فرار ہونا! اور چار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گناہوں کا تعلق زبان سے ہے! جھوٹی گواہی' نیک خاتون پر تہمت' جادو کرنا اور جھوٹی قسم کھانا' جس میں قصداً جھوٹ بولا جائے۔ اسے یمین غموس کہتے ہیں کیونکہ ایسے شخص کا جھوٹی قسم کے باعث ٹھکانہ جہنم ہوگا!

روضہ میں امام نووی دو کبیرہ گناہ اور گنوائے ہیں' ایسا جھوٹ جس سے مالی یا جسمانی ضرر واقع ہو' اور بلاعذر عورت اپنے خاوند کے کہنے کے باوجود خلوت سے انکار کرے۔ نیز فرمایا ایسے امور جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے واضح طور پر منع فرمایا ہے ان کا ارتکاب کرنا' کبیرہ میں داخل ہے بلکہ اصرار تو انکار کی حد میں داخل ہوجائے گا جس کے باعث ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

گناہ صغیرہ

گناہ صغیرہ کی فہرست کچھ اس طرح سے ہے نماز میں ہنسنا' حمام یا تنہائی میں بلاوجہ اپنے آپ کو بالکل ننگا کرلینا' قبلہ یا مسلمانوں کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت کیلئے بیٹھنا' کتے رکھنا' ایسے کہ جن کا رکھنا ممنوع ہے' یمین غموس کے بارے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک کفارہ نہیں' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تین روزے رکھنا اس کا کفارہ ہے اگرچہ ہر ماہ میں ایک ایک رکھے' نیز کفارہ کے روزے کو بلاعذر توڑنا جائز نہیں۔

موعظت۔ کتے کی حرکت' بلی کی اطلاع

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہر جنس نر' مادہ کو حکم فرمایا کوئی ایک دوسرے کے پاس نہ جائے' کتے نے مخالفت کی' بلی نے اس کی حرکت سے حضرت نوح علیہ السلام کو آگاہ کردیا' کتے کو بلایا گیا تو اس نے قسم کھالی! اور پھر اسی فعل کا مرتکب ہوا' بلی نے دعا مانگی کہ کتا اسی حالت میں پھنسا رہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام دیکھ لیں۔ چنانچہ اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جھوٹی قسم کی سزا یہ ہے کتا جب جفتی کرتا ہے تو خاصی دیر تک وہ برسرعام پھنسا رہتا ہے اور یہ سزا قیامت تک جاری رہے گی۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ کتا بھی جنت سے ہی زمین پر اترا تھا جب آپ زمین پر تشریف لائے تو درندے آپ کے درپے ہوئے تو کتے نے آپ کی مخالفت کی نیز نقل فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں دنبے نے چڑھنے سے اعراض کرنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کی دم کو پکڑ لیا جس کے باعث اس کی دم میں گانٹھ سی بن گئی جو مخالفت کے باعث بطور یادگار قائم ہے۔

مبارک کلمات

حضرت کعب اخباء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اگر یہ کلمات مبارکہ نہ ہوتے تو یہودی جادو کے زور سے مجھے گدھا بنا ڈالتے۔ اعوذبوجہ الکریم الذی لیس شئی اعظم منہ وبکلمات اللہ التا مات التی لا یجاوزھن برولا فاجر باسماء اللہ الحسنٰی ماعلمت منھا وما اعلم من شرماخلق وذراؤ برا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھ لیا کرے گا اس پر جادو کا اثر نہیں ہوگا۔ قال موسٰی ماجئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المسفدین۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تم لائے ہو یہ تو محض جادو ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے باطل کردے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو کامیابی عطا نہیں فرماتا۔

نیز فرماتے ہیں جسے جادو کیا گیا ہو اسے ان کلمات کا تعویذ بنا دیا جائے تو جادو کا اثر زائل ہوجائے گا۔

حضرت برماوی علیہ الرحمتہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں' جسے اپنی بیوی کی قربت کرنے سے بند کر دیا گیا ہو اس لئے یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ سات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عدد بیری کے پتے لے اور دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انہیں پیس لے پھر پانی میں ملا کر ان پر آیتہ الکرسی اور چار قل پڑھ کر دم کرے، تین گھونٹ پی لے باقی میں اور پانی ملا کر غسل کرے جس ختم ہو جائے گا۔

نیز بعض مشائخ فرماتے ہیں وترکنا بعضھم یومئیذیموج فی بعض، شیشے کے گلاس پر لکھ کر پلائیں جادوگر کی نماز مقبول نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جب منکر نکیر ایسے مردے کے پاس آتے ہیں جو کاہن یا نجومی کے ہاں جاتا رہتا تھا، تو وہ آپس میں کہتے ہیں اس سے تو کاہن کی بدبو آتی ہے پھر ان میں سے ایک اس زور سے پھونک لگاتا ہے کہ وہ آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

حکایت - یااللہ اپنے بندوں کے تمام گناہ مجھ پر ڈال دے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص خطا پر خطا کرتا اور پھر توبہ کرلیتا مگر توبہ پر قائم نہیں رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ فلاں شخص سے کہہ دیجئے کہ اگر اب بھی توبہ کو توڑا تو پھر میں تجھے نہیں بخشوں گا، چنانچہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر وحی کی گئی آپ نے اس شخص کو کہلا بھیجا، اب تیرے لئے مغفرت و بخشش نہیں۔ وہ جنگل میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس انداز میں عرض گزار ہوا!

الٰہی! کیا آپ کے عفو وکرم کے خزانے ختم ہو چکے ہیں یا میرے گناہوں کے باعث تیرا کچھ نقصان ہوا ہے؟ کیا آپ نے اپنے بندوں پر کرم کا دروازہ بند کردیا ہے! آپ کے عفو وکرم کے سامنے کونسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا جب کہ مجھے فرمایا جارہا ہے اب تیری مغفرت و بخشش نہیں!

الٰہی! آپ مجھے کیوں نہ بخشیں گے حالانکہ آپ کے اوصاف میں کرم، موجود ہے اور جب تو خود ہی اپنے بندہ کو اپنی رحمت سے مایوس کرے گا تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امیدوار کون ہوگا؟

الٰہی اپنے دروازے پر آنے والوں کو تو ازخود ہی بھگائے گا تو کون آئے گا! اور اگر بالفرض تیرے خزانوں سے رحمت ختم ہو چکی ہے اور تو مجھے عذاب ہی دینا چاہتا ہے تو میری اتنی سی گزارش کو تو منظور فرمالے وہ یہ کہ اپنے تمام خطاکار بندوں کے جملہ گناہ مجھ پر ڈال دے' میں ان پر اپنی جان کو بھی قربان کردوں گا!!

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی' اسے فرمادیجئے کہ اگر تیرے گناہ آسمانوں کو بھی بھر دیں تب بھی میں تمہیں بخش دوں گا کیونکہ تو نے میرے عفو اور میری رحمت کے کمال کو پہچان لیا ہے۔

حکایت۔ رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے مٹ جائے؟

بیان کرتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک صالحہ خاتون کا بیٹا بڑا بدکردار تھا لیکن جب بھی اس سے کوئی گناہ سرزد ہوتا وہ رجسٹر میں درج کرلیا کرتا' ایک مرتبہ رات کا وقت تھا' اس کا دروازہ کھٹکا جب باہر نکل کر دیکھا تو ایک نہایت حسین و جمیل عورت کو دروازے پر کھڑی پایا! پوچھا تیری کیا حاجت ہے اس نے کہا میرے یتیم بچے تین دن سے بھوکے ہیں ان کے کھانے کے لئے کچھ طلب کرتی ہوں۔

وہ برے ارادے سے کہنے لگا۔ آیئے اندر آجایئے! عورت سمجھ گئی اس کی نیت خراب ہے وہ لاحول پڑھتی ہوئی پیچھے پلٹی ہی تھی کہ اس شخص نے زبردستی اندر کھینچ لیا' عورت پکار اٹھی!

اے مصائب و آلام کے دور کرنے والے' مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما' پھر اسے کہنے لگی' ذرا میرے اشعار سن لے۔

الا ایھا الناس لیوم رحیلہ
ارا ک عن الموت المفرق لاھیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

الم تعتبر بالظاعنین الی البلی
وترکھم الدنیا جمیعا کماھیا
ولم یخرجوا الا بقطن وخرقۃ
وما عمروا من منزل ظل خالیا"
واانت عذ اوبعدہ فی جوارھم
وحید فریدا فی المقابر ثادیا

اے وہ لوگو! اپنی روانگی کے دن کو بھولنے والو، مجھے تو تم موت ہی سے غافل نظر آتے ہو۔ کیا ایسی باتوں نے تجھے پندونصائح کے قبول کرنے سے روک دیا ہے حالانکہ بہت سے لوگ اس دنیا سے بڑی بے چارگی کے ساتھ سفر کرگئے، انہیں دنیا میں سوا معمولی سی روٹی اور کپڑے کے استعمال کے علاوہ اپنے ساتھ لے جانے کچھ بھی نصیب نہ ہوا، اور جو گھر انہوں نے آباد کیا تھا وہ خالی پڑا ہے!

تیرا بھی کل یا کسی بھی دن بالکل اکیلے قبرستان میں ٹھکانہ ہوگا، اور انہیں کا ہمسایہ بن جائے گا پھر وہ عورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگی! الٰہی میری فریاد کو پہنچئے اور اس آدمی سے نجات دلایئے،

وہ آدمی عورت کے یہ اشعار سنتے ہی رونے لگا۔ تو عورت نے کہا بخدا جب تیرے اور تیرے مالک کے درمیان معاملہ درست ہوگیا ہے تو اب اس کی گرفت سے نہ ڈر۔ پھر اس شخص نے عورت کو بچوں کے لئے کچھ سامان دیا اور کہا میرے لئے دعا کرائیں کہ جو کچھ اس رجسٹر میں درج ہے وہ مٹ جائے۔ عورت دعا کے وعدہ پر وہاں سے بچوں کے پاس آئی اور کھانا تیار کیا پھر وہ تمام بچے کہنے لگے جب تک اس کیلئے دعا نہیں کرلیتے کھانا نہیں کھائیں گے، کیونکہ جب تک مزدور کام نہیں کرلیتا اجرت کا حق دار نہیں ہوتا، چنانچہ ان بچوں نے دعا کی وہ شخص اپنی والدہ کے پاس گیا اور رجسٹر دیکھا جس میں وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے گناہ لکھ لیا کرتا تھا تو وہ سفید ہو چکا تھا' تمام ماجرا اس نے اپنی والدہ سے بیان کیا اور وضو کرکے بارگاہ رب العزت میں سر سجود ہوکر عرض گزار ہوا۔ الٰہی تو نے جب میرے گناہ معاف کردیئے۔ اب مجھے اپنے ہاں بلا لے! یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پار کرگئی۔ جب اس کے والدہ نے دیکھا تو وہ فوت ہوچکا تھا۔

حکایت - بایزید .سطامی اور فاحشہ عورت !

بیان کرتے ہیں کہ حضرت بایزید .سطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت ایک نہایت حسینہ جمیلہ عورت بدکراری' میں شہرت رکھتی تھی' اس نے ہر قسم کے مردوں پر اپنے دروازے کھلے رکھے تھے' ایک دن حضرت بایزید .سطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے دروازے پر جابیٹھے' حضرت کو دیکھتے' کوئی اس کی طرف نہ نکلا! اس نے اپنی کنیز کو کہا جاؤ دیکھو کیا سبب ہے آج میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔ جب کنیز دروازے پر آئی تو ایک صالح شخصیت کو دیکھا اور جاکر بتایا۔ عورت نے کہا انہیں میرے ہاں بلایئے' کنیز گئی اور حضرت کو اس حسینہ کے پاس لے گئی۔ خاتون نے دریافت کیا! بزرگو! آپ میرے ہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا کوئی خواہش رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک آرزو لئے آیا ہوں وہ یہ کہ آج کا وقت مجھے دیدو۔ وہ کہنے لگی میری فیس دوسو اشرفیاں ہیں آپ نے ایک سواشرفیاں نکالیں جب کہ ان کے علاوہ آپ کے پاس ایک درہم بھی مزید نہیں تھا۔

خاتون نے وہی اشرفیاں پکڑ لیں اور کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے کپڑے پہن کر چار قدم میرے سامنے چلو۔ اس نے آپ کے فرمان پر عمل کیا۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور عرض کیا! الٰہی جب اس کا ظاہر درست کردیا گیا ہے تو اس کا باطن بھی درست فرمادے! آپ نے فرمایا۔ اب یہ کپڑے اتار کر اپنی کیفیت بتایئے۔ وہ کہنے لگی قسم بخدا' آپ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مل چکی ہے' میں توبہ کرتی ہوں' جفا کے بعد وفا' وحشت کے بعد انس' جدائی کے بعد وصل اور نفرت کے بعد رضا حاصل ہوچکی ہے چنانچہ آپ وہاں سے پلٹے پھر ایک مدت بعد اس خاتون کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ جو کہہ رہی تھی! الٰہی تیرا کتنا کرم ہے تو نے بے موسم پھلوں سے نوازا اور یہ کہتے ہی غائب ہوگئی۔

○ لطیفہ - بددعا نہ کیجئے؟

بیان کرتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے لئے جارہے تھے تو ایک شخص کو برائی میں ملوث دیکھ کر تین بار اس کے لئے بددعا کی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے بندوں کے لئے ہلاکت کی دعا نہ فرمایئے' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں ارحم الراحمین ہوں' ہر مہربان سے زیادہ مہربان ہوں اگر وہ توبہ و استغفار کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول فرمالوں گا یا ان کی پشت سے جو اولاد ہوگی ان کے نیک اعمال کی برکت سے انہیں معاف فرما دوں گا' بہرحال جو چاہوں کروں! اگر آپ مجھ سے میرے بندوں کی ہلاکت کے طالب ہیں تو میں بھی چاہتا ہوں تم اپنا ایک بیٹا میرے لئے قربان کرو! اسے شرح الحکم میں حضرت ابن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے!

○ فائدہ جلیلہ - انوار یوسفی؟

بیان کرتے ہیں جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا گیا تو آپ کے انوار و تجلیات کی روشنی نے کنعان (شام) کے پہاڑوں کو منور کردیا۔ جس کے باعث ان کے بھائیوں کو کنویں سے برآمدگی کا پتہ چلا' چنانچہ وہ سبھی آپ کے پاس پہنچے اور فروخت کردیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ فرماتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چالیس درہموں میں جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بیس درہموں میں فروخت کیا گیا۔

اسی طرح جب خطاوار اپنے گناہوں کے باعث روتا ہوا معافی کا طالب ہوتا ہے تو اس کی توبہ کے انوار و تجلیات کی تابش عرش تک پہنچ جاتی ہے' فرشتے دریافت کرتے ہیں! یہ کیسا نور ہے الٰہی □ انہیں جواب دیا جاتا ہے یہ میرے اس بندے کی توبہ کا نور ہے جو معصیت کے کنویں میں گرا ہوا تھا' آج توبہ کی رسی کو پکڑ کر چاہ ضلالت سے باہر نکلا ہے یہ اس کی توبہ کا نور ہے۔

باب خوف میں بیان ہوچکا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنسو جواہرات بن گئے تھے' اسی طرح جواہرات کے روحانی بازار میں گنہگار کے آنسو بھی موتی بن کر چمکتے ہیں۔

جب وہ خشیت الٰہی سے توبہ کرتا ہوا چار آنسو بہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے! آؤ میرے بندے کے آنسوؤں کی قیمت لگاؤ' وہ عرض گزار ہوتے ہیں اس کے آنسوؤں کی قیمت یہی ہے کہ اسے بخشش سے نوازا جائے' اللہ تعالیٰ فرماتا۔ اس کی قیمت بخشش سے کہیں زیادہ ہے وہ پھر عرض کرتے ہیں اسی کی قیمت یہ ہے کہ اسے جنت عطا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت جنت سے بھی زیادہ ہے۔ فرشتے پھر عرض کرتے ہیں الٰہی پھر ہم اس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ اس وقت ارشاد ہوتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت میرا دیدار ہے۔

○ حکایت۔ محبت سے سنورتی ہے محبت؟

بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی چوبیس سال تک بدکاری میں مبتلا رہا' ایک دن اس نے آئینہ میں اپنی صورت دیکھی تو داڑھی سفیدی کی طرف مائل تھی' شرمندگی کے باعث کہنے لگا! الٰہی! بیس سال تک میں نے تیرے احکام پس پشت ڈالے' اگر اب میں تیری بارگاہ کی حاضری دوں تو کیا منظوری حاصل کرسکوں گا! آواز آئی' جب تک تو نے ہم سے محبت کی ہم بھی تجھ سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت کرتے رہے' جب تو نے اعراض کیا تو ہم نے تجھے مہلت دی اگر اب بھی تو ہماری طرف رجوع کرے گا ہم محبوب بنالیں گے!

عظمتہ الالباب میں ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی رسول علیٰ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی نازل فرمائی! اسے میرے نبی علیہ السلام! خطاکاروں کو میری وسعت رحمت کا پیغام پہنچایئے' میرے در سے بھاگنے والوں کو واپس لایئے' میرے چاہنے والوں کی رہنمائی فرمایئے اور نافرمانوں سے کہئے' میں نے اپنے ہاں ان کے لئے قبولیت کی چادر پھیلا رکھی ہے اور ان کی آسان ترین نیکیوں کے باعث اپنے قرب میں جگہ دوں گا' میری مغفرت کے سامنے ان کے گناہوں کی کیا وقعت ہے ان کی خطائیں میری وسیع رحمت کے سامنے کچھ نہیں' اگرچہ گناہ عظیم اور عیوب و نقائص بکثرت کیوں نہ ہوں میرے ابر کرم کا ایک قطرہ ہی ان کی محویت کے لئے کافی ہے' نیز میری رضا و خوشنودی کی ایک نظران کا کوئی عیب نہیں چھوڑے گی۔

میرے نبی! میرا برتاؤ تو ایسے آدمی کے لئے بھی ہے جس نے مجھ سے روگردانی کی' پھر تصور کیجئے میرا معاملہ اپنے اس بندے کے ساتھ کیا ہوگا جو ہمہ وقت میری عبادت و فرمانبراری میں لگا رہتا ہے اور اسی میں عمر بسر کرتا ہے۔ میرے نبی! بشارت دیجئے ان بندوں کو جو میری طرف ارادۃً آتے ہیں مژدہ سنایئے ان کو جو میری طرف پیدل آتے ہیں' جن کے دن روزے اور راتیں میری یاد میں تمام ہوتی ہیں۔ میں ذکر میں ان کی خبر رکھتا ہوں' میرے فرشتے دیدار کرتے ہیں اور جنت ان کی مشتاق - ان کے دل میری معرفت کے خزانے ہیں' وہ میرے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں وہ میرے ایسے مشتاق ہے جیسے کبوتری اپنے انڈوں اور پھر بچوں کی مشتاق ہوتی ہے' وہ میرے سامنے یتیموں کی طرح بلبلاتے ہیں' ان کی پردرد آواز میرے نزدیک فرشتوں کی تسبیح و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تحمید سے زیادہ افضل ہے' مجھے اپنے عزوجلال کی قسم۔ میں انہیں ایسی اشیاء سے نوازوں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی' اور نہ کسی کان نے سنی۔

میرے نبی! مجھ سے بھاگنے والا آخر جائے گا کہاں؟ وہ خطاکار کہاں تک بھاگے گا۔

بہر در کہ شد ہیچ عزت نہ یافت --- جہاں کہیں گیا ذلیل ہوا

آخرکار روز قیامت میرے ہی پاس آنا ہے' میں ہر بھید جاننے والے کی طرح اس کا محاسبہ کروں گا' کیونکہ مجھ سے اس کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہوگا' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اس کو ختم کرنا چاہوں تو اس کے منہ میں جو تھوک ہے اسی سے ہلاک کردوں جس لباس کو وہ فخریہ پہنتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بنا سکتا ہوں' انہیں آگ لگے اور یہ خاکستر کا ڈھیر ہوجائے میں تو اسے مہلت غور فکر دے رہا ہوں' یہاں تک کہ اس کی موت اس کے حلق تک پہنچ جائے' تاکہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

فائدہ - توبہ باعث بخشش ہے !

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو بہت زیادہ روئے ! اور کہتے رہے الٰہی! میں تیری بارگاہ میں توبہ کیلئے حاضر ہوں' کیا تو میری توبہ قبول نہیں فرمائے گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم علیہ السلام میں نے تو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے ہی عرش معلیٰ پر نقش کر چکا ہوں' جو بھی میرا بندہ توبہ و استغفار کے ساتھ میری بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوگا میں اسے مغفرت و بخشش سے نوازوں گا! اور میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے خوش و خرم اور متبسم اٹھاؤں گا' ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کروں گا' صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ تو قبل از استغفار ہی قبول فرمالی تھی توبہ و استغفار کا عمل تو اولاد آدم' بنی نوع انسان کے لئے بطور تعلیم تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جب گنہگار اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو فرشتے تین مرتبہ اس کی آواز کو روکتے ہیں جب پھر پکارتا ہے اور فرشتے اس کی آواز کے درمیان حائل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا' میرے بندے کی آواز کو کب تک روکو گے! اسے یقین ہوچکا ہے کہ میرے سوا اسے اور کوئی بخشش سے نوازنے والا نہیں لہٰذا تم گواہ ہوجاؤ! میں نے اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' قیامت میں اللہ تعالیٰ اتنی کثرت سے بخشش فرمائے گا کہ ابلیس لعین بھی امید کرے گا کہ شاید مجھے بھی بخشش دیا جائے گا' بنا علیہ بڑے فخریہ انداز سے اٹھے گا!

پانچ چراغ؟

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پانچ چیزیں تاریکی و ظلمت ہیں اور ان کے لئے پانچ چراغ یا نور ہیں اور وہ چراغ توبہ سے موسوم ہیں۔ قبر کی تاریکی کا چراغ نماز' میزان کی تاریکی کا چراغ کلمہ توحید' قیامت کی تاریکی کا چراغ عمل نیک' پل صراط کی تاریکی کا چراغ' ایمان کامل ہے۔

○ مسائل - شیطان کو انسان پر مسلط کرنے کی حکمت

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان کو انسان پر مسلط کردینے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف عظیم کے صدقہ میں ہمارے گناہ اسی کے سر تھوپ دے گا کیونکہ یہ فعل تو شیطان کا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فازلھما الشیطان' وما انسانیہ الا الشیطن۔ پس انہیں شیطان نے لغزش دی اور مجھے تو شیطان نے بھلا دیا ھذا من عمل الشیطن۔ یہ تو شیطان کا کام ہے' من بعدان نزغ الشیطن بینی و بین اخوتی۔ اس کے بعد شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے دشمنی ڈالنے کا کردار انجام دیا۔ ان افعال و اعمال کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باعث تو شیطان مجرم ٹھہرا۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مومن پر شیطان کو مسلط کرنے میں یہ حکمت ہے جب وہ ایماندار کو گناہ میں ڈال دے گا اور بعدہ وہ ایماندار توبہ و استغفار کو اپنا لے گا تو یہ توبہ شیطان کے لئے بہت بڑا عذاب ثابت ہوگی اور حسرت سے کہے گا کاش کہ میں اسے گناہ کی طرف مائل ہی نہ کرتا کتنا اچھا ہوتا' جیسے شکاری کے جال سے پھنسا ہوا شکار نکل جائے تو اس بات سے زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوتا ہے کہ شکار جال میں پھنستا ہی نہ تو بہتر تھا' نیز فرماتے ہیں' ایماندار کی شیطان کے ساتھ ایسی کیفیت ہے جیسی درخت پر کسی انسان کا گزر ہو اور وہ اس سے مسواک کاٹ لے تو درخت کا مالک مواخذہ نہیں کرے گا کیونکہ نئی شاخ نکل آئے گی اور اگر وہ آدمی اس درخت کو تنے سے کاٹنے لگے گا تو مالک اس سے یقیناً جھگڑے گا کیونکہ اب اس فعل سے درخت ہی نہیں رہے گا۔

پس گناہ مسواک کی مثال ہیں' جس کے بعد اور نیکی ظاہر ہوجائے گی اور کفر جڑ کاٹنے کی مانند ہے' پس جب شیطان کسی انسان کو کفر پر آمادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے منع فرما دیتا ہے۔

○ شیطان کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

○ شیطان کے پیدا کرنے میں کون کونسی حکمت ہے اس سوال کے بہت سے جواب دیئے گئے ہیں چند ایک ملاحظہ فرمایئے گا؟ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ان کا وبال شیطان پر ڈال دیا جائے' تاکہ اسے ڈبل عذاب دے! نیز اگر آگ نہ ہوتی تو عود کی خوشبو ظاہر نہ ہوتی' ایسے ہی اگر شیطان نہ ہوتا تو ایمان دار کی فضیلت کا کیسے پتہ چلتا۔

○ شہر کے لئے کوئی خاص خاکروب ہوتا ہے جو کوڑا کرکٹ دور کرے' حتیٰ کہ جس کے پاس مشک و عنبر بھی ہو وہ بھی صفائی کا محتاج ہوتا ہے' پس قلب'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں خواہش نفس، کوڑا کرکٹ ہے، اس لئے شہر قلب میں نفس کی بدبو کو دور کرنے کے لئے شیطان کو خاکروب بنایا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا مددگار ہونے کے باوجود کبھی شکست سے۔ کبھی دوچار کردیتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ انہیں شہادت کی نعمت سے سرفراز کیا جائے، اور کبھی فتح سے بہرہ مند کرتا ہے تاکہ انہیں غنیمت سے مالامال کیا جاسکے!

اسی طرح کبھی ایماندار کو شیطان پر غلبہ عطا فرما دیتا ہے تاکہ انہیں جنت ملے اس طرح وہ دنیا و جنت دونوں جہانوں میں لذت سے شاد کام ہوجاتے ہیں۔

○ حضرت عبداللہ ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کشف الاسرار میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو تاریکی سے بنایا، بعض کہتے ہیں کہ لعنت سے، جن لوگوں نے شیطان کو فرشتوں میں شمار کیا ہے حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے رد میں فرماتے ہیں فرشتے نور سے تخلیق ہوئے، اور شیطان نار سے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی تصحیح کی ہے کہ شیطان فرشتوں میں شامل تھا، حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ کا بیان ہے کہ ابلیس ابوالجن ہے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بیوی کو پیدا کرنا چاہا تو اس پر غضب مسلط کردیا گیا جس سے ایک شعلہ بلند ہوا، اور اسی سے اس کی عورت کو پیدا کیا، علامہ ابن عماد فرماتے ہیں ابلیس کی داہنی جانب میں ذکر اور بائیں میں فرج ہے جن کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا ممنوع ہے، کہتے ہیں کہ اگر چالیس جن مکلف ہوں تو ان پر نماز جمعہ واجب ہے اور جہاں جن وانس اکٹھے ہوں تو جن انسان کی صورت میں ہوجاتے ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

○ شیطان سے پناہ کیوں مانگی جاتی ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس میں کیا حکمت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کو چھوڑ کر صرف شیطان سے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے جب کہ فرشتوں سے بھی امداد طلب کی جاسکتی ہے اور چھوٹے سے چھوٹا فرشتہ بھی اس کے شر سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے' اور کیا یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے کہ اس نہایت دلیل کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں' یہ تو اللہ تعالیٰ نے ازخود اپنے ذمہ کرم پر ٹھہرالیا اور فرمایا اے میرے بندے میں نے تیری حفاظت کے لئے تجھے کسی اور پر نہیں چھوڑا۔

○ تعوذ و تسمیہ کو اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے؟

سوال کرتے ہیں کہ اعوذباللہ کے ساتھ بسم اللہ کو قریب رکھنے میں کونسی حکمت ہے؟

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ! ایماندار کے لئے شفا ہے اور تعوذ میں شیطان کا زہر ہے' لہٰذا زہر کو زائل کرنے کے ساتھ ہی تریاق رکھ دیا گیا!

حدیث شریف میں ہے کہ گناہ کے دروازے تعوذ سے بند کریں اور عبادت کے دروازے بسم اللہ سے کھلے رکھیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال میں حکمت؟

○ نبی کریم حبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال میں کونسی حکمت ہے؟ اور دشمن شیطان کے زندہ رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ جواباً" کہتے ہیں کہ دشمن دشمنی کرنے والا ہے اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمانے والے ہیں' حضور شافع یوم النشور کو پہلے بھیج دیا گیا تاکہ خصومت شیطان کو دفع کرتے رہیں۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیطان کو قیامت تک مہلت دینے میں یہ حکمت ہے کہ وہ تمام عمر عقوبت و سزا میں گرفتار رہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ قاضی کو جن دو آدمیوں میں خصومت ہو وہ ایک دوسرے کی سفارش کر سکتے ہیں حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو مہلت فرمائی تو کہنے لگا تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک نبی آدم کے بدن میں روح رہے گی میں ان کے دل سے ہرگز نہیں نکلوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ان سے آخری سانس تک توبہ کو نہیں روکوں گا۔ وہ کہنے لگا بہرحال میں ان تمام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہر وقت ان کے گناہوں کو معاف فرماتا رہوں گا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ وہ بولا میں انسان کو آخر تک بھلاؤں گا' اور ان کے پیچھے پڑا رہوں گا ان کے لئے دنیا آراستہ کروں گا' ان کی دائیں اور بائیں جانب سے حملہ کروں گا اور تجھ سے دور رکھنے کی رغبت دلاؤں گا' باطل کو ان کے سجاؤں گا۔

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں جب شیطان یہ باتیں کہہ رہا تھا تو فرشتے کڑ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا۔ گھبرایئے نہیں! جب میرا بندہ مجبوری و کمزوری کے باعث اپنے ہاتھ میری طرف اوپر اٹھائے گا اور عاجزی و انکساری کے باعث اپنے سر کو زمین پر رکھے گا تو اس کے ستر سال کے گناہ معاف فرمادوں گا' کیونکہ یہ اوپر اور نیچے کی سمت کو تو متعین نہیں کرسکا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں' جب تم میں سے کوئی دعا کے وقت انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اخلاص کہلاتا ہے' اور جب دونوں ہاتھ سینے کے سامنے اٹھاتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے اور جب وہ سر کی جانب بلند کرتا ہے اور ہاتھوں کی پشت اس کے چہرے تک پہنچ جاتی ہے تو اسی زاری کہتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رغبت سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے' اور خوف سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کی پشت کو چہرہ کی طرف کرکے دعا کرے (جیسے نماز استسقاء میں دعا مانگی جاتی ہے) اور عاجزی و انکساری کی دعا یہ ہے کہ خنصر' بنصر اس کے ساتھ والی انگلی' ابہام انگوٹھا' وسطیٰ لمبی انگلی' سبابہ شہادت کی انگلی کو کہتے ہیں۔

احیاء العلوم میں ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بائیں جانب ذرا زیادہ رکھے کیونکہ دل بائیں طرف ہے اور بیت اللہ شریف' طواف کرتے وقت مطوف کے بائیں جانب رہتا ہے۔

اگر کہا جائے شیطان لعین کو یہ کیسے پتہ چلا کہ انسانوں کی کثریت ناشکری ہوگی کیونکہ اس نے کہا تھا لا تجد اکثرھم شاکرین' الٰہی تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا پائے گا جواباً" کہتے ہیں اس نے لوح محفوظ پر دیکھ لیا تھا! بعض کہتے ہیں' اس نے گمان کیا تھا' جو درست ثابت ہورہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقدصدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ' پھر ابلیس کا گمان ان پر سچا نکلا' اور وہ اسی کی پیروی کرنے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندوں پر توبہ کے دروازے کھول دوں گا تو وہ بولا میں لمبی امید کے باعث مایوسی سے بند کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ان عبادی لیس لک علیھم السلطان کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میرے مخلص بندوں پر تیرا داؤ نہیں چلے گا' یعنی تیرے اندر اتنی پاور نہیں ہوگی کہ تو میرے خاص بندوں کو گمراہ کرسکے اور انہیں ایسے گناہوں میں مبتلا کرے جن کے معاف کرنے کی مجھے طاقت نہ ہو۔

○ انسان سے شیطان کی دشمنی کا سبب کیا ہے؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا وجہ ہے کہ شیطان خصوصی طور پر انسان کا دشمن ہے؟ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں سے اس کی دشمنی کا ذکر نہیں آتا۔ جواباً" کہا گیا ہے' نبی آدم سے دشمنی کا سبب وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا دراصل وہی میری لعنت کا باعث بنا اسی وجہ سے وہ خداتعالیٰ اور فرشتوں کو دشمن گمان نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے شیطان کو نہایت کمزور دیکھا تو دریافت کیا تو کیوں اتنا کمزور نظر آرہا ہے کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی فرقت و جدائی کے باعث یہ حالت ہوچکی ہے اور جنوں سے بھی عداوت رکھتا ہے اس لئے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد رسولوں پر ایمان رکھتی ہے اور تمام رسول' حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہیں' دراصل جو بھی رسولوں پر ایمان لائے گا شیطان اس کے درپے ہوجائے گا!

○ صرف دعوئے محبت سے بخشش!

سورۂ نحل کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی تیرے اور تیرے حبیب کے ساتھ محض محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن بکثرت نافرمانی کی طرف مائل ہیں حالانکہ میرے ساتھ دشمنی بھی رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ دعویٰ محبت اور تیرے ساتھ میرے حبیب کے امتی جو دشمنی رکھتے ہیں میں انہیں خطاوار ہونے کے باوجود بخش دوں گا۔ اگرچہ وہ عملاً کمزور اور تیری طرف راغب ہی کیوں نہ ہوں!

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیسائی تھے جب زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے ہم لوگ اپنے پادریوں اور مبلغین کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ آپ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے فرمایا کیا وہ اللہ تعالیٰ کی حلال اشیاء کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال نہیں ٹھہراتے تھے اور تم ان کے کہنے پر نہیں چلتے تھے؟ عرض کیا یہ بات تو بالکل درست ہے! آپ نے فرمایا یہی تو ان کی عبادت کرنے سے عبارت ہے!

بیان کرتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کو شجرہ ممنوعہ کی قربت سے ممانعت کی گئی تو ساتھ ہی اپنے جنتی تخت کو پایا جس پر بیٹھ کر آپ جنت کی سیر کیا کرتے تھے آپ نے وہاں سے دور جانے کے لئے تخت کو پرواز کا حکم دیا وہ ہزار برس تک محو پرواز رہا جب نیچے اترا تو شجرہ ممنوعہ کو وہی پایا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! اس کی قربت سے تو مجھے روکا گیا تھا اور پھر میرے قریب کردیا ہے۔

فرمایا اگر میں گناہ کے قریب رحمت کو نہ رکھتا تو درخت کے نیچے تخت کو بھی نہ رکھتا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس سرخ رنگ کے دو بیل لائے جس سے آپ نے کھیتی باڑی کا کام شروع کیا جب بیلوں کو آپ نے پہلی دفعہ رکنے پر لاٹھی ماری تو وہ بیل بولے آپ ہمیں کیوں مارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب میں نے تجھے چلنے کا حکم دیا ہے تو رکتے کیوں ہو؟ میری نافرمانی تمہاری سزا کا باعث ہے! وہ بولے پھر اللہ تعالیٰ آپ کو سزا کیوں کر نہ دے گا جب کہ اس کے منع کرنے کے باوجود آپ نے عمل نہ فرمایا یہ سنتے ہی آپ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے الٰہی! مجھے ہر چیز شرمندہ کررہی ہے یہاں تک کہ یہ بیل بھی! پس اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت تک کے لئے گونگا کردیا!

○ **اظہار کرم:-**

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی میری لغزش کو جنت میں ہی معاف کیوں نہ فرما دیا گیا؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری چاہت تھی کہ میں تجھے دنیا میں بھیجتا اور ہزاروں' لاکھوں گنہگار میری بارگاہ عالیہ میں اپنے گناہوں کی معافی طلب فرماتے اور میں ان پر اپنا کرم فرماتا جنت میں تجھے بخش دیتا تو میرا کرم محض ایک پر ہی ہوتا اور اب تو میرا کرم ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہے!

○ حکایت۔ حضرت دانیال علیہ السلام اور نمک!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام طب میں کمال ملکہ رکھتے تھے مگر بادشاہ اور اس کی رعایا کو آپ کے علم و حکمت کی خبر نہ تھی' ایک روز آپ نے باورچی سے فرمایا بادشاہ کے کھانے میں ایک دانگ نمک ڈال دو' چنانچہ وہ حکم بجا لایا جب بادشاہ نے کھانا کھایا تو اس کی نظر کمزور ہوگئی۔ بادشاہ نے آپ سے وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا نمک کی زیادہ مقدار کھانے کے باعث تیری نظر کمزور ہوئی ہے۔ بادشاہ نے باورچی سے دریافت کیا تو باورچی نے صاف صاف کہہ دیا۔ میں نے حضرت دانیال علیہ السلام کے فرمانے پر کھانے میں نمک قدرے زیادہ ڈال دیا تھا۔ بادشاہ نے آپ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا' تجھے میرے علم کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے چاہا کہ آپ کو ضرورت پڑے تاکہ دوسروں کو معلوم ہو اور فائدہ اٹھائیں۔

چنانچہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے بڑے وسیع ہیں گناہ کو اسی لئے مقدر کیا تاکہ مخلوق کو رحمت خداوندی کی طرف محتاجی ہو!

حکایت۔ بروں پر رحمت کیوں؟

○ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ بروں پر رحم و کرم کیوں فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا دو برتن لاؤ' برتن لائے گئے ایک صاف ستھرا اور ایک گندا' انہیں بارش میں رکھ دیا گیا وہ دونوں بھر گئے' آپ نے فرمایا رحمت خداوندی کی بھی یہی کیفیت ہے جو نیک و بد دونوں پر برستی رہتی ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی ! تو اپنے بندوں پر کتنا بڑا کرم فرماتا ہے ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گنہگاروں کو بذریعہ عذاب و عقاب گناہ سے باز نہیں رکھتا' بلکہ بذریعہ احسان انہیں بچاتا ہوں ! تاکہ مجھ سے احسان کے بدلے شرم و حیا کریں' اور توبہ کی طرف مائل ہوں۔

اے میرے داؤد ! میری یاد سے لذت حاصل کرنے والوں کو فرمادیجئے ! کیا مجھ سے زیادہ کریم اور پرورش کرنے والا کوئی ملا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا آیئے میرے دروازہ کرم پر قیام کیجئے ! کیوں کہ میں لطف فرمانے والا ہوں۔ مجھ سے طلب کیجئے میں عطا کرنے والا ہوں' میری مناجات کیجئے کیونکہ میں قریب ترین ہوں' میری مصاحبت اختیار کریں کیونکہ میں مونس و ہمدم ہوں !!

حکایت۔ الٰہی ! رحمتہ للعلمین ﷺ کے صدقے بارش عطا فرما

حدائق ابن ملقن رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ قحط سے دوچار ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بارش کے لئے عرض گزار ہوئے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کی بارش عطا فرمائے اور قحط دور ہو! حضرت موسیٰ علیہ السلام رب العالمین کے حضوریوں عرض گزار ہوئے الٰہی ! رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بارش عطا فرما ! ممکن ہے میرے پاس تو کوئی کمی محسوس فرماتا ہوگا !

کہتے ہی آسمان بالکل صاف تھا' شدت کی گرمی پڑ رہی تھی جیسے ہی حضرت کلیم اللہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی ! خدایا! اگر میرے اندر کوئی کمی واقعی ہوچکی ہے تو اپنے محبوب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ کے وسلم کے صدقے بارش عطا فرما' اللہ تعالیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی میرے کلیم تیرے اندر کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی' البتہ تیری قوم میں ایک شخص ہے جو چالیس سال سے میری نافرمانی کرتا آرہا ہے اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نحوست کے باعث بارش روک دی گئی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا! کون ہے جو چالیس سال سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال رہا ہے' میں اسے قسم دیتا ہوں' فوری طور پر یہاں سے نکل جائے' جب نافرمان نے یہ بات سنی تو دل ہی دل میں کہنے لگا اگر میں باہر نکل کھڑا ہوا تو ساری قوم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے گا یہ تصور کرتے ہی اس نے اپنا چہرہ گریبان میں ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے لگا' دیکھتے ہی دیکھتے موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر عرض گزار ہوئے الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے' یہ کس کے صدقے بارش عنایت ہوئی! حکم ہوا! یہ اسی نافرمان کی وجہ سے جس نے تیری آواز سنتے ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالا اور سچی توبہ اختیار کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! اب اس توبہ کرنے والے کی زیارت سے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وہ نافرمان تھا اس وقت میں نے اسے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کیا اب کیسے کرسکتا ہوں جب کہ وہ سچے دل سے تائب ہوچکا ہے۔

فرشتے زیارت کرتے ہیں

○ عقائق الحقائق میں ہے کہ عرش کے پایہ میں ہر بندے کی صورت ہوتی ہے اور اس پر پردہ ہوتا ہے جب کوئی بندہ نیک کام کرتا ہے تو اس کے چہرے سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور جب کوئی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ پردہ گر پڑتا ہے' پھر فرشتے بھی اسے نہیں دیکھ پاتے۔

حکایت۔

میری قبر گھر میں بنانا تاکہ میری وجہ سے مردوں کو تکلیف نہ ہو

○ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک نوجوان فاسق و فاجر رہتا تھا' اس کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والدہ اسے فسق و فجور سے ہمیشہ روکتی مگر مرض بڑھتا گیا جوں دوا کی' وہ نیک بخت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی' محفل وعظ میں حاضر ہوا کرتی اور پھر اپنے فرزند سے کہتی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج یوں خدا خوفی کا وعظ فرمایا ہے' مگر اس پر کسی بات کا اثر تک نہ ہوتا الغرض جب وہ مرنے لگا تو اپنی والدہ سے عرض گزار ہوا' جایئے میرے لئے حضرت حسن بصری سے دعا کرائے اللہ تعالیٰ مجھے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے' مائی صاحبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے بچے پر نزع کا وقت ہے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے آپ نے فرمایا میں اس کے لئے نہ تو دعا کرتا ہوں اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھوں گا' مائی صاحبہ مایوس ہوکر واپس پلٹی جب گھر پہنچی تو بچے نے عرض کیا! امی جان! جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹنا اور کہنا جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اس کی یہی سزا ہے اور میری قبر بھی گھر ہی میں بنانا تاکہ قبرستان میں مردوں کو میری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے زندوں کو مجھ سے تکلیف پہنچتی رہی' چنانچہ انہی لمحات میں وہ فوت ہوگیا' والدہ نے حسب خواہش اس کی گردن میں ابھی رسی ڈالنا ہی چاہی تھی کہ غیب سے آواز آئی' اللہ کے ولی پر مہربانی کرا ہم نے اسے بخش دیا' اسے گھر میں ہی دفنا دو! ابھی یہ آواز ختم ہوئی بھی نہ تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' مائی صاحبہ نے جونہی دروازہ کھولا کیا دیکھتی ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں' پوچھا آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا' حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے ابھی ابھی میری آنکھ لگی کیا دیکھتا ہوں کہ رب العزت، فرما رہا ہے! حسن تو میرے بندوں کو مجھ سے مایوس کرتا اور میرے بندے کے سامنے اپنے دروازے بند کرتا ہے' مجھے اپنے عزت اور جلال کی قسم میں نے اسے ان کلمات کے صدقے بخش دیا جو مرنے سے قبل اس نے کہے تھے اور میں اسے جنت سے سرفراز

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا۔

حکایت۔ ایک پرندے کا ریت کے ذروں سے دریا پر بند باندھنا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن اپنی امت کے گناہوں کے سبب متفکر بیٹھے تھے کہ اچانک ایک پرندے پر نظر پڑی جو زر و جواہرات سے مرصع اور حسن و خوبی کا مرقع تھا۔ آپ نے اس کی خوبصورتی اور زیبائی پر تعجب فرمایا' پھر اس پرندے نے ریت کے ٹیلے سے چند ذرے اٹھائے اور پرواز کر گیا تھوڑی دیر بعد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تو اس ٹیلے سے اپنی چونچ میں کچھ اٹھایا تھا' اور اس کو دریا میں ڈال دیا تھا' یہ کیا معاملہ ہے؟

پرندہ عرض گزار ہوا' یارسول اللہ صلی علیک وسلم میں ٹیلے سے ریت کے چند ذرے چونچ میں ڈال کر ایک دریا میں پھینک گیا تھا کہ دریا کے آگے بند باندھ سکوں' حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ریت کے ذروں سے تو دریا کبھی بند نہیں ہوسکتے' مجھے تو بظاہر خوبصورت نظر آتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں تو بڑا بے عقل ہے وہ عرض گزار ہوا! سرکار میں فرشتہ ہوں' بصورت پرندہ ایک مثال بن کر حاضر ہوا ہوں' چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں سے متفکر بیٹھے تھے آپ کا فکرمندی سے خاموش بیٹھنا اللہ تعالیٰ نہ بھایا مجھے حکم ہوا فوراً جاؤ اور میرے محبوب کے سامنے مثال پیش کرو! چنانچہ جو کچھ ظہور پذیر ہوا' یہ اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ جیسے میں اپنی چونچ میں ریت کے ذروں سے دریا کے سامنے بند نہیں باندھ سکتا ہے ایسے ہی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ کی امت کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دریا کے سامنے اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتے جتنی ایک پرندہ ریت اٹھا کر دریا میں ڈالنے لگے!

○ لطائف۔ عذاب' ذبح' برہان اور معانی؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ اللہ تعالیٰ نے قصہ ہدہد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بات کو بیان فرمایا ہے کہ جب آپ نے ہد ہد کو مفقود پایا تو آپ نے فرمایا میں اسے یقیناً سخت عذاب دوں گا۔ یعنی اس کو جوڑے سے الگ کردوں گا بعض نے کہا کہ اس کے پر نوچ لئے جائیں گے یا اسے ذبح کر دوں گا بصورت دیگر وہ کوئی اہم خبر میرے پاس لائے گا اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچانے کے بعد کہا' چار باتیں عموماً ہوں گی۔

عذاب' کافروں کے لئے' ذبح' منافقوں کے لئے' برہان' فرمانبرداروں کے لئے اور معافی نافرمانوں کے لئے۔

نظارہ کرم

○ بیان کرتے ہیں کہ جب انسانوں کے گناہ کی کثرت ہوجاتی ہے تو حاملین عرش کو بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے گناہ بڑھ گئے ہیں' پکارتے ہیں یا کریم! معاف فرمادیجئے' چنانچہ ان کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔

بندہ جب یاکریم یاکریم پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو نے میرا کونسا کرم دیکھا؟ حالانکہ تو دنیا کے قید خانے میں بند ہے' تھوڑا سا صبر کر پھر میرے کرم کو تو جنت میں دیکھنا!!

عیون المجالس میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا ایک ہزار برس کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہے چھ سو برس سمندری اور چارسو سال میدانی مسافت پر ہزارہا اقسام کی مخلوق پھیلی ہوئی ہے' ہر شب سمندر پکارتے ہیں' الٰہی ہمیں اجازت فرماتا کہ ہم تیرے نافرمانوں کو غرق کردیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ذرا ٹھہریئے۔ اس تحمل کو دیکھتے ہوئے سمندر پکار اٹھتے ہیں سبحان اللہ الکریم الحلیم۔

حضرت حناطی علیہ الرحمتہ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عرش کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہ نسبت ایماندار کے زیادہ قریب ہے کیونکہ عرش اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک حجاب ہے جبکہ بندے اور ایماندار کے درمیان کوئی حجاب نہیں چنانچہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب اس پر شاہد ہے۔

دل دنیا اور جنت سے اعلیٰ ہے

○ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میرا دل' دنیا اور جنت سے اعلیٰ و افضل ہے کیونکہ دنیا مقام تعجب ہے اور جنت آخرت میں مقام راحت ہے لیکن میرا دل مقام معرفت الٰہی ہے' حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں سب سے بڑا انعام معرفت ہے اس لئے کہ یہ چھوٹی سی چیز میں سماجاتا ہے جسے قلب کہتے ہیں اور رحمت سب سے زیادہ وسعت رکھنے والی چیز ہے' یہی وجہ ہے کہ رحمت کی وسعت کے پیش نظر انسان سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں کیونکہ وسعت رحمت میں سما جانے کی گنجائش ہے اور وسعت خداوندی کے سامنے نافرمانی نہایت چھوٹی چیز ہے !!

گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا؟

کتاب الحقائق میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں اعلان کرا دیئے تھے کہ غرباء کے ہاتھوں میرے سوا کوئی گندم فروخت نہیں کرسکتا جب غرباء آپ کے در پر حاضر ہوتے تو بلاقیمت انہیں گندم عطا فرمادیتے' اسی طرح اللہ تعالیٰ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا فرمانبرداروں کا حساب تم کرلو گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا اور پھر اپنے کرم سے انہیں مغفرت بخشش کی نوید سنائے گا۔

اور پھر وہ از خود دوزخ کی طرف روانہ ہوگا؟

○ بیان کرتے ہیں کہ قیامت میں گنہگار کو علماء کی جماعت میں بھیجا جائے گا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وہ انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیں گے' پھر نمازیوں کی صف میں شامل ہونا چاہے گا وہ بھی بھگا دیں گے' پھر وہ بڑی حسرت سے کہے گا ہائے افسوس یہ کتنی بڑی رسوائی ہے اب سوائے دوزخ کے میرا کوئی ٹھکانہ نہیں پس وہ ازخود دوزخ کی طرف روانہ ہوگا' فرشتہ دوزخ کہے گا تو کہاں جارہا ہے وہ کہے گا دوزخ کی طرف' مالک پھر پوچھے گا تو کس کا امتی ہے وہ کہے گا نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی ہوں' فرشتہ کہے گا آپ کی امت میں گھس جا' وہ کہے گا امت محمدیہ کہاں ہے؟ مالک کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے' جب وہاں پہنچے گا تو حضور ارشاد فرمارہے ہوں گے!

جس کا کوئی ہمدرد نہیں' جس کا کوئی رفیق نہیں' جس کا کوئی سفارشی نہیں' آئے میرے پاس میں اس کی غمخواری کروں' میں اس کی سفارش کروں' چنانچہ وہ گنہگار آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا پھر آپ کی سفارش سے جنت میں چلا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسان لوگوں سے مایوس ہوکر میری طرف لوٹتا ہے تو میں پھر اسے اپنی رحمت سے مایوس نہیں لوٹاتا! جب بندہ میری ذات پر اعتماد کرلیتا ہے تو وہ اپنے یقین محکم کے باعث مجھے پالیتا ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم میں نے قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ سے زیادہ امید افزا آیت نہیں دیکھی' کیونکہ بندہ میں عصیان کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کے ہاں غفران کے علاوہ!

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے نزدیک حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب سے بڑھ کر امید دلانے والی اور کوئی آیت نہیں' کیونکہ گناہگاروں کی بخشش ان کی توبہ سے بھی پہلے ہے!

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبہ بعبادی فی انی انا الغفور الرحیم سے زیادہ امید افزا کوئی اور آیت نہیں ہے! کیونکہ اس میں مغفرت و رحمت کا ذکر عذاب سے پہلے بیان ہوا' یعنی جب رحمت و مغفرت پہلے ہی ہوجائے گی تو عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا!

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور پڑھا لیکن اس بڑھ کر امید افزا آیت میری نظر سے نہیں گزری۔ قل یعبادی الذین اسرفوا علٰی انفسھم لا تقطنوا من رحمت اللہ' ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا میرے حبیب میرے بندو کو فرمادیجئے اپنے آپ پر ظلم نہ کرو' اور میری رحمت سے ناامید نہ بنو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

امام قرطبی رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور ملاحظہ کیا مگر اس آیت سے زیادہ عمدہ امید دلانے والی اور کوئی آیت نظر نہیں آئے۔ الذین امنواولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ہذا فرماتے ہیں مجھے تمام قرآن کریم میں سے یہ آیت زیادہ امید افزا نظر آئی' والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا وانابوا الی اللہ لھم البشری فلبشر عبادتی۔ جو لوگ غیر اللہ کی عبادت کرنے سے بچیں اور میری طرف رجوع کریں' ان کے لئے بشارت ہے' میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ان بندوں کو بشارت سے نوازیئے۔

قمیص نے رولایا اور ہنسایا

○ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خون آلود کرتہ دیکھا تو رونے لگے اور جب بغور ملاحظہ کیا کہ یہ تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صحیح و سالم ہے تو مسکرا پڑے' اس لئے کہ اگر کرتہ پھٹا ہوتا تو واقعہ کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا' قمیص کی درستگی نے حضرت کے یوسف علیہ السلام کی زندگی کی خبر دی!

اسی طرح ایمان دار کو فرشتے جب گناہوں میں آلودہ دیکھتے ہیں تو روتے ہیں لیکن جب اس کا دل توحید اور معرفت سے معمور پاتے ہیں تو خوش ہوجاتے ہیں

احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت ابن شریح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ علمائے کرام سے حساب لیتے ہوئے فرما رہا ہے کیا تم نے اپنے عمل کے مطابق علم کیا؟ تو میں نے عرض کیا الٰہی! تیرا ارشاد ہے میں شرک کو نہیں بخشوں گا! اور ہم نے شرک سے نفرت کی ہے' ہمارے نامہ اعمال میں شرک نہیں ہے! ارشاد ہوا اچھا پھر جایئے میں نے تمہیں بخش دیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جس کے گناہ ریگستان کے ذروں کے برابر ہوں گے' حکم ہوگا فرشتو اسے دوزخ میں لے چلو' وہ چلتے چلے ادھر ادھر دیکھنے لگے گا اللہ تعالیٰ فرمایئے تو ادھر ادھر کسے دیکھ رہا ہے وہ گناہگار عرض گزار ہوگا الٰہی میں نے تو اپنی تمام امیدیں تجھ سے وابستہ کر رکھی تھیں اور اب بھی ناامید نہیں ہوں' اسی بناء پر ادھر ادھر دیکھ رہا ہو۔ شاید تیرا کرم میرا دامن پکڑ لے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میرے بندے کو تیرا گمان پختہ نہیں تب بھی تیری زبان سے یہ نکل رہا ہے کہ میں مایوس نہیں ہوں! لہٰذا فرشتوں کو گواہ بناتا ہوا تیرا دعویٰ قبول کرتا ہوں۔ جاؤ میں نے تجھے مغفرت و بخش سے نواز دیا۔

کیفیت توبہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ توبہ کے درست ہونے کی یہ شرط ہے کہ انسان گناہ سے باز آئے اور اپنے برے فعل پر نادم ہو نیز مصمم ارادہ کرے کہ آیندہ اس غلط فعل کا مرتکب نہیں ہوگا۔

جیسا گناہ ویسی توبہ لازم ہے یعنی اگر غیر محرم عورت کو دیکھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی زیارت و تلاوت سے اپنی آنکھوں کو پاک کرے گانے وغیرہ سن لے تو اس پر توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو سنے' جنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ پاک صاف ہوکر مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے' شراب پی لی گئی ہے تو اس کی توبہ میں حلال اور طیب اشیاء کا استعمال کرے اور صدقہ و خیرات بھی کرے' مسلمانوں کو تکلیف دی تھی تو ان کے ساتھ عمدہ سلوک اور احسان کرے اگر کسی کو قتل کردیا گیا ہے تو اس کے کفارہ میں غلام آزاد کرے۔

احیاء العلوم میں ہے کہ قتل کا کفارہ میں غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی استطاعت نہیں تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اگر کسی بھی سبب سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو از سرنو دوماہ کے روزے رکھناواجب ہے (البتہ عورت کے لئے حیض و نفاس کی حالت میں تسلسل کا برقرار رکھنا ضروری نہیں)۔ (تابش قصوری)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی شخص سے فرمایا توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو ہمیشہ ندامت سے یاد رکھے' وہ کہنے لگا نہیں توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو کبھی یاد نہ آنے دے بلکہ اپنا وہ گناہ بالکل فراموش کردے' حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی نظریہ ہے کہ پاکیزہ محبت کے عالم میں جفا کا ذکر بھی جفا ہے' ظاہر ہے کہ گناہ جفا ہے اور توبہ صفاء تو صفا کے سے جفا کا کیا تعلق؟

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھ سے فلاں گناہ سرزد ہوا ہے' میرے لئے بخشش کی دعا فرمایئے' ابھی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی' جنید! اس نے تیرے سامنے اظہار خطا کیا ہے اب تو ہی اسے بخشش عطا کر!

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا! مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے آپ نے فرمایا تیرے لئے توبہ لازم ہے اور یہ کہتے ہی اس سے اپنا منہ پھیرلیا' چند لمحے بعد دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسوں تیر رہے ہیں' یہ منظر دیکھتے ہی فرمانے لگے جنت کے آٹھ دروازے باب توبہ کے علاوہ سب دروازے بند رہتے ہیں' باب پر توبہ ایک فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہیں ہوگا' پس رحمت الٰہی سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

بعض کہتے ہیں کہ شیطان اسی لئے لعین ہوا کہ اس نے توبہ کو واجب نہ سمجھا اور نہ ہی اپنی غلطی کا معترف ہوا بلکہ تکبر اختیار کیا اور کافر ہوگیا' جبکہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سعادت نصیب ہوئی' لغزش کا اعتراف کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے' تواضع کی' رحمت سے ناامید نہ ہوئے اور پھر اپنے مقاصد میں یہاں تک کامیاب ہوئے کہ توبہ کی قبولیت کا خود خالق اکبر نے اعلان فرما دیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہے اور اپنے گناہ پر ندامت محسوس کرتا ہے تو اس کے نادم ہونے سے پہلے پہلے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں گناہ گار جو گناہ کرتا ہے اسی گناہ کی وجہ سے جنت حاصل کرلیتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ علیک وسلم وہ کیسے؟ فرمایا جب اسی گناہ پر نادم ہوکر تائب ہوتا ہے تو اسے نہ صرف معاف فرما دیا جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم فرما دیتا ہے۔

حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں توبہ کرنا فوری طور پر لازم ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ جلدبازی کے باعث گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی توبہ کی طرف آجاتے ہیں تو ان کے گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔ جیسے نجاست خشک ہونے سے پہلے پہلے جلد صاف ہوجاتی ہے۔ اسی طرح توبہ بھی جلد کرنے سے گناہ کی نجاست بھی جلد دھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' بے شک نیکی برائی کو محو کردیتی ہے' لہٰذا نیکی کے نور کے سامنے تاریکی کی ظلمت کو ٹھہرنے کی طاقت نہیں' جیسے صابن کی سفیدی کے سامنے میل کی کچھ حقیقت نہیں رہتی' گناہ تاریکی ہے اس کا چراغ نیکی ہے' اور وہ نیکی توبہ کرنا ہے۔

موت کی اقسام

حضرت حناطی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں موت کی تین قسمیں ہیں (1) نفس کی موت' جسے عضو کے کفن میں لپیٹ کر' مغفرت کی خوشبو لگا کر اہل جنت کے قبرستان میں دفن کردیا جاتا ہے۔ (2) روح کی موت' جسے فرقت کے کفن میں لپیٹ کر جدائی کی خوشبو سے معطر کرکے وحشت کے قبرستان میں دفن کردی جاتی ہے۔ (3) قلب کی موت' جسے ملامت کے کفن میں لپیٹ کر' ندامت کی خوشبو لگا کر عقوبت کے قبرستان میں دفن کردیا جاتا ہے۔

پس جس کا نفس مرجاتا ہے اس کی دنیا ختم ہوجاتی ہے' جس کی روح مر جاتی ہے اس کا مالک اسے نہیں ملتا' اور جس کا قلب مرجاتا ہے اس کی آخرت تباہ ہوجاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس گئے جس پر نزع کا عالم طاری تھا' اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی' اچانک اس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مسکراہٹ کا سبب دریافت کیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس انصاری کی زبان نے ساتھ نہ دیا تو اس نے اپنے دل سے توبہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ کی' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا' دیکھو میرا بندہ زبانی توبہ کرنے سے قاصر ہوا تو اس نے دل سے توبہ کرتے ہوئے شرمساری اور ندامت سے میری طرف دیکھا' فرشتو گواہ رہو! میں نے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے تمام گناہ معاف کردیئے' ہاں اگر اس کے گناہ ریگستان کے ذروں کی مقدار کے برابر بھی ہوتے تو میں معاف فرما دیتا۔

بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس ظاہری حیات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور جانے لگے تو جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے حبیب جو کوئی تیرا امتی اپنے وصال سے ایک سال قبل توبہ کرلے گا میں اسے بخش دوں گا۔ نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے فرمایا ایک سال تو بہت زیادہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام غائب ہوئے اور چند ساعت بعد پھر حاضر ہوئے اور کہا ایک ماہ قبل جو آپ کا امتی توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہوگی۔ آپ نے فرمایا ایک ماہ بھی بہت زیادہ ہے جبرائیل گئے اور پھر آئے یہاں تک ایک جمعہ ایک دن' ایک ساعت قبل تک کی تخفیف کردی گئی مگر آپ نے اسے بھی زیادہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تیرا امتی جو بوقت نزع توبہ کی طرف آئے گا میں اسے بخشش سے نواز دوں گا۔

حکمت؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

○ اس میں کیا حکمت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی دل سے توبہ کرے تو وہ قبول مگر اس کے برعکس قوم موسیٰ کے لئے کہا گیا اگر تم اپنے آپ کو قتل کروں گے تو تب توبہ قبول کی جائے گی؟ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قوم موسیٰ نے اپنے ایمان کو اللہ تعالیٰ کی دید سے مشروط کیا تو ان کی توبہ کو بھی ظاہر پر مشروط کردیا گیا جبکہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء نے غیب پر ایمان لانا تسلیم کیا تو ان کے دل سے توبہ کو منظور فرمالیا گیا۔

جو بندہ توبہ کرتے ہوئے رو پڑتا ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر یہ نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان رخساروں پر آگ کو حرام فرما دیتا ہے؟ وہ آدمی اپنے آنسوؤں کے باعث بخشش کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی بابت غور و فکر کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الٰہی! حضرت آدم علیہ السلام کو تو نے خود بنایا' پھر ایک لغزش ہوئی تو تشہیر بھی خود فرمائی' جنت سے نکال باہر کیا' جب کہ تو نے خود ہی جنت میں بلا عمل داخل فرمایا تھا' اپنی روح سے اسے مزین فرمایا' پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا ارشاد ہوا جب میں نے اسے اتنا محبوب بنایا تھا تو اسے ایسے کرنا مناسب نہیں تھا؟

سونے' چاندی کی فرمانبرداری

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو ان کے رونے کے باعث ہر چیز رونے لگی مگر سونے اور چاندی پر کچھ اثر نہ ہوا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ رونے میں شامل کیوں نہ ہوئے!

عرض کیا الٰہی! جو آپ کے حکم کو نہ بجا لاسکا تو ہم اس پر کیوں روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ تمہیں ہر شے سے زیادہ عظمت دوں گا اور ہر نئی چیز کی قیمت بنا دوں گا اور اولاد آدم تمہاری خادم رہے گی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا درہم و دینار زمین پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی لہریں ہیں، جو نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور جہاں چاہتے ہو تمہاری حاجت پوری کرتی ہیں۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے درہم و دینار کو بطور سکہ استعمال فرمایا اور فرمایا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بغیر گزر اوقات مشکل ہے۔ (کتاب العرائس)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ دراھم دارالھم، درہم تو غم و الم کی کوٹھی ہے۔ ودنانیر دارالنار، اور دینار آتش کدہ ہیں۔

حضرت علاء بن زیاد علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں خواب میں دنیا کو نہایت زیب و زینت سے آراستہ دیکھا اور دعا کی الٰہی مجھے اس سے اپنی پناہ میں لے لے، وہ بولی اگر تم مجھ سے، خدا کی پناہ چاہتے ہو تو درہم و دینار سے دشمنی اختیار کرلو۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس نے درہم و دینار کی عزت کی اللہ تعالیٰ اسے ذلت میں ڈال دے گا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا تجربہ ہے جس نے مستحقین کو درہم و دینار دینے سے اعراض کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسے آدمیوں کو مسلط کردیا جو استحقاق نہیں رکھتے تھے۔

طب۔ نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ زمین میں سونے کا وجود اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے، اسے گھس کر پینے سے خفقان کا مرض دور ہوجاتا ہے، آنکھ میں لگانے سے نظر میں قوت پیدا ہوتی ہے، صرع کے مریض میں بطور تعویذ لٹکایا جائے تو رام ہوجاتا ہے، اگر سونے کو آگ میں گرم کرکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پانی میں ٹھنڈا کریں اور گندیدہ دہن کو پلائیں تو .بفضلہ تعالیٰ اس مرض سے نجات حاصل ہوگی' نیز سونا چاندی' سعادت اور شقاوت کا باعث ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے سکے تیار ہوئے تو شیطان نے بڑی محبت سے انہیں چوما' اور کہا تم دونوں سے جو محبت رکھے گا حقیقت میں وہی میرا غلام ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں درہم و دینار ابلیس بچھو ہیں' اگر تو ان کے استعمال کو اچھی طرح نہیں سمجھ لے گا تجھے زہریلے ڈنگ سے ہلاک کرڈالیں گے' فرمایا ان کا صحیح استعمال کیا ہے' جواب دیتے ہیں کہ انہیں حلال پر صرف کرنا اور بہترین امور کی تلاش میں رہنا ان کا صحیح استعمال ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عود کے سوا تمام درخت بھاگ گئے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم' اولاد آدم کے ہاں تجھے خاموش دولت بناؤں گا' لیکن تو نے ایسے کو اپنے ہاں پناہ دی جس سے لغزش واقع ہوئی تھی لہٰذا تجھے سے آگ دکھائے بغیر خوشبو نہیں آئے گی۔

نزہتہ النفوس میں ہے کہ عود ہندی' قسط کو کہتے ہیں یہ بھی اسی کا نام ہے' اگر اسے پانی میں بھگو کر پیا جائے تو دردجگر' پھیپھس اور پیٹ کے درد میں فائدہ مند ہے' صداع بارد' دردشقیقہ کے لئے اس کی دھونی نفع بخش ہے' ناک میں ٹپکانا' پینا' ضماد کرنا ہر طرح مفید ہے دھونی سے اور ماتھے پر گرمائی کرنے سے زکام' نزلہ دور ہوجاتا ہے' منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ جبانے سے تبخیر معدہ کے لئے نافع ہے۔

اگر کہا جائے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مقدسہ کو زمین پر حرام کردیا گیا ہے کہ ان کے اجسام کو نہ کھائے اس کا کیا سبب ہے' جواباً" کہا گیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے کہ مٹی ان اشیاء میں شامل ہے جو بدن کو پاک کرتی ہے' بدن پر ظاہری اور باطنی نجاست کو پاک کرنے کا باعث ہے اور گناہ سب سے بڑی نجاست ہے' اس لئے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور جو گناہوں کی نجاست سے بالکل معصوم و محفوظ ہیں ان کے اجسام کو ان کی اعلیٰ طہارت و پاکیزگی کے باعث نہیں کھاسکتی' کیونکہ انبیاء کرام تو عمداً' سہواً اعلان نبوت سے قبل اور بعد بھی طیب و طاہر ہوتے ہیں' ان کی طہارت و پاکیزگی اتنی طاقت ور ہوتی ہے کہ مٹی ان کے اجسام پر غالب آہی نہیں سکتی بلکہ مٹی ازخود ان کی محافظت کرتی ہے۔

جبرائیل اور میکائیل کی گناہ گاروں کے بارے گفتگو

ایک دن حضرت جبرائیل اور میکائیل آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو بھی رزق عطا فرما رہا ہے' طرح طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے' نافرمانی پر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔

حضرت میکائیل بولے' بندے کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کچھ کمی نہیں آتی اور فرمانبرداری سے کوئی اس کی عظمت میں اضافہ نہیں کرسکتا' جب اسے طاعت و معصیت سے کوئی نفع اور نقصان نہیں تو وہ انہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرے۔

سچ ہے میں ویسے ہی ہوں جیسے میکائیل کہہ رہا ہے

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کو عذاب میں گرفتار کرنے کے لئے آسمان سے فرشتہ اترتا جب اس آدمی کو مبتلائے مصیبت کرنے لگا تو بندہ نے عرض کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کے روئے مبارک کی طفیل مجھے عذاب نہ دے' فرشتہ واپس چلا گیا' اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتے کو عذاب دینے کے لئے بھیج دیا' جب بندے کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عذاب دینے لگا تو وہ پکارا اس ذات کریم کے وجہ کریم کے صدقے مجھے عذاب میں گرفتار نہ کر' مگر فرشتے نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور عذاب میں مبتلا کردیا' جب آسمان کے درمیان پہنچا تو فرشتے کے دونوں بازو جسم سے علیحدہ کردیئے گئے' فرشتہ عرض گزار ہوا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے! فرمان ہوا جب میرے بندے نے درمیان کریم کا واسطہ دیا تھا تو تجھ پر اسے چھوڑنا لازم تھا' جب تو نے میرے نام کا لحاظ نہیں کیا اور عذاب دیا تو تجھے بھی عذاب میں ڈال دیا گیا۔ اگر وہ میرے وجہ کریم کے صدقے تمام گنہگاروں کی بخشش کا سوال کرتا تو میں ہر ایک کو مغفرت و بخشش سے نواز دیتا۔

اس باب کو ہم اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ! الٰہی ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر فرمانا (امین) ہاں ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤ جسے پڑھا جائے تو پہاڑوں جیسے گناہ بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے معاف فرمادے گا وہ دعائیہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم لا الہ الا انت الحلیم الکریم تبارکت سبحانک رب العرش العظیم۔

باب فضائل عدل و انصاف

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم فرماتا ہے' حضرت علامہ علائی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عدل اپنی طرف سے اور احسان' برائی کرنے والے سے جو بلاوجہ برائی سے پیش آئے نیز فحشاء برے قول و فعل سے عبارت ہے' منکر وہ شخص ہے جس کو شریعت اور سنت سے کوئی لگاؤ نہ ہو بغی کا یہ مفہوم ہے کہ دوسرے پر ظلم روا رکھنا' اسے تکلیف پہنچانا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں باغی تباہ و برباد کردیا جاتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے بغاوت کرے تو باغی پہاڑ قہر خداوندی سے ریزہ ریزہ کردیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں ظالم سے بہت جلد انتقام لوں گا یعنی اسے دنیا میں ہی گرفتار عذاب کروں گا' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ظلم قیامت میں تاریکی کا باعث ہوگا۔

حکایت۔ حضرت ابو حنیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑے

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جارہے تھے کہ آپ کا پاؤں کسی لڑکے کے پاؤں پر جاپڑا' وہ کہنے لگا! ابو حنیفہ کیا آپ قیامت میں قصاص سے نہیں ڈرتے۔ یہ سنتے ہی آپ بے ہوش پر گر پڑے۔ آپ فرماتے ہیں ظلم کا انجام برے خاتمہ پر ہے۔

امام اعظم اور سونے کی برتن

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی دعوت میں شریک تھے جہاں سونے کے برتنوں میں کھانا لایا گیا' آپ نے ان برتنوں سے کھانا نکال کر دوسری کسی چیز میں رکھ کر کھانا شروع کیا۔ تاکہ سونے کے برتنوں میں کھانا کھانے کا اطلاق درست ثابت نہ ہو۔

مسئلہ۔

شرح مہذب میں ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی ہو تو اس پانی سے بالاتفاق وضو کرنا جائز ہے۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں برتن سے اس طرح پانی لے کہ پہلے پانی لے اور پھر اعضاء کو دھوئے تو جائز ہے اور اگر برتن سے اسی عضو کے لئے پانی لے اور پھر اسے دھوئے یہ جائز نہیں اور جب پانی پینا منظور ہو تو پہلے پانی ہاتھ پر نکال کر پی لے' نیز جب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھی پانی پینا چاہے تو ہاتھ پر ڈال کر پی لے' ہاں چاندی کے گلدان' گل پاس اور خوشبو سپرے کرنے والی صراحی وغیرہ بالاتفاق حرام ہے' قاضی حسین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں پہلے پانی کو اپنے ہاتھ پر ڈالے پھر دائیں ہاتھ میں لے کر استعمال میں لائیں' قاضی حسین جلیل القدر ثقہ عالم و عابد اور صاحب تقویٰ تھے' ان کا انتقال 462 ہجری میں ہوا۔

حکایت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی سے معافی طلب کی

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام آرام کر رہے تھے کہ آپ کو جسم پر ایک چیونٹی چلی نظر آئی' آپ نے اسے پکڑا اور نیچے پھینک دیا' چیونٹی عرض کرنے لگی یانبی اللہ! کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دن مالک' قادر' قہروقہار کے روبرو حاضر ہونا ہے' جو مظلوم کو ظالم سے حق دلائے گا! آپ کو یہ سنتے یہ غش آگیا' جب سنبھلے تو چیونٹی سے فرمانے لگے! مجھ سے درگزر کر' اس نے عرض کیا' میری تین شرطیں ہیں' اگر آپ یہ تسلیم فرمالیں تو درگزر کروں گی۔ آپ نے فرمایا وہ کیاہیں' کہنے لگی۔ جب آپ کے در دولت پر کوئی سائل آئے تو محروم نہ لوٹایئے گا' دولت دنیا کے حصول پر مسکرایئے گا نہیں! اور جب کوئی فریادی آپ کی خدمت میں آئے تو آپ کا رعب و جلال اس کی فریاد سننے میں حائل نہ ہو' آپ نے فرمایا بہت اچھا چنانچہ چیونٹی آپ پر خوش ہوگئی!! سبحان اللہ! کیا شان ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی جن کی بارگاہ میں مخلوق خدا ہر قسم کی باتیں کرلیتی ہے۔

حکایت۔ حکومتی افسر نے مچھلی چھین لی!!

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک افسر نے ایک شکاری سے ظلماً ایک مچھلی چھین لی' ابھی وہ زندہ تھی' اس نے اچانک منہ کھولا اور بڑی تیزی سے افسر کی انگلی کاٹ لی' وہ طبیب کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا کہ انگلی کاٹ دو' ورنہ اس کا اثر آگے بڑھ جائے گا' چنانچہ اس نے انگلی کٹوالی مگر تکلیف آگے بڑھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گئی۔ طبیب نے کہا کلائی تک ہاتھ کٹواؤ' ورنہ بازو کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے' چنانچہ اس نے کلائی سے ہاتھ کٹوا دیا' لیکن پھر بھی افاقہ نہ ہوا اور زہریلے مواد کے اثرات آگے بڑھنے لگے' افسر نے جب یہ ماجرا دیکھا تو افسردگی کے عالم میں وہاں سے بھاگنے لگا یہاں تک کہ تھک کر ایک درخت کے نیچے جاکر لیٹ گیا' لیٹے لیٹے اس پر نیند کا غلبہ طاری ہوا تو خواب میں آواز سنی اگر تو مزید مصیبت سے بچنا چاہتا ہے تو اسی شکاری کے پاس جاکر معافی طلب کر' ورنہ صحت نہیں ہوگی' چنانچہ وہ بیدار ہوا' شکاری کے پاس گیا' اس سے معافی طلب کی اور آیندہ ظلم سے باز رہنے کا اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کیا' چنانچہ توبہ کی برکت سے اس کا ہاتھ صحیح و سالم ہوگیا۔

رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خشیت الہیہ؟

عورارف المعارف میں ہے ایک شخص بڑے بھاری جوتے پہنے ہوئے تھا کہ اس کا پاؤں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس پر آگیا آپ نے اپنے عصاء مبارک سے اسے ہٹا دیا' اس شخص کا کہنا ہے کہ میں اپنے اس فعل پر ساری رات نادم رہا' صبح ہوئی تو ایک صحابی میرے پاس آیا اور اس نے کہا آپ کو رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرما رہے ہیں' میں ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا' آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا میں کل تجھے کوڑا لگا کر اپنے پاؤں سے ہٹایا تھا' آج اس کے بدلے میں مجھے تیس بار کوڑے سے ہٹا دو۔

سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے کہ غزوہ بدر میں آپ نے صف بندی کے وقت حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیریا (لاٹھی) لگاکر صف میں شامل فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے لاٹھی لگاکر مجھے تکلیف پہنچائی ہے حالانکہ آپ تو عدل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں' مجھے بدلہ لینے دیجئے! آپ نے فوراً اپنے آپکو پیش فرمایا دیا اور وہ فرط

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت سے آپ کے جسم اقدس سے چمٹ کر بوسے لینے لگا' آپ نے فرمایا میرے پیارے صحابی تو نے یہ طریقہ کیوں اختیار کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے حضور! جو کچھ درپیش ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' میں نے چاہا آخری وقت ہے آپ کے جسم اطہر سے لپٹ کر اپنے جسم کو برکات سے مستفیض کرلوں۔ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہو کر انہیں خصوصی دعا سے نوازا!

حکایت۔ حضرت امام اعظم اور مقروض مجوسی!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجوسی نے قرض لیا' آپ وعدہ کی تکمیل پر رقم لینے گئے' آپ کے جوتے کو نجاست لگ گئی آپ نے پاؤں جھاڑا تو نجاست مجوسی کے مکان کی دیوار پر جا لگی آپ سوچ میں پڑ گئے کہ مجوسی کی دیوار خراب کردی اگر اسے صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مٹی گرتی ہے اور اسے اسی حالت میں چھوڑ کر بھی جانا مناسب نہیں! لہٰذا آپ نے مجوسی کا دروازہ کھٹکھٹایا' مجوسی باہر نکلا اور کہنے لگا! یا امام المسلمین مجھے مہلت عطا فرمایئے' آپ نے فرمایا میری وجہ سے تیری دیوار کو نجاست لگی ہے' اس پر تم مجھے معاف فرما دو!

وہ کہنے لگا کیا آپ دیوار کو پاک کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں' یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا جو شخص دیوار کی نجاست کو دور کرنے میں اتنا متردد ہے اس کے حضور میں خود کو کیوں نہ پاک کروں' کلمہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس خوشی میں آپ نے اس کا قرض معاف فرما دیا

حکایت۔ حضرت ابراہیم بن ادھم اور چھوارے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دکاندار سے چھوارے خرید کئے' وہاں آپ نے سامنے دو چھوارے پڑے دیکھے اور یہ سمجھتے آپ نے اٹھا لئے کہ یہ میرے ہی چھواروں سے باہر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پڑے رہ گئے ہیں، پھر وہاں سے آپ نے بیت المقدس کی راہ لی!

پھر ایک دن خواب میں دو فرشتوں کو یوں باتیں کرتے ہوئے پایا! یہ کون شخص ہے دوسرے فرشتے نے کہا یہ ابراہیم بن ادھم زاہد خراسان ہیں لیکن ایک سال سے ان کی عبادت معلق ہے کیونکہ انہوں نے مکہ مکرمہ دو چھوارے دکاندار کے اٹھالئے تھے، جب صبح ہوئی تو آپ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچے تو دکاندار وصال کرچکا تھا، چنانچہ آپ نے اس کے لڑکے سے معافی طلب کی۔ چنانچہ اس نے معاف کیا اور آپ بیت المقدس واپس تشریف لے آئے۔ پھر ان دو فرشتوں کو دیکھا وہ گفتگو کررہے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم کی جو عبادت معلق کردی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے قبولیت کے شرف سے نواز دیا ہے، حضرت ابراہیم بن ادھم فرط مسرت سے رو پڑے اور خوشی کے باعث آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے بعدہ آپ کا معمول یہ ہوا کہ آپ ہفتے بھر میں صرف ایک دن رزق حلال سے کچھ تناول فرمالیا کرتے!!

حکایت۔ آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے؟

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ وہ دو تین بعد ایک لقمہ تناول فرماتے اور سورۂ اخلاص کا یومیہ ایک ہزار بار وظیفہ کرنے کے ساتھ چار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے، بعدہ ان کلمات کے ساتھ استغفار فرماتے۔ لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین علمت سواء وظلمت نفسی واسرفت فی امرنا ولا یغفرالذنوب فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم یاحی یا قیوم لاالہ الاانت، 578ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ (طبقات ابن سبکی)

حکایت۔ مجوسی نے اسلام قبول کرلیا

○ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک بار موسم برسات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد جارہا تھا کہ میرا پاؤں پھسلا اور بچاؤ کے لئے ایک مجوسی کی دیوار کا سہارا لیا' مجھے احساس ہوا کہ میں نے بلااجازت غیر کی چیز کو استعمال کیا' چنانچہ میں اس سے معافی کا خواستگار ہو' اس نے دریافت کیا! آپ کے دین میں اتنی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے آپ نے فرمایا' ہاں۔ تو وہ فوری طور پر پکار اٹھا۔ اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ۔

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ حضرت ابواسحاق شیرازی علیہ الرحمت مسجد میں تشریف لے گئے تاکہ وہاں پر کھانا کھالیا جائے' جب باہر نکلے تو ایک دینار وہی بھول آئے' یاد آنے پر مسجد میں گئے' دینار کو موجود پایا مگر یہ کہتے ہوئے وہی چھوڑ آئے ممکن ہے یہ کسی اور کا کہیں ہو۔

نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار میرا ان کے ساتھ کیں جانا ہوا' راستے میں ایک کتے کو دیکھا تو میں اسے بھگانے لگا' اس پر حضرت ابواسحاق علیہ الرحمتہ فرمانے لگے !! ایسا مت کرو کیونکہ راستہ ہمارے اور کتے کے درمیان مشترک ہے!

حضرت شیخ ابوعبداللہ بن محمد نصراللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محرم الحرام 611 ہجری' شب جمعہ' خواب میں حضرت ابو اسحاق علیہ الرحمتہ 476ھ کو اپنے رفقاء کے ہمراہ تیسرے یا چوتھے آسمان پر پرواز کرتے دیکھا' وہاں انہیں ایک فرشتہ ملا' جس نے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا' اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اپنے رفقاء کو کیا پڑھایا کرتا ہے' فرمانے لگے صاحب شریعت نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کچھ منقول ہے وہی پڑھاتا ہوں' فرشتہ واپس پلٹا اور حضرت شیخ اپنے رفقاء سمیت پھر پرواز کرگئے جب فرشتہ پھر واپس آیا تو کہنے لگا آپ کے اصحاب سبھی حق پر ہیں اور سبھی جنتی ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جایئے! حضرت ابواسحاق شیرازی علیہ الرحمتہ کا 476ھ میں وصال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوا۔

بستان العارفین میں ہے کہ حضرت امام نووی رحمتہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا یہاں تمہارا کیا حال ہے' فرمانے لگے میں نے باب الصیغر پر ایک بوڑھے لکڑ ہارے کی ایک لکڑی پکڑ لی تھی ابھی تک تو اسی کے مواخذہ میں حساب دے رہا ہوں۔

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بوقت وصال فرمانے لگے میرے ذمہ ایک شخص کا ایک درہم ہے میں اس کے بدلے ایک ہزار درہم ادا کرچکا ہوں مگر میرے دل پر جتنا اس کا خوف طاری ہے کوئی چیز اس سے گراں مجھے نظر نہیں آتی

حضرت امام عبدالکریم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ناجائز طور پر ایک دانگ (درہم کا تیسرا حصہ) کے بدلے سات سو نمازیں لی جائیں گی۔ امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ اس پر توقف فرماتے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا۔

ایک صحابی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوجاؤں تو میرے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے ہو!

جس شخص نے قرض لیا اور ادائیگی پر قادر ہو پھر ادا نہ کرے تو امام قرطبی فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اگر وصیت کر گیا تو ورثاء کو اس کے مال سے پہلے قرض ادا کرنا ضروری ہے! اور اگر اس نے قرض لیا مگر تنگدستی کی حالت میں ادا کئے بغیر چل بسا تو امید ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور جنت عطا کرے گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ قرض دار ایمان دار کو بلائے گا اور فرمائے گا تو نے فلاں فلاں آدمی کے حقوق کیوں برباد کئے' کس کس کا مال ضائع کیا! وہ عرض گزار ہوگا! الٰہی تو جانتا ہے میں نے قصداً تیرے بندوں کے حقوق برباد نہیں کئے' کمزوری کے باعث ادا نہ کرسکا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب کردی جائیں گی پھر اسے جنت میں داخلہ کا ویزہ عطا ہوگا!

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو قرض دار' فوت ہوجائے اور اس کی نیت قرض ادا کرنے کی تھی تو اس کی خالص نیت کے باعث اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اس کی اس سلسلہ میں گرفت نہیں ہوگی۔

حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے اس کی موید بخاری شریف کی ایک حدیث بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے مال لیتا رہا اور اس کی نیت تھی کہ ادا کردے گا مگر وہ ادائیگی سے قبل فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا اور اگر کوئی شخص قصداً لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کی نیت سے لیتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کردے گا!

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے تو جب تک وہ ادا نہیں کرے گا اس کے عوض اسے روزانہ نیکیاں ملتی رہیں گی۔ گویا یومیہ صدقہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال درج ہوتا رہے گا۔

قرض سے نجات کی دعا

○ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز پریشانی کے عالم میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دریافت فرمایا ! ابو امامہ ! نماز کا تو ابھی وقت نہیں ! مسجد میں قبل از وقت بیٹھنے کا کیا سبب ہے حضرت ابو امامہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے قرض نے پریشان کر رکھا ہے آپ نے فرمایا لو یہ دعا پڑھا کریں قرض سے نجات حاصل ہوجائے گی ! اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجن والبخل واعوذبک من غلبة الدین وقھر الرجال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا پڑھا کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہوتو یہ دعا پڑھئے اللہ تعالیٰ اسے قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔ اللھم فارج الھم مکاشف الغم مجیب دعوة المضطرین رحمٰن الدنیا والآخرة ورحیمھما انت ترحمنی الرحمٰن برحمة منك نعنینی بھا عن رحمة من سواک۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھ پر قرض تھا اس دعا کی برکت سے قرض اتر گیا!

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم جو شخص بھی اس دعا کے وسیلہ سے قرض کی ادائیگی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا فرمادے گا! اور دشمن سے محفوظ رکھے گا۔

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص پر قرض تھا وہ فوت ہوگیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی طرف سے قرض کی رقم لئے بارگاہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ رقم لیں اور اس کا قرض ادا فرمادیں پھر نماز پڑھئے کیونکہ یہ روزانہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت بن ابی الدنیا' کتاب الدعا میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قرض ہو وہ یہ دعا پڑھا کرے قرض کے ادا ہونے کی سبیل پیدا ہوجائے گی۔ اللھم منزل التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و رب الظلمات والنور والظل الحرور اسئلک ان تفتح لی ابواب رحمتک وان تحل عقدتی من دینی وان تودی عنی امانتی الیک والی خلقک۔

روض الافکار میں ہے کہ حضرت فضیل ابن فضالہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قرض کے زیر بار ہوا تو بڑی دل سوزی کے ساتھ ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا۔ یاذالجلال والاکرام بحرمۃ وجھک الکریم اقرض عنی دینی۔ کیا دیکھتا خواب میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کب تک تو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کا ذکر کرکے روتا رہے گا' فلاں مقام پر جاؤ اور قرض کے مطابق وہاں سے مال لے لو۔ چنانچہ حسب ندا وہاں پہنچا اور وہاں سے قرض کے مطابق مال اٹھالیا۔

نیز بیان کرتے ہیں کہ میرے رفقاء میں سے ایک ساتھی نے مجھے یہ کلمات یاد کرائے اور روزانہ وظیفہ کرتا رہا۔ یاذالجلال والاکرام اعطنی صحۃ فی تقویٰ وطول عمر فی حسن عمل وسعۃ رزق و لا تعذبنی علیہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ تینوں نعمتیں عطا فرمادیں۔

حکایت۔ تین قاضیوں کا امتحان

بیان کرتے ہیں کہ نبی اسرائیل کے تین قاضی تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے امتحان لینا چاہا تو دو فرشتوں کو بھیجا ایک فرشتہ گھوڑی پر سوار تھا اور اس کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے چلا' دوسرا فرشتہ گھوڑی پر سوار ہوا اور اس نے ایک گائے کے بچھڑے کو پکارا وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا' اب اس گائے کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بچھڑے کے سلسلہ میں دونوں فرشتے جھگڑ پڑے ایک کہتا تھا میرا ہے دوسرا کہتا ہے میرا ہے' دونوں قاضی کے پاس گئے اور قاضی نے رشوت لے کر گائے والے کو بچھڑا دیدیا' پھر دونوں فرشتے دوسرے قاضی صاحب کے پاس گئے اس نے بھی رشوت لی اور بچھڑا گائے والے کو دیدیا' پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے وہ بولا میں ابھی فیصلہ نہیں کرسکتا کیونکہ میں حیض سے ہوں! کہنے لگے کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے! وہ بولا اگر ایسا نہیں تو کیا گھوڑی سے گائے کا بچھڑا پیدا ہوا کرتا ہے؟ اسی بناء پر مثال مشہور ہوئی دو قاضی جہنم میں تیسرا جنت میں۔

قاضی اور کفن چور

حضرت شیخ عارف باللہ تقی الدین حصینی کی کتاب صمع النفوس میں ہے کہ ایک نیکوکار قاضی کا جب وقت وصال قریب آیا تو اس نے کفن چور کو بلایا اور اس نے کفن کی قیمت کے برابر رقم دیتے ہوئے کہا' میری قبر کو کھود کر کفن نہ چرانا! قاضی صاحب وصال فرماگئے' جب دفن کرکے لوگ واپس پلٹے تو کفن چور نے اسی شب اس کی قبر کھودی اور کفن چرانے لگا تو کسی کہنے والے کی آواز سنی اس کی باڈی سونگھو' اس کی آنکھیں سونگھو' اس کے کان سونگھو' چنانچہ سونگھنے کی آواز کے ساتھ ہی تیزی سے آگ کا شعلہ چمکا اور اس کو جلا کر رکھ دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک صوفیوں کی جماعت پر گزر ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں میں سلائیاں پھر رکھی ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے' وہ کہنے لگے غیراللہ کو دیکھنے کے خوف سے ہم نے یہ حرکت کی ہے آپ نے فرمایا تم لوگ عقلمند اور دانش ور ہو یہ تمہارے لئے مناسب نہیں۔ اب تم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پڑھوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' چنانچہ جیسے ہی انہوں نے تسمیہ کا ورد کیا ان کی بینائی بحال اور آنکھیں روشن ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گئیں۔

پندونصائح

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے حاکم بنایا گیا گویا کہ اسے کند چھری سے ذبح کیا گیا' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قاضی اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیت میں ہوتا ہے جب تک وہ غلط فیصلہ نہیں کرتا' اور جب غلط فیصلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی معیت سے محروم ہوجاتا ہے۔ (ترمذی' حاکم)

حکایت۔ حضرت لقمان اور حکومت؟

حضرت لقمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کوئی کہہ رہا ہے اگر آپ کو حکومت عطا کردی جائے تو کیا آپ قبول کریں گے۔ آپنے عرض کیا' مجھے تو گوشہ عافیت ہی کافی ہے! میں مصیبت کو قبول نہ کرتا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ بوجھ ڈال دے گا تو بسروچشم قبول۔

سرتسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

فرشتوں نے کہا لقمان یہ انکار اور اقرار کیوں؟ آپ نے فرمایا حاکم مختلف مقامات پر دورے کرتا ہے وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا ہے ہر جگہ ظلم تعدی سے اسے سامنا کرنا پڑتا ہے' اگر اس نے عمدہ طریقہ سے حکومت کی ہوگی تو نجات پائے گا ورنہ جنت کا راستہ اسے دکھائی بھی نہیں دے گا' حکومت میں اور تو کچھ فائدہ نہیں البتہ دنیا میں ذلیل بن کر رہنا زندگی سے بہتر ہے اور ذلت حصول کیلئے حکومت سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں لہٰذا میں اسی لئے حکومت کو قبول کروں گا۔

فرشتے آپ کی اس تقریر سے بڑے متعجب ہوئے بعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت کی نعمت سے عزت کے مسند پر بٹھایا! چنانچہ آپ خواب سے بیدار ہوتے ہی حکمت کی باتیں کرنے لگے' علماء کا ان کی ولایت و حکمت پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اتفاق ہے البتہ نبوت کے سلسلہ میں متفق نہیں! یعنی حضرت لقمان نبی تھے یا نہیں! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ نبی تھے۔

حکایت۔ قاضی عراق ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ جو قاضی عراق سے شہرت رکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادت ہوئی، حضور نے آپ کو مخاطب فرمایا' اے فقیہ؟ وہ اس بات پر زندگی بھر نازاں رہے کہ آپ نے مجھے فقیہ کے لقب سے نوازا ہے' آپ نے سو سال عمر پائی مگر آپ کے کسی اعضاء میں کمزوری کے آثار ظاہر نہ ہوئے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے میں نے اپنے اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا! آپ کا نام طاہر بن عبداللہ تھا آپ نے 450 ہجری میں وصال فرمایا!

فقہاء کی اصطلاح میں جہاں قاضی عراق کا نام آئے تو یہی ابو طیب ہی سمجھے جاتے ہیں' خراسان کے قاضی کا نام آئے تو قاضی حسین مراد ہوتے ہیں اسی طرح اصولیوں کے نزدیک قاضی باقلانی' قاضی کے لقب سے ملقب ہیں۔

مسئلہ۔ قاضی پر واجب ہے کہ فریقین مقدمہ کو اپنے ہاں بلائے' اور عدالت میں ان کے اکرام و تعظیم کھڑا کرنے یا بٹھانے میں مساوی برتاؤ کرے' دونوں میں ان باتوں کے ساتھ بھی انصاف کرے' یہاں تک کہ اگر ایک فریق سلام کرے تو اس وقت تک جواب نہ دے جب تک دوسرا فریق سلام نہ کرے اور اگر دوسرے کو ازخود سلام کے لئے کہے تو مناسب ہے! پھر دونوں کو بیک وقت اس انداز میں سلام کا جواب دے کہ دونوں برابر محسوس کریں۔ پھر ایک کو دائیں اور دوسرے فریق کو بائیں جانب بٹھائے بہتر یہ ہے کہ سامنے بٹھائے یا کھڑا کرے' مسلمان کو کافر پر اہمیت دے اور جو پہلے آئے اسے مقدم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سمجھے! قاضی کو کسی بات پر غصہ آئے تو غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے مبادا کہ غلط نہ ہوجائے۔

مسئلہ۔حاکم بننا شرعاً" کیسا ہے

حاکم بننا شرعاً" فرض کفایہ ہے اگر لوگوں میں سے ایک بھی حاکم بن جائے تو سبھی بری الذمہ ہوں گے' بشرطیکہ حاکم بننے والے میں عدل و انصاف سے حکومت چلانے کے اوصاف موجود ہوں' اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا اہلیت بھی نہ رکھتا ہو۔

قاضی ابوالطیب فرماتے ہیں حاکم و قاضی بننا سنت ہے' اور حضرت ابن رفعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہاں تک میرا گمان ہے یہ صرف انہیں کی رائے ہے۔

فوائد جلیلہ۔ شیطان کے تین راستے!

امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان کے تین راستے ہیں جن پر اس کا گزر رہتا ہے شہوت' غضب اور حرص۔ شہوت سے انسان اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے' غضب کے باعث دوسرے پر ظلم کرتا ہے' اور لالچ سے اس کا ظلم بارگاہ خداوندی میں پہنچتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تین قسموں پر مشتمل ہے (1)جو بخشا نہیں جائے گا(2) وہ ظلم جو چھوڑا نہیں جائے گا۔ اور تیسرا ظلم ایسا ہے جس کے بارے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

جو ظلم بخشا نہیں جائے گا' وہ شرک ہے' جو ظلم چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرنا ہے؟ جو چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم ہے اور جس ظلم پر معافی مل سکتی ہے وہ شہوت ہے! اور پھ تینوں اقسام کے ظلم کے نتائج میں' بخل اور حرص اور شہوت کا نتیجہ'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خودنمائی و خودمائی غضب اور کفر و بدعت اور اپنی من مانی ، خواہشات نفسانیہ کا نتیجہ ہے اور جب انسان میں ان اشیاء کا اجتماع ہوجاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک ساتویں چیز کا ظہور ہوتا ہے جسے حسد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانی شر کا اختتام حسد پر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے ومن شرحاسد اذا حسد' جنائت شیطانیہ کو وسوسہ پر ختم فرمایا' جیسے کہ ارشاد ہے یوسوس فی صدورالناس من الجنة والناس۔ لہٰذا انسان میں حسد سے بدترین کوئی اور چیز نہیں ہے' اور بہت اکابر فرماتے ہیں حاسد تو ابلیس سے بھی بدتر ہے' فرعون نے ابلیس سے پوچھا کیا کوئی مجھ سے اور تجھ سے بھی کوئی بدتر ہے' اس نے کہا ہاں وہ حاسد ہے ! اور آسمان میں سب سے پہلا گناہ جو ظاہر ہوا وہ حسد ہی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس نے حسد کیا اسی طرح زمین میں بھی پہلا گناہ حسد کو ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ قابیل نے حسد کے باعث ہی ہابیل کو شہید کیا!

حضرت امام شافعی کے تلامذہ میں سے حضرت کرابیسی کا قول ہے جن تمام برائیوں کی جڑ سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے وہ تین ہیں اور ان کے نتیجے میں سات ہیں' چنانچہ سورۂ فاتحہ کی سات آیات ان کے مقابل ہیں' اور سورۂ فاتحہ کی بنیاد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ان میں اللہ 'الرحمٰن' الرحیم تین اسماء حسنی تین برائیوں کے مقابل ہیں' جو سب برائیوں کی جڑ ہے انہیں اکھاڑ پھینکنے کے لئے ان کے خاتمہ کے لئے بسم اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا مجرب ہے جو شخص بسم اللہ کا ذکر کرتا رہے گا ہر قسم کی آفات و بلیات سے ممنوعہ رہے گا۔

طب و حکمت۔

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ قرص طباشیر' تیسرے روز کے بخار'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کھانسی اور پیاس مٹانے کے لئے بے حد مفید ہے' ترکیب یہ ہے۔ ترنجبین چار درہم' گلاب کا زیرہ چھ درہم' زعفران ایک درہم' گوند دو درہم' طباشیر دو درہم' کتیرا در درہم' نشاستہ دو درہم' سب کو پیس کر یکجان کرلیں اور اس میں لعاب اسبغول ملاکر ٹکیاں تیار کرکے استعمال میں لائیں نیز قرص کافور بھی بخار کے لئے مفید ہے' دل و جگر کو سکوں بخشتا ہے' پیاس کا ناطع' اور دق' رسل مفید ہے۔

ترکیب ملاحظہ ہو۔ تخم خرقہ تین درہم' تخم خس ساڑھے چار درہم' تراشہ خیار' تراشہ کروشیریں' رب السوس ہر ایک دو درہم تخم کاسنی ایک درہم' ترنجبین پانچ درہم زورورد' طباشیر ہر ایک دو دو درہم کافور نصف درہم سبھی باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ساڑھے چار ماشہ مقدار کی ٹکیاں بنالیں' اور استعمال کریں' بہت مفید ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

باب نمبر7

ظلم ۱

وماالله یرید ظلما للعلمین۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں چاہتا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ معتزلی کہتے ہیں، اس سے یا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا یا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

اگر پہلی بات ہو تو یہ ان کے قول کے مطابق صحیح نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک جو فرمانبردار ہے اللہ تعالیٰ اس پر ظلم نہیں کرے گا! یعنی اگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب بھی دے تو یہ ظلم نہیں ہوگا کیونکہ ظلم کا معنی ہے دوسرے کی ملکیت میں تصروف کرنا اور یہاں تو اللہ تعالیٰ اپنی ہی ملکیت میں تصرف کرتا ہے اور دوسری صورت بھی انہیں کے قول کے مطابق درست نہیں، کیونکہ سبھی کو اللہ تعالیٰ نے قضا و قدر کے موافق تخلیق فرمایا ہے، لہٰذا اس کے آیہ کریمہ کے کوئی معنی ہی نہیں ہے، تو پھر ہم سوال کر سکتے ہیں کیونکر جائز نہیں ہے؟

اگر دوسری صورت ہی مراد ہو تو وہ کہیں گے یہاں ظلم کی نفی اور اپنی مداح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ظلم کا صدور محال ہے، ہم اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت غنودگی اور نیند کی بھی نفی کی ہے لا تاخذہ سنتہ ولا نوم۔ تو یہ بھی محال ہے!

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرمانبردار کو بھی عذاب دے سکتا ہے تو یہ اس کا حق ہے! کیونکہ اپنی ملکیت میں تصرف جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا بلکہ اگر ایسا کرتا تو دراصل وہ ظلم نہ ہوتا' اگرچہ ظاہری طور پر ظلم کے مشابہ ہے' لہٰذا دو متشابہہ چیزوں میں ایک کا نام لے کر دوسری مراد لینا بلاغت کے قاعدہ میں حسن مجاز ہے۔

قواعد ابن عبدالسلام میں مرقوم ہے کہ اگر کوئی مکلف دو برابر شخصوں کو بھوکا دیکھے اور اس کے پاس ایک ہی روٹی ہو اگر وہ ایک کو کھلائے تو وہ ایک دن زندہ رہ سکتا ہے اور اگر نصف نصف دونوں کو کھلائے تو نصف یوم تک وہ زندہ رہ سکتے ہیں تو ایسی حالت میں مختار یہ ہے کہ وہ کسی ایک کو مخصوص نہ کرے بلکہ دونوں کو نصف نصف کھلا دے ممکن ہے جس کو وہ خاص نہیں کر رہا وہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ عدل اور احسان کو اپناؤ!

حکایت۔ مظہر اوصاف خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم

حضرت شفیق بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہارون رشید نے کہا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ تجھ سے صدق و صداقت چاہتا ہے اور تجھے سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب بنایا ہے لہٰذا وہ تجھ سے حق و باطل کے درمیان فرق کا مطالبہ کرتا ہے' نیز تجھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم مقام کیا ہے اس لئے وہ تجھ حیاء کا مطالبہ کرتا ہے اور تجھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب بنایا ہے وہ تجھ سے عدل و علم اور حلم کا طالب ہے۔

ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک بڑا خوفناک گھر بنایا ہے جسے جہنم کہتے ہیں اور تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے تاکہ لوگوں کو ادھر جانے سے باز رکھے نیز اس نے تجھے مال' عصا اور تلوار عطا کی تاکہ اس سے مدد حاصل کرے اور حکم فرمایا کہ اے میرے بندے ان اشیاء سے میرے بندوں کو جہنم کی طرف جانے سے روکو!

لہٰذا جب کوئی محتاج تیرے پاس آئے' اسے مال دو' جو نافرمانی کرے' اسے سزا دو اور جو ناحق خون بہائے اس سے قصاص لو' ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں! غور سے سنو! تم دریا اور رعایا نہروں کی مانند ہیں' اگر تم صاف رہو گے تو نہریں خود بخود صاف ستھری نظر آئیں گی' اور اگر دریا ہی میلا کچیلا اور گدلا ہوگا تو سبھی گدلے ہوں گے!

حکایت۔ حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ شام کے دارالحکومت دمشق میں ایک روز گیند سے کھیل رہے تھے آپ نے دیکھا ایک شخص دوسرے آدمی سے سرگوشی کررہا ہے' آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا' تمہاری کیا حاجت ہے' وہ بولا بادشاہ وقت سے میرا مقدمہ ہے اور یہ شخص قاضی کا قاصد ہے تاکہ بادشاہ کو عدالت میں لے جائے مگر اسے آپ ہی کی خدمت میں قاضی کا فرمان پہنچانے کی جرات نہیں ہوئی آپ نے فرمایا! کوئی بات نہیں! جو کچھ اس نے کہا تو نے بیان کیا۔

سلطان نے یہ سنتے ہی بلا ہاتھ سے پھینک دیا اور بولے! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان دار کے پاس جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم پہنچتا ہے وہ فوراً سر تسلیم خم کردیتا ہے لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم بجا لاتے ہیں' چنانچہ شہنشاہ عادل اسی وقت اس کے ساتھ قاضی کی عدالت میں پہنچے' قاضی نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مدعی سے گواہ طلب کئے مگر وہ نہ دعویٰ ثابت کرسکا اور نہ ہی گواہ پیش کئے' اورنادم ہوا' فیصلہ آپ کے حق میں ہوا' تو آپ نے فرمایا اس شخص نے جس چیز کا مجھ پر دعویٰ کیا تھا' گو یہ ثابت نہیں کرسکا تاہم میں اپنی طرف سے اسی قسم کی چیز اسے ہبہ کرتا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں یہ اس پر اس کا کوئی حق نہیں تاہم شریعت کی عظمت و رفعت کو برقرار رکھنے کے لئے میں حاضر ہوا تھا! بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سلطان نورالدین زندگی رحمہ اللہ تعالیٰ' جیسا کوئی حکمران نہیں ہوا۔

حضرت سلطان نورالدین زندگی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مرجع خلائق ہے اور دعا کی قبولیت کے لئے خاص طورپر مشہورہے حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ تجربہ کیا جو دعا ان کے مزار پر مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔

سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کیا ہی اچھا ہو تاکہ میں اپنی اولاد میں سے اس شخص کو دیکھ پاؤں جس کے عدل و انصاف سے روئے زمین معمور ہوگی!

حضرت اسلم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ایک رات میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت سے پہرا دے رہا تھا کہ ہمیں گفتگو سنائی دی' ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی دودھ میں تھوڑے سا پانی ملا دو! لڑکی عرض گزار ہوئی! امی جان! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اعلان کرایا ہے کوئی دودھ میں پانی ملا کر نہ بیچا کرے۔

والدہ نے بیٹی سے کہا! چھوڑیئے اس بات کو فاروق اعظم کوئی دیکھ تو نہیں رہے! بیٹی کہنے لگی افسوس ہوگا اگر ہم اپنے سربراہ کی اطاعت نہ کریں'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ تو اچھی بات نہیں ظاہراً عمل کریں اور پوشیدگی میں عمل سے اعراض!

جب صبح ہوئی تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کے لئے اس لڑکی کے والدین کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا' چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور اس لڑکی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوئی جسے وقت کے عظیم عادل حکمران عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

عجیب لطیفہ۔ بندر کی تقسیم؟

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں' ایک شخص دودھ میں پانی ملاکر بیچتا تھا کہ اسے سمندر کا سفر درپیش ہوا' اپنے بندر کو ساتھ لئے سفر طے کر رہا تھا کہ جس تھیلی میں دودھ سے حاصل شدہ رقم تھی بند نے اڑالی اور جہاز کے بادبان پر چڑھ کر اس نے تھیلی میں اشرفیوں کو نکالنا شروع کیا ایک اشرفی سمندر میں پھینکتا اور ایک جہاز میں۔ اس کا مالک یہ منظر دیکھ رہا تھا' یہاں تک کہ اس نے نصف رقم سمندر میں اور نصف جہاز میں پھینک دی۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بندر پالنا مکروہ ہے' یہ ان جانوروں میں ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بندر کو دیکھتے تو استغفار فرماتے' اس لئے کہ ایک قوم پر جب اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا تو انہیں بندر بنا دیا گیا' یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جسے کہا گیا کونو قردۃ خاسعین۔ تم ذلیل بندر بن جاؤ' چین کے جنگلوں میں بڑے بڑے بندر پائے جاتے ہیں جو سفید رنگ کے ہیں۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت خضر علیہ السلام

حضرت ریاح بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ضعیف کو باتیں کرتے پایا' بعدہ آپ سے میں نے دریافت کیا' آپ کس سے باتیں کر رہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تھے، فرمانے لگے، حضرت خضر علیہ السلام سے، انہوں نے مجھے بشارت دی ہے کہ آپ عنقریب حکمران بنادیئے جائیں گے اور عدل و انصاف کا دوردورہ ہوگا۔

چنانچہ جب آپ نے عنان حکومت سنبھالی اور عدل و انصاف کو بروئے عمل لائے تو چرواہے کہنے لگے اب کون سا نیک حکمران مقرر ہوا ہے جس کی برکت سے بھیڑے، بکریوں سے دور رہنے لگے ہیں۔

جب آپ کا وصال ہوا تو جنگل میں بھیڑیئے نے بکری اٹھالی، چرواہے آپس میں کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج حضرت عمر بن عبدالعزیز دنیا سے اٹھ گئے ہیں، کیونکہ ان کے عدل کی برکت سے بکریاں بھیڑیوں محفوظ تھیں، آج بھیڑیئے کا بکری کو اچک لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز وصال فرماگئے ہیں۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور قیدیوں کا تبادلہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاہ روم کے پاس قاصد بھیجا کہ ہمارے قیدیوں کو اپنے قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کردو۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا، ایک دن وہی قاصد شاہ روم کے پاس گیا تو اسے نہایت غمگین پایا، پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا آج ایک صالح کاانتقال ہوگیا ہے جس کی یہ شان تھی کہ اگر وہ مردوں کو زندہ کرنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر مردوں کو زندہ فرما دیتا، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مجھے اسی عابد پر بالکل تعجب نہیں جو دروازہ بند کرکے، دنیا سے منہ موڑے بیٹھا ہے، مجھے تو تعجب اس پر جس کے قدموں میں دولت دنیا ہو اور وہ اس کی طرف ایک نظر بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہایت زاہد تھے اور ان کا زہد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے کم نہیں تھا۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے رعایا کی طرف اتنی توجہ دی کہ اپنی ضروریات کی طرف کبھی خیال تک نہ کیا' یہاں تک کہ آپ نے اپنی نیک بخت زوجہ سے فرمایا میں تجھے علیحدگی کا اختیار دیتا ہوں' ممکن ہے میرے اور تیرے درمیان کوئی بات نہ ہوسکے' کہنے لگی' کوئی مضائقہ نہیں' میں ہر حالت میں آپ کے پاس رہوں گی' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دوران امارت غسل جنابت و احتلام نہیں فرمایا یہی یہ عوارض آپ کبھی لاحق ہی نہیں ہوئے۔

آپ خلیفہ بننے سے پہلے بڑا حسین و جمیل لباس پہنا کرتے تھے' جب بار خلافت سنبھالا تو ایک معمولی سی قمیض اور چادر کے علاوہ کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے' قمیض اور چادر کی کل قیمت صرف چودہ درہم بنتی تھی۔

ایک روز کسی نے کہا اپنے کھانے پینے اور حفاظت کے لئے باڈی گارڈ رکھ لیں جیسے کہ شاہان دنیا کا دستور ہے آپ نے فرمایا! میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض گزارتا ہوں! الٰہی اگر تیرے سوا میں کسی کو اپنا محافظ تصور کرتا ہوں اور غیر سے مجھے خطرہ ہے تو مجھے قیامت میں پناہ کی ضرورت نہیں۔

ایک روز قیامت کا تذکرہ ہوا تو آپ خوف سے اتنا روئے کہ بے ہوش ہوگئے' جب ہوش میں آئے تو مسکرا دیئے' لوگوں نے ہنسی کا سبب دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا' بے ہوشی کے عالم میں' میں نے قیامت کا منظر دیکھا' منادی ندا کررہا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکار رہا ہے یہ حضرات یکے بعد دیگرے گئے اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔

ان کے جنت تشریف لے جانے کے بعد منادی نے پھر ندا دی' حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے وہ کہاں ہے۔ میں ندا سنتے ہی سر کے بل گرا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے گئے' پھر چند باتوں کے بعد مجھے فرشتوں کی معیت میں جنت میں جانے کا حکم ہوا' اسی دوران ایک شخص پر میری نظر پڑی جب پوچھا یہ کون ہے تو بتایا گیا یہ حجاج بن یوسف ہے!

آپ نے فرماتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے دریافت کیا! یہاں تمہارا کیا حال ہے وہ بولا' میں نے اللہ تعالیٰ کو سخت گرفت کرنے والا پایا ہے' تاہم میں توحید پرستوں کی طرح انتظار میں ہوں اور یہی انتظار مفید تر ہے۔

حکایت۔ حضرت عزیز علیہ السلام اور بخت نصر

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں بخت نصر بیت المقدس پر مسلط ہوا تو اس نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی' مسجد اقصیٰ کو شہید کردیا اور تورات کو جلا ڈالا' بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ سے مال و دولت کو لوٹا' ایک لاکھ ستر ہزار چھکڑے بھر کر لے گیا' جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے سونے' چاندی' یاقوت اور زمرد وغیرہ قیمتی اشیاء سے بنوایا تھا' اسے حضرت امام نوری نے روایت کیا۔

یہاں تک کہ اس نے بنی اسرائیل اور ان کے انبیاء کو قید میں ڈال دیا' سات سو سال تک وہ دنیا پر مسلط رہا حضرت عزیز علیہ السلام بھی اسی کی قید میں تھے' آپ نے بڑی رقت و زاری سے دعا شروع کی' الٰہی تو نے آسمانوں اور زمینوں کو اپنی مشیئت کے تخت بنایا پھر بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ میں آباد فرمایا' اور اب تو نے اپنے دشمن کو مسلط کردیا۔

حضرت عزیز علیہ السلام ابھی یہ کہہ پائے تھے کہ ایک فرشتہ حاضر خدمت ہوا' اور دریافت کیا! حضرت فرمایئے کیا آپ کیا چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کے راز منکشف ہوں! فرمایا ہاں؟ فرشتے نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ آفتاب سے مجھے ایک بیگ بنا دیں' اور ایک مثقال ہوا کا وزن کردیں اور ایک کیلونور کی پیمائش کردیں' اور گزشتہ دن کو واپس لائیں؟

آپ نے فرمایا یہ کون کرسکتا ہے؟ فرشتے نے کہا وہی کرسکتا ہے جس سے کوئی سوال نہیں کرسکتا! کہ اس نے یوں کیوں کیا اور یوں کیوں نہ کیا! جب آپ سے ایسی اشیاء کے بارے دریافت کیا جائے جنہیں آپ نا جانتے ہوں تو کیا جواب دے سکوں گا!

مثلاً اگر میں آپ سے دریافت کروں زمین کے نیچے کتنے چشمے ہیں' کتنے سمندر اور کتنے قطرے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے کتنے قطرے بارش برسائی' کتنی ارواح اور جنت کا راستہ کہاں ہے؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں!

فرشتے نے کہا جب آپ ان اشیاء کے بارے میں نہیں بتاسکتے جن کا آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں!

یاعزیز علیک السلام! آپ سمندر سے پوچھئے کہ اس کی موجیں کیسے بلند ہوتی ہیں اور کیسے اتر جاتی ہیں' پھر جب اپنی حدود میں پہنچتی ہیں تو پھر قہر کی گرفت سے الٹی واپس پلٹتی ہیں ہاں بھلا بتایئے تو سہی۔ اگر خشکی اور تری آپس میں مخاصمت پر اتر آئیں اور آپ کے ہاں فیصلہ کے لئے حاضر ہوں تو کیا فیصلہ فرمائیں گے؟ اگر خشکی کہے مجھے سمندروں میں اور وسعت ملے اور سمندر کہیں ہمیں زمین میں اور فراخی ملے تو کیا فیصلہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا۔ خدایا! ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کردی جائے کہ وہ اس حد سے تجاویز نہ کرے۔ فرشتہ عرض گزار ہوا' پھر آپ اپنی نسبت کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے لئے ایک مدت اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حد مقرر کر رکھی ہے جہاں تک اس کا پہنچنا لازمی امر ہے!

حکایت۔ حسین و جمیل لڑکی اور مکڑی

حضرت علائی علیہ الرحمتہ سورۂ عنکبوت کی تفسیر کے ضمن میں ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خاتون نے اپنے ذکر سے کہا جایئے اور کہیں سے آگ لایئے وہ باہر نکلا تو اسے ایک شخص ملا۔ اس نے پوچھا عورت کے ہاں کیا پیدا ہوا ہے' وہ بولا لڑکی' وہ شخص کہنے لگا' یہ نومولود لڑکی بڑی ہو کر ایک ہزار آدمیوں سے زنا کی مرتکب ہوگی اور پھر ایک مکڑی کے سبب مر جائے گی البتہ اس سے پہلے تائب ہو کر نوکر کے ساتھ نکاح کر لے گی!

نوکر یہ سنتے ہی واپس پلٹا اور اس نے اچانک حملہ کر کے لڑکی کو سخت زخمی کر ڈالا اور بھاگ گیا' ماں نے علاج کرایا' لڑکی صحت مند ہوئی اور پروان چڑھنے لگی یہاں تک کہ اس کے حسن و جمال کے چرچے شروع ہو گئے اور وہ زنا میں مصروف ہوئی' یہاں تک کہ بستی میں زانیہ کے نام سے مشہور ہو گئی' ایک دن ندامت کے باعث وہاں سے نکلی اور مندر کے کنارے دوسری بستی میں جا بسی' اس نوکر کا بھی بستی میں آنا جانا تھا' وہ نکاح کا طالب ہوا' اسے کہا گیا ایک عورت بڑی حسینہ' جمیلہ ہے اس سے نکاح ممکن ہے!

القصہ اسی خاتون سے اس نے نکاح کیا' ایک روز مذکورہ بالا عورت اور لڑکی کا تذکرہ اس نوکر نے بیان کیا! وہ کہنے لگی' وہی لڑکی میں ہوں اور بدکاری سے تائب ہو چکی ہوں' اس شخص نے کہا پھر سن لو تمہاری موت مکڑی کے باعث ہوگی۔ اس شخص نے ایک مضبوط ترین محل تیار کروایا' اور آرام و راحت سے زندگی بسر کر رہے تھے کہ ایک دن دیوار پر اسے مکڑی نظر آئی' عورت نے اپنے ناخن سے مکڑی کو مار دیا' نہ جانے مکڑی سے کس قسم کا زہریلا مواد نکلا۔ ناخن سے سرایت تمام جسم اثر کر گیا' اور اسی کے باعث وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

موت کی آغوش میں چلی گئی۔

فوائد جمیلہ۔ مکڑی کی کارروائی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب غارثور میں داخل ہوئے تو مکڑی نے غار کے منہ پر اس شان سے جالا تن دیا کہ باہر سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا' (یہ تجربہ ہے کہ جس مکان کی کھڑکیوں میں جالیاں لگا دی جاتی ہیں' باہر سے دیکھنے والے کو اندر کی کیفیت دکھائی نہیں دیتی جب کہ اندر بیٹھنے والا سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے) تابش قصوری۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کافر کے قتل کے لئے روانہ فرمایا' انہوں نے اس کا سر قلم کردیا' اور پھر دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے ایک غار میں جاچھپے' فوری طور پر مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا' لوگ تلاش کو نکلے وہاں پہنچے اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ غار کے منہ پر تو جالا تنا ہوا ہے اگر کوئی اس میں داخل ہوتا تو جالا نہ ہوتا۔

اسی طرح حضرت زید بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جب ننگا کرکے سولی پر چڑھا دیا گیا تو فوری طوری پر مکڑی نے آپ کے جسم پر جالا تن دیا تاکہ آپ کا جسم مقدس پوشیدہ رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی مٹی نے جالا تن دیا تھا جب جالوت آپ کی تلاش میں نکلا (رواہ القرطبی)

گھر میں مکڑی کا جالا نہیں رہنے دینا چاہئے کیونکہ یہ محتاجی لاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں کے اصطبل کو بھی جالے سے صاف رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے باعث جانور کمزور ہوجاتے ہیں مکڑی کا مارنا جائز ہے' ابن ملقن "عمدہ" میں بیان کرتے ہیں یہ ایک جادوگرنی تھی' اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کرکے لکڑی بنا دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکڑی کو ختم کردیا کریں کیونکہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ شیطان ہے۔

حکایت۔ عابد، عورت اور ابلیس

بنی اسرائیل کے ایک عابد اپنے لئے ایک عبادت خانہ بنا رکھا تھا، وہ عبادت میں اتنا مخلص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے انگور پیدا فرمائے وہ روزانہ انگور کی بیل سے انگور کا ایک خوشہ اتار کر کھالیتا پانی کی ضرورت پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا، پانی دستیاب ہوجاتا، اسی طرح شب و روز گزرتے گئے یہاں تک کہ ایک شب ایک خوبصورت عورت اس کے پاس پہنچ گئی اور کہنے لگی سفر لمبا ہے رات سر پر آئی، آپ مجھے اپنے پاس شب گزارنے دیں، جب اندھیرا چھا گیا تو اس عورت نے کپڑے اتار دیئے اور اس سے چمٹ گئی، عابد نے نظریں جھکالیں، اور بچاؤ کی صورت اختیار کی، وہ مزید چھیڑخوانی کرنے لگی، راہب کے دل میں قدرے خواہش پیدا ہوئی مگر وہ اس خوف کے باعث لرز گیا کہ زانی کی پیشانی پر تحریر ہوگا یہ زانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور! نیز دوزخ کی گرفت سے اپنے آپ کو ڈرایا، مگر نفس عورت کی طرف راغب ہوا تو اس نے کہا دوزخ کی آگ سے پہلے ذرا دنیا کی آگ کا مزہ چکھو! یہ کہتے ہی اس نے دیئے کی بتی کو لمبا کیا جب خوب آگ چمکی تو اپنی انگلی دیئے کی تقریر پر رکھ دی۔ انگلی جل گئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر عورت وجد کے عالم میں چلانے لگی اور خشیت الٰہی کا اتنا غلبہ ہوا کہ وہی دم توڑ گئی، عابد نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور خود نماز میں مصروف ہوگیا۔

شیطان نے مشہور کردیا کہ فلاں راہب نے زنا کے بعد عورت کو ہلاک کردیا ہے، بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچا اور آواز دی۔ راہب باہر نکلا، بادشاہ نے کہا کہ فلاں عورت کہاں ہے اس نے کہا میرے پاس ہے بادشاہ نے کہا اسے میرے ہاں بھیج دو راہب بولا وہ مرچکی ہے، بادشاہ بولا! افسوس تیرا زنا سے دل نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اسے ہلاک کرڈالا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

المختصر راہب کو گرفتار کیا گیا اور پھر بطور سزا اس کے سر پر آرہ چلا دیا' جب جسم کا نصف چیرا جا چکا تو اس نے ایک سرد آہ بھری' اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا' جاؤ میرے بندے سے کہو تمہاری آہ نے حاملین عرش اور آسمانوں کے فرشتوں کو رولا دیا ہے' اگر دوبارہ آہ نکلی تو آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا۔

یہ سنتے ہی اس نے صبر کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اور بادشاہ کے کہنے کے باوجود کوئی کیفیت نہ بتائی' مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مردہ خاتون پکار اٹھی' یہ بے چارہ مظلوم ہے' میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس نے زنا نہیں کیا اس کے جلے ہوئے ہاتھ کی تمام کیفیت بتلا دی' جب انہوں نے جلا ہوا ہاتھ دیکھا تو سبھی حیران و پشیمان ہوئے' پھر دونوں کی قبریں تیار کرکے دفن کردیا۔

اس عابد کے مزار سے خوشبو آنے لگی' پھر ہاتف غیبی کی آواز سنائی دینے لگی لوگو ابھی ٹھہرو' فرشتے بھی ان دونوں پر نماز ادا کرلیں' پھر ایک پرچہ آسمان سے ان کے سامنے گرا جس پر مرقوم تھا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندے کے نام مکتوب گرامی!

میں نے اس کے لئے عرش معلیٰ کے نیچے منبر بچھا دیئے اپنے فرشتوں کو اس کے اعزاز میں جلسہ منعقد کرنے کے لئے جمع کیا' حضرت جبرائیل نے اس کی منقبت میں خطاب کیا' فرشتوں کو گواہ بنایا اور اس کا پچاس ہزار حوروں سے نکاح فرمایا' ایسا ہی انعام اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈر کر زنا سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

بلکہ اس کا تو اعلان ہے "ولمن خاف مقام ربہ جنتان" اور ایسے شخص کے لئے تو دو جنتیں ہیں جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا ہے!!

مخلوق خدا پر رحم کرنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا "واللہ یحب المحسنین" اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے! یہ ارشاد مطلقاً" ہے، مخلوق خدا پر رحم کرنا، خصوصاً جانوروں اور غلاموں پر جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔

سید عالم محسن اعظم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلاموں پر نہایت شفقت فرماتے اور فرمایا کرتے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری خدمت کے لئے تمہیں عنایت کئے، پس تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ، وہی پہناؤ جو خود پہنو اور ایسے کام پر نہ لگاؤ جس سے انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، جو ان سے نہ ہوسکے، اور اگر ایسا تکلیف دہ کام لینا ہی پڑے تو اس میں تم ان کی معاونت کرو!

مسئلہ۔ مکاتب کے علاوہ غلام کا کھانا، سالن، کپڑا اور دیگر لوازمات زندگی آقا پر لازم ہیں، غلام، چھوٹا ہو یا بڑا، اپاہج ہو یا صحت مند، رہن ہو یا ملازم، اسے اس کی ضرورت کے مطابق دینا ضروری ہے ایسی خوراک وغیرہ جو عموماً شہر کے دوسرے غلاموں کو دی جاتی ہے اور اس کا لباس اتنا ہی کافی نہیں کہ ستر چھپائے بلکہ موسم کے لحاظ سے مزید کپڑے دینا بھی مالک پر واجب ہے اگرچہ حبشی ہی کیوں نہ ہو! اگر غلام زیادہ ہوں تو ان میں مساوات کا برقرار رکھنا بھی لازم ہے، البتہ کنیزوں میں مساوات کا قائم رکھنا ضروری نہیں، حسین و جمیل خاتون کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔

حضرت مئولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں خوبصورت کنیز کو غلاموں پر ترجیح کا سبب یہ ہے کہ مالک اس سے مخصوص فائدہ حاصل کرسکتا ہے جبکہ غلاموں سے ویسا نفع نہیں اٹھایا جاسکتا! کیونکہ خوبصورت غلام کو دیگر غلاموں پر کسی معاملہ میں ترجیح نہیں دی جاسکتی! اگر کوئی غلام سے قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہوگا تو وہ عذاب کا مستحق ہے!

مسئلہ۔ گائے، بھینس وغیرہ کا دودھ اس کے بچے کی ضرورت سے زائد نہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوتو اس کا دوہنا جائز نہیں' تاکہ بچے کا حق نہ مارا جائے' اسی طرح شہد کے چھتے سے شہید نکالتے وقت تھوڑا سا شہد مکھیوں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے جبکہ اس کا گزر بسر صرف شہد پر ہی ہو۔ اسی طرح ریشم کے کیڑوں کے لئے مالک پر لازم ہے ان کی خوراک شہتوت کے پتے انہیں مہیا کرے! یہاں تک کہ اگر مالک ایسا نہیں کرتا تو حاکم وقت کو اختیار ہے اس کا مال فروخت کرکے ریشم کے کیڑوں کے لئے ان کی خوراک خریدے ریشم حاصل کرنے کے لئے ریشمی کیڑوں کو دھوپ میں خشک کرنا جائز ہے جب کہ ان سے فائدہ حاصل ہوسکتا ہے بلاوجہ کیڑوں کو دھوپ میں ڈالنا رحم و کرم کے خلاف ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مخلوق پر رحم نہیں کرتا' اس پر بھی رحم نہیں کیا جائیگا۔

کروں مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

سات قدم' سات محل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے سات ایسے محل دیکھے جن میں ہر ایک کی وسعت و کشادگی کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب کی طرح پھیلے ہوئے تھے' دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو نابینے کو پکڑ کر سات قدم طے کراتا ہے' آپ نے فرمایا' میں نے کہا کیا یہ بشارت اپنی امت کو سنا دوں! جواب ملا اس سے بڑھ کر مزید انعام یہ بھی ہے کہ آپ کا جو امتی سات مرتبہ لاالہ الااللہ کا وظیفہ کرے گا اسے تمام دنیا کے بیس حصوں سے زیادہ حصہ جنت میں عطا کیا جائے گا (رواہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نابینے کی چالیس قدم تک خدمت انجام دیتا ہے اس کے لئے جنت لازم ہوجاتی ہے' نیز فرمایا اس کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تم کسی نابینے کو پکڑ کر چلو تو اسے بائیں ہاتھ سے پکڑو کیونکہ یہ صدقہ میں شامل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نابینے کو چالیس قدم لے کر چلتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب کسی انسان کی دونوں آنکھوں کا نور ختم کردیتا ہوں تو اس کے بدلے میری رضا ہوتی ہے کہ اسے جنت عطا کروں! عرض کیا اگر ایک آنکھ ختم ہوجائے تو فرمایا اگرچہ ایک آنکھ ہی ضائع ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق پر نظر کرم فرماتا ہے تو سب سے پہلے نابینے پر ہی اس کی نظر ہوتی ہے۔

وظائف

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب تمہیں کسی بادشاہ یا افسر کا خطرہ لاحق ہوتو ان کلمات کا ورد کریں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم' سبحان اللہ رب السمٰوت السبع رب العرش العظیم الحمداللہ العظیم' اطہر للہ رب العلمین لا الہ الا انت سبحانک وجل ثنائک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جب کسی حاکم کے پاس جانے کا اتفاق ہوتو یہ وظیفہ پڑھ کر جائیں۔ اللھم ان اعوذ باسمک الاعظم الحی القیوم الاحدالصمد علی قلب فلان وسمعہ وبصرہ ویدہ ولسانہ حتی لا یجری علی الا ایاہ۔ سیرلی فی دینی و دینای وعواقب امری اللھم ارزقنی خیرہ واصرف عنی شرہ واکفنبنہ یااللہ یااللہ تو حاکم وقت عزت و شرف سے پیش آئے گا اور کہے گا تمہارا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مرتبہ میرے نزدیک بلند تر ہے! اور تم امین ہو!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حاکم وقت کے پاس جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔ بسم اللہ ربی لا الہ الا اللہ' اللہ لا الہ الا اللہ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت مولف بیان کرتے ہیں کہ ان کلمات کے ساتھ یہ الفاظ مزید بڑھا لے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے پاس جاتے ہوئے یہ کہے تھے' کنت و تکون وانت حیی لا تموت تنام العیون وتنکدر النجوم وانت حتی قیوم لا تاخذ سنۃ ولا نوم۔

مجھے جدہ میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسائل الحاجات دیکھنے کا اتفاق ہوا' جس میں مرقوم تھا کہ بہت سے اہل بصیرت سے مجھے یہ وظیفہ پہنچا ہے جو سنت فجر کی پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ الم نشرح اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھا کرے گا وہ ہر قسم کے ظالم دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا! اور یہ مجرب و صحیح ہے۔

حضرت مئولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی طرح صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جو پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ قل یا ایھا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھتا رہے گا وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کے ساتھ ان دونوں کا پڑھنا بھی آداب میں سے ہے۔

حکایت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میکائیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے کوئی عمدہ سی بات ارشاد فرمایئے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مخلوق پر شفقت و مہربانی کرتے رہو! عرض کیا بہت اچھا! پھر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ فرشتوں پر ان کی شفقت و مہربانی کا اظہار فرمائے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں بصورت چڑیا بھیجا' جبرائیل کو بصورت باز! چنانچہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک چھوٹی سی چڑیا آئی اور عرض کیا! یا نبی اللہ! مجھے اپنے ہاں باز سے پناہ دیجئے! چنانچہ آپ نے باز سے محفوظ رکھا۔

پھر آپ کی خدمت میں باز آیا اور عرض کیا آپ کے پاس میری چڑیا بھاگ آئی ہے اور میں بھوکا ہوں' آپ نے فرمایا تیری بھوک اس کے سوا بھی دور ہوسکتی ہے یا نہیں! وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا میں تمام تر گوشت ہوں! باز نے کہا اچھا پھر میں تو آپ کی ران سے گوشت لوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا پھر کہنے لگا آپ کے بازوؤں سے نوچوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا' پھر وہ بولا آپ کی آنکھوں کے علاوہ کہیں سے نہیں کھاؤں گا آپ نے فرمایا بہت اچھا' تب وہ کہنے لگا! یا کلیم اللہ! .بفضلہ تعالیٰ آپ میں تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ پرندہ حضرت میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبرائیل ہوں اور یہ پرندہ حضرت میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوا کہ آپ کے رحم و کرم اور شفقت و رافت کا اظہار فرشتوں کو دکھائے تو ہمیں یہ حکم فرمایا کہ تم دونوں چڑیا اور باز بن کر جاؤ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانوروں پر مہربانی کی کیفیت دیکھو اور پھر سوچو جو تم کہتے تھے زمین پر ایسے کو پیدا کرے گا جو خون بہائے گا! حالانکہ آپ نے اپنے آپ کو ایک جانور کی بھوک مٹانے کے لئے پیش کردیا! (سبحان اللہ)۔ پھر کیوں نہ کہیں۔

کروں مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربانی ہوگا عرش بریں پر

عابد' گائے اور اس کا بچہ

کسی بزرگ نے گائے ذبح کی جبکہ اس کا بچہ گائے کی طرف بڑی لاچاری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے دیکھ رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے جس مرتبے پر وہ عابد فائز تھا گرا دیا' اور اس کی روحانیت سے دل کو خالی کردیا' وہ مارے مارے پھرنے لگا' سڑکوں نے اسے تماشا بنا لیا' جدھر جاتا بچے استہزا کرتے ہوئے اس پیچھے پڑے رہتے۔ ایسے ہی حالات سے دوچار کہیں سر چھپانے جارہا تھا کہ گھونسلے سے چڑیا کا بچہ گرا ہوا نظر پڑا' اس نے اسے بڑی محبت و شفقت سے اٹھایا اور گھونسلے میں رکھ دیا' اللہ تعالیٰ نے اسی رحم دلی کے باعث اسے صدیقت کے مرتبہ پر فائز فرما دیا۔

حکایت۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چڑیا کو ایک بچے کے ہاتھوں دیکھا' آپ نے رحم فرماتے ہوئے بچے سے چڑیا کو خرید کر آزاد کردیا' جب آپ نے وصال فرمایا تو بعد از وصال کسی صحابی کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی' انہوں نے قبر میں سوال و جواب کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب منکر نکیر سوال کے لئے حاضر ہوئے تو آواز آئی۔ فرشتو! واپس جاؤ! میرے بندے کو سوال کرکے پریشان نہ کرو' اس نے ایک روز میری چھوٹی سی مخلوق چڑیا کو بچے کے ہاتھوں خرید کر آزاد کردیا تھا میں نے اسی کے سبب آخرت کی کامیابیوں سے انہیں بہرہ مند فرما دیا ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربانی ہوگا عرش بریں پر

حکایت۔ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کسی شہر کا حاکم بنانے کے آرڈر تحریر فرمارہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور آپ کی گود میں بیٹھ گیا' آپ نے نہایت شفقت کا اظہار فرمایا' یہ دیکھ کر وہ شخص کہنے لگا! امیرالمومنین! میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے تو کبھی ایسی شفقت کا تصور نہیں کیا!

آپ نے فرمایا اچھا! پھر وہ تحریر کردہ آرڈر چاک کرتے ہوئے فرمایا جو شخص اپنی اولاد پر رحم نہیں کرتا وہ دوسروں پر خاک رحم کرے گا! جاؤ تم اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائق نہیں کہ تمہیں حاکم شہر بنایا جائے۔

اسی طرح ایک شخص کو آپ نے حاکم شہر بنایا' جب وہ آرڈر لئے روانہ ہوا تو اس نے خواب میں دیکھا آفتاب و مہتاب آپس میں جھگڑ رہے تھے' وہ آپ کی خدمت میں واپس پلٹا اور خواب بیان کیا' آپ نے فرمایا تو آفتاب کے ساتھ تھا یا مہتاب کے ساتھ' اس نے کہا کہ مہتاب کے ساتھ! آپ نے آرڈر واپس لے لئے اور فرمایا' مہتاب ظالم بادشاہ کے مماثل ہے جب کہ آفتاب عادل! پس جب تو ظالم کے ساتھ رہا تو مجھے خطرہ ہوا' کہیں رعیت پر ظلم کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مہتاب' تمام رات ایک جیسا نہیں رہتا جبکہ آفتاب طلوع سے غروب تک روئے زمین کو منور رکھتا ہے اور برابر روشنی دیتا رہتا ہے جبکہ چاند کی طلوع کے ساتھ ہی روشنی کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے صرف تین راتیں ایسی ہیں جن میں چاند کی روشنی نسبتاً زیادہ رہتی ہے لہٰذا اندھیرا خود ظلم پر دلالت کرتا ہے جبکہ روشنی عدل سے عبارت ہے جو آفتاب سے متعلق ہے! (تابش قصوری)

ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کر رہا تھا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا تو اس کو دو دفعہ مارنا چاہتا ہے کیا اچھا ہوتا کہ لٹانے سے پہلے چھری تیز کر لیتا پھر ذبح کے لئے لٹاتا۔ (رواہ الطبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہوں تو مجھے اس پر بڑا رحم آتا ہے آپ نے فرمایا جو مخلوق خدا پر رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رحم سے نوازے گا۔ (رواہ الحاکم)

حضرت امام نوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بوقت ذبح جانور کو پانی دکھا لینا چاہیے نیز کسی دوسرے جانور کے سامنے بھی ذبح نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے سامنے چھری تیز کریں۔ حضرت مئولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میرے والدہ ماجد علیہ الرحمتہ جب کوئی مرغی ذبح کرنا چاہتے تو علیحدگی میں لے جاتے!

(نوٹ) اور مذبح خانوں میں' مرغیوں کے ڈربوں میں' ایک دوسرے جانوروں کے سامنے بڑی بے رحمی سے ذبح کرتے رہتے ہیں اور مشینوں کے ذریعے ایک ہی لمحے سینکڑوں کی تعداد میں ذبح کرنے کا غلط طریقہ بھی رائج ہوچکا ہے ان تمام لوگوں کو ایسے ارشادات پر غور کرنا چاہئے اور جانوروں کے ساتھ اتنی بے رحمی سے پیش نہیں آنا چاہئے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ایسے بے رحم افراد جو جانوروں کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے ذبح کرکے اپنا کاروبار چلاتے رہے اکثر ان میں مفلوج ہوئے اور بعض تو آنکھوں کی بینائی بھی کھوہ بیٹھے' اللہ تعالیٰ جل و علیٰ بے دردی اور بے رحمی کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

ہمارے نہایت ہی محترم بزرگ حضرت الحاج الحافظ صاحبزادہ پیر سید نثار قطب رضی شیرازی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ جن کا وصال 11 اپریل 1997ء 11 ذوالعقدہ المبارکہ 1417ھ بروز پیر ہوا' آپ کا معمول تھا جس شخص کو مرغی ٹانگوں سے پکڑ کر گردن کو نیچے کیئے جاتے دیکھتے تو آپ تڑپ اٹھتے' فوراً اس کے پاس جاتے اور مرغی کو ہاتھوں میں سیدھا پکڑ کر فرماتے محترم یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اس پر رحم کریں اسے لٹکائیں' اس طرح اسے تکلیف ہوتی ہے اور جانوروں کو تکلیف دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے چنانچہ اس ارشاد پر وہ لوگ مرغیوں کو سیدھا پکڑنے پر آمادہ ہوجاتے ـــــ (تابش قصوری)

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف ایک بار وحی آئی کہ اے کلیم اللہ! ہم نے آپ کو کلیم اس لئے بنایا ہے کہ ایک روز جب آپ بکریاں چرا رہے تھے ایک بکری بھاگی آپ نے اس کا پیچھا کیا وہ اور بھاگی ایک وادی سے دوسری وادی میں جانکلی' یہاں تک کہ آپ نے پکڑ لیا' اور آپ نے اس پر ناراضگی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے بجائے رحم فرمایا' اسی سبب سے ہم نے آپ کو کلیمی کا تمغہ عطا فرمایا۔

حضرت رضی شیرازی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے میرے جداعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی رحمہ اللہ تعالیٰ جس گھوڑی پر سفر کرکے واپس علی پور شریف پہنچتے تو اس گھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے شفقت سے دبایا کرتے اور فرماتے اس کا ہم پر حق ہے سو وہ ہم ادا کرتے ہیں۔

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیوۃ الحیوان میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے بعد از وصال خواب میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس نے بخشش سے نوازا۔ اور تمہیں پتہ ہے کس نیکی کے باعث بخشش سے نوازا ہے' تمہیں یاد ہوگا ایک مرتبہ بغداد کے بازار میں جارہے تھے' نہایت سردی کا موسم تھا' تمہیں ایک بلی سردی کے باعث پریشان نظر آئی اسے اٹھایا اور اپنی پوستین میں چھپالیا' تمہاری یہ نیکی بخشش کا باعث ہے۔

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی ایک بار جمعہ کے دن سو رہے تھے کہ ایک بلی آئی اور آپ کی آستین کاٹ لی آپ نماز کے لئے بیدار ہوئے تو دیکھا بلی آستین پر سو رہی ہے آپ نے نہایت احتیاط سے آستین کاٹ لی تاکہ بلی کے آرام میں خلل نہ آئے' جب نماز سے فارغ ہوکر واپس آئے تو بلی جاچکی تھی' چنانچہ آپ نے آستین کو اٹھایا اور پیوند لگالیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے ایک کنویں پر کتے کو دیکھا جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اور زبان باہر نکالے ہوئے ہے' اس آدمی نے ازراہ ترحم کنویں سے پانی نکال کر اسے پلا دیا' اسی پر ہی اس کی مغفرت ہوگئی۔

اسی طرح ایک خاتون کے بارے میں حکایت کہی گئی ہے جس نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشش سے نوازی گئی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رحمت حق بہانہ می جوید بہا نمی جوید

حکایت۔ فاسق آدمی اور اندھا کتا

بنی اسرائیل کے ایک فاسق شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اسے بے گوروکفن گڑھے میں پھینک دیا' اس دور کے نبی کی طرف وحی نازل ہوئی کہ اسے گڑھے سے نکال کر غسل دیں اور کفن پہنائیں' نماز جنازہ ادا فرما کر اسے قبرستان میں دفن کریں چنانچہ اللہ کے نبی علیہ السلام حکم بجالائے اوراسے نکال کر سب امور سرانجام دیئے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی کیا ماجرا ہے! یہ اس مرتبے کا کیسے اہل ہوا' ارشاد ہوا اس شخص نے ایک مرتبہ ایک اندھے کتے کو پانی پلا کر اس کی پیاس بجھائی تھی جس کے باعث مجھے اس کا یہ فعل اچھا لگا تو اسے مغفرت و بخشش سے نوازا!

مسئلہ۔ ابن ابی جمرہ علیہ الرحمہ نے شرح البخاری میں رقم فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت اعلیٰ ہے۔ بروایت دیگر چالیس روز تک کی بارش سے بہتر ہے۔

حکایت۔ حضرت ابوسلیمان خواص سے گدھے کی گفتگو

رسالہ مشیریہ میں ہے کہ حضرت ابوسلیمان خواص رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گدھے پر کہیں جارہا تھا کہ مکھیوں کے باعث گدھے کا اپنا سر جھکنے لگا۔ میں نے اس کے سر پر ضرب لگائی تو وہ سر اٹھا کر کہنے لگا ایسے ہی اپنے سر پر بھی مارو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا تمہاری توبہ کا باعث کیا ہے' آپ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو مارا تو وہ کہنے لگا! اس رات کو یاد کیجئے جس کی صبح کو قیامت ہوگی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ حضرت نوح علیہ السلام اور درندہ

عقائق الحقائق میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک درندہ سوار ہوگیا' اور اس نے کشتی والوں کو ستانا شروع کردیا آپ نے دعا فرمائی' اور اللہ تعالیٰ نے اسے بخار میں مبتلا کردیا وہ کشتی کے ایک کونے میں لیٹ کر کراہنے لگا حضرت نوح علیہ السلام نے اسے ایک طمانچہ رسید کردیا' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میں عدل و انصاف سے فیصلہ فرمانے والا ہوں یہ میری مخلوق ہے اس نے بیماری کی حالت میں آپ کی شکایت کی ہے' اور مجھے بیمار کی فریاد سے محبت ہے لہٰذا آپ اس کے پاس جائیں اور اس کی تیمارداری کریں اور پیار سے اس کا علاج فرمائیں' چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا' اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا' کہتے ہیں کہ اگر شیر کو بخار لاحق نہ ہوتا اس کا شر بہت بڑھ جاتا۔

لطیفہ عجیبہ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام جب ہدہد کو مفقود پایا تو عقاب کو حکم دیا اسے تلاش کرے عقاب نے یمن کی طرف پرواز کی' دیکھا تو ہدہد آرہا تھا' عقاب ہدہد پر جھپٹا' ہدہد نے رحم طلب کیا تو وہ حملے سے رک گیا اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو ہدہد نے اپنے پروں کو زمین پر عاجزی سے گھسیٹنا شروع کردیا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا' میں تجھے سخت سزا دوں گا' ہدہد نے عرض کیا! یانبی اللہ! آپ ذرا کل' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا تصور کیجئے یہ سنتے ہی آپ نے ہدہد کو معاف فرمادیا۔

حکمت۔ ہدہد کو ذبح کرکے گھر کے دروازہ پر لٹکایا جائے تو اہل خانہ نظر بد اور جادو وغیرہ کے اثرات سے محفوظ ہوجاتے ہیں سداب کے ساتھ اس کا بھون کر کھانا نسیان دافع ہے' بیمار اس کا گوشت کھائے اور اس کا دماغ میٹھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیل میں ملا کر ناک میں قطرے ٹپکائے تو صحت کاملہ حاصل ہوا' جذام کے آغاز میں ہد ہد کی آنکھوں کا تعویذ گلے میں ڈالنے سے مرض ختم ہوجاتا ہے' اس کے پروں کا تعویذ دشمن سے حفاظت کا باعث ہے۔ کسی بھی عذر کے باعث بیوی کی قربت سے محروم شخص ہدہد کی دھونی لے' .بفضلہ تعالیٰ صحت یاب ہوگا' ہدہد حلال جانوروں میں شمار ہوتا ہے!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان اللہ الا یظم منقال ذرۃ شیکہ۔ اللہ تعالیٰ چیونٹی کے سر کی مقدار بھی ظلم جائز نہیں رکھتا' متقال ذرہ سے چیونٹی کا سر مراد ہے۔

حکایت۔ ایک صوفی اور کتا

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک صوفی کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس کتا پہنچ گیا' صوفی صاحب نے کتے کو پتھر دے مارا' اس کا پاؤں ٹوٹ گیا' کتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں فریاد کی' آپ نے صوفی صاحب سے ازالہ کامطالبہ کیا' اس نے معافی طلب کی اور عرض کیا میں ازالہ کے لئے ہر روز دو روٹیاں دیا کروں گا۔ آپ نہ مانے اس نے مزید دینے کا وعدہ کیا تو اسی اثناء میں کتا عرض گزار ہوا' یا نبی اللہ! میں اس سے صرف ایک بات طلب کرتا ہوں وہ یہ کہ اسے فرمایئے اپنے دماغ سے تصوف کو نکال دے کیونکہ مجھے تو اس کے تصوف نے دھوکہ دیا تھا

فائدہ۔ صوفیانہ لباس کی برکت

کتاب العراس میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم صوف کا لباس پہنا کرو' قیامت میں یہ تمہاری پہچان ہوگا' اس میں غور و فکر کیا کرو کیونکہ حکمت و دانائی ملتی ہے۔

دستار کی برکت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زہرالریاض میں ہے کہ قارون کے خاندان میں سے ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر عذاب مسلط کیا تو اس پر عذاب موخر کردیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا ہے تواضعا اونی لباس پہننے سے دل اور آنکھوں میں نور و سرور پیدا ہوتا ہے' عوارف المعارف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوف کے لباس سے نور حاصل کیا کرو! کیونکہ اس سے دنیا میں عاجزی اور آخرت میں نور حاصل ہوگا!

تصوف اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں سے تصوف ظاہر فرمایا! مال کا خرچ کرنا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیوند لگا لباس ' حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عاجزی و انکساری حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' اور شجاعت و فتوت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تصوف' کرم پر مبنی ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ کلی طور پر حاصل تھا' تصوف رضا پر مبنی ہے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کو حاصل تھا' نیز صبر پر مبنی ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام کو حاصل تھا تصوف اشارہ پر مبنی ہے وہ حضرت زکریا علیہ السلام کو حاصل تھا نیز غربت پر مبنی ہے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حاصل تھا' اور لباس میں صوف پر مبنی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہے' شجاعت پر مبنی ہے جو نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اصفیاء ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھامنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئے ہیں، نیز ایک آنکھ جنت پر اور دوسری سے دوزخ ملاحظہ کررہے ہیں اور ایک قدم دنیا میں دوسرا قدم آخرت کے صحن میں رکھے ہوئے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں، صوفی وہ شخص ہے جو محبت و خوشی اور دل کی رغبت سے لباس صوف پہننے اور نبی کریم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلے اور دنیا کو پس پشت رکھے۔

احترام مشائخ کرام

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرو، کوئی نبی ایسا نہیں تھا جو شب معراج میرے پاس نہ آیا ہو، اور مجھے سلام نہ کیا ہو، سوا ایک کے! حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آیئے ان کے ہاں خود جایئے، اور انہیں سلام پیش کریں، اس وجہ سے نہیں کہ ان کی فضیلت آپ سے بڑھ کر ہے، بلکہ ان کے بڑھاپے کی وجہ سے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں جنہیں شیخ المرسلین کے لقب سے نوازا گیا ہے! (رواہ نفسی علیہ الرحمتہ)

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوئے، تفصیل آیندہ ملاحظہ فرمایئے گا ہاں حضرت نوح علیہ السلام اپنی عمر کے باعث شیخ المرسلین سے ملقب ہوئے، نہ بالوں کی سفیدی سے۔ کیونکہ باوجود 950 سال تبلیغی عمر آپ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے!

موت کی پہلی منزل

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھاپا موت کی پہلی منزل ہے، نیز فرمایا جو شخص اسلام میں بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندہ کا خیر مقدم کرو! یہ اس کی صفت ہے جس کا ایک بال سفید ہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیرے نامہ اعمال کی سیاہی تیرے بڑھاپے کی سفیدی میں بدل دی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہ عظمت اس کے لئے ہے جو بحالت پیری فوت ہوا' پھر بھلا جو جوانی کے عالم میں فوت ہو اس کی کیا شان ہوگی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ملک الموت کی دہشت کے باعث میری امت قبروں سے باہر نکلے گی تو ان کے بال سفید ہو چکے ہوں گے!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے جس کی نیکی میں عمر طویل ہوئی' نیز فرمایا تم میں وہ بہت اچھے ہیں جنہوں نے لمبی عمر پائی اور اچھے عمل کئے' حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کی عمر کی کوئی قیمت ادا نہیں کرسکتا اگر وہ اپنی بداعمالیوں کی توبہ استغفار سے اصلاح کرلے۔

امام ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرح البخاری میں فرماتے ہیں ایماندار کا راس المال اس کی عمر ہے اور اس کا نفع' اعمال صالحہ ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی اسی برس سے تجاوز کرگیا اسے کچھ نہیں کیا جائے گا اور بلاحساب و کتاب جنت کا مستحق ہوگا!

نیز فرمایا مکمل سعادت' اس شخص نے حاصل کی جس نے طویل عمر پائی اور طاعت الٰہی میں بسر کی سید عالم' سنجر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان چالیس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے جذام' جنون اور برص کو دور کردیتا ہے' جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر گناہوں کا بوجھ ہلکا کردیتا ہے' ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رجوع کرتا ہے' ستر برس میں اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت نصیب کرتا ہے' اور اس سے آسمان والے بھی محبت کرتے ہیں اسی سال کو پہنچتا ہے تو اس کی نیکیاں قبولیت کی سعادت حاصل کرلیتی ہیں' اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے' نوے برس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تک اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیتا ہے' زمین قیدی کی مانند ہوجاتا ہے مگر قیامت میں وہ اہل و عیال کے لئے سفارشی بنا دیاء جائے گا۔

ایک روایت میں ہے جب مسلمان مرد سو سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں حبیب کا مرتبہ پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ حبیب کو عذاب سے دوچار نہیں کرے ہ۔

میں ے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ومالکم لا ترجون للہ وقارا تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ سے عزت و وقار یعنی ثواب کی امید نہیں رکھتے' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر میں ہے کہ تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ڈرتے' بعض کہتے ہیں تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کے حقوق نہیں پہنچاتے ،اور بعض نے کہا تمہیں کیا ہوا' اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کا اعتراف نہیں کرتے وقدخلقکم الطوراً۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مختلف کیفیتوں میں پیدا کیا' تندرست' بیمار' مالدار' غریب' بچہ' جوان' بوڑھا' ایسی حالتوں میں تبدیل کیا۔

کہتے ہیں بچہ جب سات سال کا ہوتا ہے اسے برے بھلے کی تمیز ہوجاتی ہے' وہ بات کو سمجھنے لگتا ہے' جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے' پس ایسی عمر میں اسے نماز کا حکم دو' اور دس برس کا ہوتو نماز نہ پڑھنے کی صورت میں اسے سزا دیں' ادب و احترام کی تعلیم میں مارنا والدین کا حق ہے' پندرہ سال کی عمر میں وہ مکلف ہوتا ہے' اور اس پر قلم قدرت حرکت میں آتا ہے یعنی اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں' اکیس برس تک اس کا قلب بیدار ہوجاتا ہے' اٹھائیس سال تک عقل کی حد پوری ہوجاتی ہے' تیس سال میں قوت انتہاء کو پہنچتی ہے' چالیس سال میں اس سے جذام' برص اور جنون اٹھا لیا جاتا ہے' پچاس سال میں رجوع الی اللہ میں' اسی سال کی عمر میں برائیاں ختم کردی جاتی ہیں۔ نوے برس تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی کا ارشاد فرماتا ہے'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سو سال کی عمر ہوتی ہے تو اس کے اہل خانہ میں ستر آدمیوں کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے علامہ حناطی علیہ الرحمہ مروی ہیں کہ سات برس کی عمر میں بچہ تمیز کرنے لگتا ہے' چودہ پندرہ برس کی عمر بلوغت کی ہے' اکیس برس میں بلوغت میں اضافہ ہوتا ہے' اٹھائیس برس میں عقل کامل ہوتی ہے' اس کے بعد عقل میں اضافہ نہیں ہوتا مگر تجربات کے باعث ترقی ہوتی رہتی ہے!

حکایت۔ اسناد حدیث بخشش کا باعث!

حضرت یحییٰ ابن اکثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعد از انتقال کسی صاحب حال کو زیارت ہوئی' انہوں نے عالم برزخ کی کیفیت دریافت کی تو آپ نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے شیخ! تو نے کیا کیا' میں عرض گزار ہوا' الٰہی آپ کی طرف سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے' جسے معمر نے زہری سے بروایت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور انہیں حضرت جبرائیل نے آپ کی طرف سے بیان فرمایا! کہ مجھے بوڑھے کو عذاب دینے پر شرم محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہاں ان تمام راویوں نے سچ فرمایا' جاؤ' میں نے تمہیں معمر' زہری' عروہ' عائشہ' رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرائیل کے صدقے بخشش سے نوازا کیونکہ یہ تمام راوی سچے ہیں اور میں نے بھی سچ کہا اور سچ کر دکھایا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس وحی آئی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا بڑھاپا میرے نور کا ایک حصہ ہے' اور میری ذات اس سے بلند تر ہے کہ میں اپنے نور کو آگ میں جلاؤں!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حکایت۔ حضرت امام محمد نیشاپوری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا' وہ کہنے لگے جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو چند باتوں کے بعد مجھے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوا۔

میں نے عرض کیا! الٰہی آپ کے متعلق میرا یہ گمان تو ہرگز نہیں تھا! ارشاد ہوا بتایئے پھر تمہارا میرے بارے کیا گمان تھا! تو میں نے یہ حدیث پیش کردی!

کہ مجھے یحییٰ نے سعید سے بروایت قتادہ حضرت انس سے بیان کیا' انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے بروایت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان پہنچایا ہے کہ میرے بندے کا میرے ساتھ بس یہ کہنا تھا کہ ارشاد ہوا' ان تمام راویوں نے سچ کہا میرے محبوب نے سچ فرمایا' جبرائیل نے سچ پہنچایا اور میں نے بھی سچ کہا۔

پھر مجھے خوش کردیا گیا اور مجھے زرق برق کے ستر جوڑے عطا فرمائے' سر پر تاج سجایا' مخلدون کے جلوس میں جنت میں پہنچایا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیک گمان' جنت کی قیمت ہے!

حکایت۔ صالح خطیب کے صالح اعمال

امام قرطبی تذکرہ میں حضرت امام ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک صالح خطیب کا وصال ہوا' بعد از انتقال کسی نیک طینت کو خواب میں ملے' انہوں نے سوال و جواب کی کیفیت دریافت کی۔ خطیب صاحب فرمانے لگے جب منکر نکیر سوال و جواب کرنے لگے تو میں کچھ دیر خاموش رہا! اسی اثناء میں ایک نہایت خوبصورت جوان نمودار ہوا' اس نے مجھے جواب سے آگاہ کیا میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ کہنے لگا میں تیرا عمدہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

عمل ہوں' میں نے کہا اتنی دیر کہاں رہے' اس نے کہا تو وعظ کا نذرانہ بادشاہ سے وصول کرلیتا تھا اسی بناء پر میرے پہنچنے میں دیر واقع ہوئی' خطیب صاحب نے فرمایا وہ نذرانہ لے کر غرباء میں تقسیم کردیا کرتا تھا' خود نہیں کھاتا تھا' تو عمل خیر گویا ہوا! اگر تم خود استعمال کرتے تو آج اس حسین و جمیل صورت میں مجھے نہ دیکھ پاتے!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ بدن جو حرام غذا سے پرورش پاتا ہے اس پر جنت حرام کردی جاتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں جس کے پیٹ میں حرام غذا ہے اس کی نماز قبول نہیں!

وظیفہ- بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک روز ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ۔ دنیا نے مجھ سے منہ موڑ لیا' اور میں خالی ہاتھ رہ گیا' آپ نے فرمایا تیرے لئے ملائکہ اور مخلوق خدا دعا گو ہے جن کے باعث تجھے روزی مل رہی ہے! لیجئے' اس وظیفے کو صبح و شام ایک سو بار پڑھا لیا کرو۔ دنیا تیرے قدموں آئے گی اور ہر کلمہ سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روئے زمین پر مرقوم ہے جو دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہے' اور جو دنیا سے ناراض' اللہ تعالیٰ اس سے راضی بلکہ اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں دنیا تین طرح کی ہے' ایماندار کی دنیا' منافق کی دنیا اور کافر کی دنیا۔

ایماندار کی دنیا وہ ہے جو اسے دار عمل سمجھتا ہو آخرت کے لئے زادراہ تیار کرتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منافق کی دنیا جو صرف زیب و زینت اور خود بینی و خودنمائی تک محدود ہے۔

کافر کی دنیا، جو دارفنا میں صرف فائدہ اٹھاتا ہے اور آخرت میں اس کے لئے خیر کا کوئی حصہ نہیں۔

علامہ حناطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زہد میں تین حرف ہیں۔ ز، ہ، د۔

ز سے زینت کا ترک، ہا سے ہوس و حرص کا ترک اور دال سے دنیا کا ترک کرنا ہے۔

حکایت۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کیلئے مسجد نبوی میں آرہے تھے کہ راستے میں ایک ضعیف العمر صحابی آپ کے آگے آگے جارہے تھے، آپ نے ان کے بڑھاپے کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے پیچھے پیچھے چلنا شروع کیا اور آگے بڑھ کر نکلنے کی کوشش نہ کی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع فرما چکے تھے، آپ نے رکوع سے قومہ کی طرف سے آنے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ اللہ تعالیٰ عنہ جماعت میں شامل ہوئے۔ (واللہ تعالیٰ وجیہہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بوڑھے کی عزت و توقیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ، جب وہ شخص بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی تعظیم و توقیر کراتا ہے، نیز بوڑھے کی تعظیم، عمر کی درازی پر دلالت کرتی ہے حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو بڑوں کی توقیر کرتا ہے اور چھوٹوں پر رحم کرتا ہے وہ قیامت میں میرا مصاحب ہوگا!

حکایت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھے کو دیکھا اور اس سے دریافت فرمایا، کیا موت سے محبت رکھتا ہے اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا نہیں، جوانی اپنے شر کے ساتھ ختم ہوئی اور بڑھاپا اپنی بھلائی کے ساتھ سایہ فگن ہے!

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بھلائی تو تمام تر جوانی میں ہے، اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو علم عطا فرمایا جوانی کے عالم میں ہی عطا فرمایا، حضرت مئولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امام سبکی علیہ الرحمہ نے جو روایت نقل فرمائی ہے وہ اس روایت کے معارض نہیں! کیونکہ اگر کوئی ایک آدھ مثال ملتی بھی ہے تو القیل کالعدم کے حکم میں شامل ہوگی۔

حکایت۔ امام قفّال علیہ الرحمہ اور بڑھاپے میں علوم کا حصول

امام سبکی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ امام قفال رحمہ اللہ تعالیٰ نے جوانی کے بعد بڑھاپے کی حالت میں علم حاصل کیا۔ انہیں قفل سازی کے فن میں مہارت تامہ حاصل تھی، یہاں تک کہ چار دانے کے برابر وزن میں قفل تیار کرلیتا تھا بعدہ حصول علم کے بعد بحرالعلوم ہوئے، نہایت عمدہ اور عجیب نکات بیان فرمایا کرتے، اور ہر فن میں ایسے مرد میدان تھے کہ ان کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

417ھ میں آپ نے وصال فرمایا، اس وقت آپ کی عمر نوے سال تھی، آپ کا نام عبداللہ بن احمد بن عبد ہے حضرت امام قفال کو بڑھاپے میں جو علم حاصل ہوا وہ وہبی تھا کسبی علم نہیں تھا، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم لدنی سے خاص فرماتا ہے۔

لطیفہ۔ اپنی عمر نہ بتایئے

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی عمر بتانا خلاف مروت ہے، اگر کم بتائیں تو لوگ حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ کہیں تو لوگ بے وقوف گمان کریں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت طلائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اپنی ضروریات بوڑھوں سے طلب کرنے کے بجائے جوانوں سے حاصل کرو کیونکہ اسی میں آسانی ہے' جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ آج کے دن تمہارا مواخذہ نہیں ہوگا! جبکہ حضرت یعقوب علیہ السلام سے انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا' یعنی تہجد کے وقت یا جمعرات یا ایام بیض کی راتوں میں تمہارے لئے استغفار کی جائے گی' چاند کی تیرھویں' چودھویں' پندرھویں راتوں میں دعا مقبول ہوتی ہے۔

طلب ضرورت اور حیا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب تجھے کسی سے کوئی چیز مطلوب ہو تو رات کو یا اس کی پشت پیچھے طلب نہ کرو بلکہ دن اور اس کے سامنے طلب کرو کیونکہ حیاء آنکھوں میں ہے۔

بعض فرماتے ہیں افسر کے پاس تجربہ کار عالم کو ہونا چاہئے جو رعایا کی ضرورت سے واقف ہو کر کیونکہ بوڑھے کی نظر جوان کی نظر سے زیادہ مکمل ہوتی ہے' کسی نے کیا خوب کہا۔

ان الامورا اذا الاحداث دبرها

دون الشیوخ ترٰی فی بعضها خللاً

جب تجربہ کار کہنہ مشق بوڑھوں کے سوا جوانوں نے کاموں کی تعبیر کی ہو تو یقیناً ان کے کام میں کوئی نہ کوئی خرابی رونما ہوگی۔

وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے

حضرت مئولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ماوردی علیہ الرحمہ اللہ کی ادب الدنیا والدین' میں نے دیکھا ہے کہ بوڑھے عالم وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے ہیں اگر تمہیں غلط کام کا مرتکب پائیں گے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

روکیں گے' اور آپ کو نیکی میں مشغول پائیں گے تو معاونت کریں گے!

فائدہ- احساس ندامت اور فضائے رحمت

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کسی بوڑھے کے بارے حکم فرمائے گا اسے جنت میں لے جاؤ' وہ لے کر جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو وہ کہے گا میرا نامہ اعمال تو دکھایئے فرشتے کہیں گے ہمیں دکھانے کا حکم نہیں وہ اصرار کرے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا اسے نامہ اعمال دے دو۔

جب وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا تو اسے گناہوں سے پر نظر آئے گا پھر وہ احساس ندامت سے پکار اٹھے گا اتنے زیادہ گناہوں کے ہوتے ہوئے میں کونسا منہ لے کر جنت میں جاؤں! فرشتو! مجھے جنت نہ لے جاؤ! اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو اس کے ہاتھوں سے نامہ اعمال اڑا لے جائے گی۔ پھر رحمت کی ہوا چلے گی جس سے اس کا دل سکون و اطمینان سے شاد کام ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے نامہ اعمال کے گناہوں کا تصور تک بھی نہ رہے گا' گویا کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہی نہیں اور اسے فرشتے بڑے اعزاز سے داخل جنت کریں گے۔

کنگھی' اور خضاب؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے استعمال فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب خضاب لگا کر شخص قبر میں جاتا ہے تو منکر' نکیر اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے' تیرا دین کیا اور تیرا نبی کون ہے تو منکر' نکیر سے کہتا ہے اس ایماندار کے ساتھ نرمی اختیار کرو' کیا تمہیں اس کا نور ایمان نظر نہیں آتا!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نورے کے بعد مہندی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخل رجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہوا بیض الر أس واللحیۃ فقال الست مسلمًا قال بلٰی فاختضب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اس کا سر اور ڈاڑھی سفید ہو چکی تھی آپ نے فرمایا! کیا تو مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (میں مسلمان ہوں) آپ نے فرمایا پھر خضاب لگاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگایا کرو کیونکہ اس میں خوشبو آتی ہے پریشانی جاتی ہے اور تسکیں بہم پہنچاتی ہے۔

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختضبوا فان الملائکۃ یستبشرون بخضاب المومن۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خضاب لگایا کرو کیونکہ فرشتے خضاب لگانے والے ایماندار پر خوش ہوتے ہیں۔

حضرت ابوطیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک درہم صرف کرنا سات سو درہم کے برابر ہے، اور داڑھی کے خضاب میں ایک درہم صرف کرنا سات ہزار درہم کے برابر ہے، عبارت ملاحظہ۔ قال ابوطیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نفقۃ درہم فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ونفقۃ درہم فی خضاب اللحیۃ بسبعۃ الآف درہم۔

بعض اکابر بیان کرتے ہیں کہ جب کسی بچے کو چیچک شروع ہو تو اس کے دونوں پاؤں کے تلووں میں مہندی لگا دی جائے تو اس کی آنکھیں چیچک کے اثر سے محفوظ رہتی ہیں، حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ نسخہ مجرب ہے! حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے بچوں پر اس کا بارہا تجربہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کیا ۔فضلہ وکرمہ تعالیٰ اسے بے حد مفید پایا' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اور درختوں کی نسبت مہندی کا پودا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے!

عورتوں کو مہندی لگانا مستحب ہے' لیکن کبھی واجب ہوجاتا ہے جب خاوند نے اپنی عورت کے لئے مہندی کا سامان مہیا کردیا ہو' ہاں خاوند کے وصال پر عدت وفات میں جتنا بدن کھلا رہتا ہے اس پر مہندی لگانا حرام ہے اور مطلقہ مغلظہ یا طلاق خلع والی کو مہندی لگانا مناسب نہیں!

کنگھی کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ کئی قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے' اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے سر پر کنگھی کرتا ہے وہ مصائب و آلام سے امن پاتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کنگھی کیا کرو کیونکہ اس عمل سے فقر دور ہوتا ہے' جو صبح کنگھی کرتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے' داڑھی مردوں کی زینت اور چہرے کی خوبصورتی ہے۔

لطیفہ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مدعی غیب دان

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کرسی پر یہ دعویٰ کرتے ہوئے دیکھا! لوگو! عرش کے نیچے جو کچھ بھی ہے مجھ سے پوچھئے میں بتادوں گا آپ نے فرمایا' تو نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے! اچھا یہ بتایئے سہی! تیری داڑھی کے بال طاق ہیں یا جفت؟ وہ خاموش رہا اور کہنے لگا اے ابن رسول اللہ ، مجھے تعلیم فرمایئے ، آپ نے فرمایا جفت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا ہے ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے ! لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جفت ہے' طاق تو صرف اسی کی ذات اقدس ہے (جو مخلوق ہونے سے بھی پاک ہے)

فوائد جلیلہ۔ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بغیر پانی لگائے کنگھی کرتا ہے اس کی عقل و فہم میں اضافہ ہوتا ہے جو پانی لگا کر کرتا ہے اس کی سوچ اور فکر میں کمی واقع ہوتی ہے۔

سات دنوں میں کنگھی کی برکتیں

جو شخص اتوار کو کنگھی کرتا ہے ! اسے خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص پیر کو کنگھی کرتا ہے ! اس کی ضرورت پوری ہوتیں ہیں۔

جو شخص منگل کو کنگھی کرتا ہے ! اسے معاملات میں آسانی و سہولت پیدا ہوتی ہے۔

جو شخص بدھ کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

جو شخص جمعرات کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

جو شخص جمعتہ المبارک کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اسے فرحت و نشاط سے نوازتا ہے۔

جو شخص ہفتہ کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بری باتوں سے بچالیتا ہے۔

جو شخص کھڑے ہو کر کنگھی کرتا ہے اس پر دین غالب رہتا ہے

جو شخص بیٹھ کر کنگھی کرتا ہے اس سے دین کنارا کشی اختیار کرتا ہے۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں ہمیں نبی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (کوئی تو بات ہوگی) (تابش قصوری)

نسائی شریف میں باسناد صحیح مروی ہے کہ انسان کی سعادت میں یہ بات بھی ہے کہ اس کی داڑھی بھاری نہ ہو۔ (رواہ ابن عباس رض اللہ تعالیٰ عنہ)

علامہ کلابازی علیہ الرحمہ مفتاح معانی الاخبار میں فرماتے ہیں ہیں خوبینی شفاوت پر مبنی ہے اور داڑھی کے کم ہونے میں خوبینی نہیں رہتی اس لئے سعادت کے حصول کا باعث ہے !!

فضیلتِ عقل

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ فرماتا ہے ان فی ذلک لذکریٰ لمن کان له قلب بے شک یہ صاحب دل کے لئے نصیحت ہے۔

نیز فرمایا ان فی ذلک قسم لذی حجر۔ کیا اس میں صاحب عقل کا حصہ ہے ہاں ! اس میں تو عقل مند کے لئے سعادت ہے !

نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم فرماتے ہیں نماز و روزہ پر ہمیشگی کرنے والا' مجاہد ہے' لیکن اسے اس کی عقل کے موافق حصہ عطا ہوگا !

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں' ہر چیز کا ایک آلہ ہوتا ہے اور ایماندار کا آلہ عقل ہے' ہر چیز کے لئے سواری ہوتی ہے ایماندار کی سواری عقل ہے ! نیز ہر چیز کے لئے ستون ہوتا ہے ایماندار کا ستون عقل ہے' ہر قوم کی غایت ہوتی ہے ایماندار کی غایت عقل ہے' ہر قوم کا ایک محافظ ہوتا ہے عابدین کی محافظ عقل ہے' ہر تاجر کی دولت ہوتی ہے مجتہدین کی دولت کی عقل ہے' ہر گھر کا کوئی منتظم ہوتا ہے' صدیقین کا منتظم عقل ہے' ہر ویرانے کے لئے آبادی ہونی چاہئے اور آخرت کی آبادی عقل ہے۔

عطیہ خداوندی

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عطیات خداوندی میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بہترین عطیہ عقل ہے اور اس کے ہاں سب سے بدتر جہالت ہے!

عقل کے لوازمات

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو نور مکنون سے تخلیق فرمایا اور اس علم کو نفس، فہم کو روح، زہد کو سر، حیا کو آنکھ، حکمت کو زبان، سماعت کو کان، راحت و شفقت کو دل فرحت کو سینہ اور صبر کو اس کا شکم بنایا۔

پھر اسے کلام کرنے کا حکم ہوا، تو اس نے کہا کہ تمام حمد وثنا اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جس نے اپنی عزت کے سامنے ہر چیز کو حیران رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی چیز ایسی تخلیق نہیں فرمائی جو تجھ سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔ اور تجھے اپنی اس مخلوق میں جگہ دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہوگی!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عقل ایک پوشیدہ پرندہ جو بغیر عنایت الٰہی کے دام کا شکار نہیں ہو سکتا!

عقل ایک ایسا جوہر ہے جو غصے کو کھا جاتا ہے دین ایک ایسا جوہر ہے جسے حسد تباہ کردیتا ہے، حیا ایک ایسا جوہر ہے، طمع جسے ختم کردیتی ہے، نیک اعمال ایک ایسا جوہر ہے، غیبت جسے برباد کردیتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

جہالت! کسی چیز کے خلاف واقع سمجھنے کا نام ہے، یہ دو قسموں پر مشتمل ہے، جہل مرکب اور جہل بسیط جیسے فرقہ مجسمیہ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے یا معتزلہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی نظر نہیں آئے گا یہ جہل مرکب ہے۔

اور جہل بسیط یہ ہے کہ زمین کی پوشیدہ اشیاء کے وجود کا انکار کرنا اور سمندری مخلوق سے آگاہی نہ رکھنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو تخلیق فرمایا تو دریافت کیا میں کون ہوں؟ عقل خاموش رہی پھر اسے نور وحدت کے سرمد سے مزین کیا گیا تب بولی' الٰہی تو خالق و مالک اور وحدہ لاشریک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا دنیا میں ایک دوسرے انسان پر انسان کو کس چیز سے برتری حاصل ہے فرمایا عقل سے! اور آخرت میں؟ فرمایا' عقل سے!

آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا عمل کے موافق جزا نہیں دی جائے گی! آپ نے فرمایا' عمل بھی تو عقل کا مرہون منت ہے' اتنا ہی عمل ظہور پذیر ہوگا جتنی اللہ تعالیٰ نے اسے عقل عطا کی ہوگی! اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہر ایک جزاء پائے گا!

کدو شریف

○ حضرت امام ذہبی فرماتے ہیں' کدو کھایا کرو! اس سے عقل بڑھتی ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' کدو سینہ کو صاف اور نرم رکھتا ہے اور دل کو روشن!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عائشہ! جب تم ہانڈی تیار کرو تو اس میں کدو قدرے زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ وہ پریشان دل کو سکون بخشتا ہے۔

بخار میں کدو سب سے عمدہ غذا ہے نیز کھانسی کو ختم کرتا ہے۔

کدو کے پتوں کو ابال کر اس پانی سے کلی کی جائے تو سرد' گرم' طبیعت کو فائدہ دیتا ہے' سردرد کو دور کرتا ہے۔

اس کے پتوں کو جلاکر سرکہ میں ملائیں اور برص پر لگائیں' صحت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگی۔ اس کا تیل، مالیخولیا اور برسام کے لئے فائدہ مند ہے!

بدن میں ہر قسم کی گرمی کو دور کرتا ہے، طریقہ استعمال یہ ہے کہ کدو کو چھیل کر اس کا عرق نکالیں، چار حصے عرق میں ایک حصہ تیل ملا کر نرم سی آنچ پر پکائیں اور استعمال میں لائیں، بے حد مفید ہے۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کدو جنتی پھل ہے! اسے جس طرح بھی کھایا جائے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے! اس کی فضیلت میں یہی بات کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔

کدو خشک کرکے اس کی دھونی دی جائے تو گھر سے مکھیاں بھاگ جائیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کدو کو مسور کی دال میں پکاکر استعمال کرنے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے نیز اس میں بہت سے منافع ہیں۔

بلا تاخیر موت

حکایت۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے عمدہ کونسی چیز عطا کی ہے آپ نے فرمایا عقل! وہ کہنے لگا اگر یہ نہ ہوتو فرمایا ادب خوب تر ہے! وہ بولا اگر ادب نہ ملتا تو! آپ نے فرمایا زیادہ دیر خاموش رہنا، اس نے کہا اگر طویل سکوت نہ ہوتو کہا عقل مند انسان سے مشورہ لینا، وہ بولا اگر یہ بھی نہ کیا جائے تو آپ فرمانے لگے پھر اسے بلا تاخیر موت آجانی چاہئے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو استخارہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا، جو مشورہ کرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مشورہ کی ہدایت کا حکم بھی فرمایا تھا! نیز فرمایا اگر میں شجر ممنوعہ کے بارے فرشتوں سے مشورہ کرلیتا تو وہ مجھے ہرگز نہ کھانے دیتے! اور اپنی بیوی کے مشورہ پر کوئی کان نہ دھرے! حدیث استخارہ" بخاری شریف میں بھی ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طریقہ استخارہ

دو رکعت نماز استخارہ سنت ہے' پہلی رکعت میں قل یاایھاا لکفرون اور دوسری رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از نماز دعائے استخارہ پڑھے' جو یہ ہے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدر بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب' اللھم ان کنت تعلم ان ھذاالامر خیرلی۔

چار چیزیں چار مزید کا باعث ہیں

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار دوسری چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

جسے توبہ عطا ہوئی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا
جسے استخارہ ملا' وہ اختیار سے محروم نہیں ہوگا
جسے مشورہ حاصل ہوا وہ صواب سے محروم نہیں ہوگا
جسے دعا عطا ہوئی وہ مقبولیت سے محروم نہیں ہوگا

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سب سے بڑی مصیبت' دین کا ہاتھ سے نکل جانا ہے' پھر موت' باپ کی موت سے کمر ٹوٹ جاتی ہے' بیٹے کی موت سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے' بھائی کی موت سے بازو ٹوٹ جاتے ہیں اور بیوی کا مرنا' غم و آلام کا نازل ہونا ہے! ہاں البتہ بری عورت کا مرجانا لمحہ بھر کے لئے غم ہے!

سچائی کی برکت اور حسد کا انجام

بیان کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے فصد کے لئے حجام کو بلایا' راستے میں بادشاہ کا چچا زاد بھائی ملا' اس نے حجام سے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے' وہ بولا' بادشاہ نے فصد لینے کے لئے بلایا ہے! اس نے کہا' ایسے مقام سے فصد کھولنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جس سے اس کی موت واقع ہو تو تجھے ایک ہزار دینار دوں گا جب حجام بادشاہ کے ہاں پہنچا اور فصد لینے لگا تو غور و فکر میں پڑ گیا' بادشاہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے' اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا' بادشاہ نے اس سچائی پر اسے دس ہزار دینار دیئے اور اپنے چچا زاد بھائی کو بلا کر اس کی گردن مار دی۔

فوائد جمیلہ۔ سب سے بڑا عقلمند

حضرت سیدنا فاروق اعظم' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنھم' ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ عبادت کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا عقلمند پھر عرض کیا سب افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا' عقلمند' پھر عرض گزار ہوئے' کیا وہ شخص عقلمند نہیں جو حسن مروت کا حامل ہو' عمدہ انداز میں گفتگو کرتا ہو' صاحب جودو' سخاوت ہو۔

آپ نے فرمایا یہ تو سبھی متاع دنیا ہے' عاقل تو وہ شخص ہے جس میں خوف خدا ہو متقی اور پرہیزگار ہو' گناہوں سے نفرت کرنے والا ہو۔

کافر عقل سے کورا ہوتا ہے

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' کافر عقل سے کورا ہوتا ہے اگرچہ ذہین ہو' سورۂ نمل میں ہے کہ علماء کرام کا اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہیں کہ حیوانات میں عقل و فہم ہوتی ہے' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پرندوں میں سب سے عقلمند کبوتر ہے!

عقل ہلاکت سے روکتی ہے

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل کے ہزار نام ہیں ہر نام کے آغاز میں ترک دینا کا سبق ملتا ہے' کسی نے کیا خوب کہا!

اذا اکمل الرحمٰن للمرء عقلہ فقد کملت اخلاقہ و مآربہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وافضل قسم اللہ للمرء عقلہ۔ ولیس من الاشیاء شئی یقاربہ

اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم جب کسی کو عقل کی دولت کامل سے نوازتا ہے تو اس کے اخلاق و ضروریات مکمل ہوجاتے ہیں۔ انسان کے لئے عطیات خداوندی میں سب سے بڑی نعمت عقل ہے' باقی تمام اشیاء میں سے کوئی چیز اس کے قریب تک بھی نہیں پھٹکتی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام دین' مروت اور عقل لئے حاضر ہوئے فرمایا ان میں سے کوئی ایک پسند کریں آپ نے عقل کو پسند فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے دین و مروت سے کہا اب تم جاؤ! انہوں نے کہا ہمیں حکم الٰہی ہے کہ ہم عقل کے پاس رہیں۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورۂ یوسف میں رقم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے ہزار حصے تخلیق فرماتے' نوسوننانوے حصے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصے کو پھر دس پر تقسیم کیا۔ ان میں سے نو حصے انبیاء' اولیاء کرام میں تقسیم فرمادیئے اور ایک تمام مخلوق کو عطا ہوا' پھر اس ایک حصہ کے دس حصے بنائے نو حصے مردوں اور ایک حصہ عورتوں کو عطا ہوا۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عقل ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی کم و بیش ہوتی رہتی ہے! اور اس کا ٹھکانہ دل میں ہے۔

بارگاہ الٰہی میں فرشتے عرض گزار ہوئے الٰہی کیا عرش معلیٰ سے بھی کسی چیز کو تو نے بڑا تخلیق فرمایا ہے

ارشاد ہوا ہاں۔ وہ عقل ہے!

عقل منبع ہے اور اس کی بنیاد علم، علم بہ نسبت عقل ایسے ہے جیسے پھل بہ نسبت درخت۔ یا روشنی بہ نسبت آفتاب!

فضیلت علم و علماء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد خداوندی ہے۔ هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ کیا علماء اور جہلاء برابر ہیں؟ نیز فرمایا۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة! الٰہی ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے بہرہ مند فرما! حسنہ دینوی سے مراد علم اور حسنہ اخروی سے مراد جنت ہے! (رواہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت علائی حضرت ابن عینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بعد علم سے زیادہ افضل کسی چیز کو نہیں بنایا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان والذی یمیتنی ثم یحیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مجھے جہالت سے موت اور علم سے زندگی عطا فرماتا ہے! نیز فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء' حقیقت میں خشیت الٰہی سے مرصع علماء کرام ہی ہیں۔ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان ومنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق الخیرات کی تفسیر میں فرماتے ہیں ظالم سے مراد جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق الخیرات سے عالم مراد ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' جسے خدا نے علم سے نوازا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت عطا فرما دی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک نہایت خوبصورت شہر تخلیق فرمایا ہوا ہے جس کے دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا رہتا ہے لوگو! سن لو جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی جس نے نبی کی زیارت کی گویا کہ اس نے خالق کی زیارت پائی اور جس نے رب کی زیارت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی' وہ جنت کا مستحق ہے۔

تنبیہہ الغافلین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عالم کی زیادرت کی گویا کہ اس نے میری زیارت کی جو عالم کی محفل میں بیٹھا گویا کہ وہ میرے پاس بیٹھا' اور جس نے میری ہمنشینی کا اعزاز حاصل کیا وہ جنت میں بھی میرا ہمنشین ہوگا!

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمہ میں ہے کہ ابو محمد جوہنی رحمہ اللہ تعالیٰ شب و روز یہ دعا فرمایا کرتے تھے اللھم لا تعقنا العلم لعائق ولا تمنعنا عنه بمانع۔ الٰہی کسی مانع کے باعث مجھے علم سے دور نہ رکھ اور نہ ہی اس کے حصول میں کسی چیز کو رکاوٹ بننے دے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد جہنی اس قابل تھے کہ اگر کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ اس منصب کے اہل ہوتے تھے۔ ان کا نام عبداللہ بن یوسف ہے انہوں نے 438 ہجری میں وصال فرمایا۔

حضرت حافظ ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مجھے انہیں غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی' میں نے جب ان کا ایک بازو اٹھایا تو وہ مہتاب کی طرح روشن تھا' وہ بیان کرتے ہیں مجھے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے آپ کے قدموں کو بوسہ دینا چاہا تو آپ نے روک دیا پھر میں نے آپ کی پشت مبارک پر بوسہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے جس کی تعبیر یہ کی کہ مجھے غائبانہ طور پر برکات حاصل ہوتی رہیں گی! پھر ان کے صاحبزادے امام الحرمین اور تمام عجم میں مطلقاً امام عرب و عجم سے متعارف ہیں۔

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ جب آپ سے مخاطب ہوتے تو فرماتے اے اہل مشرق و مغرب کے نافع' آپ کے علوم و فنون سے اگلے پچھلے مستفید ہوئے کیونکہ انہوں نے پہلے علماء کے علوم و فنون کی توضیح و تشریح اس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انداز میں فرمائی گویا کہ میں بھی مستفید ہوا اور آپ کے بعد والوں نے بھی خوب نفع اٹھایا!

حضرت ابو قاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر امام الحرمین نبوت کا دعویٰ کرتے تو وہ اپنے کلام کے باعث معجزہ دکھانے سے بے نیاز ہوتے' ان کا نام عبدالملک ہے 478 ہجری میں انتقال فرمایا اور اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے پہلو میں نیشاپور دفن ہوئے۔ ان کے وصال پر کسی نے اپنی عقیدت و محبت کا یوں اظہار کیا ہے۔

قلوب العالمین علی المعالی
وایام الوریٰ شبہ اللیالی
وامسیٰ غصن اھل الفضل اذوی
وقدمات الامام ابوالمعالی

اہل علم کے دل بلندیوں پر ہیں اور مخلوق کے دن شب تاریک بن گئے' اہل فضل کی شاخ ٹوٹ گئی' امام ابوالمعالی وصال فرما گئے۔

حضرت امام تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد میں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی عالم یا متعلم کا کسی شہر یا بستی سے گزر ہوتا ہے تو چالیس دن تک وہاں کے قبرستان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے!

ربیع الابرار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے مزین فرمایا' آفتاب و مہتاب اور تاروں سے' اور زمین کو بھی تین چیزوں سے زینت عطا فرمائی' علماء سے' بارش سے اور عدل و انصاف کے پیکر' بادشاہ سے !!

زہرالریاض میں حضرت نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں عبادت گزار حوض کوثر سے خود پانی حاصل کریں گے مگر علمائے کرام کو یہ سعادت نصیب ہوگئی کہ خود صاحب حوض کوثر نبی مکرم محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دست مبارک سے بھر بھر کر پیالے پلائیں گے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ علیہ)

حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معمولی علم رکھنے والا بھی بکثرت عبادت کرنے والے جاہل سے اچھا ہے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم حاصل کرو کیونکہ اس سے خشت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

علم کا طلب کرنا از خود عبادت ہے! علمی مذاکرے، تسبیح و تقدیس کی مانند ہیں۔ علمی بحث جہاد کی طرح ہے، اور ان پڑھ کو پڑھانا صدقہ ہے اور اہل پر صرف کرنا اللہ تعالیٰ کی قربت کا باعث ہے۔

علم سے حلال اور حرام کا پتہ چلتا ہے

علم، اہل جنت کے لئے سنگ میل ہے! وحشت کا انیس، غربت میں حوصلہ افزائی کرنے والا، اور تنہائی کا رفیق ہے۔ خوشی و مسرت کا رہنما، سختی میں مددگار، دشمن سے بچانے والا، دوستوں کی زینت، اور علم سے اللہ تعالیٰ اقوام عالم میں رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔ بھلائی کا نگہبان، اور قوموں کا امام بنانے والا۔

علماء کی پیروی کی جاتی ہے ان کے افعال و اعمال کی اقتدا ہوتی ہے، ان کی رائے حتمی سمجھی جاتی ہے فرشتے ان کی رفاقت چاہتے ہیں اور استراحت کے وقت اپنے بازوؤں سے سہلاتے ہیں کائنات کی ہر چیز، صحرا و دریا کی مخلوق، یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں، خشکی پر کیڑے مکوڑے درندے، پرندے،

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سبھی عالم کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

درس و تدریس، شب بیداری سے بڑھ کر ہے، علم ہی صلہ رحم کا تحفظ کرتا ہے علم ہی حرام و حلال کی شناخت کا واحد ذریعہ ہے اور عمل اس کا تابع ہے، صلحاء کو الہام سے نوازا جاتا ہے بدبخت اس نعمت سے محروم کردیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو عالم بن یا طالب علم، یا علم کی مجلس میں شامل ہو یا علماء و طلباء سے محبت کرنے والا بن، ورنہ تو ہلاک ہوجائے گا!(امام رازی)

علمی مجالس میں شامل ہونا۔ ہزار رکعت نوافل، ہزار مریض کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شامل ہونے سے افضل ہے!

عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا قرآن کریم پڑھنے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا قرآن پڑھنا بلاعلم ہوگا؟ قرآن کی تعلیم ازخود علم ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے سہارے سے عالم چلے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک قدم پر غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا!

اور جو تعظیم و تکریم کے پیش نظر عالم کے سر کا بوسہ لیتا ہے اس کے ایک ایک بال کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شب و روز نوسو ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علماء و طلباء پر نازل فرماتا ہے اور باقی لوگوں کے لئے ایک!

علم دینیہ کے حصول میں جسے موت نے آلیا، اس کے اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے علماء کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شان دریافت کی تو انہوں نے کہا علماء کرام آپ کی امت کے دنیا و آخرت میں چراغ ہیں' اور وہ خوش نصیب ہے جو ان کی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے اور ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو ان سے مخاصمت رکھتا ہے۔ (عیون المجالس)

طالب علم کی روزی کا خود خالق کفیل ہے' جب عالم کا وصال ہوتا ہے تو ایسے ہے جیسے روشن گھر سے فانوس نکل گیا' اس کے جانے سے دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے!

حضرت نجم الدین نسفی علیہ الرحمہ والنجم اذا ھوی کی تفسیر میں فرماتے ہیں جب صاحب علم وصال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے مجھے اس نجم یعنی عالم کی قسم جسے موت نے آلیا!!

حکایت۔ شعر۔ بلندی و پستی کا ذریعہ

عیون المجالس میں حضرت ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا کون سا علم سیکھوں! انہوں نے فرمایا شعر تو بلندی سے پستی یا کمینگی سے خواجگی کا ذریعہ اور علم نحو' ادب کا باعث ہے اور علم القرآن' معلّمی کا وسیلہ ہے اور فقہ سید العلوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طالب علم کے تعلیمی مشاغل سے فرشتے فرحت حاصل کرتے ہوئے اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔!

حکایت۔ حدیث سے استہزا کی سزا

مکہ المکرمہ میں مجھے حاضری کی نصیب تھی وہاں امام نووی کی کتاب بستان العارفین میں دیکھا کہ ایک شخص نے یہ حدیث سنائی کہ فرشتے طلباء کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں' سن کر اس نے اپنے جوتوں کو کیل لگالئے اور کہا میں میخوں سے فرشتوں کے پر کچل دوں گا' حدیث کے ساتھ استہزا کرنے پر اس کے پاؤں فوراً زخموں سے بھر گئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح کوئی شخص کسی محدث کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا کسی آدمی نے استہزاً سے کہا اپنے پاؤں جلدی اٹھاؤ کہیں فرشتوں کے بازو نہ ٹوٹ جائیں وہ ابھی اپنی جگہ سے آگے بڑھنے بھی نہیں پایا تھا کہ اس کے دونوں پاؤں خشک ہوگئے۔

لطیفہ۔ عین، لام، میم

عین۔ علو، لام لطائف اور میم ملک سے ہے۔

عین۔ صاحب علم کو علیین تک لے جاتا ہے

لام۔ صاحب علم کو لطیف بناتا ہے۔

میم۔ صاحب علم کو بادشاہ کے منصب تک پہنچاتا ہے۔

عالم کو ع کی برکت سے عزت و عظمت۔ لام کی برکت سے لطافت۔

اور میم کی برکت سے محبت و مہابت اور محافظت عطا ہوتی ہے۔

فائدہ جلیلہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم، مال اور ملک میں اختیار دیا گیا، آپ نے علم اختیار فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ملک و مال بھی اسی کے ساتھ عنایت کردیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت زید بن حارثہ کی رکاب تھام کر فرمایا کرتے، ہمیں علماء کرام کے ساتھ اسی طرح آداب کا حکم دیا گیا ہے اور حضرت زید آپ کے ہاتھ چوم لیا کرتے اور فرماتے آل رسول علیہ التحیتہ والسلام سے اسی طرح آداب کا حکم فرمایا گیا ہے۔

پند و نصیحت۔ بد عمل عالم اور بد کار عورت

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرکے عمل نہیں کرتا وہ اس فاحشہ، زانیہ کی مثل ہے جس نے پوشیدہ زنا کیا پھر حاملہ ہوئی اور حمل ظاہر ہونے پر رسوائی اس کے حصہ میں آئی، وہ عالم ایسے ہی تھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جو اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا' روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ جب عالم اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کے قدم لرزتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اس کی تقریر کا اثر قائم نہیں رہتا۔ جیسے چکنے پتھر پر پانی۔

امام اور زاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام نے کافر مردوں کی بدبو سے شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاں وحی بھیجی کہ علماء کرام کے شکم کے سوا' لوگوں کے شکم اس بدبو سے بھی زیادہ بدبو دار ہوتے ہیں۔

حکایت۔ آسمان و زمین سے بھاری چیزیں

روض الافکار میں ہے کہ ایک شخص نے دو ہزار ایک سو میل کا طویل سفر ان باتوں کے معلوم کرنے میں صرف کیا کہ (1) آسمان و زمین سے بھاری کونسی چیز ہے۔ جواب ملا' جو شخص جرم سے پاک ہو پھر اس پر مرتکب ہونے کا الزام لگایا جائے۔ (2) زمین سے کشادہ کونسی سے چیز ہے؟ جواب ملا حق بات زمین کی کشادگی سے بھی زیادہ وسعت رکھتی ہے۔ (3) سمندر سے زیادہ کونسی سے شے غنی ہے؟ جواب ملا وہ دل جو قناعت سے پر ہے۔ (4) برف سے زیادہ کونسی چیز ٹھنڈی ہے؟ جواب ملا دوست سے کوئی چیز طلب کی جائے اور وہ انکار کرے! (5) پتھر سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ جواب ملا کافر کا دل (6) یتیم سے زیادہ کون سی چیز حقیر ہے؟ جواب ملا چغلخور جب مقابلہ بازی پر اتر آئے۔

ترمذی شرف میں ہے کہ عمدہ طریقہ سے وعظ و تبلیغ کرنے والوں کے لئے ملا ئکہ اہل آسمان و زمین' سمندر کے جانور یہاں تک کہ خشکی پر چلنے والی ہر چیونٹی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

طالب علم کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' طالب علم کی فضیلت عام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لوگوں پر ایسے ہے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالا عنہ کی میری تمام امت پر، نیز جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت فرشتوں پر۔

طلباء کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے اسے طلباء کرام کی زیارت کرنی چاہے نیز آپ نے فرمایا جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے اسے قدم قدم پر ایک ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہیں اور ہر قدم کے بدلے جنت میں شہر دے دیئے جاتے ہیں جب زمین پر چلتا ہے تو ہر ذرہ اس کے لئے دعا کرتا ہے۔

استاذ کی خدمت میں حاضری!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس ذات اقدس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم، جو طالب علم اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت اور ہر قدم کے عوض جنت میں ایک شہر آباد کیا جائے گا، نیز طالب علم جب استاد کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو زمین شکرانے کے طور پر اس کے لے دعائے مغفرت کرتی ہے!

خلفائے رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم

مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خلفاء کی عزت کیا کرنا! عرض کیا وہ کون ہیں۔ فرمایا جو میری احادیث کا درس دیں گے اور میری امت کو میری باتیں پہنچائیں گے!

اور جو جمعتہ المبارک کے دن میری احادیث میں غوروخوض کرکے اس سے عمدہ مسائل کا استنباط کرے گا اسے ستر ہزار غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا ہوگا۔ نیز اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی اور اس کی مغفرت یقینی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طالب علم کے قدم خاک آلود ہوں گے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی اور اس کے لئے کراماً کاتبین دعائے مغفرت فرماتے رہیں گے۔

اگر طالب علم، علم کے حصول میں فوت ہوا تو شہید ہوگا! اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو حد نگاہ تک وسعت عطا فرمائے گا۔

اور اس کے قرب و جوار میں چاروں طرف چالیس چالیس قبریں انوار و تجلیات سے منور ہوں گی! (طبرانی)

طالب علم کی حصول علم میں موت، انبیاء کرام کی معیت کا اعزاز دے گی!

عیون المجالس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی شان دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا عالم آپ کی امت کے سورج ہیں۔ جو عالم کی قدر و منزلت کو پہنچانتا ہے اور عزت بجا لاتا ہے اس کے لئے جنت کی بشارت ہے اور جو ان کی معرفت و شناسائی سے اعراض کرتا ہے اور دشمنی رکھتا ہے اس کے لئے تباہی و بربادی ہے۔

عالم جنت میں افضل ترین ہوگا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو علوم شرعیہ حاصل کرے اور میری امت کو سکھائے، عاجزی و انکساری اختیار کرے وہ جنت میں اتنا ثواب پائے گا کہ کوئی اس سے افضل نظر نہیں آئے گا۔ جنت میں اس کی منزل کا نام منزل شرافت ہوگا اور جنت میں ہر مقام سے خط وافر پائے گا!

علماء کرام اور چنبیلی لطیفہ۔ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ کبوتر چنبیلی کو کھا رہا ہے! انہوں نے کہا کہ کبوتر سے موت اور چنبیلی سے علمائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرام مراد ہیں۔

چنانچہ اسی دن بیس علماء کرام وصال فرماگئے!

بعض کہتے ہیں چنبیلی کا سونگھنا مقوی قلب اور دردسر' نزلہ بارد' کو نافع ہے داغ دھبوں پر لگانے سے وہ مٹ جاتے ہیں۔

ایک شخص نے حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میں نے خواب دیکھا' گویا کہ میں خنزیر کے گلے میں موتی ڈال رہا ہوں' آپ نے فرمایا گویا کہ تم نااہلوں کو علم سکھاتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہلوں کو علم سکھانا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات و لعل اور سونے کے ہار ڈالنا ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک شخص نے محمد بن سیرین سے خواب بیان کیا گویا کہ میں زیتون کے تیل میں زیتون ڈال رہا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنی ماں سے نکاح کرے گا' چنانچہ ویسے ہی ہوا' جیسا کہ کہا گیا تھا وہ یوں کہ اس نے روم سے ایک عورت خرید کی جس کو اس نے لونڈی بنایا حالانکہ وہ اس کی ماں تھی اور دونوں کو ایک دوسرے کی نسبت کا اس وقت علم نہیں تھا' ممکن ہے بچہ اندھیرے میں ہوا اور اس سے چھین لیا گیا ہو' عورت جن کے قبضہ میں تھی اسے روم میں لے گیا اور یہ بچہ کہیں اور بڑھتا پلتا رہا یہاں تک کہ مذکورہ صورت رونما ہوئی۔ (تابش قصوری) (واللہ تعالیٰ وجیبہ الاعلیٰ اعلم)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت امام محمد بن سیرین سے دریافت فرمایا جس شخص نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پاک کو کھودتے دیکھا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ شخص اپنے زمانے میں سب سے بڑا عالم ہوگا اور یہ خواب آپ نے ازخود دیکھا تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علامہ علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں ولا تقصص رویاک علی اخوتک۔ یہ وحی الٰہی نہیں تھی بلکہ حضرت یعقوب علیہ اسلام کا اجتہاد تھااور اس میں ان لوگوں کارد ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اہل الرائے ہونے کا طعن دیتے ہیں' ان پر طعن کرنا ایسے ہی ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام پر طعن کرنا!

روض الافکار میں ہے کہ کوئی شخص سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں زخم پیدا کردیئے وہ کہتا ہے ایک روز میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اورعرض کیا ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری امت میں حضرت لقمان کی طرح بلکہ ان سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ (ہوسکتا ہے یہ خواب دیکھ کر اس نے توبہ کی ہو اور شفایاب ہوا ہو) (تابش قصوری)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت لقمان' حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں' بعض کہتے ہیں ان کی خالہ کے صاحبزادے ہیں (بہرحال قریبی رشتہ تھا) سو برس عمرپائی۔ ان کی ولائت میں تو کوئی شک نہیں البتہ نبی ہونے میں علمائے کرام مختلف رائے کا اظہار کرتے ہیں' تاہم آپ بارگاہ رب العزت میں اتنے مقبول ہیں کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ کا نام لقمان ہے۔

حضرت عکرمہ اور امام شعبی علیہما الرحمہ فرماتے ہیں آپ نبی ہیں' آپ کا رنگ گندم گوں تھا' اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت خاص سے نوازا تھا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت لقمان نہایت غوروفکر کرنے اور عمدہ سوچ اور یقین کے مالک تھے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اوراللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا تھا' اس لئے انہیں حکمت عطا کرکے ان پر اپنا خصوصی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

احسان فرمایا۔

سچائی کی برکت

ایک مرتبہ حضرت لقمان کے گرد لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا' ایک شخص آگے بڑھا اور آپ سے یوں گویا ہوا! کیا آپ فلاں شخص کے غلام ہیں؟ کہا ہاں! کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ کہاں ہاں' تو پھر آپ اس مرتبے پر کیسے فائز ہوئے! آپ نے فرمایا یہ سچائی کی برکت ہے اور سوا ضروری گفتگو کے میں نے کبھی بات نہیں کی' اور ضرورت کے وقت کبھی خاموش نہیں رہا!

کسی نے خواب میں آپ سے دریافت کیا' کیا آپ بادشاہ یا وزیر بننا چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا عافیت چاہئے مملکت نہیں! جب بیدار ہوئے تو حکمت و دانائی مرصع تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب وقت آنے والا ہے ایک ایسا شخص میری امت میں ظہور پذیر ہوگا جو حکمت و معرفت کی باتیں کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دین اسلام اور میری سنت کو تازہ زندگی بخشے گا' اس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کنیت ابو حنیفہ ہوگی!

اللہ تعالیٰ کی سو بار زیارت؟

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رب العزت کو ننانوے بار خواب میں دیکھا پھر بھی میری حسرت کم نہ ہوئی میں نے کہا اگر ایک مرتبہ اور زیارت ہوجائے تو میں عرض کروں گا الٰہی! قیامت میں مخلوق کی بخشش کس عمل سے ہوگی!

چنانچہ میں پھر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شاد کام ہوا' میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوا' الٰہی تیری سلطنت باعزت اور تیری شان عظیم ہے' میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں' کہ قیامت میں مخلوق کس عمل سے جلد نجات پائے گی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ارشاد ہوا' ابو حنیفہ! جو خوابگاہ میں آئے اور جاتے وقت یہ پڑھا کرے۔ سبحان الابدؑ الابد سبحان الواحدؑ سبحانؑ الفردؑ الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی الماء فحمد سبحان من خلق الخلق واحصاھا عدد سبحان من قسم الرزق ولم یخش احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد سبحان الذی لم یلد لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہوتے وقت پڑھا کرے۔ سبحانک لا الہ الا انت فاغفرلی۔ تو گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے! (رواہ احمد)

حضرت علائی علیہ الرحمہ لا تقصص رویاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام خوابوں کی تعبیر کا علم تھا اور نبوت کے علوم میں تعبیر شرط ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وکذلک یجتبیک ربک مین اجتہادواستخراج مسائل کا جواز پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجتہاد اور خواب سے استنباط کیا تھا' جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا' پس کتاب و سنت سے استنباط کرنا اولیٰ اور سنت انبیاء ہے! اس میں مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ یجتبیٰ صیغہ مضارع ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مقدس پر جاری ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے سچ کر دکھایا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا' اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں مقبول بنائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ حضرت زلیخا کو ان کے لئے بڑھاپے سے جوانی' حسن و خوبصورتی' بینائی اور دوبارہ آپ کے ذریعے بادشاہی عطا فرمائی' جو اس دنیا میں تھی۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے بوڑھی عورتوں کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ ،حسن و جوانی، خوبصورتی، اور مراتب علیا سے نوازے گا جنہیں فنا نہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی کے فوائد میں ہے کہ ایک طویل عرصہ بعد اپنے باپ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئے اور جنت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طفیل مسلمانوں کی برگزیدگی کا یہ عالم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی زیارت سے نوازے گا۔ دنیا دارالندامت ہے اور جنت دارالکرامت ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے چہرے کھلکھلائیں گے وجوہ یومئذ ناظرۃ الی ربھا ناظرۃ۔ اس دن کس خوشی و مسرت سے تازہ چہرے اپنے رب کا دیدار کررہے ہوں گے !!

فوائد جمیلہ۔

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوق کے اسماء سکھائے اس سے ان کو حکومت اور فرشتوں کا مسجود بنایا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبانیں سکھائیں تو انہیں سلطنت ملی، ہدہد کو پانی کے مقام کا علم دیا تو قید سے رہائی ملی گویا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اے مومن! تجھے میں نے توحید کی راہ دکھائی، تو کیا تجھے میں جنت عطا نہیں کروں گا؟

فرشتوں کا مناظرہ زمین اچھی یا آسمان؟

آسمان پر دو فرشتے آپس میں مناظرہ کرنے لگے، ایک نے کہا آسمان زمین سے افضل ہے، کیونکہ اس پر عرش ہے، دوسرا کہنے لگا زمین، آسمان سے اعلیٰ ہے اس لئے کہ اس میں بیت اللہ شریف ہے! دونوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ٹھہرایا، حضرت جبرائیل علیہ السلام فیصلہ کرنے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بقا کے لئے بنایا اور عرش کو سہارے کے لئے، ان سے پہلے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے نہ عرش' نہ آسمان' نہ زمین' نہ کعبہ' اتنے میں حضرت میکائیل نے بشارت دی' تمہارے نام علماء و امت محمدیہ میں درج کئے گئے ہیں یہ سنتے ہی دونوں فرشتے سجدے میں چلے گئے قیامت کے دن جب اٹھیں گے تو علمائے امت محمدیہ کے گروہ میں شامل ہوں گے الٰہی ہم نے جو قیامت تک سجدے میں رہے اور تو نے جو اب عطا فرمایا یہ ہم علماء امت محمدیہ کی نذر کرتے ہیں۔

امت محمدیہ کا اعزاز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا جائے گا اپنے امت کے علمائے کرام کو جمع کریں آپ فرمائیں گے الٰہی میری امت کے تمام لوگ علماء ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آپ نے سچ فرمایا جس نے میری واحدنیت کا اعترف کیا اور یکتائی کی شہادت دی وہ عالم ہی تو ہے! پھر فرمایا اشھداللہ ان لا الہ الا اللہ۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں برادران یوسف نے ایسی حالت میں ان پر حسد کیا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام علمی طور پر بلند مرتبہ تھے' تاہم انجام کار بھائیوں کا علم ہی ان کی اصلاح کی طرف داعی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی علمی بات کو یوں بیان فرمایا وتکونوامن بعدہ قومًا صالحین۔ یعنی توبہ کرلینا اور پھر کبھی گناہ کی طرف نہ لوٹنا (چنانچہ جب انہوں نے آخر میں توبہ کی تو واقعتہ" وہ صالحین میں شامل ہوئے اور ولائت کے مرتبہ پر فائز کئے گئے)۔ (تابش قصوری)

علماء کرام بیان کرتے ہیں چونکہ ابلیس ازلی ابدی شقی تھا اس لئے اس کی گردن سجدہ کے لئے نہ جھکی جب کہ فرشتوں کو سجدے کا طریقہ معلوم نہ ہونے کے باوجود طریقہ آگیا' اگر وہ ازلی بدبخت نہ ہوتا تو اسے بھی سجدے کا طریقہ آجاتا بلکہ سب سے پہلے سر جھکاتا۔

پس علم ایک ایسا نور ہے جسے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ودیعت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرما دیتا ہے یہ کیسی بات ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اسلم" اسلام لا۔ تو انہوں نے کہا کہ اسلمت رب العلمین۔ تمام جہانوں کے رب پر میں اسلام لایا' اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا جان لو' کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا رب ہے آپ نے فرمایا میں نے جان لیا اور یہ نہ فرمایا میں اسلام لایا۔

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ازخود جوابا فرمایا کہ رسول کے پاس جو کچھ بھی آتا ہے اس پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں' اور ایمان علم ہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنی طرف سے جواب دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب دینے سے زیادہ عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد وانزل من السماء ماء" فسالت اودیۃ بقدرھا کے متعلق فرماتے ہیں پانی سے علم اور اودیہ سے قلوب مراد ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں حکمت سوا اس دل کے جو مٹی کے مثل ہو کسی اور جگہ نہیں اگتی' "یعنی حکمت کا تقاضا ہے کہ انسان مٹی کی طرح عاجزی' انکساری اختیار کرے"۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فقہ ایمان ہے اور حکمت امن دینے والی ہے۔

اسماء گرامی فقہائے مدینہ

مدینہ طیبہ کے فقہاء جن کے ناموں کی برکات اظہر من الشمس ہیں' علماء کرام فرماتے ہیں اسماء اصحاب الکھف میں جو برکات مرقوم ہیں ان سے زیادہ برکتیں مدینہ منورہ کے ان فقہاء کرام کے اسماء گرامی میں ہیں۔ (تابش تمر)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قصوری)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سے پانچ حدیثیں مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید مسیب فتح کو پسند فرماتے تھے' آپ صحابی ہیں' سات احادیث آپ سے مروی ہیں آپ ان صحابہ میں شامل ہیں جنہوں نے شجرہ مبارکہ کے نیچے بیعت کا شرف پایا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ بھی صحابی ہیں حضرت زید سے بہتر (72) احادیث مروی ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت حارث بن ہشام' حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حکایت۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہمیں اخلاق کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے۔ وہ بیان کرنے لگے! اللہ تعالیٰ نے اخلاق کو تخلیق فرمایا تو اسے سات حصوں میں تقسیم کردیا! اور شقاوت کو تخلیق کرکے فرمایا تو کہاں رہنا پسند کرے گی' اس نے عرض کیا جنگل میں' صبر بولا تیرے ساتھ رہوں گا فقر سے کہا تو کہاں رہنا چاہتا ہے اس نے کہا حجاز میں' قناعت نے کہا پھر میں تیرے ساتھ رہوں گی۔ پھر فنا سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرے گی وہ بولی مصر میں' ذلت نے کہا میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تیرے ساتھ رہوں گی' پھر بخل سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں مغرب میں رہوں گا' بدخلقی نے کہا میں تیرے ساتھ رہوں گی' پھر حسد سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں شام میں رہنا پسند کرتا ہوں شر نے کہا پھر میں تیرے ہمراہ رہوں گی۔

لطیفہ۔ امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھما

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار حضرت امام مالک کے حلقہ درس میں تشریف فرمائے ہوئے' امام مالک پہچان نہ سکے اور انہوں نے اپنے سامعین سے سوال کیا مگر کوئی جواب نہ دے سکا' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں لوگوں نے عرض کیا عراق سے' انہوں نے کہا یوں کیوں نہیں کہتے شہر نفاق و شقاق سے آئے ہیں یہ سنتے ہی آپ نے عرض کیا' میں ایک قرآن پاک کی آیت سنانا چاہتا ہوں' اجازت ہے امام مالک نے کہا سنایئے آپ نے پڑھا۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل العراق مردواعلی النفاق۔ وہ بولے' اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے کہا پھر بتایئے کیسے فرمایا ہے۔ انہوں پڑھا۔ ومن اھل المدینۃ مردواعلی النفاق' آپ نے کہا الحمداللہ آپ نے اپنے آپ پر حکم نافذ کیا۔ امام مالک اپنی جگہ سے اچھلے اور آپ کی طرف لپکے اور فوراً پہچان لیا' اپنے ساتھ بٹھایا' بڑی تکریم و تعظیم بجالائے۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مردواعلی النفاق سے نفاق پر جمے رہنا مراد ہے' اور سنعذبھم مرتین سے مراد' دنیا و آخرت کا عذاب ہے' پہلے قول سے وہ عذاب ہے جب جمعۃ المبارک کا خطبہ دیتے ہوئے مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب منافقین کا نام لے لے کر مسجد سے نکال دیا تھا' مم فلاں فاخرج فانک منافق' کھڑا ہو' اور نکل جا' تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

منافق ہے' اورعذاب ثانی سے عذاب قبر مراد ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے) (تابش قصوری)

مسئلہ۔ عالم کو قید میں رہنے دو؟

اگر عالم اور جاہل دونوں گرفتار ہوجائیں تو ان میں سے صرف ایک کو رہائی کا ہمیں اختیار دیا جائے توجاہل کو رہا کرا دینا چاہئے کیونکہ خطرہ ہے کہیں جاہل کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہوجائے بخلاف عالم کے !!

اسی طرح اگر عام آدمی اورعالم حمام سے جائیں تو ستر ڈھانپنے کے لئے صرف ایک ہی کپڑا ہوتو عالم کو دیاجائے تاکہ عامی اس کے ستر کو کھلانہ دیکھ سکے' اس لئے کہ عالم کی نظراس کے علم کی برکت سے جاہل پر نہیں پڑے گی بخلاف جاہل کے !

(نوٹ) ضروری نہیں کہ عالم کو قید رہنے دیا جائے البتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی کسی عالم کو قید میں ڈالا گیا تو انہوں نے وہاں بھی اپنے علم کے فیضان کو تقسیم کرنا شروع کردیا' حضرت یوسف علیہ السلام قید میں گئے تو سب قیدی توحید کے قائل ہوگئے امام اعظم قیدی بنے تو درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرمادیا۔ ہمارے زمانے میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج مفتی ابوالخیر محمد نوراللہ النعیمی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ بانی مرکزی دارالعلوم حنیفہ فریدیہ بصیرپور اوکاڑہ تحریک ختم نبوت 1953ء میں جب ساہیوال جیل میں قیدوبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے تو وہاں آپ بیسیوں طالب علموں کو درس حدیث دیتے رہے ان طلباء میں حضرت علامہ مولاناابوالضیاء محمد باقرضیاء النوری رحمہ اللہ تعالیٰ' علامہ الحاج ابوالنصر محمد منظور احمد شاہ فریدی مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال بھی شامل ہیں۔

غازی کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات رحمہ اللہ تعالیٰ جب تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں قید ہوئے تو قرآن پاک کے اٹھائیس پاروں کی چھ جلدوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں بڑی مبسوط تفسیر الحسنات رقم فرمائی اسی طرح ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان نے تفسیر ضیاء القرآن کا زیادہ تر حصہ جیل میں قلمبند فرمایا۔

نامور ادیب و مصنف علامہ ارشد القادری فاضل الجامعتہ الاشرفیہ مبارک پور (انڈیا) نے اپنی مشہور و معروف تصنیف "زیروزبر" جیل میں تحریر کی۔

الغرض عالم کا جیل جانا بھی حکمت سے خالی نہیں' وہ جہاں بھی رہتے ہیں علوم و فنون کے فیضان کو تقسیم فرماتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ علماء حق کو مصائب و آلام سے محفوظ رکھے اور ان کے علوم سے جہاں والوں کو مستفیض فرماتا رہے۔ (تابش قصوری)

شام میں قیام؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو مسلمان شام میں فوت ہوگا وہ قبر کی سختی اور پل صراط پر گزرتے وقت پرسکون رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا شہر بتایئے جہاں میرا رہنا مفید ہو! آپ نے فرمایا شام میں سکونت اختیار کرلو۔

میں نے عرض کیایارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کی ظاہری جدائی کے خطرہ کے پیش نظر عرض کررہاہوں ورنہ آپ کی قرب ہی مجھے سب سے عزیز ہے! جب آپ نے شام کے بارے میں میرے اعراض کو ملاحظہ فرمایا تو آپ فرمانے لگے! تم جانتے ہو! شام کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے!

اے شام! میرے شہروں میں تو مجھے محبوب ہے' تیرے پاس اپنے بہترین بندوں کو داخل کروں گا' نیز فرمایا! اللہ تعالیٰ شام اور اہل شام کا کفیل ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ نے ایک منور کتاب اٹھا کر شام میں رکھ دی! میں نے اس کی تعبیریوں کی، جب فتنہ قیامت ظہور پذیر ہوگا تو اللہ تعالیٰ شام کو ایمان سے پر کردے گا!

حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ شہر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "مدینہ منورہ" میں کیوں قیام پذیر نہیں ہوجاتے۔ انہوں نے کہا میں نے کتب سماویہ میں دیکھا ہے شام "اللہ تعالیٰ کے خزائن میں سے ایک خزانہ ہے" اور وہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شام پر غیر مسلم غالب ہوں گے اس وقت میری امت خیر سے خالی ہوگی۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں جب قیامت کا ظہور ہوگا تو روئے زمین شام سے چالیس سال پہلے برباد ہوجائے گی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، شام کو بشارت ہو اس کے لئے فرشتے رحمت وکرم طلب کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شام پر اپنی رحمت فرماتا رہتا ہے۔

شام پر اگر منافق غالب آئے تو وہ مصائب و آلام اور غم و الم میں پریشان ہوکر مرجائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لئے شام باعث برکت ثابت ہوگا!

فائدہ- جامع دمشق میں نماز کی اہمیت

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دمشق کی جامع مسجد میں ایک نماز تیس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عمرو بن مہاجر انصاری بیان کرتے ہیں ولید بن عبدالملک نے جامع مسجد دمشق کی تعمیر میں چار صد صندوق صرف کئے ہر ایک صندوق میں اٹھائیس لاکھ دینار تھے' ستر ہزار دینار تو سامنے کے حصہ میں چاندی کے میناکاری میں خرچ ہوئے' بارہ ہزار سنگ مرمر کے ستون تھے۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز چھیاسی ہجری میں ہوااور 196 ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

حضرت علائی سورۃ الروم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس شہر کی بنیاد رکھنے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کی بنیاد بعداز طوفان رکھی' بعض نے کہا ذوالقرنین جب مشرق سے واپس ہوا تب رکھی' کہتے ہیں مصری گھائی پر پہنچا تو اسے انوارو تجلیات دکھائی دیئے اور اس نے دمشق نامی غلام کو یہ شہر آباد کرنے کا حکم دیا' چنانچہ اس نے آباد کیا' اور اسی کے نام سے شہر نے شہرت پائی۔

دمشق اور سات سیارے

بعض علماء فرماتے ہیں دمشق کا نام سات سیاروں کے ناموں سے ماخوذ ہے۔

باب الشمس	شرقی دروازہ	شمس کے نام پر
باب توما	توما دروازہ	زہرہ کے نام پر
باب السلامہ	سلامتی دروازہ	قمر کے نام پر
باب الفرادیس	فرادیس دروازہ	عطارد کے نام پر
باب الجابیہ	جابیہ دروازہ	مریخ کے نام پر
باب الصغیر	صغیر دروازہ	مشتری کے نام پر
باب الفرج	فرج دروازہ	زحل کے نام پر

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے دمشق کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غلام نے آباد کیا اسے نمرود نے آپ کی خدمت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں اس وقت پیش کیا جب آپ صحیح، سلامت آگ سے باہر تشریف لائے۔

فوائد نافعہ۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں برزہ دمشق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے وہاں کوئی شخص چار رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجائے گا جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا! نیز جو دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

امام مکحول فرماتے ہیں شام میں مغارۃ الرم، حاجات و عطیات خداوندی کا مقام ہے، یہاں مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا ہی اچھا ہوتا میں دمشق میں غوطہ نامی مقام پر جاتا اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کی زیارت پاتا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کو قابیل نے اسی جگہ شہید کیا تھا۔

میں ان ظالمین کی ہلاکت کی عرض کرتا ہوں جو مظلوموں پر ظلم سے باز نہیں آتے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا، آپ غار حرا میں تشریف لے جایا کریں۔

نبی کریم ﷺ اور ہابیل ابن آدم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں مغارۃ الام کے مقام پر ہوں، حضرت ابوبکر، حضرت عمر میرے ساتھ ہیں میری نظر حضرت ہابیل ابن آدم پر پڑی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہابیل کے لئے دعا کی، نیز عرض کیا الٰہی، ہر ولی، صدیق اور ایماندار کے اس مقام کو مستجاب بنا دیجئے، ارشاد ہوا، میں نے قبول کیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے احسان و اکرام کے لئے فرمایا' اور میں ہر جمعرات کو مع اپنے رفقاء اور ہابیل یہاں آکر نماز ادا کرتا ہوں (واللہ تعالیٰ حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو فضیلت مغارۃ الام کی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے تو وہ یہاں آئے بغیر ان کو کھانا پینا بھی ہضم نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جبل قیسون میں مغارۃ الام ایسا عظمت والا مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے اگر مجھے وہاں جانے کا موقع ملتا تو میں وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے مغفرت طلب کرتا' پس جس کسی کو وہاں جانا نصیب ہو' وہ نماز اور دعا میں سستی نہ کرے۔

سبزپوش جنتی

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے پوچھا آپ کہاں رہتے ہیں' اس نے کہا دمشق میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جو جنت میں سبزپوشوں کے نام سے پہچانے جائیں گے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے سبزلباس کے ساتھ اہل دمشق کے خاص ہو گیا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عالیھم ثیاب سندس خضر۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے دریافت کیا تیرا گھر کہاں ہے اس نے کہا شام میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے شہداء کی ستر ستر گنہگاروں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ اس نے کہا وہ کون ہیں' آپ نے فرمایا حمص والے' نیز فرمایا شاید تم انہیں لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت میں سبزپوش کے نام سے پکارا جائے گا' اس نے کہا مزید وضاحت فرمایئے آپ نے فرمایا دمشق کے رہنے والے' شاید تو ان لوگوں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے جو روز قیامت سایہ عرش میں ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ہے' مدین' معدن دین اسلام ہے کوفہ مجمع الاسلام' بصرہ فخرالعابدین' شام معدن ابرار' سند مدار ابلیس' مصر' آشیانہ ابلیس' بلکہ' ابلیس کی جائے پناہ اور سکونت کا مقام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابلیس عراق میں گیا اپنی حاجت پوری کی' پھر شام پہنچا اپنی ضرورت پوری کرنے لگا لوگوں نے بھگا دیا' پھر مصر پہنچا وہاں اس نے انڈے دیئے' بچے نکالے۔ (رواہ الطبرانی) واللہ تعالیٰ اعلم

شام میں دس ہزار ایسے لوگ داخل ہوئے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی' اس کی حدود عریش سے فرات تک ہے' حمص میں سات سو صحابہ کرام قیام پذیر ہوئے پہلے پہل حمص کی دمشق سے زیادہ شہرت تھی' ایک روایت میں ہے کہ کہ شام جنتی شہر ہے اردن کا نام اس لئے ہوا کہ یہاں کی آب و ہوا' بھاری ہے' بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ (اب تو ایک ملک کے نام سے معروف ہے۔ تابش قصوری)

بصرہ کی بنیاد حضرت سیدنا عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھی' اٹھارہ برس میں یہ شہر خوب رونق پذیر ہوا کوفہ دارالفضل ہونے کے ناطے مشہور ہے' اپنی گولائی کی وجہ سے اس نے کوفہ نام پایا۔

مصر مشہور شہر ہے (اب ملک کے نام سے معروف ہے شہر کے وجود کا کوئی پتہ نہیں چلتا) اس کی خوبیوں میں سے ہے کہ فرعونی جادوگر ایک لمحہ ضائع کئے بغیر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے عراق' اپنی ہموار زمین کے باعث یہ نام رکھتا ہے کیونکہ اس میں نہ پہاڑ ہیں نہ وادیاں۔ (واللہ العلم)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل سید الاولین والاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وھوحی سمیع بصیر فی قبرہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں، سمیع و بصیر ہیں، اللہ تعالیٰ کے صلوۃ و سلام آپ کی ذات ستودہ صفات پر ہمیشہ جاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے دل کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے بھرپور فرمائے اور مجھے اور تجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خواص میں جگہ عطا فرمائے۔ امین۔

آپ کے محامد و محاسن، کمالات جلیلہ و اوصاف حمیدہ کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں اور آپ کے اوصاف کی بارش بے پاں ہے، تاہم آپ کے اوصاف و محامد اس نظریہ سے بیان کرنے کی ہمت کررہا ہوں شاید اسی سبب سے ہمیں محشر میں آپ کے پرچم کے سائے میں جگہ عطا ہو اور یہی قیامت میں میرے لئے ذخیرہ بن جائے۔ لیجئے اب میں اپنا سابقہ وعدہ وفا کرنے لگا ہوں !!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ اپنے طریق سے آگاہ فرمایئے، اس پر آپ نے جواب عطا فرمایا۔

المعرفتہ، راس مالی، معرفت الہیہ میرا راس المال ہے
والعقل اصل دینی، عقل دین کی بنیاد ہے
والحب اساسی، اللہ تعالیٰ کی محبت میری اساس ہے
والشوق مرکبی، شوق میرا مرکب ہے
والذکر انیسی، ذکر میرا مونس و ہمدم ہے
والسقتہ کنزی، اللہ تعالیٰ پر تکیہ میرا خزانہ ہے
والحزن رفیقی، غم میرا رفیق ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والعمل سلاحی، علم میرا اسلحہ ہے
والصبر دوائی، صبر میری چادر ہے
والرضاء غنیمتی، رضا میرا مال غنیمت ہے
والفقر فخری، فقر میرے لئے باعث فخر ہے
والذھد حرفتی، زہد میری حرفت ہے
والیقین قوتی، یقین میری قوت ہے
والصدق شفیقی، صدق میرا دوست ہے
والطاعته حسبی، طاعت میرا حسب ہے
والجهاد خلقی، جہاد میرا اخلاق ہے
وقرة عینی فی الصلوة، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈ نماز ہے۔
وثمرة فوائدی فی ذکر ربی اور میرے دل کا سکون ذکر الٰہی ہے، وغمی لاجل امتی، میرا غم تو امت کیلئے وشوقی الیٰ ربی اور اپنے رب کا مجھے بے حد شوق ہے۔

قوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذکر الحناطی رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعطی قوة اربعین نبیًا۔ حضرت حناطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس انبیاء کرام کی قوت سے نوازا گیا! تاکہ آپ کعبہ کی چھت پر چڑھ جائیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھالیں مگر آپ نہ اٹھا سکے، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کو اپنے بازو سے اٹھایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے۔ لوشئت لعلوت السماء الثانیة لقوته صلی اللہ علیه وآله وسلم۔ اگر میں چاہتا تو آپ کی قوت سے دوسرے آسمان تک پہنچ جاتا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ خلق اللہ راس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من البرکۃ وعیٰنیہ من الحیاء واذنیہ من الغیرۃ ولسانہ من الذکر وشفتیہ من التسبیح وجہہ من الرضا وصدرہ من الاخلاص و قلبہ من الرحمۃ وفوادہ من الشفقۃ وکفیہ من الکرم وشعرہ من ثبات الجنۃ وریقہ من عسلھا ولحمہ من مسکھا وعظمۃ من کافورھا واسنانہ من السمن ورجلیہ من الرضا وعضدیہ من القوۃ فلما اکملہ اللہ تعالیٰ بھذا الصفۃ ارسلہ اللہ تعالیٰ الیٰ ھذہ الامۃ وقال ھذا ھدیتی الیکم فاعرفوا قدرھا وعظموہ۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر اقدس برکت سے تخلیق فرمایا' آپ کی آنکھوں کو حیاء سے آپ کے مبارک کانوں کو غیرت سے' آپ کی زبان اقدس کو ذکر سے' دونوں لب' تسبیح سے چہرہ منور رضا سے' سینہ اخلاص سے' قلب اطہر رحمت سے' جگر مقدس شفقت سے کف دست کرم سے' موئے مبارک سبزہ جنت سے لعاب دہن' شہد (گوشت) لحم اقدس مشک سے' استخوان کافور سے' دندان مبارک برکت سے' پائے اقدس رضا سے' بازو' قوت سے' جب اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف سے آپ کی تکمیل فرمائی تو ارشاد فرمایا' اے امت محمدیہ' میں تجھے اپنا حبیب تحفتہ" عطا فرماتا ہوں' ان کی قدر و منزلت کو پہنچانو اور ان کی خوب تعظیم و تکریم کرتے رہو۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے خاص رسول ہیں' آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن ہے ان میں سب سے اعلیٰ و اولیٰ آپ کی ذات اقدس ہے' آپ کا چہرہ روشن اور خوبصورت دست اقدس اور پائے مبارک سفید و منور' تمام لوگوں کے ہادی و رہنما ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

متقین کے پیشوا' عابدین کا نور' شہروں کا سکون' خیر کا مخزن' امت عالیہ کی طرف مبعوث ہونے والے بے سہاروں کے سہارا' گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے' زمانہ بھر کی رحمت' غمزدوں کے مونس و غمخوار' اور بے وسیلوں کے وسیلہ' اور آپ کا مزار اقدس جنت کے باغوں میں سے ایک سب سے اعلیٰ باغ۔

حکایت۔ اور میں اللہ کا حبیب ہوں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' آپس میں محفل سجا کر باتیں کررہے تھے۔ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا' دوسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا کلمہ فرمایا اور روح اللہ کا لقب عطا کیا' کو اسی اثناء میں تشریف لائے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا' وامعہ" ایسے ہی تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ فرمایا' انہیں بھی ان گنت مراتب سے نوازا'

میں لواء الحمد کا مالک ہوں' اس پر مجھے کوئی فخر نہیں' قیامت میں سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں' ہر ایک سے پہلے جنت میں میرا جانا ہوگا' اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور میں اولین و آخرین کا سردار ہوں' جنت کا دروازہ میں ہی کھولوں گا' میرے ساتھ ایماندار فقراء ہوں گے اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

فائدہ۔ مساکین کے ساتھی

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی' الٰہی مجھے فقراء کے ساتھ شامل فرمانا میرا وصال غنا میں نہیں فقر میں کرنا' اور روز قیامت مساکین میرے ساتھ ہوں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مسرت کا باعث ہے اور امیری دنیا میں مسرت اور آخر میں مشقت کا سبب ہوگی، فقراء امرا سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

(نوٹ) وہ اپنے گوشواروں کے حساب و کتاب میں ہی اتنا طویل عرصہ انتظار میں بیٹھیں گے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر جماعت فقراء کی ہے اور جنت میں جلد پہنچ کر آرام کرنے والے غرباء ہی ہیں۔

بعض علماء کرام کہتے ہیں فقراء سے غنی افضل ہیں اور بعض نے فرمایا غنی شکر گزار، ناشکر سے فقیر سے افضل ہے، غنی وہ ہے جو کم از کم نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کے بارے فکرمندی دوزخ کے سامنے ڈھال ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت عذاب سے امان، طاعت پر صبر کرنا ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے نیز موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔

حکایت۔ کلیم اور حبیب میں فرق

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العلمین میں یوں عرض کیا یارب اناکلیمک و محمد حبیبک۔ الٰہی میں تیرا کلیم اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے حبیب ہیں۔

فماالفرق، بین الکلیم والحبیب، فقال۔ پھر کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الکلیم یعمل برضاء مولاہ کلیم وہ جو خدا کی رضا کا طالب ہو۔ والحبیب یعمل مولاہ برضائہ حبیب جس کی رضا کا خود رب العلمین طالب ہو۔ والکلیم یحب اللہ کلیم جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے۔ والحبیب یحبہ اللہ۔ حبیب وہ جسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والکلیم یاتی الی طور سیناء ثم یناجی۔ کلیم جو طور سینا پر آئے اور زیارت کیلئے ندا کرلے۔ والحبیب ینام علی فراشہ۔ حبیب وہ جو اپنے بستر پر استراحت فرما رہا ہو۔ فیاتی بہ جبرائیل فی طرفۃ عین الی مکان لم یبلغہ احد من المخلوقین۔ بس ان کے پاس جبرائیل جائیں اور اشارہ ابرو سے بھی پہلے ایسے مکان میں پہنچا دیں جہاں مخلوقات میں کسی کو پہنچنے کی طاقت نہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی۔ اور بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہوجائیں گے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو سفید مروارید کے ایک ہزار محل خصوصی طور پر عطا فرمائے گا جن کا فرش مشک و عنبر کا ہے، اور ہر محل میں اس قدر نعمتیں ہوں گی جتنی آپ کے شان شایان ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول فمن تبعنی فانہ منی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم (الایۃ) پڑھا تو اپنی امت کیلئے غمناک ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی، اللھم امتی، الٰہی میری امت پر رحم فرما، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور بشارت دی، میرے حبیب آپ اپنی امت کے معاملہ میں زیادہ متفکر نہ ہوں ہم اس سلسلہ میں آپ کو خوش کردیں گے جیسے تمہاری رضا، ویسے میری رضا۔

سب سے زیادہ محبوب؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نقاش کو اپنی انگوٹھی میں لاالہ الااللہ نقش کرنے کا حکم دیا جب انگوٹھی دیکھی تو اس پر محمد رسول اللہ بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی سے دلی محبت کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلی محبت رکھے اسے امت کے تیسرے حصے جتنا ثواب ملے گا اور جو ان سے زبان و دل کے ساتھ محبت رکھے اسے دو ثلث کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جو ان سے' زبان' دل اور ہاتھ سے محبت رکھے اسے پوری امت جتنا ثواب میسر ہوگا۔

لوگو! سن لو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں وہ شخص سعادت کاملہ سے بہرہ مند ہوگا جو میری ظاہری زندگی میں اور اس کے بعد علی سے محبت رکھے گا اور وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو میری ظاہری زندگی اور اس کے بعد علی سے دشمنی رکھے گا۔

محب علی محب نبی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے علی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت کی جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو غضبناک کیا!

روٹی' دودھ اور نجومی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی شہر میں جانا ہوا وہاں ایک نجومی رہتا تھا جو غیب دانی کا مدعی تھا اس کے پاس بہت سے لوگ جمع رہتے' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضیافت پر طلب فرمایا اسے ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے پکڑ لی۔ پھر فرمایا آیئے ہم اپنی اپنی روٹی کے ٹکڑے اس کھانے میں ڈال دیں جب ٹکڑے سالن میں ڈال دیئے گئے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے فرمایا اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کرو۔ اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے مجھے کیا خبر میری روٹی کونسی ہے اور آپ کی کونسی؟ آپ نے فرمایا جس روٹی کے تو نے ازخود ٹکڑے کرکے سالن میں ڈالے اسے ہی پہچان نہیں سکتا تو پھر غیب دانی کا دعویٰ کیوں کرتا ہے؟ اس نے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا امیرالمومنین! کیا آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں فرمایا نہیں البتہ میں اپنے رب سے عرض کرتا ہوں وہ ممتاز فرمادے یہ کہنا تھا کہ آپ کی روٹی کے ٹکڑے سالن کے اوپر ظاہر ہوگئے اور اس شہر کے تین ہزار آدمیوں آپ کی روٹی سے سیر ہوئے۔

گناہوں کو جلانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علی المرتضیٰ کی محبت گناہوں کو ایسے جلادیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو! اگر تمام لوگ آپ کی محبت کو اختیار کرلیتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ فرماتا

عجیب نیکی

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ایسی عجیب نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کسی بھی قسم کی نیکی نفع بخش نہیں ہوسکتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو یاقوت سرخ کی شاخ کا تمنائی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے جنات عدن میں پیدا فرمایا ہے اسے چاہئے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا سہارا حاصل کرے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر شہادت دیتا ہوں جو آپ نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرمایا اگر ساتوں آسمان اور سات زمینیں ایک پلے میں رکھی جائیں اور دوسرے میں ایمان علی تو آپ کا ایمان وزنی ہوگا۔

انبیاء کرام کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حضرت آدم کو ان کے علم میں حضرت نوح کو ان کی فراست میں حضرت ابراہیم کو ان کے حلم میں حضرت موسیٰ کو ان کے زہد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی لطافت و رافت میں دیکھے تو اسے چاہئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ (رواہ ابن جوزی)

دو ہزار سال قبل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔

ایک پرندہ اور سبز بادام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اپنے منہ میں سبز بادام لئے آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا اس کے اندر سے ایک سبز رنگ کا کیڑا سا نکلا جس پر زرد رنگ میں مرقوم تھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی! تم مسلمانوں کے سردار' متقین کے امام و پیشوا' پرنور پیشانی والوں اور روشن دست و پا لوگوں کے رہنما ہو!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کے ایمان کی رجسٹری حضرت علی کی محبت ہے۔

علی کی محبت اولاد کا امتحان

الزہر الفائح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں صحابہ کرام کو حکم دیا اپنی اولاد کا امتحان علی کی محبت سے لو کیونکہ وہ کسی کو گمراہی کی طرف نہیں بلاتے اور نہ ہی وہ ہدایت سے دور ہیں جوان سے محبت کرے وہی تمہارا ہے جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اس کے بعد لوگ راستے میں کھڑے ہوجاتے اور بچوں سے سوال کرتے کیا تمہیں علی سے محبت ہے اگر ہاں کہتا تو اسے قبول کرلیتے اور اگر انکار کرتا تو باپ اس کی ماں کو طلاق دے دیتا۔

علی کی باتیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں سنی گئیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں جس کی گفتگو نرم و شیریں ہو اس کی محبت واجب! جس نے اپنے نفس کی کیفیت پہچان لی' وہ ہلاک نہ ہوا جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس پر حاکم ہوگا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا مثل ہوجائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ وہ اپنی عبادت کے باعث علماء سے بے نیاز ہوچکا ہے تو سمجھ لو شیطان کے جال میں پھنس چکا ہے اور جو بلاعلم مفتی بن جائے اس پر زمین و آسمان لعنت بھیجتے ہیں جو کسب حلال کے باوجود پریشانی میں رات بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا دس چیزیں نقصان کا باعث ہیں کثرت غم' گدی میں پچھنے لگوانا' کھڑے پانی میں پیشاب کرنا' ترش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سیب کھانا' سبز دھنیا استعمال کرنا' چوہے کا جھوٹا کھانا' قبروں پر لکھنا وغیرہ۔

لَافَتٰی اِلَّاعَلِیٌّ لَاسَیْفَ اِلَّاذُوالْفِقَار

حضرت رضوان نامی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے غزوہ بدر میں باواز بلند ان کلمات سے پکارا لافتی الاعلی لاسیف الاذوالفقار اسی دن سے یہ مصرع ضرب المثل بن گیا۔ ذوالفقار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار تھی آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی تھی۔

ذوالفقار اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جگہ جگہ خوبصورت سوراخ نما نشان لگے ہوئے تھے۔ فقار فقرہ کی جمع جس کا معنی گڑھا یا سوراخ ہے بعض نے کہا اس میں دندانے تھے اس لئے اسے دندانوں والی تلوار یعنی ذوالفقار (ربیع الابرار)

شجرطوبیٰ کا مرکز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شجرطوبیٰ کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر فرمایا شجرطوبیٰ کی جڑ علی کے گھر ہے آپ سے عرض کیا گیا یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا میرا اور علی کا گھر ایک ہی محل میں ہوگا۔

جبرائیل و میکائیل کا ایثار سے انکار

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل و میکائیل کی جانب وحی کی! میں نے تمہارے درمیان مواخات کردی ہے لہٰذا تم میں سے ایک دوسرے پر اپنی زندگی کا کچھ حصہ ایثار کردے مگر دونوں نے اپنی اپنی عمر کا تھوڑا سا حصہ ایثار کرنے سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کیوں نہ ہوئے ہم نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جب بھائی چارہ کا سلسلہ قائم فرمایا تو انہوں نے ہجرت کی رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی زندگی نثار کرنے کیلئے آپ کے بستر پر لیٹنے کو ترجیح دی لہٰذا اب تم زمین پر جاؤ اور ان دونوں کی حفاظت کرو چنانچہ حضرت میکائیل علی کے سرہانے اور جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاؤں کی جانب موجود رہے اسی دوران جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا! اے علی! آپ کی مثل کون ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔

انگشتری سے حفاظت

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ایک ایسے علاقہ میں سفر پر جارہا ہوں جس کا راستہ خطرناک ہے آپ نے اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور کہا تیرے پاس جب کوئی درندہ وغیرہ آئے تو اسے کہہ دینا میرے پاس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی ہے چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہوگیا جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک درندے نے آلیا اس نے جلدی سے آپ کی انگوٹھی اس کے سامنے کردی درندہ وہی رک گیا اور آسمان کی طرف منہ کرکے کچھ پکارا پھر زمین کی طرف دیکھا اور غرایا' اسی طرح چاروں سمت منہ کرکے پکارتا رہا پھر بڑی تیزی سے بھاگ گیا۔

جب وہ شخص واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا! مجھے اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا زمین کو پست اور سورج کو طلوع فرمایا میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں کے باشندے میرے خوف سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کریں۔ (الشوارالملح)

شیر نے سانپ کو مار ڈالا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ربیع الابرار میں ہے آپ پنگھوڑے میں تھے کہ ایک سانپ آگیا آپ باہر نکلے اور سانپ کو مار ڈالا آپکی والدہ ماجدہ تعجب کرنے لگیں تو ہاتف غیبی پکارا یہ شیر ہے جس نے پالنے سے اتر کر اپنے دشمن کو ختم کردیا۔

حضرت ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں وہی ہوں جس کا نام میری والدہ نے حیدر رکھا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں انہوں نے اپنے والد کے بجائے والدہ کا فخریہ انداز میں نام لیا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً کہتے ہیں کہ آپ نے اس انداز میں پکار کر اپنی والدہ کے اسلام پر فخر کا اظہار کیا ہے۔

روح علی کی عبادت

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا علی! شب جمعہ کو سوئے رہتے ہیں جب کہ اس رات کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی شب علی پر صدقہ کردی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ تخلیق فرمائے گا جو آسمانوں میں ہر جگہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ ایک فٹ جگہ باقی نہیں رہے گی جہاں نہ پہنچے۔ یہ روح علی ہے جسے ہر آسمان کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے شرف حاصل' اسی طرح آپ نے فرمایا لوگو! مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کرلو انہیں میں زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں (رواہ نسفی علیہ الرحمتہ)

بتایئے جبرائیل کہاں ہیں؟

جب آپ مذکورہ بالا کلمات فرمارہے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت بشر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ اپنے قول میں صادق ہیں تو بتایئے اس وقت جبرائیل کہاں ہیں آپ نے آسمان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کی طرف دیکھا پھر دائیں' بائیں نظر کی' اوپر دیکھا' نیچے دیکھا اور فرمایا میں نے جبرائیل کو آسمانوں اور زمینوں میں دیکھا مگر انہیں نہ پایا ادھر ادھر نگاہ کی مگر کہیں نظر نہ آئے لہٰذا آگاہ ہوجایئے تم خود ہی جبرائیل ہو! جو انسانی صورت میں میرے پاس سوال کرنے آئے ہو!

حضرت علی اور شہد کی مکھیاں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسی کافر قوم کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا جو شہد کی مکھیاں پالتے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا آپ نے شہد کی مکھیوں سے فرمایا تم ان لوگوں کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جاؤ کیونکہ یہ قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی شہد کی مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور ان کی معاشی حالت ابتر ہوتی گئی کیونکہ وہ انہیں پالتے اور شہد کا کاروبار کرکے اپنی روزی کماتے تھے جب ان کا کاروبار ٹھپ ہوگیا تو مجبور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے آپ اپنے مبلغ کو ہمارے پاس بھیجئے چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے انہیں زمرہ اسلام میں داخل کیا اور بلند فرمایا شہد کی مکھیوں نبی پاک کے صدقے تم واپس آجاؤ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں چنانچہ شہد کی مکھیاں فوراً وہاں حاضر ہوکر اپنے کام میں مصروف ہوگئیں۔

شہد کی مکھیوں نے دشمنان علی کو ہلاک کردیا

بیان کرتے ہیں کہ کسی جہاد میں کفار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب آرہے تھے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی (واوحینا الی النحل' قرآن کریم) کہ حضرت علی رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنہ کی مدد کریں چنانچہ شہد کی مکھیوں نے بڑی تیزی سے کفار پر حملہ کردیا یہاں تک کے وہ ہلاک ہوگئے۔

علی، فاروق اعظم کے مزار پر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم بزرخ سے بھی نوازا تھا چنانچہ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کردیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ آپ کی قبر پر ایک طرف بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ سوال و جواب کے بعد فرشتوں نے کہا آپ آرام فرمایئے آپ نے فرمایا میں آرام کیسے کروں؟ جب تمہارا میرے پاس آنا ہوا تو تمہاری ہیبت ناک شکلیں دیکھ کر مجھے خوف محسوس ہوا اور تاحال ویسے ہی کیفیت ہے باوجودیکہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مونس و ہمدم ہوں آپ کی معیت میں زندگی بسر کی ہے اب میری یہی تمنا ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناکر تاکید کرتا ہوں کہ جب تمہارا میرے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی کے پاس قبر میں جانا ہو تو اچھی صورت میں جایا کریں۔

چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر منکر نکیر کے وعدہ کیا کہ ہم ایسا ہی کریں گے یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ مسکرائے اور فرمایا اے عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب آرام فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے آپ نے اپنی زندگی اور وصال دونوں میں مسلمانوں کو نفع پہنچایا ہے۔

تمہارے لئے صرف ایک درہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ ذخائر العقبی میں رقمطراز ہیں کہ دو شخص کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس تین روٹیاں اور دوسرے کے پاس پانچ تھیں وہی پر ایک اور شخص کا گزر ہوا جس نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہ آٹھ درہم دیکر چلا گیا وہ دونوں درہموں کی تقسیم پر جھگڑنے لگے پانچ روٹیاں والا کہنے لگا میرے پانچ درہم بنتے ہیں دوسرا کہتا ہے ہم برابر برابر کرلیں اختلاف دور نہ ہوا تو آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو آپ نے تین روٹی والے کو فرمایا جو کچھ وہ دیتا ہے لے لو اسی میں فائدہ ہے وہ کہنے لگا میں تو انصاف چاہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے صرف ایک درہم ہے کیونکہ آٹھ روٹیاں تھیں تین آدمیوں نے انہیں اکٹھے ملکر کھایا تین روٹیوں کے نو ثلث بنتے ہیں لہٰذا تو نے نو ثلث سے اپنے آٹھ ثلث کھا لئے تیرا صرف ایک ثلث بچا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اس طرح اس کے سات بچے نو تیرے ساتھی نے کھائے اس طرح تمہارا ایک درہم بنتا ہے جبکہ اس کے حصے میں سات درہم آئیں گے سو وہ ایک لے لو!

بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں اندھیری رات میں بچہ اور بچی پیدا ہوئے لڑکے کے بارے میں دونوں جھگڑا کرنے لگیں (کہ لڑکا میرا ہے لڑکی تیری) مقدمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا تم دونوں تھوڑا تھوڑا دودھ نکالو اور اس کو الگ الگ وزن کیا جائے جس کا برابر مقدار میں ہوتے ہوئے دودھ بھاری ہوگا بچہ اسی کا ہے (چنانچہ اس فیصلہ کو دونوں نے قبول کرلیا) آپ سے عرض کیا گیا آپ نے یہ فیصلہ کس بناء پر کیا ہے' فرمانے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لگے اللہ تعالیٰ کے ارشاد للذکر مثل حظ الانثیین' مرد کے لئے عورت سے دوگنا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عورت کی بہ نسبت دوگنی فضیلت دی ہے۔

بداخلاق؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں گوشت کھایا کرو یہ آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے رنگت نکھارتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو شخص چالیس دن تک اسے چھوڑ رکھے وہ بداخلاق ہوجاتا ہے بعض کہتے ہیں گوشت کھانے سے ستر قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دنیا اور جنت میں گوشت تمام کھانوں کا سردار ہے نیز فرمایا گوشت کھانے کے وقت دل فرحت محسوس کرتا ہے۔

نزہت النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ بڑھاتا ہے' ذہن کو تقویت بخشتا ہے پشت کا گوشت پاکیزہ تر ہوتا ہے پکا ہوا گوشت' روسٹ کئے ہوئے سے زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ معدہ میں بوجھ نہیں بنتا' عمدہ اور فربہ۔ گائے کا گوشت بہت نافع ہے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی ادائیگی کا باعث ہے۔ مرغ کا گوشت بھی عمدہ ہے' مرغی کا گوشت رنگت نکھارتا ہے' عقل بڑھاتا ہے' خصوصاً جس نے ابھی انڈے نہ دیئے ہوں اور بڑے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے' جب اسے بطور دوا کھایا جائے نہ کہ غذا' یعنی اس کا زیادہ استعمال قولنج کیلئے اتنا مفید نہیں ہوتا۔ عمدہ مرغ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اپنے پر نہ پھٹ پھٹاتے۔ یعنی چند ماہ کا چوزہ ہو!

امیر آدمی پر ہفتہ میں اپنی زوجہ کو ایک کیلو گوشت دینا واجب ہے غریب کو نصف اور متوسط کو تین پاؤ جمعہ کے دن گوشت کھانا مسنون ہے کیونکہ اس دن خوشی کرنا اولیٰ ہے۔

محبوب تین انسان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک لقمہ لیا اور یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! جو تجھے اور مجھے محبوب تر انسان ہے اسے میرے پاس بھیج دے۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا! میں نے پوچھا کون؟ آواز آئی' علی! میں نے کہا آپ مصروف ہیں آپ نے پھر ایک لقمہ اٹھایا اور اسی طرح دعا کی' پھر دروازہ کھٹکا! میں نے پوچھا کون جواب ملا! علی؟ اور ساتھ ہی آواز بلند کی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو جب درواہ کھلا تو علی حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا میں نے ایک ایک لقمہ کے ساتھ دعا ہے الٰہی میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تجھے اور مجھے محبوب تر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے سرکار! میں تین بار آیا اور ہر مرتبہ حضرت انس نے کہا آپ مصروف دعا ہیں میں واپس جاتا رہا! آپ نے حضرت انس سے فرمایا تم نے علی کو کیوں نہ آنے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرا خیال تھا کوئی انصار میں سے آئے آپ نے فرمایا ذرا بتاؤ تو سہی علی سے افضل انصار میں کون ہے؟

والد کے حقوق

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقوق مسلمانوں پر ایسے ہیں جیسے والد کے اولاد پر!

سب سے بہتر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بعد سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری بار جب میں نے دریافت کیا تو میرا گمان تھا کہ آپ حضرت عثمان کا نام لیں گے میں نے ازخود کہہ دیا ان کے بعد تو آپ ہیں آپ نے اس پر جواب ارشاد فرمایا میں تو کچھ نہیں ہاں ایک مسلمان ہوں (سبحان اللہ کیا عاجزی و انکساری ہے)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بر سر منبر فرمایا لوگو! سن لو اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں' اللہ تعالیٰ نے خلافت ابوبکر سے شروع کی پھر حضرت عمر کو اس پر مقرر فرمایا ان کے بعد حضرت عثمان غنی خلیفہ ہیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر سے مجھ پر خلافت کو ختم فرما دیا۔ مجمع الاحباب میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں چند روز کم پانچ سال کی مدت مرقوم ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس ہجری (اکیس ماہ رمضان) جمعۃ المبارک کی رات شہید ہوئے۔ کوفہ میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانچ صد احادیث مروی ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات میں 86 مرقوم ہیں آپ سے آپ کے تین صاحبزادوں حسن' حسین اور محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود ابن عباس نیز موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے احادیث روایت کی ہیں صحابہ کرام میں بائیس ہیں جو آپ سے احادیث کے راوی ہیں جب کہ محمد بن حنفیہ تابعی ہیں صحابی نہیں کیونکہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں پیدا نہیں ہوئے تھے (تابش قصوری) نیز آپ سے معروف اکابر تابعین نے روایت کی ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ ان کے مناقب و فضائل ہیں جو بہادروں کے سردار راہ راست سے بھاگنے والوں کی مرمت کرنے والے' اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار' رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت سیدہ فاطمہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرتاج جن کے مناقب بڑے پاکیزہ، مشرقوں، مغربوں کے شہسوار امت مصطفیٰ کے لئے چمکتے ہوئے آفتاب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ کا مزید ذکر پاک سیدہ فاطمہ زہرا اور آپ کی اولاد کے ذکر میں آئے گا (ان شاء اللہ العزیز)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل۔ ابوبکر و فاروق و عثمان، علی ہیں۔

خلفائے اربعہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یاایھاالذین امنوااصبرواوصابروا ورابطوا واتقواالله لعلکم تفلحون

سے مراد یہ ہے کہ اے ایماندار! حضرت ابوبکر کی محبت میں صبر کو، فاروق اعظم کی محبت میں ثابت قدم رہو، عثمان غنی کی محبت کو دل میں جگہ دو اور حب علی کے باعث متقی بن جاؤ۔ (خلفائے اربعہ) کی محبت میں فلاح پاؤ گے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان والتین والزیتون وطورسینین وھذاالبلدالامین کے بارے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں التین سے ابوبکر صدیق، الزیتون سے عمر ابن خطاب سینین سے حضرت عثمان غنی اور البلد الامین سے مراد مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

التین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق اور الزیتون وہ ہے جس پر بیت المقدس آباد ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں انجیر اور زیتون مشہور درخت ہیں جن کے فوائد باب زراعت میں گزر چکے ہیں۔ طور مشہور پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف ملا، سینین پہاڑ کی صف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں۔ بلدامین سے مکہ مکرمہ اور انسان سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہے انسان کے علاوہ ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل رہتا ہے اور وہ درازقد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اسفل السافلین سے مراد ہے ہم نے مشرکین کو مردود کرکے دوزخ میں داخل کردیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت سے ایمانداروں کو مستثنیٰ کردیا۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۂ العصر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھی اور اس کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا والعصر سے اللہ تعالیٰ نے آخری دن کی قسم فرمائی ہے "ان الانسان لفی خسر" سے ابوجہل (علیہ اللعنت) مراد ہے "الاالذین آمنوا" سے حضرت ابوبکر "وعملوا الصلحت" سے حضرت عمر "وتواصوا بالحق" سے حضرت عثمان غنی وتواصوا بالصبر سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔

بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصابرین کے مصداق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والصادقین سے ابوبکر صدیق والقانتین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ قانت کا معنی اطاعت بجالانے والا' بعض کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان نوافل ادا کرے۔ اسی طرح منفقین سے حضرت عثمان' مستغفرین بالاسحار سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد لئے گئے ہیں۔ اسحار سحر کی جمع ہے سحر صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ حضرت نسفی علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والشفع والوتر کے متعلق کہا ہے والشفع سے خلفائے راشدین مراد ہیں اور والوتر سے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً دعا فرمایا کرتے الٰہی تو نے میرے صحابہ کرام کو میری امت کے لئے باعث برکت بنایا اس برکت کو ہمیشہ قائم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رکھے۔ ابوبکر پر سبھی متفق کردیجئے' فاروق اعظم کو مزید عزت بخشئے' عثمان غنی کو صبر اور حضرت علی کو شجاعت کی مزید توفیق سے نوازیئے۔ (الریاض النضرہ)

شرح النجاری لابن حمزہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں سخاوت کا شہر ہوں میں اسلام کا شہر ہوں علی اس کے دروازہ ہیں' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اسلام کے تاج' عمر اسلام کا لباس' عثمان اسلام کی زینت' علی اسلام کے طبیب ہیں۔ (کتاب الفردوس)

بنیاد اسلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا میں علم شہر ہوں جس کی بنیاد ابوبکر' دیواریں عمر' چھت عثمان اور دروازہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

نبوت کی عزت

قال الدامغانی' ابوبکر عزالنبوۃ وعمر حرزالنبوۃ وعثمان کنزالنبوۃ وعلی طراز النبوۃ حضرت دامغانی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نبوت کی عزت عمر قلعہ نبوت' عثمان خزانہ نبوت اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کا زیور ہیں۔

کشتی نوح اور خلفائے اربعہ

الشوارد الملح میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وحملنا علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا کی تفسیر میں ہے جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام چار میخیں ان کے پاس

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لائے جن پر لکھا ہوا تھا عبداللہ' ابوبکر کی آنکھ' عثمان کی آنکھ' علی کی آنکھ پس ان کی برکات سے کشتی نے تیرنا شروع کردیا۔

امثال انبیاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من نبی الا نظیر فی امتی' کوئی ایسا نبی نہیں جس کی مثال میری امت میں نہ ہو یعنی ان کے خصائل کی مشابہت میری امت میں پائی جاتی ہے "فابوبکر نظیر ابراہیم' وعمر نظیر موسیٰ و عثمان نظیر ہارو و علی نظیری" پس حضرت ابوبکر حضرت ابراہیم آئینہ خصائل ابراہمی ہیں عمر مظہر جلال کلیم اللہ ہیں عثمان کمالات ہارونی کی مثال ہیں اور علی میرے اوصاف حمیدہ کا مظہر ہیں۔

دوسری حدیث شریف میں ہے من ارادان ینظر الی ابراہیم فلینظر الی ابی بکر ومن ارادان ینظر الیٰ نوح فلینظر الیٰ عمر ---- !

جو شخص حضرت ابراہیم کی زیارت کا طالب ہے اسے چاہئے حضرت ابوبکر کی زیارت کرے اور جو حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہئے وہ عمر کو دیکھ لے جو حضرت موسیٰ کی زیارت کرنا چاہے وہ عثمان غنی کو دیکھے اور حضرت ہارون کا خواہش مند ہو۔ وہ علی کی زیارت کرے۔

چشم و گوش و نہارت پر لاکھوں سلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کعینی من راسی و عمر کلسانی وعثمان کبدی' وعلی کروحی من جسدی ابوبکر میرے سر کی آنکھ ہیں' عمر میری زبان' عثمان میرا پیٹ' علی میرے جسم میں روح کی مانند ہیں۔

تکبیر' قرات' رکوع' سجدہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر کی مثال تکبیر اولیٰ' عمر مثل قرات نماز عثمان رکوع کی مانند اور علی سجدے کی مثال ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنھم)

محبوب' محبوب خدا

کسی صحابی نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا عورتوں میں سب سے زیادہ آپ کو پیارا کون ہے' فرمایا عائشہ صدیقہ اور آدمیوں میں کون محبوب ہے! فرمایا ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان قیامت میں وہ اذفر گھوڑے پر سوار ہوں گے عرض کیا کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے فرمایئے فرمایا وہ قیامت میں نور کے گھوڑے پر سوار ہوں گے حضرت عثمان کافور اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اونٹنی پر سوار ہوکر نکلیں گے۔

فائدہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا اونٹ سے افضل ہے' اس کی پیشانی خیر سے بھرپور اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے۔ اس کے پالنے والے کی قدر تا" مدد کی جاتی ہے اور اس پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ و خیرات کرنے والا (طبرانی)

تین قسم کے گھوڑے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں' رحمٰن کیلئے' انسان اور شیطان کیلئے' رحمان کے لئے وہ ہے جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے وقف ہو' جس پر سوار ہوکر دشمنان خدا و رسول سے مقاتلہ کیا جائے۔ انسان کے لئے وہ جو گھر میں سواری کے لئے خاص ہو اور شیطانی گھوڑا وہ ہے جو شرط پر دوڑایا جائے۔ (طبرانی)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسلام، سنت اور خلفائے اربعہ

محمد بن رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا میری آمدنی کم اور بچے زیادہ ہیں کوئی وظیفہ عنایت فرمایئے، آپ نے فرمایا اپنے معاملات و مصائب میں آسانی کیلئے ہر نماز کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھ لیا کرو یا قدیم الاحسان یا من احسانہ فوق کل احسان یا مالک الدنیا والآخرہ پھر کوشش کرو کہ تمہارا اسلام و سنت اور محبت صحابہ کرام پر وصال ہو یہ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی ہیں ان سے محبت رکھو تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔

خدائی تحفہ

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں جنتی سیبوں سے بھرا ہوا ایک طشت لائے کہا یہ اسے دیجئے جس سے آپ کو زیادہ محبت ہے۔ آپ نے ایک سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تحریر تھا۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ھذہ ھدیہ من اللّٰہ الرفیق لابی بکر الصدیق وعلی الجانب الآخر من ابغض الصدیق فھوزندیق۔ (الٰی آخرہ) یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رفیق مصطفیٰ ابوبکر صدیق کے لئے ہے اور دوسری طرف مرقوم تھا جو شخص صدیق سے دشمنی رکھتا ہے وہ زندیق ہے پھر آپ نے دوسرا سیب اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک طرف لکھا ہوا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے لئے تحفہ ہے اور دوسری طرف رقم تھا جو عمر سے دشمنی و عداوت رکھتا ہے وہ دوزخی ہے اسی طرح تیسرے سیب پر تحریر تھا یہ خدائے جنان کی طرف سے تحفہ حضرت عثمان کے لئے ہے دوسری طرف تھا جو عثمان سے دشمنی رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ پھر ایک سیب نکالا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر تھا یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خدائے غالب کی طرف علی ابن ابی طالب کے لئے تحفہ ہے جو علی کا دشمن وہ خدائے جلی کا دشمن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نظارہ دیکھ کر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر بجالائے۔

دولہا کا منظر

الشوار دالملح میں مرقوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مملکت خداوندی کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے کبھی عمامہ سے کبھی رومال اور کبھی تلوار سے چنانچہ اس دولھا کے تاج ابوبکر' عمامہ عمر' رومال یا پٹکا عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم تلوار ہیں۔

مکرم ترین مخلوق

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا گیا تو ان کے بدن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے روح داخل کی اور مجھے حکم فرمایا جنت کا ایک سیب لیکر ان کے حلق میں نچوڑا جائے چنانچہ میں نے پانچ قطرے یکے بعد دیگرے ڈالے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی دنیا میں جلوہ گری اس کے پہلے قطرے سے جبکہ دوسرے سے ابوبکر' تیسرے سے عمر چوتھے سے عثمان اور پانچویں سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تخلیق فرمائی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یہ پانچ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے مکرم و معظم ہیں اور جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کیا الٰہی! ان پانچ مکرم و معظم ہستیوں کے صدقے مجھے معاف فرما! ندا آئی ہم نے تیری توبہ قبول فرمائی۔

جنت میں جانے کا ایک منظر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانہ رسالت سے اس شان کے ساتھ برآمد ہوئے کہ حضرت ابوبکر کے کندھے پر آپ کے ہاتھ رکھے ہوئے تھے دائیں جانب حضرت عمر اور بائیں جانب حضرت عثمان آپ کی چادر کا کنارہ تھامے ہوئے اور سامنے علی المرتضیٰ تھے آپ نے فرمایا جنت میں ہم اسی طرح داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے!!

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر، عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

ایک ہی نور؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم، حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے ایک ہزار سال قبل عرش اعظم کے دائیں جانب نور کی صورت میں ظہورپذیر تھے۔

لواء الحمد پر تحریر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لواء الحمد کی بابت آگاہ فرمایا اس پر تین سطریں اس طرح مرقوم ہیں۔

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم)

اختیار خلفاء راشدین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عرش سے منادی ندا کرے گا کہاں ہیں اصحاب مصطفیٰ؟ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لایا جائے گا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جائے گا! آپ جنت کے دروازے پر ٹھہریں، تجھے اختیار دیا گیا ہے جسے چاہیں جنت میں جانے دیں جسے چاہیں روک رکھیں! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میزان کے پاس کھڑا رہنے کا اختیار ہوگا آپ سے کہا جائے گا رحمت خداوندی کے موافق جس کے چاہو وزن بھاری کردو اور جس کے چاہو علم خدا کے مطابق ہلکے! اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو حسین و جمیل جوڑے لائے جائیں گے اور ارشاد ہوگا انہیں پہن لیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا یہ زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے آپ کے لئے بنائے گئے تھے انہیں آپ کے لئے ہی مخصوص کر رکھا تھا اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کے اس خاص درخت سے حضرت موسیٰ کی طرح ایک عصا دیا جائے گا جس کے اشارے سے لوگوں کو حوض کوثر کی طرف بلایا جائے گا اور دشمنان اصحاب مصطفیٰ کو اس کے ذریعے بھگایا جائے گا۔

دین اسلام کو قائم کرنے والا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ابوبکر سے محبت کی اس نے دین اسلام کو قائم کیا جس نے حضرت عمر سے محبت کی اس نے صراط مستقیم کو پالیا جس نے حضرت عثمان غنی سے پیار کیا اس کا قلب انوار الٰہیہ سے منور ہوگیا اور جس نے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خلفاء اربعہ اور چار جنتی نہریں

اللہ تعالیٰ نے جنت میں چار نہریں جاری فرمائیں اور ہر نہر کو خلفائے اربعہ میں سے کسی کے مشابہ بنایا للذ پانی کی نہر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل کیونکہ پانی سے زمین کی زندگی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا پانی دلوں کی زندگی کا باعث ہے دودھ کی نہر حضرت عمر کے مشابہ ہے جیسے بچہ دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے ایسے ہی دین عمر کی محبت سے قوت پاتا ہے شرابا" طہورا کی نہر حضرت عثمان غنی کے مشابہ ہے کیونکہ یہ مشروب پینے والے کے لئے لذت کا باعث ہے اسی طرح عثمان کی محبت ذکر کرنے والوں کے لئے لذت کا سبب ہے شہد کی نہر یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشابہ ہے جیسے شہد امراض کے لئے باعث شفا ہے اسی طرح علی کی محبت نفاق ایسے موذی مرض کے لئے شفا ہے۔ (ذکرہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ)

میدان حشر میں چار کرسیاں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ونزعنا مافی صدورہم من غل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قیامت کے دن میدان حشر میں سرخ یاقوت کی چار کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر خلفاء اربعہ جلوہ افروز ہوں گے پھر ان کرسیوں کو حکم ہوگا وہ (ہیلی کاپٹر کی طرح) اڑ کر عرش کے نیچے پہنچ جائیں گی وہاں ایک سفید یاقوت کا خیمہ نصب ہوگا۔ خلفاء راشدین کی خدمت میں چار پیالے پیش کئے جائیں گے حضرت ابوبکر، عمر کو پلائیں گے عمر، عثمان کو پلائیں گے، عثمان، علی کو اور علی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دے گا اپنی پوری موجوں سے ان لوگوں کو باہر کرو جو صحابہ کرام اور خلفاء راشدین سے بغض رکھتے تھے وہ میرے نبی کے یاروں کی عزت و عظمت اور شان و شوکت کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ملاحظہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کھول دے گا اور زبان حال سے پکار اٹھیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سعادت و فیروز بختی سے سرفراز فرمایا اور ہم ان کی مخالفت سے بدبخت ٹھہرے پھر حسرت و ندامت کے ساتھ انہیں جہنم میں واپس بھیج دیا جائے گا۔

متقین کے لئے چار نہریں

سورۂ حجر کی تفسیر میں کلمہ متقین کے تحت درج ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے باغات ہیں اور اس میں چار پانی' دودھ' شراب طہور اور شہد کی نہریں جاری ہیں نیز چار چشمے بھی رواں ہوں گے کافور' سونٹھ' سبیل اور تسنیم کا چشمہ اور وہاں کے رہنے والے یاقوت کے مرصع تختون پر جلوہ افروز ہوں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو ابوبکر' عمر' عثمان' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خلفاء اربعہ کو جنت میں جانے کے لئے ارشاد فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگا الٰہی ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جو ہم سے محبت کرتے ہیں ارشاد ہوگا انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

الزھرالفائح میں ہے جو شخص ابوبکر' عمر' عثمان سے محبت کرتا ہے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت کرے گا اور وہ محبین کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جو شخص حضرت علی سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر خلفائے ثلثہ سے بغض رکھتا ہے جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جن محب خلفائے اربعہ؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک نومسلم نصرانی کو دیکھا تو اس سے اسلام لانے کے بارے دریافت کیا وہ کہنے لگا میں ایک بحری جہاز میں سمندری سفر پر تھا کہ جہاز طوفان کی زد میں آکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سمندری موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جا پھینکا جہاں نہایت خوبصورت پھولوں کے پودے تھے باغات میں نہریں جاری تھیں اسی مقام پر مجھے رات نے آلیا وہاں میں نے ایک عجیب و غریب جانور دیکھا جس کا سر شترمرغ سا، چہرہ آدمی کی مثل، پاؤں اونٹ کی مانند اور دم مچھلی جیسی اور وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ المصطفی المختار کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہہ رہا تھا ابوبکر صاحبہ فی الغار، عمر فاتح الامصار عثمان قتیل الدارعلی سیف اللّٰہ علی الکفار، فعلی مبغضھم لعنۃ الجبار فھربت منھا فقالت قف حضرت ابوبکر ان کے یار غار ہیں، حضرت عمر شہروں کے فاتح اور حضرت عثمان اپنے گھر میں شہادت سے سرفراز اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کفار پر اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار ہیں ان کے دشمنوں پر جبار کی لعنت یہ سن کر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے کہا رک جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے جب میں رک گیا تو اس نے پوچھا تیرا دین کیا ہے میں نے کہا عیسائی ہوں اس نے کہا اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا پھر اس نے مجھے کہا ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا کے طالب رہو اور اپنے مقام کو مکمل کرلو۔ میں نے کہا یہ باتیں تجھے کس نے سکھائی ہیں وہ بولا میں جنات میں سے ہوں میری قوم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاچکی ہے اور جب یہ آیت نازل ہوئی قاتلوا فی سبیل اللّٰہ تو حضرت شیرخدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے میں جہاد سے کبھی پیچھے نہیں رہوں گا، پھر ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا بے شک اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو باقاعدہ صف بندی سے جہاد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کرتے ہیں۔

مشاہدہ ذات اور خلفائے کرام

خلفائے اربعہ کے بارے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کا دل مشاہدہ ذات ابیہ سے پر ہے چنانچہ ان کا محبوب ترین وظیفہ لاالہ الااللہ رہا اور حضرت عمر' اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز کو حقیر جانتے۔ اس لئے ان کا مرغوب ترین ذکر "اللہ اکبر" رہا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کو معلول جانتے کیونکہ ہر چیز کا مرجع زوال ہے اسی لئے ان کا محبت بھرا وظیفہ "سبحان اللہ" رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ذات اقدس کی ہستی کا ظہور اسی سے ہی سمجھتے' ہستی کا قیام خدا سے' ہستی کا مرجع خدا کی طرف' اسی لئے ان کا محبوب ترین وظیفہ الحمداللہ رہا! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خلفائے راشدین' ارکان جنت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگو! میں تمہیں جنات عدن و نعیم کی کیفیت سے آگاہ نہ کروں؟ جنہیں کبھی زوال نہیں' صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! فرمایئے! آپ نے فرمایا تم اپنے لئے خلفائے اربعہ کی محبت لازم کرلو! جو زمین میں اللہ تعالیٰ کے شاہد اور جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکر' عمر' عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفار ہے جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

خلفائے راشدین اور قلوب منافقین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چار اشخاص ایسے ہیں جن کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی ہے اور مومن کے سوا ان سے کوئی محبت کر ہی نہیں سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

صدقہ خلفائے راشدین

ایک صالح کا بیان ہے میرا ایک پڑوسی بظاہر بہت گنہگار تھا نحوست سے بچنے کیلئے میں نے اس کا پڑوس چھوڑ دیا جب اس نے وصال کیا تو رات کو میرے پاس ایک طویل قامت آدمی آیا' میں اس کے قد کی لمبائی سے ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا آیئے میرے ساتھ فلاں کی قبر پر! میں اس کے ساتھ قبر پر پہنچا اس کی قبر کھولی گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں وہ ایک سرسبزوشاداب باغ کے اندر ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہے میں نے اس سے اس شان و شوکت اور کرامت کا سبب پوچھا تو کہنے لگا ہر نماز کے بعد میرا یہ معمول تھا اللھم ارض عن ابی بکر و عمر و عثمان وعلي وارحمنی بحبھم۔ الٰہی تو ابوبکر' عمر' عثمان اور علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر راضی رہ' اور ان کے محبت کے صدقے مجھ پر رحم فرما (بس یہ اعزاز انہیں کے وسیلے سے ہے)

خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ

نزجس القلوب میں ہے جب قدافلح من تزکی آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں اپنے آپ کو اپنے مال کا مالک نہیں سمجھوں گا تو ان کی شان میں پھر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرما دی ویجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یاایھاالذین آمنوا اذانووی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکراللّٰہ وذروا البیع۔ تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آج کے بعد کوئی بھی مجھے تاجر نہیں دیکھے گا! تو اللہ تعالیٰ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمادی فیہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ ان میں ایسے لوگ میں ہیں جنہیں کوئی تجارت اور بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی من اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں رات کو کبھی نیند کے قریب نہیں جاؤں گا! اس پر ان کی شان میں یہ ارشاد ہوا کانوا قلیلًا من اللیل ما یھجعون بہت قلیل لوگ ہیں جو رات کو سوتے نہیں

مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے باپ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت عمر جنت میں ان کے رفیق حضرت نوح علیہ السلام ہیں، حضرت عثمان جنت میں ان کا رفیق میں ہوں، علی جنت میں ان کے رفیق حضرت یحییٰ ابن زکریا ہیں۔ طلحہ جنت میں ان کے رفیق حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیر جنت میں ان کے رفیق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں سعد بن ابی وقاص جنت میں ان کے رفیق حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں سعید بن زید جنت میں ان کے رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ان کے رفیق حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح جنت میں، ان کے رفیق حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا عائشہ! میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المومنین ہو نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قریش کے دس آدمی جنتی ہیں پھر ان کے آپ نے اسماء گرامی شمار کرائے۔ طبری بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دس آدمیوں کی ارواح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تخلیق فرمایا جو جنت میں ہے۔

امت پر سب سے زیادہ مہربان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ دین اسلام میں سب سے زیادہ قوی فاروق اعظم ہیں اور شرم و حیاء میں سب سے فائق حضرت عثمان غنی ہیں اور قوت فیصلہ میں سب سے بڑھ کر علی المرتضیٰ ہیں۔

ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرات طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبدالرحمٰن اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

آپ نے فرمایا ہر نبی کا کوئی راز دار ہوتا ہے اور میرے راز دار حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ کی کنیت ابومحمد، والدہ کا نام صفیہ ہے وہ اسلام سے مشرف ہوئیں، نبی کریم نے غزوۂ احد میں طلحۃ الخیر، یوم حنین میں طلحۃ الجود اور غزوے العشیرہ میں طلحۃ الفیاض کا لقب عطا فرمایا کیونکہ انہوں نے ایک کنواں خرید کر وقف کردیا ایک اونٹ ذبح کرکے لوگوں کو کھلایا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں ایک دن وہ مجھے بڑے افسردہ نظر آئے میں نے سب دریافت کیا وہ کہنے لگے میرے پاس مال و دولت بہت جمع ہوگیا اس لئے پریشان ہوں میں نے کہا اسے تقسیم کردیں چنانچہ انہوں نے تمام مال و دولت لوگوں میں تقسیم کردیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھا یہ تقریباً چار لاکھ کا مال تھا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فصیح ملیح اور صبیح کہہ کر بلایا اور فرمایا ابو محمد! تمہیں بشارت ہو تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ نے محو کردیئے ہیں اور تمہارا نام مقربین کے رجسٹر میں درج کرلیا ہے۔

کون احمد؟ آخری نبی!

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرا بصرہ کے بازار میں جانا ہوا' مجھے ایک راہب ملا' وہ پوچھنے لگا کیا احمد ظاہر ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبدالمطلب! اسی ماہ میں وہ ظاہر ہوں گے وہی آخری نبی ہیں' حرم سے نکلیں گے اور نخیل و سباخ کی طرف ہجرت اختیار کریں گے

آپ فرماتے ہیں جو کچھ راہب نے کہا میرے دل پر نقش ہوگیا میں تیزی سے واپس آیا تو لوگوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا' ان سے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو آپ کو اطاعت قبول کرلی ہے پھر میں نے راہب سے جو کچھ سنا تھا اس سے مطلع کیا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طلحہ! تم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کرلو کیونکہ وہ حق کے داعی ہیں چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلحہ کے اسلام لانے اور راہب نے جو کچھ کہا تھا' سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کا نام اسلام اور قبل از اسلام طلحہ ہی رہا! حضرت ابوبکر اور حضرت طلحہ دونوں قرین سے معروف ہوئے کیونکہ دونوں کو اسلام لانے کی پاداش میں نوفل بن خویلد نے ایک رسی سے باندھ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو رہائی سے نوازا۔

ایک مرتبہ حضرت طلحہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا طلحہ یہ جبرائیل ہیں جو تمہیں سلام سے یاد فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرا میں معاون رہوں گا یہاں تک کہ نجات دلاؤں گا' ربیع الابرار میں ہے کہ ان کا نام اس لئے طلحہ پڑا کہ انہوں نے ایک مرتبہ سو غلام خرید کر آزاد کئے تھے اور ان تمام کا نکاح بھی کرا دیا اور ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا گیا۔

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ 34 ہجری میں شہادت سے سرفراز ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر کی کنیت ابوعبداللہ اور والدہ کا نامہ صفیہ بنت عبدالمطلب جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ ہیں حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے بقول بعض آٹھ برس کے تھے کہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ آپ کے حقیقی بھائی حضرت سائب اور حقیقی ہمشیرہ ام حبیبہ بھی اسلام سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰن اور علاتی ہمشیرہ زینب نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں پہلے شخص نے جنہوں نے تلوار چلائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر تو ارکان اسلام میں سے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمارہے تھے اور وہ پنکھا ہلا رہے تھے کہ حضور بیدار ہوئے اور فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو آپ کو سلام کہہ رہے ہیں نیز فرماتے ہیں روز قیامت میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے چہرے کو جہنم کی چنگاریوں سے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ 34 ہجری بعمر 67 برس شہادت سے شاد کام ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمانہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدا لکعبہ تھا' بعض نے عبدالحارث اور عبدِ عمر بھی لکھا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا آپ کے حقیقی بھائی کا نام اسود اور دو علاتی بھائیوں نے نام عبداللہ اور عثمان بن عوف تھے۔ ساٹھ برس تک کی عمر میں اسلام لائے اور ساٹھ سال تک اسلام میں زندہ رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجارتی قافلہ شام آیا اور وہ سبھی اشیاء نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور میرا سلام حضرت عبدالرحمٰن سے کہہ دیجئے نیز جنت کی بشارت سنایئے۔ آپ کے فضائل میں سے یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اور فرمایا کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرے سبب یہ ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرمارہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھتے ہوئے اول وقت میں نماز پڑھانا شروع کردی (ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماچکے ہوں) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور ایک رکعت آپ کی اقتداء میں ادا کی' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن مسلمانوں کے سرداروں میں ایک سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسبیل جنت سے سیراب فرمایا ارشاد ہوا' عبدالرحمٰن آسمانوں اور زمینوں میں امین کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے 65 احادیث روایت فرمائیں۔

فرشتوں کا مقدمہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں ایک مرتبہ بے ہوشی کا عالم مجھ پر طاری ہوا' میرے پاس دو سخت ترین فرشتے آئے اور وہ کہنے لگے ہمارے ساتھ چلیں ہم نے اللہ عزیزامین کے حضور تیرا مقدمہ دائر کرنا ہے' ایک بولا انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ تو ان لوگوں میں ہے جس کے لئے شکم مادر میں آنے سے پہلے ہی سعادت و فیروز بختی لکھی جاچکی ہے حضرت عبدالرحمٰن انتہائی متواضع اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے اپنے غلاموں میں ایسے گھل مل جاتے کہ پہچاننا مشکل ہوتا۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے ساتھ شام جانے کا قصد فرمایا تو پتہ چلا وہاں وبائی امراض پھیل چکے ہیں لوگوں نے واپسی کے بارے میں مختلف آرا پیش کیں' تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جہاں وباء پھوٹ پڑے وہاں جانے کا قصد نہ کرو اور اگر اس سرزمین میں جہاں تمہارا قیام ہے وباء پھیل پڑے تو وہاں سے بھاگنے کا ارادہ بھی نہ کرو!

وباء سے حفاظت کا نسخہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وباء پھیل رہی ہو تو اپنے ابرو میں کنگھی کرلو' وباء سے محفوظ رہو گے حضرت امام زہری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں وباء پھیلے تو اسی جگہ کا پانی لیکر وہاں چھڑکاؤ کردیا جائے تو وباء سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاہرہ مصر میں عظیم وباء کا ظہور ہوا' کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اللھم یالطیف لم تنزل بنافیما نزل انک لطیف لم تزل حی قیوم صمد باقی لہ کنف وانی یااللہ' یالطیف' تیری ذات والا ہی کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دوام ہے جو کچھ تو نے نازل فرمایا اس کے متعلق ہم پر رحم فرما بے شک تو لطف فرمانے والا ہے تو ہمیشہ حی قیوم ہے اور تو ہی باقی ہے اور تیری طرف سے ہی بچاؤ ہے!

اصحاب بدر کی خدمت

ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا جو کوئی بدری صحابی ہے وہ میرے پاس تشریف لائے اس کے لئے میرے پاس چار لاکھ دینار ہیں چنانچہ متعدد اصحاب بدر میں سے آپ کے ہاں پہنچے آپ نے اس دن ڈیڑھ لاکھ دینار ان کی خدمات میں پیش کئے اور جب رات ہوئی تو آپ نے عام لوگوں کے لئے بھی سخاوت کا سلسلہ جاری رکھا اور تحریر کہا کہ فلاں کو اتنے دیئے جائیں فلاں کو اتنے یہاں تک کہ اپنا کرتہ اور عمامہ تک سخاوت میں لکھ دیا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں صبح نماز ادا کی' حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن کو میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں بشارت سنایئے اللہ تعالیٰ نے تمہاری سخاوت کو شرف قبول سے نوازا ہے اور تم اللہ و رسول کے وکیل ہو' اپنے مال کو جس طرح چاہو صرف کرو تم سے حساب نہیں لیا جائے اور جنت کا مژدہ مبارک ہو۔

تیس ہزار غلام آزاد

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس ہزار غلاموں کو آزادی عطا فرمائی نیز امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے لئے ایک باغ وقف فرمایا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا جب تمہارا وصال ہو تو تجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ دیدی جائے وہ کہنے لگے میں آپ کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مزار شریف کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لیٹے ہوئے شرم آئے گی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت مثالی تھی ایک بار انہوں نے عہد کیا ہم میں سے جو بعد میں فوت ہوگا وہ دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس ان کی قبر حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ حضرت ابراہیم بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں بنائی گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن نے چار بیبیاں چھوڑیں۔ ترکہ میں ہر ایک کو اسی اسی ہزار دینار ملے' 81ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے آپ کے دو بھائی علاقی' عامر اور عمیر ہیں حضرت سعد 17 برس کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک ہزار سواروں کے برابر طاقت رکھتے تھے نیز فرمایا سعد تم جہاں کہیں بھی جاتے ہو دین اسلام کی خدمت کرتے رہتے ہو' مدینہ طیبہ سے دس میل کی مسافت مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخیر میں فوت ہونے والے آپ ہیں 55 ہجری بعمر ساٹھ سال اس دارفانی سے کوچ فرماگئے مقام عقیق سے صحابہ کرام آپ کے جسداقدس کو اٹھاکر مدینہ طیبہ لائے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے آپ کی نماز جنازہ میں امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن بھی شریک ہوئیں۔ حضرت سعد سے دو صد ستر احادیث مروی ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالاعور ہے آپ کے والد زید بن نوفل اسلام سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشرف ہوئے۔ واحدی کا قول ہے کہ یہ آیت والذین احبسوا الطاغوت ان یعبدوھا، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابوذر اور حضرت زید بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حق میں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف سے ہدایت عطا فرمائی تھی کہ وہ بچپن سے ہی بتوں سے نفرت کرتے رہے۔

ایک بار حضرت سعید نے اپنے والد زید کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مغفرت کی دعا کرائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا سے نوازا اور بشارت عطا فرمائی کہ یہ روز قیامت ایک جماعت کی بخشش کا سبب ہوں گے حضرت سعید کی ہمشیرہ حضرت ملا کہ بھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئی جو حسن و جمال میں مثالی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا ان سے نکاح ہوا، اس نے حضرت عبداللہ کو جہاد سے روکا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو چنانچہ اس بناء پر اسے طلاق دیدی گئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے فرزند کو اس کی یاد میں شعر گنگناتے سنا تو رجوع کی اجازت دی، حضرت سعید کا انتقال وادی عقیق میں اپنی زمین پر پچاس ہجری میں ہوا۔ آپ کو بھی صحابہ کرام مدینہ طیبہ لے آئے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ 48 احادیث ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابوعبید ابن جراح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر ہے اسلام سے قبل بھی اسی نام سے معروف تھے ابوعبیدہ کنیت ہے ان کے والد غزوۂ بدر میں کفار کے ساتھ قتل ہوئے آپ کی قبر غوربیسان میں ہے وہ اپنے رفقاء سے فرمایا کرتے، پرانے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبرلو! کیونکہ اگر تم میں سے کسی نے اتنے گناہ کے کہ زمین سے آسمان تک ان سے بھر جائیں تو ایک نیکی تمام کو مٹانے کے لئے کافی ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رفقاء سے ایک مرتبہ فرمایا اپنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسی خواہش کا اظہار کرو! ایک صاحب بولے میری آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھرپور ہو' اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردوں' دوسرا بولا کاش یہ جواہرات سے بھرپور ہوجاتا اور میں تمام موتیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کاش کہ یہ حضرت ابوعبیدہ جیسے انسانوں سے بھرجاتا' ان کا وصال 18 ہجری کو سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مقدس میں ہوا' یہ طاعون عمواس میں مبتلا ہوکر راہی بقاء ہوئے' اس وقت آپ 58 سال کے تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ　　جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

محبوب مصطفیٰ ﷺ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے ایک دن پوچھا آپ کو میں محبوب ہوں یا حضرت فاطمہ آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، تم سے زیادہ محبوب ہے، اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو! علامہ کلابازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ فاطمہ کے لئے میں رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت کا مرکز قلب ہے اور عزت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پس علی، نبی کے نزدیک زیادہ جلیل القدر ہیں۔

امن کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں کی محبت آخرت میں امن کی ضمانت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال درخت کی سی ہے فاطمہ اس کا تنا، علی اس کی شاخیں، حسن و حسین اس کے پھول اور ان تمام سے محبت کرنے والے پتے ہیں اور ہم سبھی یقیناً جنتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں آفتاب ہوں علی چاند، فاطمہ زہرہ (ستارہ) حسن و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حسین فرقدین (دو مرکزی ستارے) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی، میری، تمہاری تخلیق کا جوہر ایک ہی ہے، مزید فرمایا ہم ایک ہی درخت سے ہیں جڑ میں، شاخ تم، ڈالیاں، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور جو شخص اس درخت کی کسی بھی ڈالی کو تھام لے گا وہ جنت میں جائے گا۔

نیز فرمایا میرے اہل بیت کشتی نوح کی مثل ہیں جو اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی جو رہ گیا، ڈوب گیا۔

نجوم رسالت : اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم، میرے صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں تم سے جس کسی نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت سے سرفراز ہوا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ستاروں سے تشبیہ دی کیونکہ مسافروں کو راہ نجات کی رہنمائی ستاروں سے ہی ملتی ہے ایسے ہی صحابہ کرام کی محبت احوال قیامت میں نجات کا باعث ہوگی۔

محبت آل رسول ﷺ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی محبت میں انتقال کرے گا۔ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اہل بیت کی محبت میں فوت ہونے والے کو عزرائیل علیہ السلام جنت کی خوشخبری دیتے ہیں جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اس خوش نصیب کے مزار کی زیارت کے لئے رحمت کے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔

اہل سنت کی سند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جو شخص محبت آل رسول میں فوت ہوگا وہ اہل سنت و جماعت میں شامل ہوگا۔ مزید فرمایا جو شخص محبت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آل رسول میں وصال کرتا ہے اسے جنت میں ایسے اعزازواکرام کے ساتھ بھیجا جائے گا جیسے دلہن کو اپنے گھر بھیجا جاتا ہے نیز فرمایا جو آل رسول کی عداوت میں مرا' میدان حشر میں اس کی پیشانی پر نقش ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم کردیا گیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آل رسول کی عداوت میں مرے گا اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا لوگو! سن لو جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی دشمنی میں مرے گا اسے بہشت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ (قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخصوص آل کے علاوہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے تمام امتی آپ کی معنوی آل میں داخل ہیں (کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایمانداروں کی مائیں فرمایا اور نبی منزلہ امت کے لئے باپ ہوتا ہے اس بناء پر تمام امتی حضور کی اولاد ہوئے لہٰذا تمام ایماندار حضور کی معنوی آل میں شامل ہیں (تابش قصوری)

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کی آل کون ہیں؟ فرمایا ہر متقی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی عارف نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے فرمایا بیٹا تم نے اپنا نسب بڑی خوبی کے ساتھ مجھ تک پہنچایا اور اسی پر قناعت اختیار کرلی حقیقتاً تم میں میرا وہی ہوگا جو نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور میری طرح توبہ!!

قنبر نامی ایک چھوٹی سی چڑیا ہے اس کے سر پر تاج سجا ہوتا ہے اس کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وظیفہ یہ ہے۔ الٰہی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں پر لعنت فرما، کہتے ہیں اس کا گوشت قولنج کے لئے نافع ہے!

باب فاطمہ پر آواز؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے سے گزرے ہوئے آواز دیتے الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیب ویطھر کم تطھیرا اہل بیت رسول کریم! نماز کے لئے بیدار ہوجاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کا فیصلہ فرمایا اور تمہارے رجس کو تمہارے قریب تک نہیں آنے دے گا! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے طمع، بخل کی پلیدی کو آنے ہی نہ دیا بلکہ سخاوت کا بیج بو دیا ہے بعض فرماتے ہیں رجس سے مراد طمع اور بخل ہے جبکہ تطہیر سے سخاوت!!

پانچ سے پانچ؟

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں میں پانچ اور رکھی ہیں۔

قناعت میں عزت

گناہ میں لذت

شب بیداری میں ہیبت

بھوک میں حکمت

ترک طمع میں دولت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ عزت والے پانچ شخص ہیں زاہد، فقیہ صوفی، غنی متواضع، فقیر شاکر اور شریف سنی یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

والا

حضرت کلبی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اہل بیت فاطمہ، حسن و حسین ہیں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اہل بیت صرف امہات المومنین ازواج رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

جنتی محل اور خدیجتہ الکبریٰ؟

نسفی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں جنت میں حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل کو دیکھا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وہاں سے ایک سیب توڑ کر مجھے کھانے کو دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے سبب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک لڑکی عطا فرمائے گا چنانچہ جب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر میں سیدہ فاطمہ جلوہ افروز ہوئیں تو نو ماہ تک ام المومنین سیدہ خدیجتہ کے جسم پاک سے خوشبو آتی رہی۔ اور جب سیدہ فاطمہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو بعدہ ویسی خوشبو کا پتہ نہ چلتا چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنت کا اشتیاق ہوتا تو سیدہ فاطمہ سے زیادہ پیار فرماتے۔ جب آپ بڑی ہوئیں تو آپ نے فرمایا دیکھئے اب یہ حور کس کی قسمت کا ستارہ بنتی ہے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج سیدہ فاطمہ کا جنت میں ان کی والدہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ کے محل میں عقد ہوا ہے حضرت اسرافیل نے خطبہ پڑھا، جبرائیل و میکائیل گواہ بنے اور اللہ تعالیٰ ولی اور شوہر ان کے لئے ہوئے ہیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی مسجد میں ہی تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کا نکاح تمہاری زوجیت میں دیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو شاہد بنایا ہے شجر طوبیٰ کی طرف وحی کی گئی ہے کہ ان پر یاقوت کے زیورات اور ریشم کے جوڑے نثار کرے چنانچہ ان پر نثار کردیئے۔ یاقوت کے موتی' زیورات اور لباس حوروں نے لوٹ لئے ہیں اب وہ قیامت تک ایک دوسرے کو تحائف میں دیتے رہیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوالحسن تمہیں مبارک ہو قبل اس کے کہ میں تیرا نکاح فاطمہ سے زمین پر کرتا اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح آسمان پر کردیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے ایک ایسا فرشتہ آسمان حاضر ہوا ہے جیسا تمام آسمانوں میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تمہیں تمہاری نسل کی پاکیزگی کی بشارت دینے آیا ہوں اور میرے پیچھے پیچھے یہی بشارت سنانے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آرہے ہیں ابھی وہ یہ بات کہنے پائے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی پہنچ گئے اور میرے ہاتھوں ایک سفید ریشم کا ٹکڑا رکھا جس پر خط نور تحریر تھا میں نے تحریر کی بابت پوچھا تو حضرت جبرائیل نے کہا اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف دیکھا تو تمام مخلوق سے آپ کو منتخب فرمایا اور رسالت عظمیٰ سے تجھے سرفراز فرمایا۔ پھر دوبارہ دیکھا آپ کے بھائی' وزیر اور رفقاء کو چن لیا' پھر آپ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ کو منتخب کرکے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کردیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر جنتوں کو حکم دیا آراستہ ہو۔ حوروں کو فرمایا زینت اختیار کریں شجرۂ طوبیٰ کو فرمایا اپنے ناقابل تصور پھل' پھول بکھیر دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی ہوئی بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگیں ابھی ابھی میرے پاس ایک انصاری آیا اور اس نے اپنی بیٹی کے نکاح میں اس پر بادام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور پتاشے برسائے ہیں' مجھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا منظر یاد آیا تو دل میں خیال کیا ان پر تو کچھ بھی نثار نہیں کیا گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے نبوت و رسالت کے اعزاز و اکرام سے نوازا ہے علی و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا تھا کہ حلقہ عرش کو تھام لیں' جنتوں کو آراستہ کریں' حوروں کو کہہ دیں زیب و زینت سے مرصع خوشی و مسرت کے ساتھ رقص کریں جنتی پرندوں کو حکم دیا نغمہ سرائی کریں' شجر طوبیٰ کو حکم دیا اپنے مروارید' زبرجد' یاقوت ایسے رنگارنگ کے پھولوں اور پھلوں کو بکھیر کریں (چنانچہ ہر ایک نے سر تسلیم کرتے ہوئے اپنا اپنا نذرانہ محبت و عقیدت پیش کیا) (تابش قصوری)

ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے علی و فاطمہ کا نکاح سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک شب معراج میں کیا اور حکم دیا گیا کہ ان پر در' جواہر' مرجان نثار کریں۔ (روحانی طور پر اظہار عظمت کے لئے یہ سبھی روایات ہیں) ورنہ حقیقتاً شریعت محمدیہ کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح صحابہ کرام کی موجودگی میں مدینہ طیبہ 2 ہجری کو ہوا جس میں خلفائے راشدین نے بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیں (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت آدم اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حوروں میں مثل چاند

امام کسائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی بائیں جانب پسلی سے حضرت حوا کی تخلیق فرمائی اور انہیں ستر حوروں کے حسن سے نوازا چنانچہ حضرت حوا حورعین میں ایسے معلوم ہوتی تھیں جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں! حضرت آدم علیہ السلام آرام فرماتھے جب بیدار ہوئے تو انہیں دیکھا اور ان کی طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا! آواز آئی ابھی تم اسے چھو نہیں سکتے تمہارا نکاح ہوگا اور حق مہر کی ادائیگی شرط ہے دریافت حق مہر کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔ ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث مرات۔ تین مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا! نیز فرمایا یہاں تک کہ تم حضرت حوا کو دین کے مسائل سکھائیں۔

حسن آدم علیہ السلام

کان آدم اورعه اللّٰه من الحسن والکمال حتّٰی ان حذه الا یمن یلغب علی شعاع الشمس کان نورمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیه والا یسر یغلب علی ضوء القمر کان نور یوسف علیه الصلوة والسلام فیه۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسے حسن و کمال سے نوازا تھا کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر غالب آجاتا کیونکہ اس میں نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چمک دمک تھی اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پر غالب آجاتا اس لئے اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نور درخشاں تھا۔

پہلی بات؟

حسن و جمال کے حسین ترین دو پیکر حضرت آدم علیہ علیہ السلام اور حضرت حوا نے جب ایک دوسرے پر نظر ڈالی تو اس طرح گویا ہوئے۔ حوا میرا خیال ہے تجھ سے اور مجھ سے زیادہ حسین اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو تخلیق نہیں فرمایا ہوگا! اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا انہیں اپنے ساتھ فردوس اعلیٰ میں لے جائیں اور جنت کے محلات میں سے کوئی محل ان کے لئے کھول دو۔ چنانچہ سرخ یاقوت کے محل کا دروازہ کھول دیا گیا اس میں کافوی خوشبو سے معمور زبرجد کا ایک گنبد باغ زعفران میں قائم تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس گنبد نما مکان کا دروازہ کھولا وہاں ایک سنہری تخت نظر آیا جس کے پائے مروارید کے تھے' اس پر ایک ایسی شہزادی جلوہ افروز تھی جس کے انوار و تجلیات اور حسن و جمال کی شعاعوں نے ماحول کو مزین کر رکھا تھا اس کے سر پر جواہرات سے مرصع سونے کا تاج تھا حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اپنے حسن و جمال کو بھول گئے دریافت کیا یہ شہزادی کون ہے؟ ارشاد ہوا یہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر کہا ان کے شوہر نامدار کا اسم گرامی کیا ہے؟

ارشاد ہوا جبرائیل! قصر یاقوتی کا دروازہ کھولئے چنانچہ اس کا دروازہ کھلا تو وہاں پر بھی کافوری خوشبو سے معمور ایک گنبد نظر آیا جس میں سونے کا تخت تھا اس پر ایک رعنا جوان جلوہ افروز دیکھا جس کا حسن یوسف کی مثل' آواز آئی یہ جوان علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ عنھا کے شوہر نامدار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہے! الٰہی ان کی اولاد بھی ہے؟ آواز آئی جبرائیل! قصر مروارید کے دروازے کھول دو اس میں زبرجد کا گنبد اور عنبر کا تخت پڑا دیکھا جس پر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی صورتیں موجود ہیں ان کی زیارت سے بہرہ مند ہوکر حضرت آدم علیہ السلام واپس پلٹے! اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا سے فرما دیا! فرشتوں نے ان پر جنتی میوے برسائے' اسی وجہ سے مسلمان نکاح کے وقت بادام' مکھانے' پتاشے' سوگی منقی' میوے پر لٹاتے ہیں اور ان کا حاصل کرنا بھی جائز!!

پھر حضرت جبرائیل کو ارشاد ہوا انہیں جنت کی سواریوں پر بٹھاکر جنت عدن میں پہنچا دو! اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جو قسم قسم کے جواہرات سے مرصع تھا جس پر چار گنبد بنے ہوئے تھے قبتہ الرضوان' قبتہ الغفران' قبتہ الرحمتہ' قبتہ الکریم' حضرت آدم و حوا وہاں قیام پذیر ہوئے ان کی خدمت میں جنت کے میوے پیش کئے گئے۔

پھر قبہ رحمت میں گئے' منادی نے ندا کی' آسمان والوں' حضرت آدم و حوا کا نکاح کردیا گیا ہے اور جنت کی ہر چیز ان کے لئے جائز البتہ ایک خاص شجر کی نشاندہی کردی گئی ہے اس کے قریب یہ دونوں نہیں جاسکتے! پھر علم الٰہی کے مطابق جو کچھ ان کے لئے مقدر تھا وہ ظہور پذیر ہوا' حکم ہوا اب تم یہاں نہیں رہ سکتے چنانچہ آدم علیہ السلام باب توبہ سے اور حضرت حوا باب رحمت سے باہر نکلی! ابلیس باب لعنت سے سانپ' باب غصہ اور طاؤس باب غضب سے زمین پر اتر پڑے۔ ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت ہابیل اور ان کی ہمشیرہ جنت میں ہی پیدا ہوئے تھے ابھی شجر ممنوعہ کے کھانے کی نوبت نہیں آئی تھی اس لئے ان کی ولادت کے وقت حضرت حوا کو کسی قسم کی گرانی یا تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔ قابیل اور اس کی بہن زمین پر جنت سے آنے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے بعد پیدا ہوئے۔ (لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے جنتی انسان ہابیل اور دنیا میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا مرد قابیل اور سب سے پہلی خاتون اس کی بہن کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کی بارات

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی! الٰہی میری تجھ سے ایک یہ بھی آرزو ہے جو میرا داماد بنے یا میں جس کا داماد بنوں اسے جنت سے سرفراز کرنا! علامہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے یہ فضیلت قیامت تک برقرار رہے گی جو بھی آپ کی اولاد میں سے کسی بھی امتی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے گا اسے بہشت کی خصوصیت حاصل رہے گی۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس سے رخصتی ہوا چاہتی تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑ لو اور آگے آگے چلو، حضور پیچھے پیچھے روانہ ہوئے، ابھی کاشانہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر دیکھئے! آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو عجیب منظر تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں حضور نے اس شان و شوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت کیا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان شوہر نامدار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پورے اعزازواکرام کے ساتھ پہنچایا جائے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا حضرت میکائیل اور دوسرے فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے دولہا، دلہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے تکبیر رسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاطمہ کا علی سے نکاح کرنے کا حکم صادر ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے جنت کو جس طرح سنوارا اس کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان کی ہے جسے عربی متن میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے یہاں بطور تبرک چند باتیں درج کردی جاتی ہیں (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے آسمانی فرشتے اپنے اپنے مقام سے وہاں اترے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالائے۔ چنانچہ جب وہ محبت و سرور سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اٹھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں حضرت فاطمہ بنت محمد کا علی سے عقد کئے دیتا ہوں فرشتو تم گواہ رہو! اور اس ریشمی کپڑے پر اس شہادت کو ثبت کردیا اور مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ اسے میں تمہیں دکھاؤں اور اس پر نور کی مہر لگاؤں جس کی سیاہی سے مشک کی خوشبو سے فضا معمور رہے اور اسے رضوان جنت کے سپرد کرو

محب طبری بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا الحمد للّٰہ المحمود بنعمتہ ----- (الی الاخر)

روضہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسنون یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور اپنی شہزادیوں کے لئے جتنا مہر مقرر کیا اس سے زیادہ نہ باندھا جائے اور عموماً آپ کے مہر کی رقم پانچ سو درہم ہوتے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک کم از کم جتنی چیز کی بیع ہوسکتی ہے اتنا مہر مقرر کیا جاسکتا ہے امام مالک فرماتے ہیں دینار کا چوتھا حصہ کم از کم مہر مقرر کیا جاسکتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں کم از کم مہر دس درہم ہیں۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ مہر دیا جاسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے راینم احداھن قنطارا فلا تاخذوامنہ شیئا اگر تم حق مہر میں عورتوں کو ایک قنطار تک بھی دے دو تو تمہیں اس میں کچھ کم کرنے کا حق نہیں! سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ برسر منبر کم مہر کی بات کی تو ایک صحابیہ نے کہا حضرت! اللہ تعالیٰ تو ہمیں عطا فرماتا ہے اور آپ روکتے ہیں اس خاتون نے یہی آیت پڑھی اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا عورتیں تو ہم سے بھی زیادہ فقیہ ہیں پھر کبھی آپ نے کم مہر کی بابت بات نہ کی۔

میرا حق مہر شفاعت ہو؟

امام نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حق مہر کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے عرض کیا اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی امت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب امت مصطفیٰ کا پلصراط سے گزر شروع ہوگا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ کریں گی

(گویا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال و دولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نرالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لئے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی امت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میرا مہر شفاعت امت مقرر کیا جائے (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس سے مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا میری مسرت و مسکراہٹ کا سبب یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کا نکاح میرے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ سے کرنے کی بشارت دی ہے گئی کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور علی کو رشتہ زوجیت میں منسلک فرما دیا ہے اور رضوان جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ شجرطوبیٰ کو ہلائے اس نے اسے خوب ہلایا ہے اس کے پتے دستاویز بن کر گرے ہیں جو اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے بخشش نامے ہیں۔ قیامت کے دن یہی دستاویز ان کی بخشش کی سند ہوگی۔

جب آیت ان منکم الا واردھا نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمناک ہوگئے صحابہ کرام نے پریشانی کا سبب پوچھا آپ خاموش رہے، سیدہ فاطمہ کو علم ہوا تو حاضرخدمت ہوئیں، عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کیوں پریشان ہیں۔ آپ نے یہی آیت سیدہ فاطمہ کو سنا دی۔ ان منکم الاوادھا، اس پر سیدہ فاطمہ کی آنکھوں سے بھی آنسو نمودار ہونے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچیں اور فرمایا یا شیخ المہاجرین اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی طرف یہ آیت نازل کی ہے، وان منکم الاواردھا، کیا آپ حضور کی امت کے بوڑھوں پر ایثار کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت علی سے امت کے جوانوں پر نثار ہونے کا عہد لیا، بعد حضرت امام حسن و حسین سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تو وہ امت کے کم عمروں پر قربان ہونے کو تیار نظر آئے پھر ازخود امت مصطفیٰ کی عورتوں پر ایثارو قربانی کا قصد فرمایا اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے نیز فرماتا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہے فاطمہ کو بشارت دیجئے وہ غمگین نہ ہوں میں تمہاری امت کے ساتھ اسی طرح پیش آؤں گا جیسے فاطمہ کی رضا ہوگی۔ (سبحان اللہ)

جنتی لباس؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی شادی کی شب رونا آیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبب دریافت فرمایا آپ عرض گزار ہوئیں ابا جان یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے مجھے دنیا سے کسی قسم کی محبت و رغبت نہیں لیکن آج شب مجھے اپنی اس حالت پر قدرے خطرہ سا محسوس ہوا کہ کہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نہ کہہ دیں کہ آپ کیا لائیں؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا خاطرجمع رکھو علی ہمیشہ راضی و خوش رہے ہیں اور (اب بھی ہر بات پر خوش رہیں گے) اس کے بعد ایک مالدار یہودی عورت کی شادی ہوئی اس نے اپنی شادی پر بڑی بڑی امیر عورتوں کو آنے کی دعوت دی۔ وہ نہایت فاخرہ لباس زیب تن کئے آئیں اور انہوں نے بالاتفاق کہا ہم تمام محمد کی صاحبزادی اور ان کے فقر کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں لہٰذا فاطمہ کو بلایا جائے اس نے بلا بھیجا' اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک جنتی جوڑا لئے آموجود ہوئے۔ سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہن کر جب ان کے درمیان جلوہ افروز ہوئیں تو آپ کا لباس دیکھ کر حیران رہ گئیں جب انہوں نے سیدہ پاک کی چادر مبارک کو ذرا سا اٹھایا تو انوار و تجلیات سے تمام ماحول .بقعۂ نور بن گیا۔ پھر پوچھنے لگیں! ارے فاطمہ اتنا خوبصورت اور عدیم المثال جوڑا کہاں سے آیا؟ آپ نے فرمایا یہ جنتی جوڑا جبرائیل لائے ہیں اس پر سعادت مند عورتیں پکار اٹھیں نشھدان لا الہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ اور اسلام لے آئیں پھر جن عورتوں کے خاوند مسلمان ہوئے وہ ان کے پاس ہی رہیں اور جن کے خاوند

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسلام پیش کرنے کے باوجود مسلمان نہ ہوئے تو ان مسلمان خواتین ان سے الگ ہوگئیں اور انہوں نے اپنا نکاح مسلمانوں سے کرلیا!

اپنا نیا کرتہ سوالی کو عطا فرمادیا

ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جس شب شادی تھی' اسی شب ایک سوالی نے دروازے پر آکر سوال کیا' مجھے ایک پرانے کرتے کی حاجت ہے! سیدہ فاطمہ کے پاس ایک پیوند لگا کرتہ بھی تھا آپ نے چاہا اسے وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد لن تنالواالبر حتی تنفقوا مما تحبون(اگر تم بھلائی کے طالب ہوتو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کرتہ اس سوالی کو عنایت کردیا۔ بوقت رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے' رب کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدہ فاطمہ کیلئے خصوصی تحفہ ہے؟ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پہنا اور ان خواتین میں جاکر بیٹھ گئیں' عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی سیدہ فاطمہ کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی تو مشرق و مغرب تک نور ہی نور پھیل گیا یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نور اسلام سے چمک اٹھے اور کلمہ پڑھتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔

شکم مادر میں باتیں

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میرے بطن اطہر میں جب سیدہ فاطمہ جاگزین تھیں تو مجھے کسی قسم کی گرانی محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ مجھ سے باتیں کیا کرتیں۔ جب ولادت فاطمہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا وقت قریب آیا تو میں نے قریشی دائیوں کو بلا بھیجا مگر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخاصمت کے باعث نہ آئیں' ابھی میں سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا ہوگا! معاً چار عورتیں جن کی چمک دمک اور حسن و جمال مثالی تھا جلوہ گر ہوئیں ان میں سے ایک نے فرمایا میں تیری والدہ حوا ہوں' دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں' تیسری بولی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ ام کلثوم اور چوتھی نے کہا میں عیسیٰ علیہ السلام کی والد مریم ہوں (رضی اللہ تعالیٰ عنھن) ہم آپ کی خدمت کیلئے آئی ہیں۔

حضرت سیدہ عائشہ اور سیدہ فاطمہ کی گفتگو

علامہ ابن ملقن' قاضی حسین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کہا میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں جگر گوشہ رسول کریم ہوں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا' دنیا میں تو یہ بات درست ہے لیکن آخرت میں' اس کے برعکس ہوگا کیونکہ میرا قیام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور آپ علی کے محل میں ہوں گی آپ دونوں درجوں کا تقابل خود کرلیں!

حضرت سیدہ فاطمہ نے جواب دینے میں توقف کیا تو حضرت عائشہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور سیدہ فاطمہ کا سراطہر چوم کر فرمایا کاش کہ میرے نصیب ایسے ہوتے کہ میں آپ کے سراقدس کا ایک بال ہوتی!

حیض و نفاس سے پاک

حضرت اسماء زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں حضرت سیدہ فاطمہ ہمیشہ طیبہ و طاہرہ رہی ہیں حالانکہ ان کے شکم مقدس سے حسن و حسین اور دوسری اولاد بھی ہوئی مگر ان پر نفاس کی کیفیت طاری نہیں ہوئی چنانچہ میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے سیدہ فاطمہ کو حیض و نفاس کے معاملہ میں ہمیشہ پاک پایا ہے آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اولاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں' علائی کا بیان ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں سب سے پہلے حضرت قاسم متولد ہوئے' پھر حضرت زینب' حضرت طیب و طاہر' ام کلثوم' رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم یہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئے) حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر سے ہیں)

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن الربیع سے کردیا گیا وہ صاحب مال اور امین ترین شخص تھے' غزوہ بدر میں قیدیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے جب فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی والدہ ماجدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوقت نکاح عطا فرمودہ ہار رہائی کے لئے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ہار دیکھا تو آپ کو بڑا رحم آیا صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو زینب کے قیدی کو ان کے حوالے کردیا جائے اور ان کا ہار بھی انہیں واپس لوٹا دیں چنانچہ انہیں اس شرط پر رہا کردیا گیا کہ حضرت زینب کو ہجرت کرنے سے نہیں روکا جائے گا انہوں نے کہا بہت اچھا' جب حضرت ابوالعاص مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے حضرت زینب کو ہجرت کی اجازت دیدی۔ آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو کچھ لوگ آڑے کسی نے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اپنے نیزہ سے آپ کی طرف اشارہ کیا جس کے باعث حمل ساقط ہو گیا اس پر ابوسفیان بولا۔ ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی ضرورت نہیں البتہ روشن دن میں جانے کی بجائے رات کو مکرمہ مکرمہ سے نکلے! تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ رعب و دبدبہ سے روانہ ہوئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اثنائے راہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بعافیت بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ گئیں پھر آپ کے خاوند تاجر بن کر مکہ سے شام اور وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حضرت زینب کے ہاں پہنچ گئے' آپ نے انہیں پناہ دیدی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو حضرت زینب نے باواز بلند فرمایا لوگو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا بعدہ آپ اپنی صاحبزادی کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا ابوالعاص کی خاطرخواہ خدمت کرو لیکن اسے اپنے قریب نہ آنے دینا کیونکہ تم ان کے لئے حلال نہیں ہو! لوگوں نے ان کے مال پر قبضہ کرلیا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں چاہتا ہوں اس کا مال واپس کردو چنانچہ لوگوں نے مال واپس کرتے ہوئے کہا' کیا ہی اچھا ہو تم اسلام لے آؤ' وہ کہنے لگے مکہ مکرمہ کے لوگوں کی امانتیں میرے ذمہ ہیں میں چاہتا ہوں ان کی امانتیں واپس کرکے اسلام لاؤ چنانچہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ پاک پہنچتے ہی مسلمان ہوگئے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ان کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہزادوں میں ایک فرزند عبداللہ بھی ہیں جن کا لقب طیب و طاہر مشہور ہے یہ بچپن میں مکہ مکرمہ ہی وصال فرماگئے ان کے علاوہ حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ آپ کی حقیقی صاحبزادیاں ہیں جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی بہنیں ہیں ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم متولد ہوئے جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں' اٹھارہ ماہ کی عمر میں وصال فرماگئیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانچ برس قبل از اعلان نبوت متولد ہوئیں قریشی اس وقت تعمیرکعبہ میں مصروف تھے اٹھائیس برس کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ ماہ بعد رمضان المبارک گیارہ ہجری میں وصال فرما ہوئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار شاد علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازجنازہ پڑھائی۔

اونٹنی کی گفتگو اور سیدہ فاطمہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی عصباء جو خیبر میں حاصل ہوئی تھی آپ سے گفتگو کرتے ہوئے سلام عرض گزار ہوئی السلام علیک یابنت رسول اللہ' اے شہزادی رسول آپ پر سلام ہو! کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کوئی کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے ہی والی ہوں' اس پر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور شفقت سے اونٹنی کا سر اپنی گود میں لیکر پیار کرنے لگی' یہاں تک کہ اس نے آپ کی گود میں ہی جان دیدی پھر اسے ایک بڑے کمبل میں لپیٹ کر دفن کردیا گیا تین دن بعد جب اس جگہ کو کھودا گیا تو اس کا کہیں نشان تک ۔ ملا' اونٹنی کا حضرت سیدہ فاطمہ سے ہمکلام ہونا سیدہ کی کرامات میں سے ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے علاوہ کسی سے کبھی ہمکلام نہ ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار یہی اونٹنی کہنے لگی' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی جب چرنے جاتی تو گھاس از خود پکارتی مجھے اپنی خوراک بناؤ کیونکہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جب رات سر پر آتی تو درندے ایک دوسرے کو تاکیداً کہتے اس اونٹنی کے قریب مت جانا کیونکہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے!

وظیفہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں تین دن چولہا ٹھنڈا پڑا ہے میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں۔ یا اول الاولین یا آخر الاخرین یا ذوالقوۃ المتین یا ارحم الراحمین

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی قسم کی بھی حاجت ہو تو جمعرات کے دن اس حاجت کی طلب میں علی الصبح گھر سے باہر نکلتے وقت آیۃ الکرسی، سورۂ آل عمران کی آخری آیت، سورۂ زلزلات اور سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس میں تمام دنیا و آخرت کی حاجتیں ہیں (جو بر آئیں گی)

مناقب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مرج البحرین

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے فرمان مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس مراد سیدہ فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ایک بحر نبوت اور دوسرے بحر فتوت ہیں ان کے درمیان تقویٰ کا وصل ہے لہٰذا دونوں میں محبت ہی محبت ہے کسی طرف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سے زیادتی کا کوئی شائبہ نہیں اور ان دونوں سے موتی اور مونگے حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا ظہور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتے ہیں دو سمندروں کو اللہ تعالیٰ نے ملایا ایک بحر آسمان اور بحر زمین ہے چنانچہ آسمانی دریا کا پانی زمینی دریا میں گرتا ہے تو وہ موتی بن جاتا ہے۔

علامہ ثعلبی رحمہ اللہ علیہ یہاں ایک واقعہ درج کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کھجور کی گٹھلی ایک سیب میں رکھ کر دریا میں ڈال دی بارش ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی بن گیا اور جس حصہ پر بارش کا اثر نہ ہوا وہ اپنی حالت پر ہی رہا حضرت قتادہ فرماتے ہیں مرج البحرین سے مراد بحر روم اور بحر فارس ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدہ فاطمہ کی اولاد میں سے سب سے پہلے ہیں، آپ پانچ بہن بھائی ہیں حسن، حسین، محسن، زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ جن کی کنیت ام کلثوم ہے یہ تمام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی متولد ہوئے۔

برمعادی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاروق اعظم سے کردیا۔ اس کا طریقہ کار یہ طے ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آپ ام کلثوم کے ساتھ نکاح میں رضا رکھتے ہیں تو میں انہیں آپ کے پاس ایک چادر دیکر بھیجوں گا چنانچہ وہ ایک چادر لئے آپ کے پاس آئیں اور حضرت علی کے ارشاد کے مطابق کہا یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد ماجد نے آپ کو کہا تھا آپ نے کہا اپنے والد ماجد سے جاکر کہہ دینا میں راضی ہوں! اللہ تعالیٰ تم سے اور ان سے بھی راضی رہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ام کلثوم اور خوشبو

ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک سفیر بھیجا آپ کی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بند کی اور کہا یہ شاہ روم کی بیوی کو میری طرف سے ہدیہ دے دینا۔ چنانچہ قاصد نے اس کی تعمیل کی شاہ روم کی بیوی نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر تحفتاً" بھیج دیا اور کہا یہ امیرالمومنین کی اہلیہ محترمہ کو پیش کردینا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جب جواہرات پر پڑی اور فرمایا یہ کہاں سے آئے ہیں ام کلثوم نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو وہ فرمانے لگے یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ کہنے لگیں یہ تو صرف میرے لئے ہیں آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے چنانچہ حضرت علی نے فرمایا بیٹی تمہیں ایک دینار کی قیمت کے برابر ملیں گے باقی مسلمانوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاصد بھیجا تھا وہ تو مسلمانوں کا تھا!

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین ہجری 15 ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن کی ولادت کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء نبت عمیس اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ فاطمہ کی خدمت میں بھیجا! جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی گئی نیز ساتویں روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا!

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی ان کا نام رکھئے انہوں نے عرض کیا آپ ہی نام رکھیں آپ ان کے نانا جان ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے کوئی نام نہیں رکھتا چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور بچے کی ولادت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھئے جس کا معنی حسن ہے چنانچہ یہی نام رکھا گیا اسی طرح جب امام حسین پیدا ہوئے تو جبرائیل نے بشارت، مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے کے نام پر شبیر رکھیں جس کے معنی حسین ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

- حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتلقی آدم من ربہ کلمات سے مراد یہ پانچ نام ہیں محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا ان ناموں کو یاد کرلیں کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت پڑے گی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو تین سو سال تک روتے رہے، پھر یاد آنے پر ان ناموں کے توسل سے دعا مانگی اور کہا یا اللہ بحق محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بخشش دے اور میری توبہ قبول فرما لئے، اللہ تعالیٰ نے ان پاس وحی بھیجی اور فرمایا اے آدم علیہ السلام اگر تم ان اسماء کے توسل سے اپنی تمام اولاد کی مغفرت طلب کرتے تو انہیں بھی میں بخشش دیتا۔

کلمات توبہ

امام کسائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کلمات توبہ آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے یہ تھے لااله الاانت سبحانک وبحمدک وعملت سوا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وظلمت نفسی فتب علی خیر التوابین۔جو شخص ان کلمات کو سجدہ کی حالت میں پڑھ کر اپنی غلطیوں کی معافی طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کردے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

دو نور

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علی کو عرش کے پاس دو نور بناکر تخلیق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی پشت میں ہمیں ودیعت فرما دیا۔ پھر ہم مسلسل پاک پشتوں اور پاکیزہ شکموں سے منتقل ہوتے ہوتے عبدالمطلب کی پشت میں پہنچے پھر وہ نور دو ثلث حضرت عبداللہ اور ایک ثلث ابوطالب کی پشت میں رکھے گئے اور پھر نور مجھ سے علی اور فاطمہ میں جمع ہوئے پس حسن و حسین، رب العلمین کے دو نور ہیں۔

الحسین منی وانامن الحسین

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھے جس نے حسین سے محبت کی، (ترمذی شریف) اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نام لوگوں کے علم سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادوں کو ان سے موسوم کردیا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا چنانچہ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حسین کی زیارت سے نوازا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بخاری شریف میں ہے امام حسن، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے صحیح ابن حبان میں ہے کہ امام حسین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ رکھتے تھے، برماوی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حسن سر سے سینہ تک اور حسین نیچے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے۔

الفصول المہمہ میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے پچاس دن بعد حسین شکم مادر میں آئے بعض نے کہا ہے ان دونوں کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ محترمہ ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عجیب خواب عرض کیا کہ آپ کے جسم اقدس کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آپڑا ہے! آپ نے فرمایا یہ خواب تو بہت ہی اچھا ہے میری لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں فرزند پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں کھیلے گا چنانچہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو ان کی گود میں ڈالے گئے۔ امام حسین کی ولادت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دنبہ ذبح کرکے عقیقہ کے عمل کو دوام بخشا اور جب ان کے سر کے بال بنائے گئے تو ان بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی گئی۔

مسئلہ: بچے کے لئے عقیقہ میں دو بکرے اور بچی کے لئے ایک کو سنت قرار دیا گیا ہے جب کہ بچے کی طرف سنت کی ادائیگی کے لئے ایک بکرا بھی کافی ہے امام رافعی اور نووی علیہما الرحمتہ فرماتے ہیں اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ سے بھی سنت ادا ہوجاتی ہے اس بناء پر اونٹ یا گائے سات بچوں یا بچیوں کی طرف سے بیک وقت نیت کرکے ذبح کیا جائے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ علماء حنفیہ فرماتے ہیں قربانی کے حصص میں اگر عقیقہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر عقیقہ کے جانور کو ذبح کرکے پکا کر کھانا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کھلایا جائے تب بھی جائز ہے۔ (تابش قصوری)

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرسکے تو بہت ہی اچھا ہے بصورت دیگر عمر کے کسی بھی حصہ میں والدین یا ازخود بھی یہ سنت ادا کرسکتے ہیں اگر وسائل میسر نہ ہوں تو قرض وغیرہ سے عقیقہ کی سنت ادا کرنا مناسب نہیں، کیونکہ الدین یسر لااکراہ فی الدین تو آسان ہے نیز دین میں سختی نہیں، اس لئے بلاوجہ تکلف میں نہیں پڑنا چاہئے (تابش قصوری)

مسئلہ: ساتویں دن تک بچے کا نام رکھنا اور ختنہ کردینا مستحب ہے بعض نے تو واجب قرار دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتالیس سال کی عمر تھی کہ پچاس ہجری میں زہرخورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے اور اپنی جدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے پہلو جنت البقیع میں دفن ہوئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت امیرمعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے دیکھا جیسے ان کی گرفت میں ہیں پھر ایک مکان میں داخل ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان صلح کرا دی ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس محرم الحرام 61ھ کو جمعہ کے دن شہید کئے گئے اس وقت آپ 56 برس کے تھے آپ کی شہادت پر سورج گہنا گیا لہٰذا نجومیوں کا یہ قول غلط ثابت ہوا کہ سورج گرہن اٹھائیس یا اتیسویں تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے جبکہ روضہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن ہے شرح مہذب میں ہے سورج گرہن کی نماز چاند گرہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ آفتاب کا نفع مہتاب سے زیادہ ہے۔

حضور نے کلی پھینکی اور پھل دار درخت بن گیا

ربیع الابرار میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوسجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا زعفرانی پھل اور عنبر ایسی خوشبو ماحول کو مہکا رہی تھی اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا' پیاسا سیراب ہوجاتا' بکری یا اونٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا' چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام "مبارک" رکھ دیا ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہوگئے ہیں ہم پریشان سے ہوگئے یہاں تک کہ خبر آئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داربقاء کی طرف روانہ ہوچکے ہیں تیس سال بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی پھر خبر آئی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیئے گئے ہیں اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگے جس سے ہم برابر مستفید ہوتے آرہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان ہوئے کہ خبر آئی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے رفقاء شہید کردیئے گئے ہیں۔

شہزادی کسریٰ؟

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسریٰ کی شہزادیوں میں سے ایک شہزادی کو سریہ بنایا اور اس کے بطن سے حضرت امام زین العابدین رضی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت میں جب اسلامی لشکر نے ایران و عراق پر غلبہ حاصل کیا تو کسریٰ کی تین بیٹیاں بھی بطور مال غنیمت قید میں آئیں انہیں فروخت کرنے کی بات ہوئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بادشاہوں کی بیٹیوں کو فروخت نہیں کیا جاتا تاہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک شہزادی کو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حاصل کرلیا ایک حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی گئی اس سے حضرت قاسم متولد ہوئے اور ایک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ودیعت کی گئی جس سے سالم پیدا ہوئے۔

شیطان بکثرت ہوں گے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں سب سے بدتر مال غلام اور لونڈی ہو گا جبکہ خدام کی کثرت ہوگی شیطان نما (انسان) بیشمار ہوں گے حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ عورت کو کبھی راز دار نہ بنانا اور جس کنیز سے خدمت لینا چاہو اس سے کبھی صحبت نہ کرنا!

سلام پر آزادی

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے آپ کی خدمت میں سلام و آداب بجا لانے کے ساتھ ساتھ پھول پیش کئے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے آزاد کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہارے ادب و احترام کو ملحوظ رکھے تم اسے اس سے بھی زیادہ عزت بخشو لہٰذا میں نے اس کی خدمت کا صلہ آزادی عطا کردی۔

دونوں سے محبت؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر فرمایا جو مجھ سے محبت رکھے وہ ان سے بھی محبت رکھے اور ان کے والدین کے ساتھ بھی محبت رکھے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا!

امام حسن کو دیکھتے ہی میرے آنسو نکل پڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نگاہ اٹھائی میری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے، اس لئے کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے آپ کی ڈاڑھی مبارک سے پیار کررہے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرط محبت سے چومتے اور اپنی زبان آپ کے منہ میں ڈال دیتے اور فرماتے الٰہی! میں اس سے بھی محبت کرتا ہوں پس اس سے محبت فرمایئے جو اس سے محبت رکھے آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

ہینڈ رائٹنگ مقابلہ

علامہ نسفی علیہ الرحمتہ مرقوم فرماتے ہیں امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن تختیاں لکھیں اور خوشخطی کی آپس میں بحث کرنے لگے ایک کہتا میرا خط عمدہ ہے دوسرا کہتا میرا خط اعلیٰ ہے چنانچہ فیصلہ کیلئے اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دل رکھنے کیلئے فرمایا آپ جایئے اور اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فیصلہ کرایئے۔ جب والدہ کی خدمت میں پہنچے تو دونوں کی محبت نے کسی کا دل توڑنا پسند نہ کیا اور فرمایا بیٹا آپ اپنے نانا جی کے ہاں جائیں اور وہ عمدہ فیصلہ کریں گے جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو فرمایا سوائے جبرائیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے تمہارے اس معاملہ میں کوئی اور فیصل نہیں ہوگا جبرائیل آئے تو انہوں نے کہا اس کا فیصلہ رب العزت ہی فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل جنت سے ایک سیب لے جاؤ اور ہوا میں پھینکو جس کی تختی پر آ پڑے گا اس کا خط عمدہ ہوگا چنانچہ سیب کو جب ہوا میں اچھالا گیا تو گرتے ہوئے یہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا ایک تختی پر' دوسرا دوسری پر جا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دونوں کا خط ہی اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو برابر کے فیصلہ سے محفوظ فرمایا ہے۔

فرشتے کی حفاظت

ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئیں حضور نے سبب معلوم کیا تو عرض گزار ہوئیں میرے دونوں لخت جگر کہیں کھو گئے ہیں نہ جانے اس وقت کہاں ہوں اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا دونوں شہزادے فلاں مقام پر سو رہے ہیں اور ان کی حفاظت پر ایک فرشتہ مامور ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں پہنچے دیکھا فرشتے نے ایک پر نیچے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے اور دونوں شہزادے آرام فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھایا اور چل دیئے سرراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاحبزادہ مجھے دیجئے آپ مسکرائے اور فرمایا ان کے لئے سواری دیکھئے کتنی عمدہ ہے اور یہ دو سوار کتنے اچھے ہیں جب آپ مسجد شریف میں تشریف لائے تو صحابہ کرام سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو تمام مخلوق سے اعلیٰ ہیں عرض کیا فرمایئے کہا ان بچوں کے نانا اور نانی' صحابہ نے تصدیق کی پھر کہا ان کا نانا میں اور نانی خدیجۃ الکبریٰ ہیں یہ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے والدین سب سے بہتر ہیں جو علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہیں ان کے چچا اور پھوپھی بہتر ہیں چچا حضرت جعفر اور پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما' ان کی خالہ تھیں بہتر ہیں ان کے ماموں بہتر ہیں ان کی خالہ ہیں ام کلثوم' رقیہ اور حضرت زینب ان کے ماموں' عبداللہ طیب و طاہر' قاسم وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایک علوی خاتون اور مجوسی

شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی تو اس کی بیوی سمرقند چلی گئی وہاں جامع مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خوراک کی تلاش میں باہر نکلی اور اس شہر کے ایک امیر ترین شخص کو دیکھا تو اس سے یوں سوال کیا میں ایک علوی خاتون ہیں مجھے بچوں کیلئے کھانے کی ضرورت ہے آپ مجھے تھوڑا سا کھانا مہیا کردو! وہ کہنے لگا تم دو گواہ پیش کرو کہ واقعی علوی ہو۔ وہ بولی میں غریب الوطن ہوں یہ سنتے امیر نے منہ پھیرا اور چل دیا بعدہ ایک مجوسی نے اسے دیکھا تو اسے اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا اسے رحم آیا اور اس نے کھانا پیش کردیا جب رات ہوئی تو اس امیر ترین مسلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ایک نہایت خوبصورت محل کے پاس جلوہ افروز ہیں وہ بولا یارسول اللہ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے ہے وہ بولا میں بھی مسلمان ہوں! آپ نے فرمایا تم اپنی مسلمانی کے گواہ لاؤ؟ یہ سنتے ہی وہ پریشان ہوا' آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک غریب الوطن علوی خاتون آئی اس نے سوال کیا تو نے کہا گواہ لاؤ!

خواب میں یہ منظر دیکھتے ہی بیدار ہوا اور اس عورت کے بارے معلومات حاصل کرنے لگا پتہ چلا وہ مجوسی کے گھر ہے وہاں پہنچا اور مجوسی سے عرض کرنے لگا! اس علوی خاتون کی میں خدمت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ روانہ کردو اور اس کے صلہ میں مجھ سے ایک ہزار دنیا لے لو! مجوسی بولا میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار میں فروخت نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کروں گا! اور سن گزشتہ رات جب تک میں اپنے بچوں سمیت اسلام سے مشرف نہیں ہوا سویا تک نہیں! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو مع اپنے اہل و عیال کے جنتی ہے!

مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون

مجوسی کے گھر سے کھانے کی خوشبو آرہی تھی، پڑوس میں ایک علوی خاتون نے کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا، اس نے کسی سے کہہ دیا اس مجوسی کے کھانے کی خوشبو نے بہت تنگ کر رکھا ہے یہ بات مجوسی کے کانوں تک پہنچی تو اس نے اپنا کھانا اسی سیدزادی کے ہاں بھیج دیا صاحبزادی نے اسے دعا دی کہ الٰہی اس کا حشر میرے نانا جان کے ساتھ ہو پھر کسی صالح انسان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا مجوسی کو جاکر بشارت دو کہ علوی خاتون کی دعا اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں قبول کرلی ہے جیسے ہی اس صالح مرد نے جاکر اسے بشارت سنائی تو فوراً پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللّٰہ واشھدان محمداً رسول اللّٰہ۔

حج کے لئے فرشتہ مقرر کردیا گیا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ ایک صالح مرد ہر سال حج کے لئے جاتا تھا ایک بار حج کی اشیاء خریدنے بغداد شریف کے بازار میں پہنچا تو اسے ایک خاتون نے کہا میں سیدزادی ہوں، میرے یتیم بچے چار روز سے بھوکے ہیں ان کا خیال کرو! یہ سنتے ہی اس نے حج کیلئے جمع شدہ تمام دینار اس سیدزادی کے حوالے کردیئے جب لوگ حج سے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کے لئے گیا وہ جس کسی حاجی سے ملتا بوقت ملاقات کہتا اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول کرے تو جواباً اسے بھی حاجی صاحبان کہتے اللہ تعالیٰ تمہارا حج بھی قبول کرے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

یہ سن کر اسے تعجب ہوا اسی شب اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تجھے تعجب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا فرمائے جو ہر سال قیامت تک تمہاری طرف سے حج کرتا رہے' اب تمہارا دل چاہے حج کرو یا یہیں رہو!

اس کا بدلہ میں دوں گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے اہل بیت کی خدمت میں ہدیہ وغیرہ دے گا اگر وہ دنیا میں بدلہ نہ دے سکے تو آخرت میں اس کا بدلہ میں دوں گا!

دو پھول

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد دنیا میں پھول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور دنیا میں میرے دو پھول حسن و حسین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

امام حسن و حسین پر مجھے فخر ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت میں میرا اور دیگر تمام انبیاء مرسلین کا ٹھہراؤ ایک ہی مقام پر ہوگا! پھر منادی ندا کرے انبیاء کرام اپنی اپنی اولاد پر فخر کریں! تو میں اپنے حسن و حسین پر فخر کروں گا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید عالم نے فرمایا بچے جنت کی خوشبو ہیں (الدر الثمین خصائص الصادق الامین) مزید فرمایا بچے جنت کے پھول ہیں (ربیع الابرار)

نور اور سرور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مشغول نہ رہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں تو دشمنان خدا سے رغبت کیسی؟

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں اپنے اہل خانہ سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے بھاگا ہوا غلام ایسے آدمی کا اللہ تعالیٰ نماز، روزہ اور عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

بوسہ مؤدت و بوسہ رحمت

حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ باپ اپنے بچے کے رخسار کا بوسہ لے تو یہ بوسہ مودت ہے اور بچہ اپنے باپ کے رخسار چوم لے تو بوسہ رحمت کہلائے گا بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی چومنا بوسہ شفقت ہے مومن کا اپنے ایمان دار بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت و اکرام ہے اور زوجہ کا منہ چومنا بوسہ شہوت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے بچوں کا بوسہ لیا کرو کیونکہ اس کے سے اجر ملتا ہے

ہاتھ چومنا سنت ہے

قال فی الروضة: تقبیل الید لذهد اوعلم اوشرف اوصلاح سنة زہد، علم، شرف اور نیکی کے باعث کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے (یعنی عالم دین، شیخ طریقت، ولی اللہ، بزرگ اور نیک لوگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے) (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دنیادار کی عزت و شوکت کیلئے ہاتھ چومنا ناجائز نہیں' اپنے چھوٹے بچے کے رخسار یا ہاتھ پاؤں کا شفقت سے چومنا سنت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے بچے کا بوسہ لینا بشرطیکہ شہوت سے نہ ہو تو سنت ہے کسی فوت شدہ بزرگ کے چہرے کے بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سفر سے آنے والے سے مصافحہ کرنا رخسار پر بوسہ مسنون ہے بلاوجہ کسی کا بوسہ لینا مکروہ ہے صاحب عزوجاہ مسلمان کی تعظیم کے لئے پیٹھ کو خم دیکر اس کا خیرمقدم کرنا جائز ہے بصورت دیگر کسی عام انسان کے لئے پشت خم کرنا مکروہ ہے نیز اہل علم و فضل کے اعزازواکرام کے لئے قیام تعظیمی جائزہے ولاباس بالقیام لاھل الفضل علی وجہ البروالاکرام (واللّٰہ سبحانہ تعالٰی اعلم)

سرخ یاقوت کا محل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! چچا جان تجھے مبارک ہو اس بات کی' اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے سبز یاقوت کا جنت میں محل تیار کرایا ہے میرے لئے سپید یاقوت کا اور تمہارے لئے سرخ یاقوت کا محل بنوایا ہے لہٰذا تمہارا جنت میں مقام حبیب و خلیل کے درمیان ہوگا!

کملی میں چھپالیا

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا چچا اپنی اولاد کو میرے پاس لے آیئے وہ بمع اہل و عیال حاضر ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں سبھی کو چھپا کر یوں دعا کی! الٰہی جیسے میں ان کو اپنی کملی میں چھپایا ہے ایسے ہی روز قیامت انہیں اپنی رحمت کی چادر میں چھپا لینا یہ میرے اہل بیت میں سے ہیں اس پر ذرے ذرے نے امین کہی!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دعائے مغفرت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن دعا فرمائی الٰہی عباس، ان صاحبزادے اور ان سے محبت رکھنے والے تمام کی مغفرت فرمائے گا! مجمع الاحباب میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام تھے مگر وہ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔

آپ بڑے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے مگر ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! چچا؟ آپ بڑے ہیں یا میں؟ تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہوں نے عرض کیا عمر میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ ہیں۔ (تابش قصوری)

ایمان کی دولت؟

غزوہ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرداران مکہ میں شامل تھے، آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے مدمقابل عباس آئیں وہ ان پر حملہ نہ کریں کیونکہ وہ مجبور آئے ہیں سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم تو نہیں چھوڑیں گے جب ہم اپنے بیٹوں، بھائیوں اور باپ تک کو نہیں چھوڑیں گے تو عباس کا بھی لحاظ نہیں رکھا جائے گا اگر میرے مدقابل آئے تو میں ان کے منہ میں تلوار کی لگام دوں گا! اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یاابا حفص (حضرت عمر فرماتے ہیں) آج مجھے پہلی مرتبہ حضور نے اس کنیت سے یاد فرمایا تھا کیا میرے چچا کے چہرے کو زخمی کیا جائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

گا حضرت عمر عرض گزار ہوئے ہرگز نہیں البتہ آپ مجھے اجازت دیں میں ابوحذیفہ کی گردن مار دوں!

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اس بات سے ہمیشہ نادم رہا اور دعا کرتا رہا الٰہی مجھے شہادت عطا فرماکر اس بات کا کفارہ بنا دے چنانچہ چند یمامہ میں شہید ہوئے غزوہ بدر کا نتیجہ فتح کی صورت میں برآمد ہوا تو قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے رات کو حضرت عباس کے کراہنے کی آواز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا مجھے ان کی تکلیف دہ آواز نے پریشان کررکھا ہے۔

یہ سنتے ہی ایک صحابی نے حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کردیں۔ حضور نے فرمایا تمام قیدیوں کے ساتھ ایسے ہی سلوک کرو! جب فدیہ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے تیرے اسلام کو زیادہ جانتا ہوں بہرحال تم اپنا' اپنے بھتیجے نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو!

عرض کرنے لگے! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے پاس تو مال نہیں! اس بات پر مالک علوم غیب' عالم ماکان ومایکون محرم اسرارالٰہی محمد مصطفیٰ نے فرمایا۔

وہ مال کہاں گیا' جس کو آپ نے ام الفضل سے مل کر زمین میں دفن کیا ہے کیا مکہ مکرمہ سے روانگی کی شب ام افضل سے یہ نہیں کہا تھا اگر میں کسی مصیبت میں پڑ جاؤں تو یہ مال میرے بیٹے فضل اور عبداللہ میں اتنا اتنا تقسیم کردینا۔

یہ سن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خیال آیا مسلمان، نیک وبد، پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے! اللہ! کی قسم ان باتوں کو میرے اور ام افضل کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ پانچ سو مثقال سونا جو چلتے وقت ام الفضل کو دیا کہاں گیا؟ وہ بولے آپ کو کس نے مطلع کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے جو عالم الغیب ہے حضرت عباس نے کہا مجھے ایسا ہی رب چاہئے جو عالم الغیب ہو اور یہ کہتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسر منبر فرمایا کرتے لوگو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسے تعظیم فرماتے جیسے بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے لہٰذا تم بھی آپ کی پیروی میں ان تعظیم و تکریم بجالاؤ!

حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش؟

صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا فرمایا کرتے! الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناکر پیش کرتے ہیں ان کے وسیلے سے بارش عطا فرما پھر حضرت عباس سے عرض گزار ہوتے یاابوالفضل! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے بارش کی دعا مانگئے چنانچہ وہ کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا بجالاتے۔ کہتے الٰہی تیرے پاس بادل ہے تیری ہی پاس پانی ہے لہٰذا اپنے کرم سے بادل بھیجئے اور بارش نازل فرمادیجئے الٰہی قوم میرے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوئی ہے انہیں نے باران رحمت سے سیراب فرمادیجئے ہماری جان اور اہل و عیال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے متعلق دعا قبول فرما لے الٰہی! تیری جناب میں ہم بے زبان چوپایوں اور جانوروں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں الٰہی تو اپنے کرم سے مسلسل نافع بارش سے سیراب فرما۔ الٰہی ہم تجھ سے ہی امید رکھتے ہیں۔

الٰہی چھوٹے زاری کرتے ہیں بڑوں پر رقت طاری ہے ہماری فریاد سنئے اور تو ہی فریاد درس ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقت آمیز اور پرسوز دعا کو قبولیت کا زیور پہنایا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ بادل امڈ آئے اور لوگ پکار اٹھے دیکھو رحمت خداوندی کا ظہور ہوگیا لوگ ابھی اپنی جگہ سے واپس نہیں پلٹے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ صحابہ کرام اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اقدس کو مس کرنے لگے اور کہتے جاتے تھے اے ساقی قوم آپ کو مبارک ہو۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم کہنے لگے' واللّٰہ ھوالوسیلہ الی اللہ والمکانۃ منہ اللہ کی قسم یہ اس کی بارگاہ میں وسیلہ جلیلہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مرتبہ بلند ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ 32 ہجری قبول بعض 34 ہجری ۔عمر 88 سال میں وصال فرمایا۔ مدینہ منورہ' جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قدزرت قبرہ والحمدللّٰہ' الحمدللّٰہ مجھے آپ کے مزاراقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہے حضرت عباس بن مرداس بھی صحابی ہیں ان کا مزارپاک بھی بقیع شریف میں ہے اس کی زیارت کا شرف بھی مجھے نصیب ہے۔

(نوٹ) حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق ثابت ہوا کہ اسلاف نے اکابراسلام کے مزارات تعمیر فرمائے اور حضور کے امتی ہمیشہ مزارات کی زیارت کیلئے حاضری دیتے رہے خصوصاً مدینہ پاک کے جنتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

قبرستان، جنت القیع میں صحابہ کرام اور ائمہ دین کے مزارات مرجع خلائق رہے مگر دنیا میں واحد نجدی گروہ ایسا ہے جس نے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور حجاز مقدس کے دیگر مقامات سے مسلمانوں کے خصوصاً صحابہ کرام، ائمہ اسلام کے مزارات کو اکھاڑ پھینکا، تاہم جو عاشقان مصطفیٰ کے دلوں میں ان کی عظمت و رفعت اور مودت و محبت کے چراغ روشن ہیں انہیں بجھا نہ سکتے بناء علیہ آج بھی لوگ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے قبرستانوں جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں ایسے ہی عقیدت و محبت سے حاضر ہوکر دعائیں مانگتے رہتے ہیں جیسے ان کے سامنے مزارات اسی طرح اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں۔

نائب بخش نوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مناقب حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

چچا اور رضاعی بھائی

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور آپ کی والدہ کے چچا کی صاحبزادی کے فرزند ارجمند اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے ان میں سے چار نے اسلام کو پایا (حضرت ابوطالب کی بابت اختلاف پایا جاتا ہے) حضرت حمزہ اور حضرت عباس مشرف بہ اسلام ہوئے' ابولہب نے انکار کیا اور کفر میں مرا' یہ بلحاظ عمر سب سے بڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی کنیت ابولہب سے قرآن کریم میں اس کی مذمت کی اور ہلاکت کا بیان فرمایا' اس کا نام عبدالعزی تھا عزی ایک بت تھا کسی بھی بت کی طرف اللہ تعالیٰ عبودیت کا ذکر قرآن پاک میں نہیں فرمایا ابولہب نے حسن و جمال کے باعث اپنی کنیت اختیار کی حالانکہ گھر والوں نے ابوالضیاء اور ابوالخیر کنیت رکھنے کا مشورہ دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے دل میں یہ بات دور رکھی اور اپنی خواہش کے مطابق ابولہب کنیت پر ہی قانع ہوا۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان نبوت کے دوسرے سال ہی مشرف بہ اسلام ہوئے' ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ آپ شکار پر گئے ہوئے تھے ادھر صفا پر سے ابوجہل کا گزر ہوا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر بکواس شروع کردی اور پھر حد سے بڑھتے ہوئے آپ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جسمانی تکلیف سے دوچار کیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبرواستقامت سے برداشت کیا اور جوابی کارروائی نہ فرمائی' اتفاقاً وہاں ایک لڑکی ابوجہل کی بکواس اور حرکات نازیبا کو سن رہی تھی جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو اس نے ساری باتوں سے آگاہ کردیا۔ یہ سنتے ہی غضبناک حالت میں ابوجہل کے پاس آئے اور اپنی کمان سے اس کا سر پھوڑ ڈالا اور کہنے لگے تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادتی کرتا ہے سن لو! میں نے ان کے دین کو اپنا لیا ہے میں اسی کا قائل ہوں جس کے وہ قائل ہیں قریش دلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور جلالت کا سکہ حضرت حمزہ کے اسلام لانے میں دلوں پر بیٹھ گیا یہ کہہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس و اعلیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتوں آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزہ اللہ و رسول کے شیر ہیں حضرت سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلیٰ اور محبوب ترین مجھے میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سید الشہداء شیر خدا و رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور آپ کے اعضاء کو کاٹ لیا گیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی یہ حالت دیکھ بہت روئے اور یوں کہہ رہے تھے اے میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ بہت زیادہ صلہ رحم کرنے اور بڑے مخیر تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح عطا فرمائی تو میں ستر کفار کو ایسے ہی مثلہ کردوں گا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم لئن صبرتم لھوخیر للصابرین اگر تم کسی کو سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو صابرین کے لئے بہتر ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضور نے یہ پڑھتے ہی فرمایا میں صبر کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے 32 ماہ (یعنی اڑھائی سال) بعد غزوہ احد میں سعادت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے اس وقت 59 سال کے تھے۔
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی شہادت پر آپ کی خدمت میں یوں نذرانہ عقیدت و محبت پیش کیا۔

ابا یعلی لک الارکان ھدت -- وانت الماجد البر الوصول

آپ کے ہم نام حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں ان سے نو احادیث مروی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو صالح رکھی ان کا وصال 61 ہجری میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

شاتمان صحابہ کرام کا انجام

اہل بیت اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین حب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ان سے دشمنی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کے مترادف ہے مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حب اہل بیت کے پردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام کی شان اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں، زبان و قلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے۔ امت مصطفیٰ میں اہل بیت کی جتنی تعریف صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال اور یہی وجہ ہے کہ ایمان و اسلام کے لئے ان کا وجود جزو ایمان اور معیار قرار پایا۔ یہاں عبرت کے لئے شاتمان صحابہ کے شرعی حکم کے ساتھ حکایات درج کی جاتی ہیں۔ ممکن کہ بعض لوگ سبق حاصل کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں کتاب و سنت ناطق ہیں۔ فضائل و مناقب سے کتب تاریخ و سیر پر ہیں۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت، ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو گالیاں دینا بے ادبی اور گستاخی کرنا توہین و تنقیص کا نشانہ بنانا حرام و کفر ہے، جو ایسا کرے وہ ملعون و مفتری اور کذاب ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امیر معاویہ، سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کہے کہ یہ کفر و ضلال پر تھے، وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کو جو اصحاب رسول کی عزت نہ کرے گویا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و دشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

حضرت امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول، قرآن و احکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام کے بغیر نہیں پہنچیں، پس جو ان پر جرح کرتا ہے، اس کا مقصد کتاب و سنت کے مٹانے کے سوا کچھ نہیں پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق، گمراہ، کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے، تم انہیں جہاں پاؤ، ان سے دور رہنا، آپ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلہ وسلم) ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔

(الصارم المسلول ص 583) (ابن تیمیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ، جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا پس جس نے اللہ تعالیٰ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف' شفا شریف)

حکایت : محمد بن عبداللہ المہلبی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا' کیا دیکھتا ہوں' حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ شخص مجھے اور ابوبکر صدیق کو گالی دیتا ہے' آپ نے فرمایا جاؤ ابو حفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ' آپ گئے اور اس شخص کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئے' اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹا دو اور قتل کردو (یاد رہے کہ یہ شخص شیخین کو گالی دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کردیا۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کردیا' میں نے خواب سے اٹھتے ہی اس کے گھر کا راستہ لیا تاکہ اس کو عبرت ناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کردوں ممکن ہے وہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی' دریافت کیا تو اس کے گھر والوں ے کہا آج رات جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا' کسی نے آکر قتل کردیا' میں آگے بڑھا' اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی۔ (کتاب الروح' ابن قیم ص 328)

حکایت : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "جذب القلوب" صفحہ 186 میں نقل فرماتے ہی کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سا مال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے پاس لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہرہ سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کو نکال لیں۔ امیرمدینہ نے بھی بوجہ بد مذہبی اور لالچ اس نامقبول فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا' جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لئے حرم شریف کھول دیں' یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضہ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماعشاء پڑھ چکے' دروازہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے' کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لئے باب السلام پر موجود تھے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دبک کر گریہ زاری کرنے لگا' بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔ ابھی وہ منبر شریف تک بھی پہنچنے نہ پائے تھے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہوا' سب کے سب بمع ساز و سامان وغیرہ جو وہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھر امیرمدینہ ان کا منتظر تھا۔ جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا' میں نے جو کچھ دیکھا اسے سنا دیا' اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا آپ خود جاکر دیکھئے ابھی تک یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مورخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ تاریخ سہموی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص 188)

حکایت: مولوی امیرعلی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی مشہور عالم تصنیف اشعۃ اللمعات ج 4 ص 653 کے حاشیہ پر رقم ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی اور ایک سنی کے آپس میں تعلقات تھے' سنی جب حج کے لئے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا "میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں" سنی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے کہا بتاؤ تو سہی' اس نے کہا تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کر دو گے' سنی نے کہا' عرض کردوں گا' رافضی نے کہا "بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم ولے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردود دشمن نزد شما مدفون اند" بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دو دشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

سنی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں۔ القصہ جب سنی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا' رات کو روضہ النبی کی زیارت کیلئے دوبارہ حاضر ہوا' زاروقطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا' اونگھ طاری ہوگئی' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی' ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہیں' سیدنا صدیق اکبر گردن میں قرآن حمائل کئے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم تلوار حمائل کئے ہوئے ہیں' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دو' حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کردیتے ہیں۔

سنی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا' یہ تمام واقعہ مولوی خدا بخش خان صاحب سے ذکر کیا' تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل و عیال کو روتا ہوا پایا انہوں نے کہا تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لئے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے گڑھے میں پھینک دیا' صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا' رافضی کے اہل و عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا'

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

محمد منشا تابش قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اکابر امت کے فضائل و مناقب

عظمت امت محمدیہ

اللہ تعالیٰ کے وکذالک جعلناکم امة وسطالتکونواشهداء علی الناس۔ہم نے تمہیں ایسی باعظمت امت بنایا تاکہ لوگوں کے لئے تم شاہد بن جاؤ! امت وسط سے مراد بہترین امت ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ علیہ وکنتم خیرامة اخرجت للناس (تمہیں لوگوں کے لئے بہترین امت بنایا) میرے حبیب کے صحابہ تم امت محمدیہ میں بہترین ہو' اس لئے تم نیکی کی تبلیغ کرنے اور برائی سے منع کرنے والے ہو اور تمہارا اللہ پر نہایت پختہ ایمان ہے۔

خدا و رسول کا خلیفہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی تبلیغ کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے وہ اللہ و رسول اور قرآن کریم کا خلیفہ ہے۔ (ظاہر ہے اس امت میں اولین مبلغ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور صحابہ کرام میں بالاتفاق خلفاء راشدین السابقون الاولون من المہاجرین والانصار ہیں اس آیت کی روشنی میں سب سے پہلے مبلغ ہیں لہٰذا اس بناء پر بالتحقیق خلفاء راشدین اللہ تعالیٰ' رسول کریم اور کتاب اللہ کے احکام امت مرحومہ کو پہنچانے کی وجہ سے خلفائے حق ہیں۔ (تابش قصوری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

امربالمعروف کو نہی عن المنکر سے مقدم اس لئے کیا گیا کہ اس میں آسانی ہے اگر یہ کہا جائے کہ امرونہی ایمان کی فرع ہیں اور ایمان اصل تو فرع کو اصل پر کیوں مقدم کیا؟ جواب دیا گیا ہے کہ ایمان میں تمام امتیں شامل ہیں لیکن امربالمعروف نہی عن المنکر امت محمدی کے اوصاف میں خاص ہے اگر کہا جائے یہ کام تو دیگر لوگ بھی کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں جواباً کہا جائے گا وہ لوگ زبانی امرونہی کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ امت مصطفیٰ زبان و عمل سے بھی اور جہاد بالسیف سے بھی جبکہ دوسرے لوگ جہاد سے روکتے ہیں۔

خدا اور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء پر اس آیت کے ذریعے درود شریف سے نوازا ھوالذی یصلی علیکم وملائکتہ وہی ذات ہے جو تم پر صلوۃ بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ نیز امت مصطفیٰ کو بشارت دی لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ فکر نہ کرو غم نہ کرو بیشک تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان میں کامل رہو۔

اعلان محبت

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ارشاد ہوا واتخذاللّٰہ ابراہیم خلیلا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور امت محمدیہ کے لئے اعلان فرمایا یحبھم ویحبونہ میرے حبیب! آپ کی امت خدا سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا ہے اپنی شان کے مطابق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا' امت محمدیہ کے لئے ارشاد ہوا فاذکرونی اذکرکم تم میرا ذکر کرو میں تمہاری مشہوری کروں گا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وایدناہ' بروح القدس ہم روح قدس سے آپ کی مدد فرمائی امت مصطفیٰ کے لئے ارشاد ہوا وایدھم بروح منہ اور ہم نے اپنی طرف سے روح بھیج کر مدد فرمائی

(بلکہ لیلتہ القدر میں تو اللہ تعالیٰ روح الامین کے ساتھ فرشتوں کی جماعتیں حضور کے عبادت گزار امتیوں کی طرف بھیجتا ہے جو انہیں فجر کے طلوع ہونے تک سلام کرتے رہتے ہیں) (تابش قصوری)

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

امت محمدیہ کے لئے اعلان ہوا رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ' ذلک لمن خشی ربہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی' خشیت الہیہ سے جو مرصع ہیں یہ ان کے لئے بشارت ہے

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ میرے گھر حضور آرام فرما تھے کہ تین بار مسکرائے بیداری پر میں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو بخش دیا' اس پر میں بطور اظہار مسرت مسکرایا پھر ایک آواز سنائی دی' جبرائیل نے کہا یہ آوازہ جنت ہے وہ ہر روز بڑے اشتیاق سے پانچ مرتبہ آپ کی امت کو یاد کرتی ہے اور اس کا پانچ بار پکارنا پانچ نمازوں کی طرف مشیر ہے نیز آپ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں میں اپنے امتیوں کو دیکھا تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہیں (جس کے باعث میں خوشی سے مسکرا اٹھا)

چھوٹی عمریں' رحمت خداوندی کا مظاہرہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ پر بے شمار رحمتوں میں سے ایک یہ بھی بڑی رحمت ہے کہ اسے آخیرزمانہ میں پیدا فرمایا اور عمریں چھوٹی بنائیں' ثواب بڑھا دیا۔ حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں دعائیں بھی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے اعلان کردیا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها' جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا عطا کی جائیں گے۔ (اس سے بھی بڑھ اعلان ہوا لیل ے القدر میں ہر قسم کی نیکیاں ہزار مہینوں سے بہتر ہیں صرف ایک رات میں نیکیوں کے انبار لگا دیئے گئے اب یہ رات تو ہر سال آتی رہتی ہے تو ہر سال اس رات میں امت محمدیہ کے عبادت گزار خوش نصیب امتی ایک ایک ہزار ماہ یعنی ساڑھے 83 سال کی نیکیاں حاصل کرلیتے ہیں۔

خطاؤں پر خطا عادت ہماری عطاؤں پر عطا شیوہ تمہارا

امت محمدیہ کے لئے یہ آیت بھی کمال بشارت پر دلالت کررہی ہے کمثل حبة انبت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبه' ان کی نیکیوں کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلے اور ہر خوشے میں سو سو دانے! آخر میں تو مہر ہی لگا دی والصابرون اجرهم بغیر حساب' اور صبر کرنے والوں کو تو اتنا اجر دیا جائے گا جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ (سبحان اللہ)

عظمت مؤذن اسلام

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم بیان کرتے ہیں جو شخص مسجد میں اذان دینے پر مداومت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے چالیس ہزار انبیاء کرام' چالیس ہزار صدیقین اور چالیس ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی شفاعت میں چالیس ہزار جماعتیں ہوں گے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جبکہ ہر جماعت میں چالیس ہزار اشخاص ہوں گے اور اسے ہر ایک جنت میں چالیس ہزار شہر عطا کئے جائیں ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے اور ہر محل میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں چالیس ہزار کرسیاں ہوں گی جن پر حوریں جلوہ افروز ہوں گی ان حوروں میں ایک اس کی مخصوص زوجہ ہوگی جس کے لئے چالیس ہزار خادمائیں ہوں گی اور ان کے لئے چالیس ہزار دسترخوان ہوں گے اور ہر دسترخوان پر چالیس ہزار برتن' ہر برتن میں چالیس ہزار اقسام کے کھانے ہوں گے اور وہ حوریں ایسے زیورات سے آراستہ ہوں گی جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ: یہ تو مؤذن کی شان و شوکت کا بیان ہے علماء و مبلغین کی عظمت کا کیا عالم ہوگا اور پھر شہداء صدیقین خصوصاً انبیاء مرسلین کے اعزازواکرام اور جاہ و حشمت کا تو کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ (تابش قصوری)

ایک لمحہ تدبر و تفکر

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ساعت تصور و تفکر ذات خداوندی سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اس وقت وہ اسی ذات کے تفکر میں ڈوبے ہوئے تھے پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں گیا تو وہ فرمارہے تھے ایک لمحہ کا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرمارہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے بعدہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان تمام باتوں کو آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا ہر ایک نے سچ کہا جایئے اور انہیں میرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پاس بلا لایئے۔ میں تمام حضرات کو بلا لایا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی فکر کے بارے دریافت کیا انہوں نے کہا میں زمین و آسمان کی تخلیق میں فکر کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق' رازق ہے ناصر ہے اور مغفرت فرمانے والا اور برکات کا عطا کرنے والا ہے پھر زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق مدد کرنے والا' اسے پھیلانے والا بابرکت ہے۔ حضور نے پھر اس آیت کریمہ کو پڑھا ان فی خلق السمٰوات والارض (الایہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فکر کی بابت دریافت فرمایا وہ کہنے لگے میں موت اور اس کی کیفیات سے متعلق غور کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہارا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے ایک اور حدیث میں ہے فکر سے عمدہ کوئی عبادت نہیں کیونکہ یہ غفلت کو دور کرتا ہے خشت الٰہی پیدا کرتا ہے جیسے پانی بیج کو اگاتا ہے (گویا کہ فکر عبادت کا مغز ہے) پھر یہ آیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی الذین یذکرون اللّٰہ قیاماً وقعوداً اوعلٰی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض اور فرمایا الذین یذکرون اللّٰہ سے عبادت لسانی' قیاماً وقعوداً سے عبادت جسمانی ہے یتفکرون سے عبادت قلبی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جس چیز سے اسے خطرہ لاحق ہو اس سے بچائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تفکر کے بارے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا میں دوزخ اور اس کے احوال کے بارے سوچتا ہوں اور عرض کرتا ہوں الٰہی تو مجھے حشر میں اتنا وسیع و عریض کشادہ اور طویل کردے کہ میں اکیلا ہی دوزخ کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بھردوں تاکہ تیرے وعدہ کی تصدیق بھی ہوجائے اور امت محمدیہ میں سے کسی ایک کو بھی عذاب نہ ہو۔ حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے پھر حضور نے ارشادفرمایا۔ اراف امتی بامتی ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ بقولہ حتی یصدیق وعدل الٰی قولہ لا ملان جہنم میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں اور اپنے قول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ کلمات کی تصدیق فرمادی۔

خدامہربان

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال کے وقت آنکھیں نمناک ہوئیں تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کیوں پریشان ہیں فرمایا امت کی مغفرت و بخشش کے بارے غمگین ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وماکان اللّٰہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں دے گا جب تک ان میں آپ رہیں گے یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام غیب ہوئے اور تھوڑی سی دیر بعد آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا پھر بشارت دی کہ ان پر میری رحمت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا بشرطیکہ وہ استغفار کرتے رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح انتہائی مہربان والدہ اپنے بچے کیلئے شفیقہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ میری امت پر اس سے بھی زیادہ مہربان و شفیق ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی امت نہیں جس کا بعض حصہ دوزخ اور بعض جنت میں نہ ہو مگر میری تمام امت آخرکار جنت میں جائے گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت؛ امت مرحومہ ہے آخرت میں یہ عذاب سے محفوظ رہے گی۔ (اب امتیوں پر لازم ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا عملاً ثبوت دیں وہ یوں کہ ہم یہ ہی نہ کہتے رہیں کہ امتی ہیں بلکہ سرکار فرمائیں الٰہی! یہ میرے امتی ہیں اگر کسی کے بارے حضور نے فرمادیا یہ میرا امتی نہیں تو کیا بنے گا؟

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان لیا

قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میری اولاد، حضرت نوح علیہ السلام کہیں میری شریعت والے، حضرت ابراہیم کہیں میری ملت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے میری امت اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو جنت میں چلے جاؤ اور یہ اعزاز صرف اور صرف امت محمدیہ کو حاصل ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اپنی طرف نسبت دیتے ہوئے فرمایا عبادی! میرے بندو!

مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تارخ ہے (گو وہ ابن آذر کے نام سے معروف ہوئے) عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بارے علائی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن تمہارے ساتھ ہوں حضرت ابراہیم فرمائیں گے (آپ میری دعا، حضرت عیسیٰ کہیں گے آپ میری بشارت ہیں) (شفا شریف)

درخت، شاخیں اور پھل

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا جس کا عرض

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اس کے درخت لاالہ الااللہ اس کی شاخیں محمد رسول اللہ اور اس کا پھل سبحان اللہ والحمدللہ ہیں اس کے دروازوں پر نقش ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ آپ کی امت کے لئے تیار کی گئی ہے۔ صبح کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟ اور ان کی امت کون؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد میرے حبیب ہیں میری مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں اگر میں انہیں تخلیق نہ کرنا ہوتا تو نہ دنیا پیدا کرتا نہ ہی جنت و دوزخ بناتا' وہ میرے آخری نبی' قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک باعث عزت و عظمت ہے جنت مخلوق پر اس وقت تک حرام جب تک میرے حبیب اور ان کی امت داخل نہ ہوں۔

حضرت مقاتل رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اکہتر مرتبہ ذکر فرمایا ان میں سے یہ بھی ہے ولقد ابراہیم رشدہ من قبل' بیشک ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی رشدوہدایت سے سرفراز کرچکے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانے میں متولد ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ نمرود نے اپنے گھر میں دو سفید پرندے دیکھے ایک نے اسے کہا! نمردو تیرے لئے تباہی مقدر ہوچکی ہے میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے۔ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت پہنچی ہے جب وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے تو ان کی تصدیق کرنا' اس نے حضرت ابراہیم کے چچا آذر سے کہا وہ کہنے لگا ممکن ہے وہ دونوں سرکش جن ہوں نمردو پھر سویا تو اس نے اپنے سامنے نور عظیم دیکھا اس نے اسے مارنا چاہا تو اس کی ایک آنکھ نکل پڑی۔ خواب کی تعبیر دینے والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خواب تو تمہاری سلطنت کی بربادی پر دلالت کرتا ہے۔ پھر وہ سویا تو خواب دیکھا تارخ کی پشت سے چاند برآمد ہوا ہے اور اس نے زمین و آسمان کو منور کر رکھا ہے اس نے آذر سے کہا کہ آج یوں خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگا اس کا سبب بتوں کی بکثرت عبادت و خدمت ہے (فکر کی کوئی بات نہیں)

میرے سوا کون رب ہے؟

اسی رات نمرود نے پھر خواب دیکھا کہ میرا تخت دوسرے تختوں میں گھوم رہا ہے پھر اسے اپنے تخت پر ایک نہایت خوبصورت انسان نظر پڑا جس کے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں میں چاند ہے اور وہ کہہ رہا ہے تو اپنے رب کی عبادت کر' نمرود کہتا ہے کیا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے؟ وہ بولے ہاں! زمین و آسمان کا خالق پھر اس شخص نے تخت سے کہا حرکت کر تو وہ ہلنے لگا! یہاں تک کہ نمرود تخت سے نیچے گر پڑا اور اس پر خواب میں ہی اتنا خوف طاری ہوا کہ ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔ پھر اس نے آذر کو بلایا اور خواب سنایا اس نے کہا یہ خواب تو ملک پر بھاری ہے۔

نمرود کو جب پھر نیند نے آلیا تو اسے بلندی پر ایک نور چمکتا نظر آیا کہ لوگوں کو آسمان پر چڑھتے دیکھ رہا ہے جو ایک نہایت حسین و جمیل شخص کو آسمان سے لا رہے ہیں اور لوگ اسے عرض گزار ہیں آپ ہی کے وسیلے سے زمین موت کے بعد زندہ ہوگی۔!

نمرود نے نجومیوں کو بلایا اور تمام خواب بیان کیا' ساتھ ہی کہا اگر تم لوگوں نے مجھے اس کی تعبیر سے آگاہ نہ کیا تو میں تجھے سزا دوں گا۔ انہوں نے تین دن کی مہلت طلب کی نجومی باہر گئے تو آذر کہنے لگا اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ تیرے نزدیک ہوگا اس کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تجھے چیلنج کرے گا یہ سنتے ہی اس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کی گردن مار دی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

رکھا!

فیملی پلاننگ نمرودی سنت

نمرود نے اپنی بادشاہت و ربوبیت کو بچانے کیلئے آرڈر نافذ کردیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے قریب نہ جائے نیز حاملہ خواتین پر جلاد مسلط کردیئے جیسے ہی کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ اسے قتل کر ڈالتے' انہوں نے تقریباً ایک لاکھ بچوں کو قتل کرڈالا اس سخت ترین پابندی کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن میں محفوظ ہوگئے جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ رسم و رواج کے مطابق بت خانے گئیں تو تمام بت گر پڑے۔ آپ وہاں سے واپس آئیں نمرود نے پوچھا یہ خاتون کون ہے لوگوں نے کہا یہ تمہارے وزیر خاص کی زوجہ ہے! نمرود نے گرفتاری کے بارے کہنا چاہا کہ اس کے منہ سے نکل گیا اچھا جانے دو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایسی کیفیت میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوگئیں۔ آپ وہی پیدا ہوئے۔ والدہ ماجدہ رات بھر آپ کی خدمت میں رہتیں اور دن کو گھر واپس آجائیں بارہا مرتبہ انہوں نے دیکھا حضرت ابراہیم اپنی انگلی کو منہ میں دبائے چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ نکل رہا ہے۔ اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ غار کوفہ و بصرہ کے درمیان ہے بعض نے کہا ہے آپ دمشق کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کا نام برزہ تھا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ آپ عراق (بغداد شریف) میں پیدا ہوئے بعد از ہجرت برزہ میں عبادت کرتے رہے۔

میرا رب کون ہے

جب آپ ایک سال کے ہوئے تو سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ ہے!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا میرا رب کون ہے؟ اس نے لوگوں کی زبان پر جو کلمات رہتے تھے وہ دہرائے کہ تیرا رب نمرود ہے آپ نے فرمایا اس کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم کو والدہ نے پندرہ دن تک پہاڑ میں پوشیدہ رکھا' ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک مہینہ ایک سال کی مانند گزر رہا تھا یعنی آپ اس مقدار سے بڑھ رہے تھے آپ کے والد نے جن کا نام (نونا) تھا انہوں نے غروب آفتاب کے وقت نکالا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غار سے باہر آتے ہی چارپایوں کے بارے سوال کیا یہ کیا ہے والدہ نے کہا یہ اونٹ' گھوڑے' بکریاں' گائے وغیرہ ہیں آپ نے فرمایا پھر ان کا بھی تو کوئی رب ضرور ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا میری والدہ یہ نیل گون گنبد کیا ہے۔ اسے آسمان کہتے ہیں جس نے تمام جہاں کو گھیر رکھا ہے پھر آپ نے پہاڑوں' جنگلوں' درختوں' دریاؤں کے بارے دریافت کیا اور کہا ان کا بھی تو کوئی خالق و مالک ہے!

پھر آپ نے ستارے چمکے ہوئے دیکھتے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا یہ میرا رب ہے۔ پھر چاند نکلا تو فرمایا؟ کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو! جب سورج طلوع ہوا تو کہا اسے بھی میرا رب کہتے ہو؟ (میں تو انہیں رب ہرگز نہیں کہوں گا میرا رب تو وہی ہے جو ان تمام کا' میرا' تمہارا' نمرود کا خالق ہے) نمرود کو پتہ چلا تو آپ کو دربار میں طلب کیا گیا پھر وہ پوچھنے لگا! ابراہیم آپ کس کی عبادت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رب العالمین کی! نمرود بولا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے' تجھے اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے! جس نے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی ہدایت سے نوازا وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی وہی ہے نمرود بولا یہ تو میں بھی کرسکتا ہوں پھر اس کے پاس دو قیدی لائے گئے ایک کو آزاد اور دوسرے کو قتل کرایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب تو وہ ہے جو

Digitized By Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب تو اگر خدا ہے تو مغرب سے آفتاب کو طلوع اور مغرب میں غروب کرکے دکھاؤ! اس ارشاد پر نمرود حیران رہ گیا جب کوئی بات نہ بنی تو کہنے لگے ابراہیم ہماری سالانہ عید ہے آئیں ہمارے ساتھ عید منائیں تجھے عید کا منظر دیکھ کر ہمارا دین پسند آئے گا آپ چند قدم ان کے ساتھ چلے پھر واپس پلٹ آئے۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں علم نجوم بھی علم نبوت میں تھا مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے نبوت سے علیحدہ کردیا کیونکہ نبی کی شان کے لائق نہیں کہ لوگ انہی نجومی کا نام دیں!

بعض بیان کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی عید کے دن بخار میں مبتلا تھے ان کے ساتھ نہ گئے اور موقع کو غنیمت جانا' کلہاڑا لیا اور بتوں کا ستیاناس کردیا۔ تمام بت توڑ پھوڑ دیئے اور بڑے بت کے گلے میں کلہاڑا ڈال آئے۔

شرعی حیلہ

حضرت قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حیلہ جائز ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس مثل سے استدلال کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد خذبیدک ضغثا فاضربہ ولا تحنث (الایہ) سے بھی دلیل پکڑتے ہیں۔

جب نمرودی واپس آئے

جب نمرودی عید میلے سے واپس پلٹے تو کہنے لگے ہمارے بتوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو دیکھا' جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ذکر کررہا تھا پھر نمرود نے کہا اسے لوگوں کے سامنے لایا جائے شاید لوگ اس کی اس کا روای کی شہادت دیں تاکہ جو کچھ اس کے ساتھ کریں جواز مہیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوجائے۔

حضرت ابراہیم تشریف لائے۔ سوال و جواب کی صورت میں آپ نے فرمایا یہ تو آسان سی بات ہے آپ لوگ اپنے بتوں سے ہی دریافت کرلیں ان کی یہ حالت کس نے کی اگر یہ بول سکتے ہیں؟ مگر انہیں ان کی بدبختی نے گرفت میں لے رکھا تھا وہ اپنے کفر میں مزید پختہ ہوگئے حالانکہ ان پر حجت قائم ہوچکی تھی۔

ایک شخص کہنے لگا ابراہیم کو آگ میں جلادو' ابھی اس کی منہ سے اتنی بات نکلی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' چنانچہ قیامت تک اسی حالت میں رہے گا!

خلیل آتش نمرود میں

بیان کرتے ہیں کہ بت پرستوں نے فیصلہ کرلیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دیا جائے چنانچہ نمرود نے اعلان کرا دیا ہر ایک اس نیکی کے کام میں حصہ لے اور جہاں جہاں سے ممکن ہو لکڑیاں لائے ہر ایک لکڑیاں جمع کرنے کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ ایک عورت نے نذر مانی اگر میری فلاں حاجت بر آئے تو میں اتنی رقم کی لکڑیاں ڈالوں گی۔ وہ چرخہ کاتتی سوت تیار کرتی فروخت کرکے لکڑیاں خریدتی اور ابراہیم کو جلانے کی نیت سے چیخہ میں ڈال دیتی یوں وہ اپنے دین کی محبت میں ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتی رہی۔ نہ جانے ان لوگوں کو حضرت ابراہیم کے جلانے میں کیا لطف آرہا تھا بیمار تک وصیت کررہے تھے کہ میرے مال و اسباب سے لکڑیاں خرید کر آگ کو تیز تر کرو! سات روز تک آگ کو سلگاتے رہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے۔ ابلیس نے طریقہ سکھایا اور ایک منجنیق تیار کرائی سب سے پہلے منجنیق کے ذریعے جس چیز کو پھینکا گیا وہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نمرودیوں نے حضرت ابراہیم کو باندھ کر منجنیق میں رکھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تو زمین و آسمان کے فرشتے چیخنے لگے! الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے، آپ کا خلیل آگ میں؟ اور روئے زمین میں اس وقت اور کوئی نہیں جو تیرا نام لینے والا ہو لہٰذا ہمیں اجازت عطا فرما تاکہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔

ارشاد ہوا، وہ میرا خلیل ہے اس کے علاوہ میرا کوئی خلیل نہیں، میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی معبود نہیں، جاؤ! اگر وہ تم سے مدد کا طالب ہوتو مدد کیجئے! اور اگر وہ میرے علاوہ کسی کی مدد کا خواہش مند نہ ہوتو میں کارساز حقیقی ہوں میں خود مدد کروں گا جب لوگوں نے آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا فرشتہ حاضر ہوا کہنے لگا آپ چاہیں تو میں اس پر بارش برسا کر آگ کو بجھا سکتا ہوں اسی طرح ہوا کا فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا حکم ہوتو اسے میں اڑا لے جاؤں!

آپ نے فرمایا مجھے آپ حضرات کے تعاون کی قطعاً" ضرورت نہیں، مجھے میرا رب کافی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو آپ نے یہ کلمہ پڑھنا شروع کردیا لااله الاانت سبحانک رب العلمین لک الحمدولک الملک لاشریک لک۔

حضرت علائی فرماتے ہیں آپ کو آگ میں ڈالنے کے لئے دس نمرودی جوان اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے بعدہ ایک سو آدمیوں نے اٹھانا چاہا تو وہ بھی بے بس ہوگئے پھر دو سو آدمی آگے بڑھے مگر اٹھانے سے عاجز آئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے تم لوگوں میں اٹھانے کی سکت نہیں رہی وہ بولے آپ درست فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اچھاب میرے رب کا نام لے کر اٹھاؤ! انہوں نے استھرای طورپر پڑھابسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اور آگ میں ڈال دیا ایسے نازک ترین مرحلے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کوئی حاجت ہوتو فرمایئے آپ نے فرمایا مجھے تم سے کوئی حاجت۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نہیں، جبرائیل نے کہا پھر رب جلیل سے ہی کہو تو آپ نے فرمایا۔

جانتا ہے وہ میرا رب جلیل آگ میں پڑتا ہے اس کا خلیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبرائیل نے کئی باتیں کیں اور آخر میں دریافت فرمایا کیا آپ کو آگ سے جلنے کا خوف نہیں؟ آپ نے فرمایا اسے کون جلا رہا ہے جبرائیل نے کہا اسے خدائے جلیل نے جلایا ہے ابراہیم نے فرمایا پھر خلیل خدائے جلیل کی رضا پر راضی ہے۔

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی
جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

اسی اثناء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یا نارکونی بردا سلاما علی ابراہیم، اے آگ حضرت ابراہیم کے لئے امن و سکون بن جا! حضرت امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس ارشاد ربانی کو سنتے ہی مشرق و مغرب میں ہر جگہ جلنے والی آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

لطیفہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا سے ڈرتے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہ ڈرے، اس لئے کہ آگ اللہ تعالیٰ کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہے نبی خالق کی صنعت سے نہیں ڈرے، مگر جو آگ نمرود نے سلگائی تھی اور نبی کو غیر اللہ کی بنائی ہوئی چیز سے خوف نہیں آیا کرتا۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جانے پر نہ گھبرائے مگر اپنے بیٹے کے ذبح کرنے پر پریشان سے ہوئے؟ کیا وجہ ہے؟ جواباً" فرماتے ہیں جب آگ میں ڈالے جارہے تھے تو آپ کی پیشانی میں نور محمدی موجود تھا اور ذبح کے وقت وہ نور منتقل ہوکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں پہنچ چکا تھا۔

قوت جبرائیل و خلیل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ انیس الجلیس میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کیا اور کہا میں ایک انگلی کی طاقت سے آسمانوں کو الٹ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تجھ سے زیادہ قوی ہیں اگرچہ وہ منجنیق کے پلے میں ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خلیل اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں! صرف اتنی سی حاجت ہے کہ تم میرے ساتھ آگ میں رہو! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا مجھے یہ قدرت نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں آتش نمرود کو نور توحید سے بجھا دوں گا یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام اپنے دعوے سے دست بردار ہوگئے۔

آتش نمرود کی گفتگو

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آتش نمرود میں پہنچے تو آگ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ! میں اپنی طبیعت کے مطابق کروں یعنی جلادوں یا شریعت کے مطابق کروں! یعنی آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہ کروں؟ آپ نے فرمایا شرع پر عمل کرنا ہی اچھا ہے (یعنی تو مجھے مت جلا)

بیان کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ آگ کو برداً کا حکم نہ فرماتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام محض آگ کی تپش سے ہی چل بستے اور پھر آگ کبھی نہ جلتی اور اگر اللہ تعالیٰ سلاماً کا کلمہ ساتھ نہ فرماتا تو آگ اتنی شدید ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس کی محض ٹھنڈک سے ہی آپ دنیا میں نہ رہتے اور زمین پر خنکی ہمیشہ قائم رہتی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس تر تھا اور جب آگ سے باہر نکلے تو لباس کی تری میں فرق نہ آیا، یعنی آگ کا اتنا بھی اثر نہ ہوا کہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپ کا تر لباس خشک ہو جاتا۔

حضرت علائی کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک آتش پروف کرتہ لائے تھے وہ پہنایا گیا اور کہا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے نیز فرماتا ہے ابراہیم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آگ دوستوں کو کچھ نہیں کہتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے جب صحیح و سالم، دیکھا تو کہنے لگا کیا آپ آگ سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں! جب آپ آگ سے صحیح و سالم باہر تشریف لے آئے تو کہنے لگا میں تمہارے رب کے لئے چار ہزار گائیں ذبح کروں گا وہ کیا خوب رب ہے! آپ نے فرمایا جب تک تو اس ذات وحدہ لاشریک پر ایمان نہیں لائے گا تیری طرف سے کچھ بھی قابل قبول نہیں ہوگا چنانچہ وہ کافر، کافر ہی رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مچھر سے اس کا قصہ تمام کر دیا بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے صحیح و سالم دیکھ کر آپ کو سجدہ کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو مجھے سجدہ کر لیتا تو میں تجھے معاف کر دیتا! اور بخشش سے نوازتا۔

ختنہ سنت خلیلی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں ایک ختنہ بھی ہے مردوں میں سب سے پہلے ختنہ آپ ہی نے کیا اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کان چھیدے۔ امام سہیلی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ یوں پیش آیا کہ انہوں نے کسی شکر رنجی کے باعث قسم کھائی کہ میں اپنے تین اعضاء کاٹوں گی۔ قسم کے کفارہ میں دو کان اور ناک کو چھید دیا گیا' یوں قسم پوری ہوئی (مگر یہی عورتوں کے حسن کا سبب بن گئے اور زیور کی جگہ نکل آتی)

شہزادی شام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شام کے قریب جودی پہاڑ کے دامن میں ایک شہر بعلبک نامی سردار کی صاحبزادی ہیں جو اس علاقے میں زبردست قوت کا مالک تھا حضرت ہاجرہ نے نوے برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام بیس سال کے تھے اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سو سنتالیس برس میں راہی بقاء ہوئیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بالیاں پہنانے کے لئے لڑکیوں کے کان چھیدنا حرام ہیں اور اس پر انہوں نے سختی سے عمل کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواز کا حکم دیتے ہیں البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ فرماتے ہیں۔

علمائے حنفیہ کے نزدیک لڑکے کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں ہے (قاضی خان) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں اپنے اصحاب کے بارے انکار نہیں فرمایا' انبیاء و مرسلین میں بکثرت پیدائشی مختون شدہ تھے۔ خصوصاً حضرت آدم' حضرت شیث' حضرت نوح' حضرت لوط' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت شعیب' حضرت موسیٰ' حضرت سلیمان' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور امام الانبیاء و المرسلین جناب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ متولد ہوئے ان کا ختنہ چاہت خداوندی پر ہی ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے اپنی چاہت کے مطابق جب کن کہتا ہے تو چیز ظہور میں آجاتی ہے۔

طہارت کا حکم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طہارت کا حکم فرمایا تو آپ نے یہ طریقہ استعمال فرمایا آپ نے استنجا کیا' ہاتھ دھوئے' منہ اور ناک میں پانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ڈالا' مسواک کی' مونچھیں کٹوائیں' سر میں مانگ نکالی' زیرناف بال صاف کئے' بغل کے بال اکھاڑے' ناخن کاٹے' پھر حکم فرمایا طہارت کرو' آپ نے اپنے بدن کو دیکھا تو ختنہ کیا اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی ہے بعض نے کہا ہے آپ اس وقت اسی سال کے تھے آپ کو شدید درد ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا تو نے جلدی کی انتظار کر لیتے تاکہ ختنہ کے اوزار آجاتے آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے حکم پر عمل میں تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھتا' آپ نے ابھی یہ الفاظ ادا ہی کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام درد دور کر دیا' اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ختنہ ہوا 13 برس اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ختنہ کے وقت سترہ سال کی عمر تھی۔ خشہ کرنا مسلمان کے لئے لازم ہے البتہ خشہ پر حرام ہے ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے۔

بعض کہتے ہیں ختنہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم عمالقہ سے جنگ ہوئی دونوں طرف سے لوگ قتل ہوئے ان مقتولین کی پہچان مشکل ہوئی تو مسلمانوں کے لئے ختنہ کرنا واجب قرار دیا گیا اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی فرض ٹھہرا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی فرمائی' کے سب سے پہلے آپ کے بال سفید ہوئے۔

تفصیل بڑھاپے کی فضیلت میں گزر چکی ہے نیز خضاب اور کنگھی کے بیان میں بھی ذکر آچکا ہے کہ حنا بلغمی اور سوادی امراض کو مفید ہے جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کی قوت بڑھ جاتی ہے حنا بار دو یا بس ہوتی ہے اگر اسے لونگ کے پانی میں بھگویا جائے تو اس مہدی میں حسن و خوبصورتی اور رنگت میں اضافہ ہوتا ہے ایسی مہدی بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خضابوں کے سردار (مہدی کو اپنے اوپر لازم کرلو' مونچھیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور ناخن کٹوانا اسلام میں سنت قرار دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن چیزوں سے آزمایا گیا وہ اس پر پورے اترے اور ان چیزوں کو اسلام میں بھی برقرار رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام ادیان کے لئے امام بنایا' اور فرمایا سبھی لوگ ان کی اقتداء کریں ان کی تعظیم کریں دین اور نسب کی رو سے شرف حاصل ہے۔

مسئلہ:۔ مونچھیں کترنے' ناخن کاٹنے' بغل کے بال اکھڑنے میں داہنی طرف سے ابتداء مسنون ہے چالیس دن سے زائد تک رکھنا مکروہ ہے زیر ناف بال صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر حرام ہے۔ (روضہ)

چالیس کا عدد متعدد واقعات سے وابستہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس دن میں تیار ہوا' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتیں مناجات کا ارشاد ہوا' اکثر انبیاء کرام کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم ملا اگر کوئی شخص نبی کے زمانے میں نبی ہونے کا خواہش مند ہوتو وہ کافر ہوگا (قواعد زرکشی بروایت حلیمی) اور ایسے ہی وہ شخص بھی کافر و مرتد ہوا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حین حیات دعویٰ نبوت کیا یا بعداز وصال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نبی ہونے کا اعلان کرے وہ کافر و مرتد اور اس کے تمام ماننے والے کافر و مرتد ہوں گے جیسے حضور کے وقت مسیلمہ کذاب اور چودھویں صدی ہجری میں مسیلمہ پنجاب قادیانی کذاب ہوئے ان کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔

1974ء پاکستان کے آئین میں قومی سطح پر اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ (تابش قصوری)

انسانی معاملات کی حکمت چالیس روز بعد ظاہر ہوتی ہے نفاس کے ایام کی غالب تعداد چالیس دن ہی ہے نطفہ ایک حال سے دوسرے کی طرف چالیس دن میں بدلتا ہے۔ زمین کی کیفیت بھی ہر چالیس روز کے بعد بدل جاتی ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جبکہ جسم زمانہ کی تبدیلی سے آہستہ آہستہ بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس یوم بعد ہوتا ہے اسی لئے بعض اولیاء کرام نے چالیس روز میں صرف ایک دن کھانا اختیار فرمایا انبیاء مرسلین کو چالیس آدمیوں کی قوت عنایت فرمائی جبکہ نبی کریم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس نبیوں کی قوت سے نوازا اور امت محمدیہ میں چالیس ابدال ہوتے ہیں۔ جب ایمان دار مرتا ہے تو اس کا مقام عبادت چالیس روز تک روتا رہتا ہے شرابی کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی، شرابی کو سزا کی حد چالیس کوڑے ہیں، سخت سردی چالیس دن تک پڑتی ہے دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کی مدت حائل ہوگی جب تمام مخلوق مرجائے گی تو چالیس روز تک مسلسل بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے جسم میں جان پڑ جائے گی بچہ چالیس دن بعد ہنسنے لگتا ہے۔

حضرت امام شافعی و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک نماز جمعۃ المبارک چالیس آدمیوں کے بغیر درست نہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام ذکرالٰہی کی بدولت چالیس دن مچھلی کی پیٹ میں آرام فرما رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد جب چالیس تک پہنچی تو آپ کی تبلیغ کا خوب اظہار ہوا۔

فوائد عجیبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماری کٹ جاتی ہے، شفا آجاتی ہے، اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے فقر نکل جاتا ہے تو فکر داخل ہوجاتی ہے پیر کے دن ناخن کاٹنے سے جنون نکل جاتا ہے تندرستی آجاتی ہے۔ منگل کے روز ناخن کاٹنے سے برص کی بیماری نکل جاتی ہے شفا آجاتی ہے، بدھ کو کاٹنے سے وسواس ختم، اطمینان میسر ہوتا ہے جمعرات کو کاٹنے سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جذام سے صحت اور جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے گناہ ختم رحمت داخل ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن مونچھیں کاٹتا ہے اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل و مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ حائل ہے آپ کے والد کا نام عمران بن یصر بن فاہث ابن لاوی بن یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں مجھے ایک بہترین امت کی خبر ملی ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا بہترین امت کو میری امت بنا دے۔ ارشاد ہوا بہترین امت تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لے مخصوص ہے الٰہی میں نے توریت میں دیکھا ایک امت حج کرے گی اور ابھی اپنے گھروں کو واپس نہیں پلٹے گی مگر اسے بخشش دیا جائے گا ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الٰہی میں توریت میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ تیرا کلام ان کے سینے میں محفوظ ہوگا الٰہی اسے میری امت بنا دے' ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الٰہی میں ایسی امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ کے روزے رکھے گی تو اس کے گیارہ ماہ کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے الٰہی انہیں میری امت بنایئے۔ ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے۔ (الی اخرہ)

عظمت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پکار اٹھے الٰہی پھر مجھے اپنے حبیب کا امتی بنا دے اسی بناء پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے' حضرت کعب احبار کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا امت محمدیہ زمین پر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

چلے گی تو زمین ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہوگی میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا ان کے پاس نور کی لاٹھیاں ہیں اور وہ اسلام ہے میں نے دیکھا ان میں سے جب کوئی سجدہ میں جائے گا تو ابھی سر نہ اٹھائے گا کہ اسے بخشش سے نواز دیا جائے گا۔ میں نے جنت کو پایا تو اسے امت محمدیہ کا یومیہ پانچ مرتبہ اشتیاق سے راہ تکتے دیکھا اور میں نے دیکھا جب وہ ایک ماہ کے روزے رکھیں گے تو ہر روزے کے عوض جہنم کو ان سے پانچ سو سال کی دوری کردی جائے گی۔ میں نے توریت میں دیکھا ان کے لئے بشارتیں اچھے انجام کی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی مجھے اور میری امت کی بخشش عطا فرما آواز آئی میں نے اپنے حبیب اور اس کی امت کو بخشا' اور فرمایا میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کی مثل ہے اور میرا غضب ان سے دور ہے ان کا معمولی سا عمل بھی مجھے قبول ہے اور اس پر میں انہیں بہت کچھ عطا کروں گا جب وہ کہیں گے لاالہ الااللہ تو ان کے لئے توبہ کا درواہ کھلا رہے گا یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے الٰہی مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ ارشاد ہوا میں نے تمہیں اور جملہ انبیاء رسل کو ان کے امتی ہونے کا اعزاز بخشا۔ حضرت علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب نورالنور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء توریت میں برگزیدہ رحمان کہلاتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن اقدس میں شب عاشورا کو جاگزین ہوئے وہ جمعرات تھی آپ کے والد عمران کو بشارت دی گئی تھی کہ جب فلاں ستارہ طلوع ہو اور تمہارے چہرے کا حسن دوبالا ہوجائے تو اپنی زوجہ کے پاس جاکر وہ امانت اس کے سپرد کردینا جو اللہ تعالیٰ نے تیری پشت میں ودیعت فرمائی ہے چنانچہ عمران اس ستارہ کے منتظر رہے۔ نیز شب وروز کسی وقت فرعون سے الگ نہ ہوتے' جب انہوں نے ستارہ دیکھا تو اس وقت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرعون پر نیند کا غلبہ تھا آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے جس کا نام لوخابنت باندبن لاوی بن یعقوب ہے۔ حالانکہ فرعون نے اپنے محل کے گرداگر درندے چھوڑ رکھے تھے جب عمران ان کے پاس گئے تو درندوں نے کہا عمران آپ اللہ کی حفاظت میں ہیں آپ جایئے۔

پرندے' چوپائے گفتگو کرنے لگے

حضرت وھب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پیٹ میں آئے تو چوپائے' جانور آپس میں باتیں کرنے لگے اور فرعون سے کہتے اے ملعون! حضرت موسیٰ اپنی والدہ کے شکم پاک میں آگئے ہیں اب تو کہاں بھاگے گا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا کوئی دریائی جانور ایسا نہ رہا جس نے آپ پر خوشی و مسرت سے جواہرات کو نہ بکھیرا ہو' جانور آپس میں کہتے یہ کلیم اللہ ہیں دریائے نیل کے گرد فردوس بریں کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں۔ آپ تین دن تک دریا میں رہے۔ بقول بعض چالیس دن تک دریا میں رہے اور پھر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی نے آپ کو اٹھایا آپ کی والدہ اپنے نور نظر' لخت جگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال کر گھر واپس آگئیں' شیطان بشکل انسان ان کے پاس آیا اور کہا موسیٰ کو تو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کی والدہ کی طرف بھیجا اور تمام کیفیت سے آگاہ فرمایا بعدہ فرعون کی بیویاں کسی پریشانی میں مبتلا دریائے نیل پر آئیں انہیں آواز آئی جو اس بچے کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اٹھا لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی کو دور کردیا۔ حضرت آسیہ دیکھتے ہی محسوس کرلیا کہ یہی بچہ دشمن فرعون ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو زبان عطا فرمائی اور کہا آسیہ آپ مجھے لے لیجئے۔ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور فرعون کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لئے مصیبت ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ فرعون تین گزرے ہیں فرعون' موسیٰ' سنان' فرعون ابراہیم ریان فرعون یوسف ابن ولید۔

(نوٹ) اس وقت مصری حکمرانوں کا لقب فرعون تھا جیسے آج صدر کے الفاظ عموماً ہر حکمران کے لئے بولے جاتے ہیں۔

فرعون کی ڈاڑھی کلیم اللہ کی مٹھی میں

علامہ علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت آسیہ کے پاس دو سال کے ہوگئے تو ایک دن فرعون نے آپ کو اٹھایا اور آپ کی پیشانی کا بوسہ لینا چاہا تو آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو پکڑ کر داہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ دے مارا۔ اس نے آپ کے قتل کے لئے جلاد بلا لئے۔ آسیہ نے فرعون سے عاجزانہ انداز میں کہا یہ بچہ ہے اسے کیا معلوم تھا یوں ہی واقعہ رونما ہوگیا ہے مگر اس نے ایک کتے اور اونٹ سے امتحان لیا آپ نے کتے کی دم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چار سال کے ہوئے تو فرعون نے اعلان عام کرایا ہم تمام لوگوں کو کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا اس نے لقمہ اٹھانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اس نے دوسرا لقمہ لیا اور کھا لیا اب اس نے ایک اور لقمے کی خواہش ظاہر کی ابھی اس نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھام لیا اور اس کے سر پر دے مارا فرعون نے پھر جلاد کو قتل کیلئے بلایا۔ حضرت آسیہ نے خوشامد کا اظہار کردیا۔ اب اس نے کھجور اور چنگاری سے امتحان لیا۔ آپ نے بحکم خدا چنگاری پکڑی اور منہ میں ڈال لی۔ جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی۔

اگر کہا جائے ہاتھ نہ جلا' زبان متاثر ہوئی تو اس اعتراض کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں اولاً! فرعون کو کاہنوں نے مطلع کیا تھا کہ اس کا زوال ایک

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ایسے لڑکے کے ہاتھوں ہوگا جس پر آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا! جب اس نے آپ کو صحیح و سلامت پایا تو اس نے کہا یہ پہلی علامت ہے اس بناء پر اس نے دوسری علامت دیکھنا چاہتی تو اس نے چھوہارے اور چاندی سے امتحان لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی حفاظت کا انتظام تھا۔ چنانچہ فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حقیقی حال پوشیدہ رہا۔ ثانیاً! آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو ابا کہا تھا جس کے باعث زبان چنگاری سے متاثر ہوئی اور ہاتھ سے اسے طمانچہ مارا تھا پس وہ محفوظ رہا۔ ثالثاً" آپ کی زبان متاثر ہوئی مگر ہاتھ محفوظ رہا اس لئے کہ آپ کی فطرت میں تیزی تھی طبیعت میں عجلت اور جلدبازی کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان کو گویائی سے روک دیا تاکہ راز نبوت و رسالت قبل ازبعث ظاہر نہ ہوں۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب دیگر جوابات سے عمدہ ہے کیونکہ زبان پر سب سے پہلے آتا ہے ابا! کتاب العقائق میں ہے کہ حضرت آسیہ نے فرعون سے کہا تو ایسے کو قتل کرے گا جو ہر وقت تیرے گھر اور ترے سامنے رہتا ہے اسی طرح بندہ جب اللہ کے گھر میں اس کے سامنے دست بستہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے بلکہ اس پر اپنا احسان و کرم فرماتا ہے۔

منصوبہ بندی

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ قصص کی تفسیر میں فرماتے ہیں فرعون سے کاہنوں نے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری ہلاکت کا باعث بنے گا یہ سنتے ہی فرعون نے بچوں کے قتل کا حکم نافذ کردیا حالانکہ یہ حکم اس کی حماقت و بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب کاہن نے کہہ دیا تھا تو وہ پورا ہونا ہی تھا اور اگر بالفرض وہ جھوٹ بول رہے تھے تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر بچوں کو قتل کرانا بے فائدہ تھا۔!

حضرت وھب فرماتے ہیں اس نے ستر ہزار بچے قتل کرا دیئے تھے بعض کہتے ہیں ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں اس نے بچوں کو قتل کرایا نیز اس نے حاملہ عورتوں پر پہرا مسلط کرادیا جو دائی حضرت کلیم اللہ کی والدہ پر مقرر تھی وہ آپ کی والدہ ماجدہ کی سہیلی تھی جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی دائی دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے ازخود کہنے لگی اس بچے کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہی فرعون کا دشمن ہے جب دائی باہر گئی تو فرعونی پہرے داروں کو کسی طرح پتہ چل گیا وہ تلاشی کے لئے آپ کے گھر پہنچنے سے قبل آپ کی والدہ نے آپ کو تنور میں ڈال دیا تھا حالانکہ تنور خوب بھڑک رہا تھا وہ اندر آئے' بسیار تلاش کے باوجود بچہ ہاتھ نہ لگا تو پوچھنے لگے یہاں دائی کیا لینے آئی تھی آپ کی والدہ نے فرمایا وہ میری سہیلی ہے ملنے آئی تھی بعدہ آپ کو تنور سے بالکل صحیح و سالم نکال لیا۔

حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ کی والدہ نے فرعونی کھوجیوں کے خوف سے انجانے تنور میں ڈال دیا تھا جب وہ چلے گئے تو آپ تلاش کرنے لگیں یہاں تک کہ آپ کے رونے کی آواز تنور سے آئی تو آپ تنور سے بالکل صحیح حالت میں اٹھالیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی واوحینا الیٰ ام موسیٰ۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو وحی کی کہ تم اپنے فرزند کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے تین' چار ماہ تک موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وحی قبل از ولادت ہوئی جبکہ سدی بعد کے قائل ہیں قرطبی کہتے ہیں ظہر سے قبل وحی آئی' وحی کے کلمات یہ ہیں فاذاخفت علیہ فالقیہ فی الیم ولاتخا فی ولاتحزنی انارا دوہ الیک۔جب تجھے کسی قسم کا خطرہ محسوس ہوتو اسے دریا میں ڈال دو اور بالکل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فکر نہ کر اور نہ پریشان ہو ہم ضرور تیرے ہاں پہنچا دیں گے۔ یہ آیت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ وحی بعد از ولادت موسیٰ علیہ السلام ہوئی۔ خوف اس چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی اور حزن اس سے ہوتا ہے جو ہو چکی ہے اس تسلی آمیز وحی کے بعد آپ بڑھئی کے پاس گئیں اور اس سے کہا ایک اتنے سائز کا صندوق بنا دو اس نے پوچھا تجھے کو ضرورت درپیش ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بیٹے کو اس میں ڈالنا ہے باوجود اتنے شدید خطرہ کے آپ نے سچ بولنے کو ہی مقدم سمجھا جب بڑھئی نے صندوق بنا دیا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھا تو بڑھئی جلادوں کو خبر کرنے چلا گیا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگا دی اس کی زبان بند ہوگئی وہ ہاتھ کے اشارے بتایا رہا مگر لوگ کچھ نہ سمجھے جب واپس آیا تو زبان کھل گئی وہ پھر لوگوں کو بتانے چلا گیا اب اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا وہ دل ہی دل میں تائب ہو کر کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ میری زبان کھول دے اور مجھے بینا کر دے تو میں یہ بات آئی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان اور آنکھیں درست فرما دیں وہ فوری طور پر سجدے میں گر کر عرض گزار ہوا! الٰہی میری اس نیک بچے کی طرف رہنمائی فرما' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت ماوردی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں آل فرعون میں صرف وہی سعادت مند ہے جو ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ قوم آپ کے قتل کے مشورے کر رہی ہے اس کا نام خزقیل تھا اور فرعون کا چچازاد بھائی تھا بعض اس کا نام شمعون بتاتے ہیں دار قطنی نے کہا ہے کہ آل فرعون میں شمعون کے علاوہ کوئی ایماندار نہیں ہوا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہنا ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی برص میں مبتلا تھی اور اس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا حکماء کو جمع کیا گیا تو نے کہا فلاں دن دریا پر اسے لے جایئے وہاں اس کی صحت کا انتظام ازخود ہوجائے گا چنانچہ وہ دریائے نیل پر آیا' حضرت آسیہ بھی ساتھ تھی وہ بچی دوسری بچیوں کے ساتھ ادھر ادھر کھیل کود کر رہی تھی کہ ایک صندوق لہروں میں نظر آیا' تو اسے فرعون کے پاس نکال لائے۔ لوگوں نے کھولنے کی کوشش کی مگر باآور نہ ہوئی۔ حضرت آسیہ نے آگے بڑھ کر دیکھا تو نور نظر آیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے منہ میں اپنی ایک انگلی چوستے دیکھا جس سے دودھ نکل رہا تھا اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈل دی۔ (حضرت آسیہ کے ہاتھ لگاتے ہی صندوق کھل گیا) فرعون کی پیارسی بچی آگے بڑی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لعاب دہن لیکربدن پر مل لیا وہ فوراً صحت یاب ہوگئی یہ منظر دیکھتے ہی فرعونی کہنے لگے ممکن ہے یہ وہی لڑکا جس کا خوف ہم پر مسلط ہے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم دیا حضرت آسیہ کہنے لگی اس بچے کی عمر تو ایک سال سے زائد معلوم ہوتی ہے جب کہ موجودہ سال کے تمام لڑکوں کو تو نے قتل کرا دیا ہے (خلیج میں آج کا فرعون امریکہ' عراق کے بچوں کے ساتھ وہی سلوک کررہا ہے جو اس دور کے فرعون نے کیاتھا' انشاء اللہ العزیز فرعون موسیٰ خائب و خاسر دریائے نیل میں غرق کردیا گیا اب امریکہ و برطانیہ کے فرعونوں کا ذلت آمیز حشر خلیج میں غرق ہونے کے باعث زمانہ دیکھے گا کیونکہ ہر فرعونے را موسیٰ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ اللہ علیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدر صدام کو کامیابی و کامرانی سے سرخرو فرمائے) آمین (تابش قصوری)

لہٰذا اسے رہنے دو! یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرعون بولا ہاں البتہ یہ تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہوگا مجھے تو اس سے کوئی غرض نہیں۔

نبی کریم سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس وقت فرعون کہہ دیتا کہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے سرفراز کر دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو ایمان و ایقان سے نوازا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو خبر پہنچی کہ میرے نور نظر کو فرعون نے پکڑ لیا ہے تو آپ حواس باختہ ہوگئیں اور ان کا دل اپنے بیٹے کے تصور کے علاوہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا چنانچہ اپنے صاحبزادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا (بعض نے ان کا نام کلثوم رقم کیا ہے) کہ جاؤ اور اپنے بھائی کی خبر لو۔ وہ خاموشی سے فرعون کے محل پہنچی اور پتہ چلا کہ آپ کسی بھی خاتون کا دودھ نہیں پی رہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرمنا علیہ المراضع ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ حرام فرما دیا تھا (سبحان اللہ! نبی کا علم' پہچان اور خدائی فرمان پر عمل' ایک دو دن کے بچے ہونے کے باوجود ہر ایک عورت کے بارے جانتے ہیں کہ یہ میری ماں نہیں' اس کا دودھ مجھ پر حرام ہے نبی کے بچپن کے علم کا یہ عالم اب اعلان نبوت کے بعد کوئی کیا جانے کتنے علوم غیبہ کے مالک بنا دیئے گئے۔ (تابش قصوری)

گھر والوں کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئی حضرت مریم آگے بڑھیں اور فرمایا میں تمہیں ایک ایسے گھر کی خبر دیتی ہوں جو تمہارے اس بچے کی کفیل بن سکتے ہیں اور وہ اس کی خیرخواہی میں معاون ثابت ہوں گے پھر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے بلا لائیں دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ہاتھ میں رو رہے ہیں اور دودھ کے طالب ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھا تو ان کی چھاتی سے چمٹ گئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرعون کہنے لگا! خاتون! اس نے تیرے سوا کسی کا دودھ نہیں پیا' وہ بولیں اس لئے کہ میرا دودھ اس کے لئے بہتر ہے چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ کی والدہ کے سپرد کردیا۔ اور آل فرعون میں کوئی بھی ایسا بندہ بشر نہ رہا جس نے آپ کی خدمت میں جواہرات کا ہدیہ نہ دیا ہو اور آپ کی والدہ نے ان کا مال اس وجہ سے قبول کرلیا کہ حقیقتاً وہ حربی تھے اور حربی کا مال غنیمت ہوتا ہے۔

دودھ چھڑانے کے بعد آپ کی والدہ فرعون کے ہاں چھوڑ آئیں (وہیں پلتے رہے آپ جب جاتی تو وہ خدمت کے صلہ میں احترام بجالاتا) جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرما دیا فرعون نے آپ سے معجزہ طلب کیا حکم آیا اپنے عصاء کو زمین پر ڈالئے جیسے ہی آپ نے عصاء زمین پر ڈالا فوراً اژدھا بن کر بل کھانے لگا! اس کی آواز سے پہاڑ گونجنے لگے۔

عصائے کلیمی کی خاصیتیں

آپ کے لئے وہ عصاء سواری کا کام بھی دیتا یعنی گھوڑا بن جاتا' جب آپ سوتے تو وہ پہرہ دیتا' آپ کی بکریوں کے قریب مکھیوں کو نہ آنے دیتا جب شدت کی گرمی پڑتی تو سایہ دار درخت بن جاتا جس کے سائے میں آپ آرام کرتے جب رات سر پر آتی تو یہ روشن ہوجاتا (گویا کہ بجلی کی ٹیوب روشن ہوجاتی) جب پیاس محسوس کرتے تو وہ چشمہ شیرین بن جاتا جب کبھی کنویں سے پانی نکالنے کی نوبت آتی تو اس کی دو شاخیں ڈول کا کام دیتیں' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دل پریشان ہوتا تو آپ سے باتیں کرکے آپ کے دل کو خوش کرتا۔ (سبحان اللّٰہ وبحمد وسبحان اللّٰہ العظیم)

فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ہوا تو آپ نے فرعون سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے اور تیری قوم کے لئے نبی بناکر مبعوث فرمایا ہے وہ فرماتا ہے میں نے تجھے پیدا کیا' تجھے رزق دیا۔ تجھ پر احسان کیا تجھے نعمتوں سے نوازتے ہوئے چار سو برس بیت رہے ہیں اور تو عداوت سے باز نہیں آتا بلکہ میرا مقابلہ کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے انا ربکم الاعلیٰ) کیا تو میرے ساتھ ایک بات تسلیم کرنے کا عہد نہیں کرلیتا وہ یہ کہ تو اعلان کردے۔ لاالہ الااللہ! بس اتنی بات کہنے سے میں تیرے تمام گناہ معاف کردوں گا اور مزید چار سو سال تک تجھے حکمرانی پر فائز رکھوں گا تجھے گوناگوں تحائف سے بہرہ مند کروں گا۔

جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ایک گنبد نما محل میں رہتا تھا جس کا طول اسی ہاتھ اور اس کی دوسری منزل پر کرسی تھی' یہ سنتے ہی فرعون نے کہا یاموسیٰ! مجھے یوم السبت تک غوروفکر کی مہلت دو' آپ نے مہلت دے دی۔ اس نے اس مہلت کے دوران ستر ہزار جادوگر جمع کئے۔ پھر ان سے سات ہزار کو منتخب کیا' خود اپنے محل کے گنبد میں بڑی سج دھج سے بیٹھا سر پر سونے کا تاج جس میں نہایت اعلیٰ قسم کا جواہر ایسے چمک رہاتھا کہ کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے پر اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جادوگر ستراونٹ کے بوجھ اٹھانے کے برابر رسیاں لے آئے اور بھرے میدان میں پھینک دیں۔ حضرت وھب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رسیاں تین میل لمبائی' چوڑائی تک پھیلی ہوئی تھیں جب سورج کی تپش تیز ہوئی تو وہ رسیاں اور لکڑیاں حرکت کرنے لگیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے جبکہ آپ سادہ سا جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ہاتھ میں عصاء تھا انہیں خوف سا محسوس ہوا اللہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

تعالیٰ نے ولا تخف کہہ کہ تسلی دی کہ آپ ہی غالب رہیں گے اپنا عصاء پھینکئے آپ نے جیسے عصاء پھینکا وہ اژدھا بن گیا نیزے کی طرح اس کے دانت تھے اس نے اپنا منہ کھولا اور چلا گیا جس بڑے پتھر پر سے گزرتا وہ خاکستر ہو جاتا اس اژدھا نے جادوگروں کے سحر کو مسخر کر دیا وہ جس طرف پلٹتا اس کے سامنے کوئی چیز محفوظ نہ رہتی کئی لشکری جان سے ہاتھ دھو بیٹھے پھر اس نے فرعون کے محل کی طرف رخ کیا اس نے نیچے کا جبڑا محل کی بنیاد میں ڈالا اور اوپر کا محل کی مینڈھیر پر رکھا!

فرعون چلانے لگا اے موسیٰ بچایئے بچایئے تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے کہنے لگے ہم رب العلمین کی ذات وحدہ لاشریک پر ایمان لائے۔

لطیفہ عجیبہ باطل کا حملہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا تسلط کبھی نہیں ہوتا جیسے کہ جادوگروں نے حملہ تو کیا لیکن ان کا جادو ناکام ہوا گو پہلے بڑا شور مچاتے تھے وہ صرف اور صرف فرعون رہا ان کے لئے آئے مگر فرعون دہاہان خسران مبین میں پڑے اور جادوگروں پر اللہ کا کرم ہوا وہ ہدایت سے بہرہ ور ہوئے۔ وہ ایک ہی سجدے کے باعث رحمان کی طرف سے جناں کے حقدار ٹھہرے' اے ایمان دار تو تو رحمان کے لئے بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے لہٰذا یقین کرے تجھے ضرور امان نصیب ہوگا اور کامیابی تیرا مقدر ٹھہرے گی۔

بحر محیط میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اسے ایک ہزار مقام پر ہمکلامی کا شرف پایا' اور ہر کلام کے بعد آپ کے چہرے پر انوار و تجلیات کا تین دن تک خوب پہرہ رہتا' کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے چوبیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تین عمل ایسے ہیں اگر وہ انہیں اپنا لے تو جس دروازے سے جنت میں چاہے گا داخل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگا پوشیدہ طور پر مقروض کا قرض ادا کرے۔ اپنے قاتل کو معاف کردے' اور نماز فرض کی ادائیگی کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا کرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ اگر ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کر لے تو اس کے لئے کیا حکم ے فرمایا بے شک وہ بھی جنتی ہے! پوشیدہ قرض سے مراد ایسا قرض ہے جس کے لیتے دیتے وقت کوئی گواہ نہ ہو!

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن یا چالیس دن تک رہے جب انہوں نے دریائی مخلوق کو ذکرخدا کرتے پایا تو تین دن تک انہی کی تسبیح پڑھتے رہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جب معافی طلب کرتا دیکھتا ہے تو اسے معاف فرما کر اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی تمہیں تکلیف دے اسے معاف کردیا کرو اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے گا!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فضائل و مناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاحبزادیوں میں سے تھی ان کے درمیان چوبیس پشتوں کا فاصلہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے بغیر خون کے گوشت کھلا! اللہ تعالیٰ نے ہڈی کھلا دی (جیسے اس کی شان کے لائق ہے)

جب ابلیس جنت سے زمین پر اترا تو وہ کہنے لگا الٰہی! میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر تیار کروں گا اور وہ لشکر عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی تخلیق سے اپنا لشکر بنا لے اور میں اپنی مخلوق سے اپنا لشکر بناؤں گا اور وہ ٹڈی ہے اور اس کے سینہ پر مرقوم ہے ہم اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سب سے بڑا لشکر ہیں۔

یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کئے

حضرت محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں علوم و فنون کے حصول کے لئے ایک شہر میں جاکر تحصیل علم میں مصروف ہوگئے اور پھر ہم پر ایسا وقت بھی آیا کہ خرچہ نہ رہا' ہم نے واپسی کا قصد کیا تو ایک یہودی آیا اور اس نے تین تین درہم فی کس ہمیں عنایت کردیئے جب ختم ہوتے تو وہ ازخود آتا اور ہمیں درہم دے کر چلا جاتا' یہ عمل اس نے چالیس مرتبہ کیا جب ہم نے ایسے کثیر خرچ کے بارے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ طلباء پر خرچ سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو طلب علم میں ایسا نہیں دیکھا جیسے آپ لوگ ہیں بعدہ ہم اس سے رخصت ہوکر حج و زیارت کے لئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے ایک دن میں اس یہودی کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اہل علم پر خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی دولت ابدی سے نوازا ہے۔ میں خواب میں ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا میرے گھر میں سترہ آدمی تھے انہوں نے بھی ایسے ہی خواب دیکھا جیسے کہ میں نے دیکھا تھا جب پیدا ہوئے تو سبھی مسلمان تھے۔

علم اور عقل میں افضل کون؟

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ علم اور عقل کے بارے بحث شروع ہوئی کہ ان میں افضل کون ہے؟ ہر ایک نے مختلف جواب دیا گو بظاہر عقل افضل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لڑکا عالم ہی کیوں نہ ہو اور اسے فتویٰ کی اہلیت بھی ہو مگر مسلمانوں کے لئے اسے امام و قاضی مقرر کرنا درست نہیں۔ اور نہ ہی نابالغ کی طلاق درت ہے؟ بلکہ بہت سے شرعی احکام بھی اس پر نافذ نہیں ہوں گے اس کے برعکس عاقل و بالغ پر تمام انور شرعیہ صحیح ہوں گے بشرطیکہ وہ ان کا مکلف ہو اور جو بات مذکور ہوئیں ان میں بہت سی باتوں میں علم شرط نہیں ہے نیز علم کو عقل کی ضرورت ہے جبکہ عقل کو علم کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرا مال عقلمندوں میں تقسیم کیا جائے تو اسے زاہدوں پر صرف کیا جائے گا لوگ اس کے قائل نہیں کہ اسے علماء کے صرف میں لایا جائے۔

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل دو قسم پر ہے ایک وہ جس کے باعث

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آخرت کے امور کو مقدم سمجھا جاتا ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ زاہدوں کو زیادہ عقلمند تصور کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا مجھے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے احوال سے آگاہ فرمایئے۔ ارشاد ہوا امت محمدیہ کے لوگ علماء و حکماء میں گویا کہ وہ علم و حکمت کے لحاظ سے انبیاء و مرسلین کے وارث اور ان کے قائم مقام ہیں اس لئے کہ وہ تھوڑی سی عطا پر بہت راضی ہوتے ہیں اور میں ان کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجاتا ہوں۔ میں تو انہیں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہنے سے ہی جنت عطا کردیتا ہوں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں تیرے بعد ایسی امت بھیجوں گا کہ اگر انہیں کوئی محبوب ترین چیز مہیا ہوگی تو حمد بجا لائیں گے اور اگر انہیں کوئی نامناسب اور ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ صبر سے کام لیں گے حالانکہ انہیں علم و عقل نہیں ہوگی۔ عرض کیا! یہ کیسے ممکن ہے! فرمایا میں انہیں عقل و علم سے بہرہ مند کردوں گا۔

انتخاب خداوندی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یامریم ان اللّٰہ اصطفاک' اے مریم تجھے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرما لیا' بیان، کرتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لئے چن لیا اگرچہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انہیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں کھلائی تھی ان کے پاس جنت سے رزق آتا اکثر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت طفلی میں حضرت مریم کو حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔

حضرت مریم عموماً فرشتوں کی باتیں سن لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کے ہاتھ پر شفا رکھی اور یہ اعزاز اس وقت تک کسی کو نصیب نہ ہوا تھا نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد طہرک سے مراد یہ ہے کہ حضرت مریم حیض سے مبرا تھیں اور یہ بھی ہے کہ انہیں یہودیوں کے طعن سے پاک فرمایا اور اصطفاک علی نساء العلمین سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور تک کی تمام عورتوں سے فضیلت عطا فرمائی۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ تمام جہاں والوں کی عورتوں سے اس بناء پر فضیلت بخشی کہ ان کے سوا کسی اور عورت کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے بن باپ بیٹا پیدا کیا ہو! ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمام جہان کی عورتوں میں چار کو فضیلت حاصل ہے حضرت مریم، حضرت آسیہ، حضرت خدیجتہ الکبریٰ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن

ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت مریم تیرہ سال کی تھیں کہ ان کے بطن اطہر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلوہ گر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے 66 سال بعد تک زندہ رہیں وصال کے وقت ان کی عمر ایک سو بارہ سال تھی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام بشاء اور حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ ہے۔

حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح

ربیع الابرار میں علامہ زمخشری بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نو ماہ کے تھے تو والدہ نے انہیں سکول بھیج دیا معلم نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے یہ پڑھ لیا پھر معلم نے کہا حروف ابجد پڑھو آپ نے فرمایا اس کی معانیکیا ہیں وہ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا الف سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ ب سے بہجت (خوبصورتی) جیم سے جلال الہ اور دل سے دین خدا ہے اور ہائے ہوز سے مراد ہاویہ جو جہنم کا نام ہے واؤ سے ویل دوزخ' زا سے زفیر جہنمیوں کی خوراک' حطی سے مراد استغفار کرنے والوں کے لئے خطاؤں سے معافی' کلمن سے مراد کلام خدا' غیر مخلوق ہے' سعفص سے مراد صاع بہ صاع یعنی برابر کا بدلہ قرشت سے اجتماع مخلوق کل ہے۔

معلم نے آپ کی والدہ سے عرض کیا اپنے لڑکے کو لے جایئے کیونکہ اسے تو کسی معلم کی ضرورت نہیں۔

مجھے علم نہیں، معلم کا اعتراف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ آپ کو ایک معلم کے پاس لئے گئیں۔ اس نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے فرمایا اس کا مفہوم کیا ہے؟ وہ کہنے لگا مجھے علم نہیں' آپ نے فرمایا اچھا پھر سنئے با سے بہائے خدا' یعنی حسن خداوندی سین سے سنائے خدا یعنی نور خدا' میم سے ملکیت خدا۔

تین نام میزان میں بھاری؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں جب میری امت میزان کے پاس جائے گی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کا ترانہ ہوگا جس کے باعث میزان میں اعمال خوب بھاری ہوں گے دوسری امتیں اپنے اپنے نبی سے عرض گزار ہوں گے امت محمدیہ کے موازین کیسے وزنی ہیں انبیاء فرمائیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے تین ناموں سے کی ہے اگر انہیں میزان کے پلے میں رکھا جائے اور تمام مخلوق کے گناہ دوسرے پلے میں تو پھر بھی امت محمدیہ کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا!

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بچپن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک شہر سے گزر ہوا وہاں لوگوں کو بتوں کے سامنے مانگتے دیکھا' آپ نے دریافت کیا' ان سے کیا مانگ رہے ہو وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیگم کو بچے ہونے والا ہے اور وہ سختی میں مبتلا ہے ہم لوگ اس کے لئے بتوں سے سکون نہ اطمینان کی درخواست کررہے ہیں۔

آپ نے فرمایا اگر اس خاتون کو میں ہاتھ لگا دوں تو اسے بچہ ہوگا چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا اگر میں بتا دوں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو تم ایمان لاؤ گے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا لڑکا ہے! جس کے رخسار پر سیاہ اور پشت پر سفید تل ہے پھر آپ نے فرمایا اے بچے میں تجھے اس خالق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے ساری مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اسے رزق سے نوازا تو جلدی اپنی والدہ کے پیٹ سے باہر آ! چنانچہ لڑکا متولد ہوا بادشاہ نے ایمان لانا چاہا قوم مانع ہوئی مگر وہ ایمان لے آیا اگرچہ قوم نے اسے بیت المقدس سے یہ کہتے ہوئے نکال دیا کہ یہ حضرت مریم کے ساحر میں پھنس گیا ہے۔

وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کے ساتھ جب کبھی بیٹھتے تو انہیں گھر میں پوشیدہ چیزوں کو بتا دیا کرتے' لڑکے اپنے والدین سے اشیاء کا مطالبہ کرتے کہ فلاں فلاں چیزیں کہاں ہیں والدین ان سے کہتے تجھے کیسے خبر ہوئی وہ کہتے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے لوگوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے سے روکا جب بضد ہوئے تو ان تمام کو ایک ایک مکان میں بند کردیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اور لوگوں سے لڑکوں کی بابت پوچھا اور فرمایا کیا اس مکان میں ہیں لوگ کہنے لگے اس گھر میں تو سوائے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

بندروں اور خنزیروں کے کچھ نہیں آپ نے فرمایا! اچھا پھر ایسے ہی ہو گا! لوگوں نے مکان کا دروازہ کھولا تو تمام لڑکے بندر اور سور بن چکے تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں

امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ عمر میں بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بادشاہ وقت نے مسجد اقصیٰ میں شہید کرا دیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا 33 سال کے تھے۔

لقب مقدم نام موخر؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللّٰہ یبشرک بکلمة منه المسیح عیسیٰ بن مریم' میں المسیح جو لقب ہے اسے نام سے مقدم ذکر کیا ہے اس کا سبب کیا ہے! عیسیٰ کو کلمہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کلمہ کن سے پیدا فرمایا' لقب کو مقدم اس لئے کیا کہ جو کلمہ رفعت و شرف پر دلالت کرے اسے مقدم لانے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے صدیق' فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما' آپ کو مسیح اس لئے فرمایا گیا جب آپ متولد ہوئے تو آپ کا جسم نہایت چکنا تھا گویا کہ تیل ملا ہوا تھا۔ بعض نے کہا آپ یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے کسی نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے بازو سے چھوا تاکہ شیطان کا ادھر گزر نہ ہو! بعض کہتے ہیں آپ اکثر سیاحت فرمایا کرتے تھے۔ مسیح دجال کو مسیح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کی ناک نہیں ہوگی صرف اس کے چہرے میں ناک کی جگہ دو سوراخ ہوں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام کو وجیہہ فرمایا جس کی معانی ہیں جاہ و حشمت والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کا قائد میں اور جس کی پشت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ علیہ روض الریاحین میں فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی ناف سے متولد ہوئے تھے۔ عقائق میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل ہوچکا تھا جس وقت آپ کی والدہ نے وصال فرمایا آپ بے حد غمگیں ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا حضرت مریم جنت میں ایک نہایت عمدہ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور فرمارہی ہیں بیٹا میں نے انعام کے شربت سے روزہ افطار کیا ہے کیونکہ حضرت مریم کا انتقال بحالت روزہ سجدہ میں ہوا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مناقب حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو یہ دعا مانگتے دیکھا اللھم اجعلنی من امۃ محمد۔ الٰہی مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا میں نے دریافت کیا! آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھا' جب ہم مقام حجر (مدائن حضرت صالح علیہ السلام کا شہر) پہنچے تو ایک آواز سنائی دی یااللہ! مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ حضور نے فرمایا انس جایئے اور اس آواز کی بابت معلوم کریں کیسی ہے؟ میں پہاڑ کے دامن میں پہنچا مجھے ایک سفید ریش بزرگ نظر آئے جن کا قد تین سو ہاتھ سے زیادہ ہوگا۔ انہوں نے کہا انس! حضرت محمد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام پیش کرنا اور کہنا آپ کے بھائی الیاس آپ کی ملاقات کے طالب ہیں جب میں نے واپس آکر عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت الیاس کے پاس آئے اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے جبکہ میں کچھ دوری پر بیٹھا رہا۔

پھر آسمان سے کھانا اترا' مجھے بھی آپ اور حضرت الیاس کے ساتھ اس کھانے کو تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب ہم کھانا کھا چکے تو آسمان سے ایک تخت نما بادل اترا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں نے مخبر صادق نبی غیب دانی سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ کھانا آسمان سے اترا؟ فرمایا ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر چالیس یوم بعد ایک بار لاتے ہیں اور انہیں کھلاتے ہیں نیز سال میں ایک مرتبہ آب زمزم سے بھی انہیں سیراب کرتے ہیں فرمایا حضرت خضر اور حضرت الیاس ہر سال بیت المقدس میں روزے رکھتے ہیں۔

حضرت زاہدہ' سیدنا فاروق اعظم کی کنیز

الزہرالفائح میں مرقوم ہے کہ حضرت زاہدہ' حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز تھیں وہ ایک روز روٹی پکانے کے لئے لکڑیاں لینے باہر نکلی' اسے ایک سوار نظر آیا جس سے زیادہ حسین و جمیل اس نے نہیں دیکھا تھا وہ حضرت زاہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہنے لگا' اے زاہدہ جب تجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مقصود ہو تو آپ کی خدمت میں عرض کرنا' یارسول اللہ! رضوان جنت آپ کو سلام پیش کرتا ہوا بشارت دیتا ہے کہ آپ کی امت کے تین حصے ہوں گے ایک حصہ بلاحساب جنت میں جائے گا دوسرے سے باآسانی حساب لیا جائے گا اور تیسرا حصہ آپ کی شفاعت سے مستحق جنت بن جائے گا۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمہ اللہ علیہ درج

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

فرماتے ہیں ایک بار حضرت زاہدہ لکڑیاں لینے جنگل گئیں جب گٹھا باندھا تو وہ بہت بھاری تھا آپ نے اسے ایک پتھر پر رکھا تو وہ پتھر تیزی سے دوڑنے لگا یہاں تک کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر لے آیا اس واقعہ کو بارگاہ مصطفیٰ میں عرض کیا گیا۔ حضور، صحابہ کرام کے ساتھ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئے تو پتھر کی آمدورفت کے نشان موجود تھے آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت زاہدہ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اکرم و وجاہت ہے اس کا اظہار کیا تفصیل کے لئے دیکھئے کشف المحجوب (تابش قصوری)

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں حضرت خضر کا اسم گرامی خضر بن عامیل بن عیص بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم درج کیا ہے جبکہ بلیا بن مالکان مشہور ہے امام ثعلبی رحمہ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کو پوشیدہ نبی بتاتے ہیں۔

علم غیب اور ترک گناہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا تجھے علم غیب پر اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے مطلع فرمایا انہوں نے جواباً" کہا گناہ کے بچنے کے سبب! پھر فرمایا خضر مجھے کوئی اچھی سی بات بتایئے۔ انہوں نے عرض کیا خندہ پیشانی سے پیش آنا اور لوگوں کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا اور انہیں نفع پہنچانا، خوشامد سے بچنا بلاوجہ سفر نہ کرنا، باتوں باتوں میں ہنسنے سے بچنا، گناہ کاروں کو ان کے گناہ کے باعث شرمسار نہ کرنا اور اے کلیم اللہ! اپنی خطاؤں پر ہمیشہ نادم ہونا!

خضر کی وجہ تسمیہ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا خضر نام اس لئے خضر مشہور ہوا ہے کہ آپ اگر خشک گھاس پر پاؤں رکھتے تو وہ فوراً سرسبز ہو جاتی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں حضرت خضر جمہور علماء صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں لطائف المنن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارواح اولیاء پر مطلع فرما رکھا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ زمین و آسمان قائم رہیں گے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی حضرت خضر اور حضرت الیاس زندہ رہیں گے جب قرآن کریم اٹھالیا جائے گا یہ وصال فرما جائیں گے (گویا کہ ان کی زندگی قرآن کریم کی مرہون منت ہے) (تابش قصوری)

حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے فرمایا وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال اللہ تعالیٰ کا خصوصی لشکر ہے۔

پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عثمان صیرفینی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شب میں اپنے مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ میرے قریب سے پانچ کبوتر یہ کہتے ہوئے گزرے ایک نے کہا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس کے پاس ہر قسم کے خزانے ہیں دوسرا بولا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس نے اپنی مخلوق پر کرم فرماتے ہوئے انبیاء و مرسلین کو رہنمائی کے لئے بھیجا اور ان تمام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت و برتری عطا فرمائی تیسرا کہنے لگا وہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ذات اقدس اطہر جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور انسان کو ہدایت سے نوازا چوتھا بولا' وہی حق ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے باقی کچھ باطل' پانچواں کہہ رہا تھا۔ غافلو! رب عظیم کی طرف اٹھو! جو بکثرت نعمتوں سے نواز رہا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہو کر گر پڑا' جب ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا کی محبت نکل چکی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی میری ایسے شیخ کی طرف رہنمائی فرما جو مجھے تیرا بنا دے۔ میں نے سفر میں قدم رکھا! مگر مجھے منزل کی خبر نہیں تھی کہاں جانا ہے کہاں جارہا ہوں کہ اچانک ایک بارعب شخص میرے سامنے نمودار ہوا اور آتے ہی اس نے کہا عثمان السلام علیکم! میں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں! اور فرمانے لگے میں ابھی ابھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا ابوالعباس گزشتہ شب اہل صارفین میں عثمان نامی شخص جذب کی کیفیت میں تھا کہ آسمان سے آواز آئی عثمان میرے بندے کو مرحبا کہو! اس نے عہد کیا میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔

خضر! جایئے اور اسے میرے پاس لے آیئے۔ پھر فرمایا! اے عثمان! حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ میں سیدالعارفین ہیں ان کی ملازمت اختیار کرلو! مجھے ابھی خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا پھر آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا اس شخص کا استقبال کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی زبانی جذب و سلوک کی منزل تک پہنچایا اور جسے خیر کثیر سے نواز دیا پھر مجھے خصوصی خرقہ پہنا کر ایک ماہ تک خلوت خانے میں رکھا مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

طرف سے خیر کثیر کی عظیم دولت عطا ہوئی۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر ذوالقرنین کی خالہ کے صاحبزادے اور اس کے وزیر و مشیر تھے بعض کا قول ہے ذوالقرنین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان زمانے میں گزرے ہیں اور وہ ان چار شخصوں میں سے تھے جو تمام دنیا کے حکمران رہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام' بخت نصر اور نمرود اور پانچویں اس امت میں سے حضرت امام مہدی ہوں گے جو روئے زمین پر حکمرانی فرمائیں گے (انشاء اللہ العزیز)

حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام قیامت تک باقی رہیں گے حضرت خضر دریاروں میں دورہ کرتے رہتے ہیں جو ان میں راہ بھول جاتے ہیں یہ رہنمائی فرماتے ہیں اور حضرت الیاس پہاڑوں میں دورہ فرماتے ہیں جو ان میں راہ بھول جائیں یہ ان کی رہنمائی کرتے ہیں دونوں کا کام دن کے وقت ہوتا ہے رات کو وہ یاجوج وماجوج کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یاجوج ماجوج کی خوراک سانپ ہیں اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم فرماتا ہے وہ سانپوں کو جنگلات سے اٹھاکر ان کے پاس جاپھینکتی ہیں اور وہ انہیں ہڑپ کرجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ کی رسالت اُن تک پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا شب معراج میرا ان پر گزرا ہوا میں نے ان پر سلام پیش کیا انہوں نے انکار کیا۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ

حضرت مولف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں صلاح الارواح میں ہم نے بالتفصیل درج کیا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ذوالقرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے بعض نے مرزبان درج کیا ہے ذوالقرنین اس لئے مشہور ہوا کہ وہ مشرق و مغرب تک حکمران رہا بعض نے کہا وہ دو سو سال تک حکمران رہا اور قرن ایک صدی کو کہتے ہیں قرنین دوصدیاں ' اسی بناء پر ذوالقرنین معروف ہوا۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد تغرب فی عین حمتہ یہاں تک کہ وہ جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے وہاں تک پہنچا' حتی اذابلغ مغرب الشمس حتی اذابلغ مطلع الشمس اس سے مراد یہ نہیں کہ اس نے آفتاب کو چھو لیا یعنی وہ روئے زمین کے ایسے مقام تک جاپہنچا جہاں زمین کا آغاز اور انجام ہے! جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین سے متصل ہے بلکہ وہ زمین کے نیچے جارہا ہے حالانکہ ایسے بالکل نہیں' بحری جہاز میں مسافر جب سورج کو دیکھتا ہے تو اسے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے جیسے آفتاب کے طلوع و غروب کا مرکز سمندر ہی ہے (راقم السطور مترجم غفرلہ' عرض گزار ہے یہ منظر میری آنکھوں نے بھی دیکھا جب 1972ء میں پہلی بار حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو سفیہ حجاج کے ذریعے سمندری مناظر دیکھے پندرہ دن مسلسل شب و روز سمندری ہواؤں سے لطف اندوز رہا یہ بہت بڑا جہاز تھا تقریباً اور لوڈنگ کے باعث ساڑھے پانچ ہزار حجاج کرام مرد و زن معہ عملہ سوار تھے ہر ایک کے لئے طعام اور خوراک کا انتظام تھا۔ نیز ہر حاجی کے پاس اپنا ذاتی سامان بھی خاصاتھا مگر ہزاروں ٹن وزنی جہاز میں محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ بوجھ زیادہ ہے جہاز کی چھت پر چڑھ کر جب سمندر کا نظارہ کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کی یاد کچھ زیادہ ہوجاتی سورج کے طلوع و غروب کا حسین منظر بھلایا نہیں جاسکتا یوں مغرب کے وقت محسوس ہوتا سورج سمندر میں چھپ رہا ہے' طلوع ہوتا دکھائی دیتا تو محسوس ہوتا سمندر سے نکل رہا ہے بس رات کو اس نے سمندری میں ہی چھپ کر چند گھنٹے آرام کیا ہے واللہ غالب علی امرہ'

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

(تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھامے ایک شخص کو یوں مناجات کرتے سنا۔ اے وہ ذات کریم جسے ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی یا ایک سے سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا۔ یعنی بیک وقت ہر ایک کی بات سننے والے مولیٰ اے وہ ذات سمیع و علیم! کسی کا رونا تجھے عاجز نہیں کرسکتا مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور رحمت کی مٹھاس سے بہرہ مند فرما۔!

میں نے اسے کہا یہ کلمات دوبارہ کہئے تو اس نے دوسری بار انہی کلمات کو دہراتے ہوئے مزید کہا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے! میں سمجھ گیا یہ حضرت خضر ہیں پھر انہوں نے مزید کہا جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ، بارش کے قطروں، صحراؤں کی ریت اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

یااللہ یا رحمٰن کا وظیفہ

حضرت امام یافعی علیہ الرحمتہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں جمعتہ المبارک کے دن بعد نماز عصر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں دو ایسے آدمی دیکھے جن میں ایک تو عام انسانوں کی طرح تھے اور دوسرے بڑے طویل القامت ان کا چہرہ ہاتھ بھر کشادہ تھا میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگے میں خضر ہوں اور یہ حضرت الیاس ہیں پھر کہنے لگے جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر ادا کرکے قبلہ رو ہوکر یااللہ، یاالرحمٰن کا وظیفہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب چھپ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت الیاس ہر سال حج کرتے ہیں ایک بار آب زمزم پیتے ہیں جو انہیں سال بھر پیاس سے بے نیاز رکھتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پاک تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک لاکھ تعداد سے زائد ہو چکے تھے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور کے وقت صحابہ کرام کی تعداد ساٹھ ہزار تھی تیس ہزار مدینہ طیبہ اور تیس ہزار دیگر مقامات میں مقیم تھے اسے امام ذہبی میں تجرید میں رقم فرمایا ہے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام درج فرماتے ہیں۔

حضرت ابو منصور بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اکابر اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ پھر عشرہ مبشرہ ان کے بعد اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

چار چراغ

حضرت سالم بن عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم فرماتے ہیں میں نے خواب میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ ہیں اور ان کے اصحاب کے پاس ایک ایک چراغ روشن ہے ایک نبی کو دیکھا جن کے لئے مشرق و مغرب روشن ہیں اور ان کے سر پر چراغ منور ہے اور ان کے صحابہ کرام کے ہاتھوں چار چار چراغ ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب آیا یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنھم)

حضرت کعب احبار یہ خواب سن رہے تھے بولے تو نے یہ روایت کہاں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

دیکھی حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے یہ خواب دیکھا ہے اس پر حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اسے توریت میں پڑھا ہے۔

اہل جنت کی صفیں

حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں 80 صفیں تو میری امت کی ہوں گی۔

جنتی زیادہ یا جہنمی؟

اگر پوچھا جائے کہ لوگ جنت میں زیادہ ہوں گے یا دوزخ میں جانے والوں کی کثرت ہوگی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں الا الذین آمنوا عملوالصالحات وقلیل ماھم بیشک ان کے سوا جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے وہ کم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا باقی جہنمی! اسے حضرت امام رازی سورۂ نساء کی تفسیر میں درج فرمایا ہے! (تفصیل کے لئے متن کی طرف رجوع کریں)

وہ اعمال جن کے باعث دوزخ حرام ہوجاتا ہے

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی چیزیں بکثرت ہیں مگر میں یہاں بالکل تھوڑی سے درج کروں گا اور ان میں سے بھی وہ جو باآسانی کی جاسکتی ہوں۔

گناہ معاف!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دو بندے جو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

آپس میں محبت کرتے ہوں اور ایک دوسرے سے ملاقات کریں مصافحہ کریں پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو یہ ہو نہیں سکتا ان کے الگ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف نہ فرما دے!
(رواہ ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ)

بخاری شریف میں ہے جس شخص نے جہاد میں قدم رکھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ حرام ٹھہرا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر پڑھنے سے قبل اور بعد چار چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دیتا ہے۔

نیز فرمایا جو شخص بعد از زوال آفتاب چار رکعت عمدہ قرات و رکوع اور سجدے سے بجالاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ساری رات اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے بعد از زوال آفتاب چار رکعتیں فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی پڑھتے ہوئے ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے مال و اولاد' دین' دنیا کو محفوظ فرما دیتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے جس امتی نے عصر سے قبل چار رکعت ادا کیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا حقدار بن گیا۔

عوارف المعارف میں ہے کہ نماز عصر سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے فاتحہ کے بعد اذازلزلت الارض کی قرات کرے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے جو نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر ادا کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کسی سے سوا اچھی بات کے کچھ نہ کہے۔ پھر چاشت کی دو رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مقدار میں ہوں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہو۔

نیز مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے پوشیدہ رکھے گا! (رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ اور اس کے درمیان سات خندق حائل کردیتا ہے۔ جب کہ ایک خندق کا فاصلہ ایسے ہوگا جیسے زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

طبقات الاتقیاء میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غروب آفتاب کے وقت دریا کے کنارے باآواز بلند تکبیر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دریار کے ہر قطرہ پر دس دس نیکیاں عطا فرماتا ہے دس گناہ محو کردیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے (کتاب الذریعہ لابن اعماد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی کی تعظیم کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ اس نیت سے بچھائے کہ اسے مٹی نہ لگے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بچالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکثرت اپنے بھائی بنالو! کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم و کرم والا ہے اور اپنے بندے سے اس بناء پر حیاء فرمائے گا اسے اس کے بھائیوں کے درمیان شرمسار کرے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ دسترخوان پر دیر تک بیٹھو یہی وہ ساعت ہے جو تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتی (یعنی عمر میں اضافہ ہوتا ہے) نیز فرمایا بھائیوں کے ساتھ ملکر کھانا کھانے میں شفا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لاالہ الااللہ العلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمداللہ رب العالمین کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صبح کے وقت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی بندہ عرض کرتا ہے اے وہ ذات کریم جو اپنے بندوں کو آزاد کرنے والی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا کوئی رہائی اور آزادی دینے والا نہیں! لہٰذا تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو آزاد فرما دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ ایک بار رکوع میں کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو اللہ تعالیٰ اس کے تہائی حصہ بدن کو دوزخ سے آزاد کردیتا ہے جب دوسری بار کہتا ہے تو دوسرا تہائی حصہ آزاد جب تیسری بار کہتا ہے تو تمام جسم کو آزادی عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ عزت و فضیلت عطا فرمائے اور وہ اس کا حق نہ پہچانے تو وہ اس سے چھین لیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ کھانے کا برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ برتن بھی اسی کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے الٰہی اسے دوزخ سے آزاد رکھ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا کیونکہ خالی برتن کو شیطان چاٹتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانے والے برتن کو کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیتا ہے اسی طرح انگلیوں کو بھی تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت محبوب ہے کہ دسترخوان پر کسی مسلمان غلام' بی بی اور بچوں کے ساتھ بیٹھے اور سبھی ملکر کھائیں جب تک وہ دسترخوان پر رہیں گے اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ رحمت مبذول رکھے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے وہ نظر پھیرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جس مسلمان کی تمہارے دل میں محبت ہو اسے آگاہ نہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے خیانت کا مرتکب ہوا۔

سب سے عاجز اور غریب آدمی وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت نہ کرے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دل تو چوپایوں کی طرح ہیں جو ان سے الفت و محبت کرتا ہے وہ اس کی طرف لپکتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا آتا تو آپ فرمایا کرتے اے وسیع مغفرت والے' بخشش فرما۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت گرم کھانے کو ناپسند فرماتے اور ارشاد ہوتا کھانا ٹھنڈا کھایا کرو گرم کھانے میں برکت نہیں! ٹھنڈا کھانا دوا بھی ہے اور غذا بھی!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے پر پھونکیں مارنا برکات کو اڑانا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

لطیفہ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ سے ایک اونٹنی اور ایک بکری کا طالب ہوں تاکہ میرا سفر آسان ہو اور بکری سے دودھ حاصل کروں آپ نے فرمایا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا سے بھی گیا گزرا ہے۔

عرض کیا بڑھیا کا قصہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو چاند چھپ گیا پوچھا یہ کیا ہوا! علماء نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم اس وقت تک باہر نہیں نکلو گے جب تک اپنے ساتھ میرا جسم پاک نہ لے جائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم اقدس کی کون نشاندہی کرے گا لوگوں نے کہا ان کی قبر کا علم سوائے ایک بڑھیا کے کسی اور کو نہیں ہے' آپ اس بڑھیا کے ہاں پہنچے اور قبر کا نشان پوچھا تو بڑھیا نے کہا جب تک مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کرتے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار شریف کا پتہ نہیں دیتی۔ چنانچہ آپ نے باذن ربی وعدہ فرمایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کردی (حضور نے اس شخص سے کہا اونٹنی اور بکری کا سوال تو معمولی ہے تو اس بڑھیا سے بھی عاجز ہے مجھ سے تو جنت وغیرہ بھی طلب کرتے دلا دیتا)

علم سے دوسروں پر شرف حاصل ہوتا ہے جیسے بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار اقدس کا علم تھا تو اسے تمام مصریوں پر یوں شرف حاصل ہوا کہ جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جوار میں ہوگی۔!

برکات علم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی غرض سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علم دین حاصل کرتا ہے وہ اس دنیا سے نہیں نکلے گا۔ مگر اس کا علم غالب آجائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوجائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین حاصل کرنا روزے رکھنے اور رات کے قیام کرنے کی مثل ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین کا کوئی بھی شعبہ سیکھنا کوہ ابوقبیس کے برابر سونا ہوجانے سے بہتر ہے یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کردیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علم کی قوت سے پلصراط سے گزرنے میں سہولت ہوگی (امام رازی علیہ الرحمتہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت کے لئے دعائے مغفرت کرنا اس کے نامہ اعمال میں پوری امت کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اپنے مولیٰ کی اطاعت پر کمربستہ ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات کو قربان کردیتا ہے جس کے باعث اس کا مقام جنت ہے۔

جو اپنے مولیٰ کی نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی رسی کو ڈھیلا کردیتا ہے (تاکہ اس کا کوئی عذر نہ رہے) پھر وہ شیطان و نفس کا تابع مہمل بن کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیتا ہے۔

حضرت ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تمہاری کیا طلب ہے وہ بولے جو اور کھجوریں!

حضرت ابن کعب فرماتے ہیں میں نے انہیں کھلایا کہ وہ خوش ہوگئے جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے مسلمان بھائی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے احسان کرتا ہے اور وہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اسے سے کوئی شکرانہ وغیرہ کا طالب نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر تک اللہ تعالیٰ تسبیح و تہلیل اور استغفار کرتے رہتے ہیں اور ان کی تمام عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے جنت الخلد مرحمت فرماتا اور ایسے مقام سے انہیں چیزیں عنایت فرماتا ہے جسے فنا نہیں یعنی جنت سے! مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں براء ابن مالک کا ذکر میں تہذیب اسماء والغات میں نہیں دیکھ پایا البتہ حضرت براء ابن عاذب کا تذکرہ دیکھا ہے ان سے پانچ صد احادیث مروی ہیں وہ صحابی اور صحابی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابن کعب ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں (رضی اللہ عنہم)

یارب الارباب

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بندہ یارب الارباب پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے میں حاضر ہوں طلب کر عطا ہوگا۔

لہٰذا اس حدیث کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے یارب الارباب ہمیں اپنی خوشنودی کے صدقے اپنے حبیب کی رضا کے مطابق شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما' حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کی اس کاوش کو شرف قبول سے نوازا اور ہمیں اپنی رحمت و برکات سے بہرہ مند فرما اپنے محبوب کی محبت اور اطاعت نصیب فرما' میری اس حقیر سی کوشش کو امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے باریاب بنا' اپنے گھر کا حج اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں ہمیشگی عنایت فرما' قارئین کی نیک خواہشات کو پایہ تکمیل سے نواز اور جنت میں عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے زمرہ میں شامل فرما۔ امین (تابش قصوری)

جنت کے احوال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنت عرضھا کعرض السمٰوت والارض! ایمان والو! اپنے رب کی مغفرت کو جلد حاصل کرو اور جنت کو بھی جس کا عرض زمین و آسمانوں کے برابر ہے۔

یعنی فرمانبرداری، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے مغفرت حاصل کرو!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں اگر تمام آسمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ جنت کا عرض بنے گا۔

علامہ طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی تو اسے حکم دیا گیا کھل جا اس نے عرض کیا کہاں تک حکم ہوا ایک لاکھ سال کی مسافت پر پھر ارشاد فرمایا کھل جا عرض کیا کس قدر فرمایا میری رحمت کی مقدار سے بھی زیادہ پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث ہمیشہ وسیع و کشادہ ہوتی رہے گی۔ اس کا کہیں اختتام نہیں جیسے رب کی رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ناصرالدین سمرقندی رحمہ اللہ علیہ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد قل لوکان البحر مداداً لکمات ربی لنفدالبحر قبل ان تنفد کلمات ربی کے متعلق دیکھا ہے کہ اگر سمندر ان چیزوں کی تحریر کے لئے سیاہی بن جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے مخصوص فرمایا ہے تو سمندر ختم ہوجائیں گے مگر ایمانداروں کا ثواب مکمل تحریر نہیں ہوسکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا بیان ہے جنت اس تیزی سے وسیع و کشادہ ہوتی رہتی ہے جیسے کمان سے تیر تیزی سے نکل جاتا ہے۔

موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں سے نکالا گیا تو ان کے بھائیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے مار پیٹ شروع کردی فرشتوں نے عرض کیا الٰہی! یہ بلاسبب یوسف کو مارتے ہیں ارشاد ہوا یہ مار ملک مصر کی سلطنت اور خزانوں کے مقابل بہت کم ہے۔

اسی طرح جب ایماندار سکرات موت کی تلخی برداشت کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یااللہ تیرا بندہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تکلیف جنت کی نعمتوں کی نسبت بہت کم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ مقام صدق میں میرے اولیاء کو لائیں۔ انہیں اپنے اپنے جنتی مقام سے بارگاہ الہیہ میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ لوگ کیا چاہتے ہیں عرض گزار ہوں گے تیرے دیدار کے طالب ہیں تیرے ساتھ ہمکلامی کی لذت سے شادکام ہوناچاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے سراٹھائیں اور اپنے حبیب کی زیارت سے لطف اندوز ہوں نیز ارشاد ہوگا۔

اے گروہ اولیاء میں رب الارباب ہوں جب تم روئے کریم کا مشاہدہ کرو تو سجدے میں چلے جانا' بعدہ حکم ہوگا اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو! یہ مشقت کا گھر نہیں! تم میرے دوست ہو۔ یہ میری جنت ہے پھر ان کے لئے دسترخوان سجایا جائے گا غلماں خدمت کے لئے کمربستہ ہوں گے اولیاء کرام کھاتے اور اپنے محبوب رب کی زیارت سے مشرف ہوتے جائیں گے۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے مولیٰ و مالک تیرا قرآن کریم میں ہمارے ساتھ عہد تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے ارشاد ہوگا اے علی' میرے ولی تو نے سچ کہا مطمئن رہئے اور سکون و اطمینان سے میری نعمتوں سے محظوظ ہوجایئے اور شرابا" طہورا سے لذت حاصل کریں پھر پیالے ازخود ان کے منہ سے لگیں گے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

پھر ارشاد ہوگا! میرے اولیاء مزید طلب کرو! وہ عرض گزار ہوں گے ہم لحن داؤدی سے مستفیض ہونا چاہتے حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا حکم ہوگا اور وہ پڑھنا شروع کریں گے۔بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس واستبرق متقابلین یقیناً متقین جنت کے چشموں پر امن و سکون کے ساتھ روح پرور مقام پر قیام پذیر اور نہایت عمدہ' خوبصورت ریشمی ملبوسات سے مرصع ہوں گے۔ یہ آیت کریمہ سنتے ہی وجدو طرب میں آکر پرواز کرنے لگیں گے اور وہ دو سو سال تک محو پرواز رہیں گے۔

نیز ارشاد ہوگا کیا تم میری باتیں مجھ سے سننے کے خواہش مند ہیں وہ عرض گزار ہوں گے! کیوں نہیں ضرور کرم فرمایئے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ الرحمٰن الرحیم' الرحمٰن علم القرآن یہ سنتے ہی ایک ہزار سال تک ملکوت میں حیران و ششدر رہیں گے آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورۂ الرحمٰن عروس قرآن ہے۔

جنتی عورتیں اور ان کی عمر

اللہ تعالیٰ جنتی عورتوں کو باکرہ کی حیثیت عطا فرمائے گا وہ اپنے شوہروں کی شیدا ہوں گی ان تمام کی عمر 33 سال ہوگی جتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت عمر تھی قدو قامت حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ہوگا یعنی طول ساٹھ اور عرض سات ہاتھ' حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام سا! اور اخلاق میں صاحب خلق عظیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظہر ہوں گے آواز حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ہوگی۔ جنتی عورتیں سفید مروارید کے بالاخانوں سے اتر کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوں گی جنتی لوگ مشک و عنبر کے میدان میں سنہری کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے مردوں اور عورتوں کے درمیان نورانی حجاب

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

ہوگا اللہ تعالیٰ ہر ایک جنتی کی حوصلہ افزائی کے لئے خود سلام سے نوازے گا اور اسی طرح عورتوں کی بھی دلجمعی فرمائے گا اور انہیں حکم ہوگا میرے محبوبوں اور اولیاء کا خیرمقدم کرو' ان کی خدمت انجام دو۔ پھر اللہ تعالیٰ مہمانی فرمائے گا فرشتوں کو ارشاد ہوگا نغمات توحیدورسالت کے لئے حورعین کو لاؤ تاکہ ان کی پرکشش آواز اور نغمہ سرائی کے لے سے خوب وجدوطرب سے شاد کام ہوں جب اس کیفیت سے لطف اندوز ہوکر اپنی اصلی حالت پر آئیں گے تو عرض گزار ہوں گے۔

اے ہمارے رب ہماری گزارش ہے کہ ان سے ہمیں اپنا کلام سنوائیں حکم ہوگا اے داؤد انہیں ذرا میرا کلام پھر سنایئے وہ منبر پر زبور پڑھیں گے لوگ مستی کے عالم میں وجد کناں ہوں گے جب ہوش میں آئیں گے تو فرمایا جائے گا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنئے! پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ فرمائے آیئے منبر پر جلوہ فرمایئے اور سورۂ طہ یس کی تلاوت سے محظوظ فرمایئے۔

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شان سے تلاوت فرمائیں گے کہ آپ کی آواز سرور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے سترگنا بڑھ کر ہوگی لوگ سنتے ہی جھومنے لگیں گے کرسیاں بھی حرکت کرتی ہوں گی جب پھر سکون و قرار میں آئیں گے تو ارشاد ہوگا اس سے بھی زیادہ پرکشش آواز میں کلام سماعت کرنا چاہتے ہیں؟ عرض گزار ہوں گے ہمارے خالق و مالک ہمیں ضرور سنوائیں تو اللہ تعالیٰ ازخود سورۂ انعام کی تلاوت سے نوازنا شروع کرے گا جسے اس کی شان کے لائق ہے لوگ مستی کے عالم میں ہوں گے جنتی درخت' محلات اور ہرچیز وجد کناں ہوگی عرش ہلنے لگے گا میرے بندو! بتاؤ میں کون ہوں! سبھی بیک زبان پکار اٹھیں گے الٰہی توہمارا رب ہے' ارشاد ہوگا! میں سلام اور تم مسلمان ہو! پھر ہر ایک کو اپنی اپنی منزل کی طرف جانے کا حکم ہوگا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

اور جنتی سواریاں حاضر ہوں گی ہر ایک اپنے اپنے مقام و مسکن کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کرتے جائیں گے۔

آٹھ جنتیں؟

(1) پہلی جنت دارالجلال سفید مروارید سے تیارشدہ (2) دوسری جنت دارالسلام یاقوت سرخ سے تیارشدہ (3) تیسری جنت' جنت الماویٰ سبز زبرجد سے بنائی گئی (4) جنت الخلد مرجان زرد سے بنائی گئی۔ (5) جنت النعیم سفید چاندی سے تیار (6) جنت الفردوس' سرخ سونے کی بنی ہوئی (7) جنت عدنی سفید موتیوں سے تیارشدہ (8) جنت دارالقرار' مرجان سے بنی ہوئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں جنت کے محلات آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور اس میں نہریں بھی اتنی ہی ہیں جب کہ ایک نہر' نہر رحمت ہے جو تمام جنتوں کو سیراب کرتی ہے۔

جنت میں علماء کی ضرورت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جنتیوں کو علماء کرام کی ایسے ہی ضرورت پڑے گی جیسے دنیا میں ہوا کرتی ہے! اس لئے کہ انہیں ہر جمعۃ المبارک میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا لوگوں مجھ سے جو چاہو طلب کرو جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے ان سے دریافت کریں گے ہمیں آگاہ فرمایئے ہم اللہ تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کرام مطلع فرمائیں گے فلاں فلاں چیز اپنے رب سے طلب کرو!

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء کرام جنت کی چابی اور انبیاء کرام کے خلفاء ہیں آپ فرماتے ہیں ان کا علم جنت کی چابی اگر کوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں چابی ہے تو اسے علم دین حاصل ہوگا!

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے اہل علم روزانہ جنت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کریں گے موتیوں، جواہر، یاقوت، سونے اور چاندی کے مرصع منبروں پر بیٹھ کر تلاوت قرآن کریم میں مصروف ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حاملین قرآن وہ ہیں جنہیں قرآن کریم کے مطالب و معانی یاد ہوں اسے امام رازی نے اپنی تفسیر میں رقم فرمایا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ ایسے ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے ایک روایت میں مشرق و مغرب کے فاصلہ کا ذکر آیا ہے۔

بخاری شریف میں ان کا درمیانی فاصلہ بتاتے ہوئے درج ہے جیسے مکہ مکرمہ اور بصرہ کا ہے ایک اور کتاب میں چالیس میل کا ذکر بھی آیا ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے بعض دروازے کی درمیانی مسافت ایسے ہی ہو! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

برکات وضو

ترمذی شریف میں ہے جو شخص بعد از وضو یہ کلمات پڑھ لے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں (اب اس کی مرضی جس سے چاہے داخل ہو) کلمات یہ ہیں اشهدان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريک له واشهدان سيدنا محمداً عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين سبحانک اللهم وبحمدک اشهدان لا اله الا انت استغفرک واتوب اليه۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے رب نے فردوس اعلیٰ میں ایک وادی تیار کی ہے جس میں مشک کے پہاڑ ہیں جمعہ کے دن نور کے منبروں پر انبیاء و مرسلین جلوہ افروز ہوں گے نہری کرسیوں پر صدیقین بیٹھیں گے وہ وادی انبیاء و مرسلین اور صدیقین سے بھر جائے گی وہ منبر یاقوت و زبرجد سے منقش ہوں گے پھر بالاخانوں سے لوگ اتریں گے اور مشک کے پہاڑوں کے دامن میں جمع ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں گے اور حمدوثنائے خداوندی بجالائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری کیا آرزو ہے وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی! ہم تیری رضا کے طالب ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رضا ہی نے تمہیں اس مقام پر پہنچایا ہے اب میں تجھے اپنی طرف سے مزید اکرام و اعزاز سے نوازتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے حجاب زیارت سے مشرف ہوں گے اس بناء انہیں جمعہ کا دن محبوب ترین ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت کی زیادہ سے زیادہ طلب کرو، جہنم سے بچنے کی بکثرت دعا مانگا کرو۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو شخص یہ دعا اللھم انی اسئلک الجنۃ التی ظلھا عرشک ونورھا وجھک وحشرھا رحمتک، سات بار شب و روز پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت۔ سے نوازے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی ان میں 80 صفیں میری امت کی ہوں گی جب کہ چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تم لوگ جنتیوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کا چوتھائی حصہ ہوں گے بلکہ اہل جنت میں آدھے تم بلکہ نصف ثانی میں بھی تمہارا حصہ ہوگا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ سے نقل کرنے کے بعد رقم فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کی نظیر بخاری شریف میں بھی ملتی ہے علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری میں ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیک وقت کیوں نہ فرمایا کہ اہل جنت میں تم نصف ہو جواب میں لکھتے ہیں کہ اس انداز میں سننے والوں کے دل میں قدرومنزلت بڑھتی ہے اور ان کے اعزاز اکرام میں اضافہ ہوتا ہے یہ ایک قسم کا مبالغہ ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنے میں اسے اور لطف حاصل ہوتا ہے اس کے دل میں فرحت و انبساط بڑھتا ہے اس بناء پر انہیں اللہ تعالیٰ کے شکر کی تجدید کا موقع ملتا ہے۔

بیان کرتے ہیں صحابہ کرام یہ بشارت سنتے ہی نعرہ ہائے تکبر بلند کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلاحساب و کتاب بخشنے اور جنت میں بلامشقت داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے۔

یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ کی طلب فرماتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ آپ نے فرمایا میں نے زیادہ کی تمنا کی ہے وہ عطاء فرمائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ بخشش کا وعدہ لے لیتے تو آپ نے فرمایا ستر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار مزید جائیں گے۔ عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ید قدرت سے تین بار لوگوں کو اٹھائے گا اور جنت میں داخل کرے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ اور زیادہ فرمایئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے! عمر! رہنے دو! یہی کافی ہے! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارے! صدیق، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے رب کے فضل و کرم سے زیادہ کرنے دو گویا کہ۔

تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمارا کام ہوجائے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہمارے رب کے یدقدرت میں تو ایک ہی مرتبہ تمام مخلوق سما سکتی ہے۔

صدیق اکبر کا حسین خواب

کتاب الحقائق میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاراقدس پر حاضر تھے آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے، حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں حاضر ہوئے دیکھا صدیق اکبر خواب کی حالت میں باتیں کررہے ہیں انہوں نے جگا دیا، آپ نے فرمایا! یاعمر! آپ نے میری پرسکون نیند منقطع کردی اس وقت میں عرش اعظم کے نیچے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محو گفتگو تھا جبکہ آپ بڑی لجاجت سے اللہ تعالیٰ سے امت کے لئے بخشش طلب فرمارہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کو مراد پوری کرنے دیجئے آواز آئی! میرے حبیب! آپ نے جو مانگا میں نے عطا کیا یہ کلمہ دوبار فرمایا تھا کہ عمر تو نے مجھے جگا دیا، پس مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے کس قدر عطا فرمایا ہے روضہ مقدسہ سے آواز آئی مجھے سب کچھ عطا فرمایا گیا ہے۔

اسم اعظم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمایئے اس پر ان کے پاس وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام اگر تم میری مقبولیت کے طالب ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھئے۔ یاعلام السرائر یامقلب القلوب یانورالنور یادائم کل شی یزول تبرک یاحی یاقیوم کل حی یموت سواک۔

بعض عارفین نے اسم اعظم اسے قرار دیا ہے۔ اللھم انت الذی لاالہ الاانت یاذاالمعارج اسئلک بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ویاانزلتہ فی لیلۃ القدر ان تجعل لی من امری فرجًا ومخرجًا واسئلک ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد و ان تغفرلی خطیئتی وا تقبل توبتی یاارحم الرحمین

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غنیہ میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں بس اتنا سا فرق ہے جیسے آنکھ میں سفیدی اور سیاہی کا قربت کے لحاظ سے۔

شمس المعارف میں ہے جب بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے جنت پکارتی ہے لبیک وسعدیک الٰہی اسے میرے پاس بھیج دینا۔

کتاب البرکۃ میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس سے ستر بلائیں دور کرتا ہے جن میں ادنیٰ جذام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

کتاب البرکت ہی مذکور ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ہر مرض کی شفا' ہر دکھ کا مداوا' ہر قسم کے فقر سے نجات' دوزخ سے آڑ' دھنسے اور مسخ ہونے سے امان بنایا ہے جب تک وہ اسے پڑھتے رہیں گے نیز جس کے آغاز میں اسے پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار رہا کہ مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمائے ایک رات میں ستاروں سے آسمان پر مکتوب پایا یاحی یاقیوم یاذالجلال والاکرام یابدیع السمٰوات والارض اور ساتھ ہی ہاتف غیبی نے ندا کی یہی اسم اعظم ہے۔

حضرت غالب، قطعان رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں دس سال تک اسم اعظم کے حصول کی درخواست کرتا رہا۔ الٰہی مجھے وہ اسم معلیٰ عطا فرمایئے جس کے وسیلے سے دعا قبول ہو اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی التجا کروں پوری ہو' پھر مجھے تین راتیں مسلسل کوئی آکر مجھے کہتا یہ پڑھتے رہا کرو! یافارج الھم یاکاشف الغم یاصادق الوعد یاموفیا بالعھد یاحی یاقیوم لاالہ الاانت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں کسی نے عرض کیا' ہمیں ایسے کلمات عنایت فرمایئے جن کے توسل سے جو دعا مانگی جائے قبول ہو! آپ نے فرمایا یہ پڑھا کریں اللھم انی اسئلک باسمک الاعلیٰ الاعز الاجل الاکرم۔

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اذان سن کر ان کلمات کو پڑھا کرے اسے اللہ تعالیٰ بلاحساب و کتاب جنت عطا فرمائے گا۔ لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کل شی ھالک الا وجھہ اللھم انت الذی سنتہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

علی بھذہ الشھادۃ وماشھدت بھا الالک ولا یتقبلھا غیرک منی فاجعلھا قربتہ عندک وحجابًا من نارک وغفرلی ولوالدی ولکل مومن ومومنۃ برحمتک یاارحم الراحمین انک علی کل شئی قدیر۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب نزہتہ المجالس کو اس لئے ان کلمات پر مکمل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا آخری کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی کریمی میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ اسی کلمہ پر فرمائے گا اس بناء پر کہ وہ خود فرماتا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان نیکی کا بدلہ نیک ہے۔

حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس پر میں اپنی توحید و معرفت کاانعام کرتاہوں اس کی جزا جنت ہے اسے میں اپنی رحمت سے اپنے مقام خاص خطیرہ قدس میں شیریں چشموں سے نوازوں نیز فرمایا جب کوئی بندہ کہتا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ تو اس کے منہ سے ایک ایسا نور نکلتا ہے جو ایک ستوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے میرے عرش کے پاس جاوہ عرض گزار ہوتا ہے مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تو میرے پڑھنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا میں تیری بارگاہ میں ہی کھڑا رہوں گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنے جلال و اکرام کی قسم سن! میں نے تو اسے اسی وقت بخش دیا تھا جب وہ اس کلمے کو اپنی زبان پر لانے کا قصد کررہا تھا۔

حضرت خواص رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک دزخت کے نیچے پیاس سے قریب المرگ پایا! تو عرض کیا الٰہی تیری نہروں کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

زمین پر شمار نہیں تیرے سمندر اکناف و اطراف میں بہہ رہے ہیں اور تیرا یہ بندہ پیاس سے جان بلب ہے؟ اتنے میں اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا۔

اے خواص! اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی ذات عزواکرم کی قسم اگر مجھے مشارق و مغارب بھی پلا دیئے جائیں تب بھی میری پیاس نہیں بجھے گی میری پیاس تو شربت دیدار خداوندی سے ہی بجھ سکتی ہے۔

ہفت دریا گر بنوشم تر نگردد کام ما
تشنۂ دیدار راجز شربت دیدار نیست

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اپنے اعمال صالحہ کا پورا پورا اجر لینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس کا ہر مجلس میں آخری کلمہ ہو' سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین' والحمدللّٰہ رب العلمین'

قال مولفہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ تم ھذالکتاب بحمداللّٰہ تعالیٰ وعونہ وحسن توفیقہ والحمداللّٰہ وحدہ وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیراً دائمًا ابداً لا ینقطع عدد ماکان وعدد مایکون وعدد ماھو کائن فی علم اللّٰہ ورضی اللّٰہ عن اصحاب رسول اللّٰہ اجمعین والحمدللّٰہ رب العلمین امین۔

الحمد للہ تعالیٰ' زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس' مکمل ہوا یہ سب اسی کا کرم و فضل اور خاص عنایت ہے' اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت کا نتیجہ ہے' نیز حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کی نظر کرامت کا ثمر ہے کہ یہ ناچیز اس مقبول خاص و عام کتاب کو اردو کا لباس پہنانے کی سعادت سے بہرہ مند ہوا' دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

وسلم میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مسلمانان عالم کو استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔

فقط

قارئین سے دعا کا طالب

محمد منشا تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ امام مسجد
مسجد حیات النبی مزار بابا گاما حیات
مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان

(۱۱ رماہ شوال المکرم 1418ھ
15 فروری 1998ء پیر بعد نماز فجر)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org)